

[www.sirat-e-mustaqeem.net](http://www.sirat-e-mustaqeem.net)

# خواص سورۃ قرآنیہ

جلد نمبر ۱۵

تفسیر الزوار الخجف

# خواص سورہ قرآنیہ

- ۱۔ سورہ یسین کو لکھ کر بازو پر باندھے۔ لوگ مسخر ہوں گے۔
- ۲۔ بیمار پر ۴۱ دفعہ سورہ الحمد پڑھنے سے وہ باذن اللہ تندرست ہوگا۔
- ۳۔ جس پر جادو ہوا ہو اس پر تین دفعہ سورہ بقرہ پڑھی جائے کہ درمیان میں اور کوئی بات نہ کی جائے تو جادو کا اثر ختم ہو جائے گا۔
- ۴۔ سورہ نسا پڑھنے سے عورت و مرد کا باہمی جھگڑا ختم ہوگا اور اگر عورت اس کو گلے میں باندھے تو بہتر ہے۔
- ۵۔ جملہ مطالب کے لئے سورہ مائدہ کا پڑھنا خوب ہے۔
- ۶۔ سورہ برأت کو ۴۱ دفعہ پڑھے تو دشمن پر فتح ہوگی۔ اپنے سامان میں رکھے تو محفوظ ہوگا۔
- ۷۔ قیدی اگر سورہ انفال کو سات دفعہ پڑھے تو باذن اللہ آزاد ہوگا۔
- ۸۔ دشمن پر فتح و غلبہ کے لئے سورہ یونس کو ۲۱ دفعہ پڑھے۔ اگر اس کو مشک و زعفران سے لکھ کر باندھے تو جن دیری سے محفوظ ہوگا۔ اگر مس کے طشت پر لکھ کر تالاب کے پانی سے دھو کر اٹاخمیرہ کیا جائے اور وہ رٹی خشک لوگوں کو کھلائی جائے تو چور کے منہ میں لقمہ پھنس جائے گا۔
- ۹۔ سورہ حجر کو زعفران سے لکھ کر دھو کر پینے سے درد و ہیز زیادہ ہوگا۔ لکھ کر حیب میں رکھے تو آمدنی بڑھ جائیگی اور دکان پر لوگوں کا رش ہوگا نیز دشمن مقہور و مغلوب ہوں گے۔ اگر باغ میں دفن کی جائے تو اس کا پھل نہ گرے گا۔
- ۱۰۔ اگر اہل فتنہ کے درمیان دفن کی جائے تو ان میں بھڑپٹ پڑ جائے گی اور ہلاک ہوں گے۔
- ۱۱۔ سورہ نمل کو لکھ کر دفن کیا جائے تو باغ کا پھل گر جائے گا۔
- ۱۲۔ سورہ نمل کو ایک ہفتہ مسلسل پڑھنے سے حاجات پوری ہوں گی۔
- ۱۳۔ سورہ احزاب کو لکھ کر پاس رکھنے سے لڑکی کا بخت کشادہ ہوگا۔
- ۱۴۔ سورہ عنکبوت کو دھو کر پینے سے تپ سے شفا ہوگی۔ غمزدہ کا غم دور ہوگا سستی دور ہوگی۔ اگر نیند نہ آتی ہو تو انگلی اپنی ناف پر رکھ کر گھمائے اور سورہ عنکبوت پڑھے تو اس کو نیند آجائے گی اس کو کھانے سے تپ و خفق ختم ہوگا۔

- ۱۴۔ سورہ حدید لکھ کر پاس رکھنے سے اس پر لوہے کا ہتھیار کارگر نہ ہوگا۔
- ۱۵۔ سورہ قَدْ سَبَّحَ اللہ کو خاک پر تین دفعہ پڑھ کر دشمن کی طرف پھینکے تو دشمن مغلوب و متہور ہوگا۔ اگر اس کو ہمیشہ پڑھے تو شر جن و انس سے محفوظ رہے گا۔
- ۱۶۔ قبرستان کی مٹی پر سات دفعہ سورہ طلاق پڑھ کر جس گھر میں ڈالے طلاق واقع ہوگی۔
- ۱۷۔ سورہ طارق کو ۱۱ قبرستانوں کی مٹی پر سات دفعہ پڑھ کر دشمن کے آستانہ میں دفن کرے۔ دشمن مغلوب ہوگا۔
- ۱۸۔ مرد بستر سورہ النمل تشریح کو مشک و زعفران سے لکھ کر پاس رکھے کھل جائے گا۔
- ۱۹۔ سورہ قدر کا ورد وسعت رزق کا باعث ہے۔
- نئے لباس پر پہننے سے پہلے دس دفعہ سورہ قدر دس دفعہ سورہ کافرون اور دس دفعہ توحید پڑھ کر پانی پر پر دم کر کے وہ پانی نئے لباس پر چھڑکے تو رزق وسیع ہوگا۔
- پچھلی رات سورہ قدر کو ۱۵ دفعہ پڑھتے رہنا وسعت رزق کا موجب ہے۔
- ۲۰۔ سونے سے پہلے دس مرتبہ سورہ التین پڑھ کر نیت کرے کہ اگر دشمن میرے ساتھ صلح نہ کرے تو اس پر اللہ لعنہ مسلط کر دے اور پھر ۲۰۰ دفعہ پڑھے یا طر خمیا یا ستیا
- ۲۱۔ دو شخصوں کے درمیان بدائی ڈالنے کے لئے ان کے پاؤں کی خاک پر ۱۶ دفعہ سورہ زلزلت پڑھ کر اپنی تھوک سے کر کے آگین ڈال دے تو بدائی ہوگی۔
- ۲۲۔ اگر مرد عورت پر ظلم کرتا ہو اور عورت طلاق چاہے تو سورہ قارعہ کو لکھ کر گھر میں دفن کر دے۔ انشاء اللہ طلاق ہو جائے گی۔
- ۲۳۔ سورہ فیل کو نافہ صبح کی رکعت میں پڑھنے سے دشمن مغلوب ہوگا۔
- نوٹ :- جہاں تفریق و ہلاکی دشمن کا عمل کرے تو یہ خیال رہے کہ مومن کے لئے نہ کرے اور ناجائز نہ کرے ورنہ وہ خود اس کا وبال اٹھائے گا۔
- ۲۴۔ سورہ آل عمران از اول تا ھو الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ لکھ کر عورت پاس رکھے تو خدا اس کی برکت سے اس کو اولاد عطا فرمائے گا۔

# الالف

**آل کی تحقیق :-** آل الرَّجُلِ خَاصَّتُهُ الَّذِينَ يُؤُولُ أُمْرَهُ الْبَيْتِ وَأَمْرُهُمُ الْيَوْمِ۔ ترجمہ آل انسان کے ان خاص متعلقین کو کہا جاتا ہے جس پر اس کو اعتماد ملے ہو کہ اس کے ہر پچھلے امر کا حل ان کے ذریعے سے ہو اور وہ بھی اس پر اعتماد رکھتے ہوں کہ اپنے ہر پچھلے مسئلہ کو اس کے بغیر حل نہ کر سکتے ہوں۔ پس فرعون کی آل میں وہ لوگ داخل ہوں گے جن پر حکومتی معاملات میں فرعون کو اعتماد ملے تھا اور حضرت محمد مصطفیٰ کی آل میں وہ افراد شامل ہوں گے جن پر نبوتی امور میں حضور کو اعتماد ملے تھا۔ آل اور اہل دونوں کا معنی ایک ہے لہذا آل محمد میں جو افراد داخل ہیں اہلبیت محمد میں بھی وہی داخل ہیں۔ اگر یہ استعمال میں لفظ اہل اشرف و ازل سب پر بولی جاتی ہے اور لفظ آل صرف اشرف کے لئے مخصوص ہے خواہ شرف دینی ہو یا دنیاوی۔

پس آل محمد کے دائرہ میں اصحاب و ازواج کو شامل کرنے کے لئے آل فرعون کی مثال کو پیش کرنا قرآنی اسلوب بیان سے چشم پوشی کا نتیجہ ہے۔ جلد ۱ ص ۴۷ تا ۴۸  
علماء نے آل محمد کا مصداق آپ کی عترت معصومین کو قرار دیا ہے۔ لہذا حضور کی اکلوتی شہزادی جناب فاطمہ اور حضرت علی علیہ السلام سے لے کر حضرت حجتہ العصر صاحب الزمان علیہ السلام تک بارگاہ امام آپ کی آل ہیں۔ بنا بریں جو لوگ حضرت علی علیہ السلام کو آل محمد سے خارج کرنے یا سمجھنے پر مصر ہیں انہوں نے آل کے معنی کو نہیں سمجھا۔ اہلبیت کی تعیین اور تخصیص کے متعلق مفصل بحث۔

ج ۱۱ ص ۱۸۸ تا ۱۹۶

**آل فرعون :-** اس دائرہ میں وہ تمام افراد داخل ہیں جو حکومتی نظم و نسق اور جملہ مذہبی ملکی، خانگی اور اسرار و رموز میں اس کے معتد تھے پس اراکین سلطنت مہبران مجلس مشاورت حکام مملکت اور آفیسران و اہلکاران دولت کے علاوہ عوام و خواص میں سے اس کے جملہ بی خواران اس کی اہل میں داخل تھے جن پر متعدد عذاب آئے اور آخر کار غرقاب ہو کر واصل جہنم ہوئے۔ آل فرعون پر متعدد عذاب آئے۔

(۱) قحط سالی (۲) نقص ثمرات یعنی پیداوار کی کمی (۳) طوفان (۴) مکاری (۵) قتل (جوئیں) (۶) سینک (۷) خون (۸) غرقابی



جب ایک عذاب آتا تھا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے معافی مانگ لیتے تھے اور جب حضرت موسیٰ کی دعا سے عذاب ٹل جاتا تھا تو پھر سرکشی پر ڈٹ جاتے تھے آخر کار وہ عذاب آیا جو ٹلنے والا نہ تھا پس سب کے سب غرق ہو گئے۔ **خبر**

اس مقام پر یہ شبہ کیا جاسکتا ہے کہ اگر آل سے مراد معتدین کی جماعت ہو تو مومن آل فرعون پر آل کا اطلاق کیسے صحیح ہوگا اور اسیہ اس زمرہ میں کیسے شامل ہوگی؟

تو اس کا جواب یہ ہے کہ فرعون کے نظریہ میں یہ دونوں اس کے معتدین میں سے تھے اور وہ ان کو اپنی آل سمجھتا تھا اور قرآن مجید کے اطلاق سے مومن آل فرعون کا آل فرعون سے ہونا ثابت ہوتا ہے۔ **قَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ مِّنْ آلِ فِرْعَوْنَ يَكْتُمُ إِيمَانَهُ أَتَاهُ سُورَةُ الْمُؤْمِنِينَ** یعنی چونکہ فرعون سے وہ اپنے ایمان کو چھپائے ہوئے تھا اور اس نے جو بات کہی وہ ظاہر کے اعتبار سے بھی اور واقع کے لحاظ سے بھی فرعون کی غیر خواہی تھی اور خود فرعون اور اس کے عملہ نے اس کی رائے کو معاندانہ اختلاف پر محمول نہیں کیا بلکہ اس کی آزادانہ اختلافی رائے کو ایک مصلحانہ فیصلہ سمجھتے رہے۔ چنانچہ اس نے اپنے اختلافی فیصلہ کو اس طرح مدلل اور قابل قبول انداز میں بیان کیا کہ فرعون اور اس کی پوری کابینہ کو اس کی نیت پر شک کرنے کی جرأت نہ ہو سکی چنانچہ قرآن مجید میں اس کی تقریر کا متن یہ ہے۔ **اَتَقْتُلُونَ رَجُلًا أَنْ يَقُولَ رَبِّيَ اللَّهُ وَقَدْ جَاءَكُمْ بِالْبَيِّنَاتِ مِنْ رَبِّكُمْ؟ وَإِنْ يَكُنْ كَاذِبًا فَعَلَيْهِ كَذِبُهُ ۖ وَإِنْ يَكُنْ صَادِقًا يُصِيبْكُمْ بَعْضُ الَّذِي يَعِدُكُمْ** **الایہ** سورہ المؤمن **خ ۲۸** ترجمہ۔ کیا تم ایسے شخص کے (موسیٰ کے قتل کے ورپے ہو جس کا جرم تمہاری نگاہوں میں صرف یہ ہے کہ وہ اللہ کو اپنا رب مانتا ہے اور اس بارے میں وہ تمہارے پروردگار کی جانب سے تمہارے پاس واضح دلیلیں بھی لے کر آیا ہے اور بالفرض اگر وہ اپنے دعویٰ میں جھوٹا بھی ہو تو اپنے جھوٹے کا وبال وہ خود ہی بھگتے گا لیکن اگر وہ اپنے دعویٰ میں سچا ہے تو یقیناً تمہیں اس انجام بد کا سامنا کرنا پڑے گا جس کا اس نے وعدہ کیا ہے۔ اپنے بیان کو جاری رکھتے ہوئے اس نے کہا اے میری قوم اس وقت تمہارے پاس حکومت ہے اور زمین پر تمہارا اقتدار قائم ہے لیکن اگر (موسیٰ کے کہنے کے مطابق) ہم پر بصورت انکار اللہ کا عذاب نازل ہو تو بتاؤ کہ ہمارا کون مددگار ہو سکے گا؟

فرعون نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔ **مَا أَرْبِيكُمْ إِلَّا مَا آدَىٰ وَمَا أَهْدِيكُمْ إِلَّا سَبِيلَ الرَّشَادِ** ترجمہ۔ میں تو تم کو وہی راستہ دکھا رہا ہوں جس کو میں نے خود صیح سمجھ رکھا ہے اور اپنی دانست کے مطابق میں تو تمہیں سیدھے راستے کی ہدایت کر رہا ہوں۔ آگے تمہاری مرضی اس پر عمل کر دیا نہ کر دے۔

مومن آل فرعون نے کہا۔ اے میری قوم سابقہ اقوام کے منہی رویہ کی بدولت جو ان کا حشر ہوا میں تو تمہارے انداز فکر کو دیکھ کر اسی قسم کے انجام بد سے خوفزدہ ہو رہا ہوں۔ دیکھو قوم نوح اور قوم عاد و ثمود کا کیا حشر ہوا اور ان کے بعد آنے والی گذشتہ بعض امتوں پر کیا گزری؟ حالانکہ اللہ اپنے بندوں پر ظلم نہیں کرتا اور اس دنیاوی عذاب کے علاوہ جہ

تو قیامت کا ڈر بھی ہے کہ اللہ کے سوا اُس دن تمہیں کون پناہ دے گا؟ اس کے بعد اس نے اپنی پوری تقریر میں جہاں اللہ کی توحید بیان کرنے کے بعد اس کی اطاعت پر زور دیا۔ وہاں اس کی نافرمانی کے انجام بد سے بھی منہایت پر زور لہجہ میں ڈرایا اور اپنے بیان کے آخر میں داسگاف الفاظ میں اعلان کیا۔ فَسَتَذَكَّرُونَ مَا آقُولُ لَكُمْ وَ أَفَوَضُّ اَهْرٰی اِلٰی اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌ بِالْعٰبَادِ۔ ترجمہ۔ یعنی اب تو تم میری باتوں پر یقین نہیں کرتے لیکن وقت آنے پر میری باتوں کو یاد کرو گے اور میں اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔ تحقیق اللہ بندوں کے احوال سے آگاہ ہے پس ظاہری طور سے یہ شخص فرعون کی آل میں شمار ہوتا تھا اور اس کی تقریر بھی درحقیقت فرعون کی غیر ظہری پر مبنی تھی لیکن چونکہ سچا مومن تھا پس اللہ کے علم میں وہ آل فرعون کا فرد نہیں تھا۔ گویا وہ شخص مومن تھا جس کا شمار ظاہری طور پر آل فرعون میں سے تھا چنانچہ اگلی آیت میں اس کا واضح اعلان موجود ہے۔ فَوَقَّهٖ اللّٰهُ مَسٰبِغَ مَآمِلْکُمْ ذٰلِکَ بِالْاٰیۃِ الْفٰتٰرِ سُوْرَۃِ النّٰعِمٰتِ ۷۵۔ ترجمہ۔ پس اللہ نے اس کو ان کے مکر کے بُرے انجام سے بچا لیا اور آل فرعون کو بُرے عذاب نے گھیر لیا۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ مومن آل فرعون اللہ کے نزدیک آل فرعون میں شامل نہیں تھا کیونکہ آل فرعون غرق ہو گئی۔ اور وہ بچ گیا۔

نیز اس کا دوسرا جواب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ رجل مومن۔ آل فرعون میں سے تھا۔ یعنی ہو لوگ آل فرعون میں شمار ہوتے تھے یہ اُن میں پیدا ہوا اور ان میں ہی اس نے پرورش پائی لیکن ان کی صحبت اور ان کے درمیان بود و باش اس کے نظریات پر اثر انداز نہ ہو سکی اور وہ مومن کامل رہا جس طرح حضرت پیغمبر کے متعلق ہے۔ رَسُوْلٌ مِّنْهُمْ کہ حضور اہل مکہ میں پیدا ہوئے اور ان ہی کے معاشرہ میں پلے بڑھے تاہم ان کی عادات بد کا ان کی ذات متودہ صفات پر کچھ اثر نہ ہوا۔

آل موسٰی و آل ہارون۔ پ۔ ۳۔ عرب میں آل فلاں بول کر وہ شخص بعض اوقات مراد لیا جاتا ہے جس کی طرف آل مضاف ہو اسی بنا پر یہاں آل موسٰی سے موسٰی اور آل ہارون سے مراد خود ہارون ہیں اور وہ تابت جو بنی اسرائیل کیلئے سکینہ تھا اس میں حضرت موسٰی کی نعلین اور حضرت ہارون کا عمامہ تھا۔ جس پر بقیہ کا اطلاق ہوا ہے۔ ۳ ص ۱۲۔ سورہ آل عمران کے فضائل ۳ ص ۱۸

آل ابراہیم و آل عمران۔ پ۔ ۳۔ رکوع ۱۰۔ تفسیر عمدة البیان میں ہے کہ تفسیر اہلبیت میں آل عمران سے مراد حضرت علی بن ابیطالب ہیں اور بروایت ابن عباس حضرت نبی اکرم نے فرمایا۔ میں آل ابراہیم ہوں اور علی آل عمران ہیں و ظاہر ہے کہ آل کا مصادیق معصوم لوگ ہیں کیونکہ اصطفاء غیر معصوم کا نہیں ہو سکتا۔ ۳ ص ۱۸۔ سورہ آل عمران کو لکھ کر جو شخص اپنے پاس رکھے روزی فراخ ہوگی۔ ۳ ص ۱۸

(۱) سورہ آل عمران کے اعداد ۱۸۴۹۵۶ ہیں اس کا نقش مثلث اپنے پاس رکھنا وسعت رزق کا موجب ہے اور اس

71453	7145A	71455
71454	7145F	7145.
71459	7145Y	71451

-4-

سے عورت صاحب اولاد ہوگی۔ انشاء اللہ

۳۔ آیتہ الملک کی زیادہ تلواریں بھی وسعتِ رزق کی موجب ہے۔ واللہ اعلم

سورہ آل عمران از ابتدا تا هو العزیز الحکیم لکھ کر عورت اپنے پاس رکھے۔ اللہ اس کو اولاد دے گا۔ فوائد ص ۲۴۹

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اصْبِرُوا تَنَا الْخُرُوجِ كِي رُوْثِي پَر بکھ کر بھاگنے والے نوکر اور بھاگنے والی عورت کو کھلائے۔  
انشاء اللہ وہ ٹھیک ہو جائیں گے۔ ص ۳۴ کنوز

۱۱۱۔ اکی عمران کی آیت۔ ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَیْکُمْ تَابِذَاتِ الصَّدْرِ چالیس دن اور ہر دن چالیس مرتبہ پڑھے۔

مشکل آسان ہوگی۔ اگر دشمن کے لئے ۲۹ دن ہر روز ۲۹ بار پڑھے۔ دشمن دفع ہوگا۔

۱۱۔ اگر ۱۹ دن ہر روز ۱۹ بار پڑھے۔ دو تہہ ہوگا۔ اگر اہل وعیال کے لئے ہر روز پانچ دفعہ پڑھتا رہے مقصد حاصل ہوگا۔  
دوسرے کے لئے ۲ دفعہ پڑھ کر دم کرے ٹھنک ہوگا۔

(iv) دشمن کے مقابلہ میں ٹرے تو دشمن زمیں و مقبور ہوگا۔ اگر گھوڑے کی گردن میں لکھ کر باندھے گھوڑا نہ تھکے گا ۳۵۵

آل محمد تفسیر برہان میں تفسیر ثعلبی سے منقول ہے ابوہریرہؓ کہتا ہے کہ مصحف ابن مسعود میں آل عمران کے بجائے آل محمد درج تھا اور بعض روایات میں یہ ہے کہ آل ابراہیم سے مراد آل محمد ہیں اور جناب نبی اکرمؐ نے فرمایا کہ لوگوں پر تعجب ہے کہ آل ابراہیم و آل عمران کے ذکر سے تو خوش ہوتے ہیں مگر آل محمد کے ذکر سے ان کے دل گھٹتے ہیں اور پھر آپؐ نے حلفیہ فرمایا کہ اگر کوئی شخص ستر نمبروں کے اعمال کے برابر بھی اپنی نیکیاں پیش کرے گا تو بجز دلائل علی کے اس کی کوئی نیکی مقبول نہ ہوگی۔ سچ ص ۲۱۵

حضرت ابراہیمؑ کی دعا میں امت مسلمہ سے مراد آل محمد ہی اور غیر امت اور امت وسط سے مراد بھی آل محمد ہی  
 ج ۱۸۹-۱۹۰

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ وَاتَّوَّابُ الْیُسُوْثِ مِنْ اَنْبِیَآئِہَا۔ پ شیخ کی تفسیر میں حج ص ۳۵ اور حج ص ۳۵۔ حدیث۔ اَنَا  
مَدَنَۃُ الْعِلْمِ وَعَلٰی بَابِہَا حج ص ۶، حج ص ۶۶، حج ص ۶۳، حج ص ۱۳۱

○ آل محمد العروة الوثقی ہیں۔ ج ۱۳۹ اور تفسیر حبیب اللہ۔ ج ۲ ص ۲۵۵ اور تفسیر وسیلہ میں ج ۹ ص ۹۱ اور ج ۱۳۹، آل رسول پر ظلم ج ۱۲، درود میں آل کا ذکر ضروری ہے۔ ج ۱۱ ص ۲۱۱

آل محمد قرآن کے حقیقی مفسر ہیں۔ مقدمہ تفسیر میں متعدد عناوین کے ماتحت اس مقصد پر بحث کی گئی ہے اور ج میں صفحہ ۴۹ پر یہ بحث موجود ہے نیز ج میں راسخون فی العلم کی تفسیر میں ص ۱۹۵ سے لے کر متعدد صفحات کی بحث موجود ہے۔ بشر معطلہ کی تاویل آل محمد ہے۔ ج ص ۳۸

○ شیعہ چونکہ آل محمد کی تفسیر کے علاوہ دوسری کسی تفسیر کو قابل اعتناء نہیں سمجھتے اس لئے حبنا کے دعویداروں نے شیعوں کو منکر قرآن کہا اور اس قسم کے اچھے اور بے بنیاد تھکنڈوں سے شیعوں کو بدنام کرنے کی کوششیں جاری رکھیں۔ اس کی تفصیل ج ص ۱۷۱ پر ملاحظہ فرمائیں اور ج ص ۲۱ پر اہل ذکر کی تفسیر میں آل محمد کا مفسر قرآن ہونا تفصیل سے مندرج ہے۔ نیز ج ص ۲۲۲ و ص ۲۶۳ پر بھی اسی مقصد پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام: حضرت ابراہیم نے اپنے فرزند اسمعیل کے لئے اپنی امت سے فرمائش کی تھی کہ ان سے وفا کرنا لیکن امت نے عمل نہ کیا۔ ج ص ۱۷۱۔ اسی طرح باقی انبیاء نے بھی اپنی امتوں سے اپنے اپنے اوصیاء کے متعلق عہد لیا تھا۔ چنانچہ حضرت آدمؑ نے شیث کے لئے نوحؑ نے سام کے لئے موسیٰؑ نے یوشع کے لئے عیسیٰ نے چرخ چہارم پر جانے سے پہلے شمعون کے لئے امت سے وفا کا عہد لیا تھا لیکن امت نے پورا نہ کیا اور حضرت یحییٰؑ نے علی کی ولی عہدی کا امت سے عہد لیا۔

○ ذکر امتحان ابراہیم و عہدہ امامت۔ ج ص ۱۷۱ و ص ۱۷۲  
○ توحید کے موضوع پر فرد سے مناظرہ ج ص ۱۷۲ یہاں بعض مقررین کے غلط استدلال اور غلو آمیز بیان پر بھی تنبیہ کی گئی ہے۔ اور نماز عصر کے لئے سورج کا غروب کے بعد واپس پلٹنا حضرت علی علیہ السلام کی عظمت شان کا واضح ترین معجزہ ہے۔

○ حضرت ابراہیمؑ حضرت موسیٰؑ سے ایک ہزار سال پہلے گزرے ج ص ۲۵۸۔ پس وہ نہ بقول یہودی یہودی تھے اور نہ بقول نصاریٰ نصرانی تھے۔ بلکہ وہ حنیف مسلم تھے۔ کَانَ حَنِيفًا مُسْلِمًا۔ پچھ حضرت ابوطالب ان کے آخری وصی تھے۔ ج ص ۲۱۱

○ جس دن حضرت ابراہیمؑ پر آتش فرودی گلازار ہوئی وہ غدیر کا دن تھا پس انہوں نے خوشی میں روزہ رکھا۔ ج ص ۲۳۵ اور وسیلہ کی تفسیر میں ہے کہ آپ نے اپنی دعائیں محمد و آل محمد کو وسیلہ قرار دیا تھا۔ ج ص ۹۸  
○ حضرت ابراہیمؑ کے والد ماجد کا نام نامی تارخ تھا جو پکا مسلمان اور چونکہ آپ کی تربیت اذرنے کی تھی جو بقول حاج حضرت ابراہیمؑ کا نانا تھا یا چچا تھا۔ پس مجازاً اس پر اب کا اطلاق کیا گیا۔ ج ص ۲۳۱ ج ص ۱۸۲

○ حضرت ابراہیمؑ کی ولادت کا قصہ ج ص ۲۳۲۔ حضرت ابراہیمؑ کی ماں سے فرد کی جواب طلبی۔ ج ص ۲۳۳  
○ حضرت ابراہیمؑ نے ملکوت سما کی سیر کی تو جانب عرش حضرت علیؑ فاطمہ حسن و حسین علیہم السلام کے انوار دیکھے



اور ان کے ارد گرد نو اماموں کے انوار دیکھے ایک روایت میں ہے پہلے حضرت محمد کا نور دیکھا۔ پھر انوار اکملہ دیکھے اور ان کے ارد گرد تاحد نگاہ انوار دیکھے۔ پوچھا یہ کون ہیں؟ تو جواب ملا کہ یہ علی کے شیعوں کے انوار ہیں۔ پس حضرت ابراہیمؑ نے شیعوں کی علامتیں دریافت کیں تو جواب ملا کہ ان کی پانچ علامتیں ہیں

(۱) اکاون رکعت نماز (یعنی سترہ رکعت فرض اور ۲۴ رکعت نوافل جو کتب فقہیہ میں تفصیل سے مذکور ہیں۔)

(۲) بسم اللہ الرحمن الرحیم کو آواز سے پڑھنا خواہ نماز میں پڑھے یا کسی دوسرے کام کی ابتدا میں پڑھے۔

(۳) رکوع سے پہلے نماز میں دعا قنوت کا پڑھنا (دعا کے قنوت دوسری رکعت میں رکوع سے پہلے پڑھی جاتی ہے)

(۴) زمین پر سجدہ کرنا۔

(۵) دائیں ہاتھ میں انگلی کا پھنسا (نگینہ کی کوئی تعین نہیں ہے)

○ پس حضرت ابراہیمؑ نے دعا مانگی۔ اے اللہ مجھے حضرت علیؑ کے شیعوں سے قرار دے پس جواب ملا کہ تیری دعا مقبول ہے اور بعض روایات میں زیارت اربعین کو بھی علامت شیعہ میں سے قرار دیا گیا ہے۔ حج ۲۳۳

○ پابند، سورج اور ستارہ پرستوں کو اپنے انداز خاص سے دعوت توحید دینا۔ حج ۲۳۴

○ مونچھیں کھانا، ناخن لینا، بفلوں کو صاف کرنا، زیر ناف بال مونڈنا اور ختنہ کرنا ملت ابراہیمی کے مختصات

○ میں سے ہیں۔ حج ۲۵۱ حنفیت دس چیزیں ہیں۔ حج ۲۵۱۔ ملت ابراہیم حج ۲۵۱

○ حضرت ابراہیمؑ نے جب غرود کے ملک سے ہجرت فرمائی تو حضرت لوط ان کے ہمراہ تھے جو آپ کے چچا زاد یا

خالہ زاد اور شقی بھائی تھے یعنی حضرت سارہ کے بھائی تھے۔ حج ۵۵ مسجد سہمہ میں آپ کا گھر متاع حج ۲۵۱

○ جب آگ میں جاتے ہوئے حضرت حیرل نے مدد کی پیش کش کی تو آپ نے فرمایا مجھے اللہ کی مدد کافی ہے حج ۲۵۱

○ چچا کے لئے دعا کرنا حج ۱۲۲۔ حضرت ابراہیمؑ کے پاس فرشتے آئے تو چونکہ بشکل انسان تھے۔ آپ نے ان کی ضیانت

کے لئے گو سالہ ذبح کر کے اس کا گوشت بھون کر پیش کیا جب انہوں نے کھانے سے انکار کیا تو آپ خوفزدہ

ہوئے پس انہوں نے حضرت سارہ کے بطن سے حضرت اسحقؑ کی پیدائش کی خوشخبری سنائی حج ۲۲۵۔ حج ۱۲۵

○ حج ۱۸۵

○ پ ۱۱ میں ہے کہ جب حضرت سارہ بنت ہاران زوجہ ابراہیمؑ نے بچے کی خوشخبری سنی تو ازراہ تعجب کہنے لگی یہ

کیسے ہو سکتا ہے میں تو بوڑھی ہر چکی ہوں کیونکہ اس وقت ان کی عمر ۹۹ برس تھی حج ۲۲۶ اور پ ۱۱ رکوع میں ہے

کہ بچے کی خبر سن کر چچی اور اپنا منہ پیٹ لیا۔ حج ۱۲۵

○ جب حضرت ابراہیمؑ کو آتش فردی میں بھونک دیا گیا تو اللہ کا حکم ہوا۔ اے جبرئیلؑ فوراً پہنچو ورنہ اگر تیرے پہنچنے سے

پہلے ابراہیمؑ آگ میں پلا گیا تو مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم تیرا نام فرشتوں کے دفتر سے کاٹ دوں گا چنانچہ وہ آگ

میں نہ پہنچنے پائے تھے کہ جبرائیل نے حاضر ہو کر اپنی مدد کی پیش کش کی تو انہوں نے جواب دیا مجھے اللہ کی مدد کی ضرورت ہے تیری منہیں اور جب حضرت ابراہیمؑ نے اپنے ہواں سال فرزند حضرت اسمعیلؑ کی گردن پر چھری دکھی تو پھر اسی حلفیہ انداز سے جبریل کو اللہ نے حکم دیا کہ اگر تیرے پہنچنے سے پہلے اسماعیلؑ کی گردن پر چھری چل گئی تو تیرا نام فرشتوں کی صف سے کاٹ دوں گا چنانچہ اس نے فوراً پہنچ کر چھری کو الٹا دیا اور فدیہ پیش کر کے ذبح کر دیا۔ ج ۱۷ ص ۲۳ حضرت ابراہیمؑ کی طرف میں جبرائیل کی نسبت غلط ہے۔ تفسیر کا ثبوت ج ۱۷ ص ۲۳

○ حضرت ابراہیمؑ کو جب آتش فرودی میں ڈالا گیا تھا تو جبریل نے جنت سے ایک قمیص لا کر حضرت ابراہیمؑ کو پہنا دی تھی اور وہی قمیص آپ نے بطور تعویذ حضرت اسحقؑ کے گلے میں باندھ دی تھی اور انہوں نے حضرت یعقوبؑ کے گلے میں بطور تعویذ ڈالی تھی اور انہوں نے یافندی کی تختی میں بند کر کے حضرت یوسفؑ کے بازو میں تعویذ کے طور پر باندھ دی تھی چنانچہ زندان مصر میں وہی قمیص حضرت یوسفؑ نے باہر نکالی اور بشیر کے حوالہ کی تو اس کی خوشبو حضرت یعقوبؑ نے ملک شام میں محسوس فرمائی۔ کیونکہ جنتی لباس کی خوشبو دھومن کو ایک ہزار سال کی مسافت سے بھی محسوس ہو سکتی ہے اور وہی قمیص تبرکات انبیاء میں حضرت یونسؑ تک پہنچی اور مروی ہے کہ قائم آل محمدؐ فروج کریں گے تو وہ قمیص ان کے پاس ہوگی۔ ج ۱۷ ص ۲۳ اور مجھے یاد پڑتا ہے کہ کسی کتاب میں میں نے دیکھا ہے کہ جناب فاطمہ زہراؑ نے وہ قمیص جناب زینب کے حوالہ کی تھی اور یہ وصیت فرمائی تھی کہ جب تجھ سے حسین یہ قمیص طلب کرے تو سمجھ لیا کہ وہ گھری لمحہ کا مہمان ہے۔

○ جب حضرت ابراہیمؑ علیہ السلام تعمیر کعبہ سے فارغ ہو چکے تو دعا مانگی رَبِّ اجْعَلْ هَذَا الْبَلَدَ آمِنًا الْآیہ ۱۳ سورہ ابراہیم۔ اے رب اس شہر کو بلا امن قرار دے اور مجھے اور میری اولاد کو بت پرستی سے محفوظ رکھ۔ میں نے تیرے گھر کے قریب اپنی ذریت کی رہائش رکھی ہے تو لوگوں کے دلوں کو ان کی طرف جھکا دے۔ ج ۱۷ ص ۱۵

○ ملت ابراہیمی پر چلنے کا حکم ج ۱۷ ص ۲۵۔ سفر معراج میں حضورؐ نے پہلے آسمان پر حضرت ابراہیمؑ سے ملاقات کی اور دیکھا کہ مردمنین کے بچوں کی وہ تربیت کر رہے تھے۔ ج ۱۷ ص ۲۶

○ مقام محمود پر حضورؐ کے دائیں جانب حضرت ابراہیمؑ کا مقام ہوگا۔ ج ۱۷ ص ۲۶

○ مروی ہے کہ حضرت ابراہیمؑ سے پہلے بال سیاہ رہتے تھے۔ پہلے پہل حضرت ابراہیمؑ نے بال سفید دیکھے تو عرض کی اے پروردگار! یہ کیا ہے تو جواب ملا یہ وقار ہے پس آپ نے دعا مانگی۔ اے اللہ میرے وقار کو زیادہ کر۔ ج ۱۷ ص ۱۲

○ حضرت ابراہیمؑ کا اپنے چچے آذر کو دعوت توحید دینا۔ ج ۱۷ ص ۲۶۔

○ آپ کی بت شکنی کے سورہ انبیاء رکوع ۲۳ تفسیر ج ۱۷ ص ۲۳

○ آپ پر مقدمہ چلایا گیا اور سزائے موت (آگ میں ڈالنے) کا فیصلہ سنایا گیا ص ۲۳۔ اس وقت آپ کی عمر ۱۶

برس تھی ۲۳۵

○ ایک شخص نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے پوچھا کہ حضرت موسیٰ جادو گردوں کے مقابلہ میں گھبرا گئے تھے لیکن حضرت ابراہیم تو آگ سے بھی نہ گھبرائے۔ آپ نے جواب دیا کہ ابراہیم کی صلیب محمد و آل محمد کے انوار تھے ۲۳۶

○ فردوسی حکومت کی جانب سے حضرت ابراہیم کی جلا وطنی کا حکم ۲۳۷

○ فردوسی لڑکی کا اسلام قبول کرنا۔ ۲۳۸

○ تعمیر کعبہ اور تطہیر کعبہ کا حکم۔ ۲۳۹۔ صنف ابراہیم یکم رمضان یا ۳ ماہ رمضان کو نازل ہوئے ۲۴۰

○ کوہ البقیس پر بلند ہو کر باذن پروردگار حضرت ابراہیم نے لوگوں کو حج کی دعوت دی۔ پس پشتوں میں ہونے والوں نے

بھی اس آواز پر لبیک کہی اور مروی ہے کہ اہل یمن نے پہل کی تھی۔ ۲۴۱

○ مروی ہے جن لوگوں نے حضرت ابراہیم کی آواز پر لبیک کہی تھی وہی لوگ حج سے مشرف ہوں گے ۲۴۲

○ حضرت ابراہیم کو جس مقام پر خلیل اللہ کا لقب علاوہ مقام طور ہے۔ ۲۴۳

○ حضرت ابراہیم کا ذکر سورہ شعراء آیت ۶۹۔ ۷۱ ۲۴۴

○ اسم اعظم کے تہتر حروف میں سے حضرت ابراہیم کے پاس آٹھ حروف تھے۔ ۲۴۵

نصیحت۔ غریب و امیر دونوں طبقوں کے لئے اللہ نے انبیاء میں مثالیں قائم کر دی ہیں۔ پس غریب لوگ حضرت ابراہیم

و حضرت موسیٰ کی در دبھری زندگیوں کو مشعل راہ قرار دیں کہ انہوں نے اپنے دور کے ظالم ترین انسانوں کے

مظالم کا مقابلہ کر کے پرچم توحید اور ناموس شرافت کی لاج رکھی اور ظالم حکمران ان کو جادہ حق سے پھسلانہ

سکے پس آخر کار متکبر حکمرانوں کا تہہ خاک و پانی میں مل گیا اور حق و حقیقت کو دنیا نے پہچان لیا۔ ۲۴۶

○ جب عزرائیل روح قبض کرنے کو آیا تو خلیل نے کہا کیا کوئی دوست و دست کی موت چاہتا ہے؟ اور عزرائیل

کو حکم پروردگار ہوا جا کہ خلیل سے کہو۔ کیا کوئی دوست و دست کی ملاقات سے گھبراتا ہے؟ ۲۴۷

○ حضرت ابراہیم کی دعوت توحید اور موثر انداز تبلیغ ۲۴۸

○ حضرت ابراہیم پر مقدمہ چلایا گیا اور آخر کار زندہ جلانے جانے کا فیصلہ صادر ہوا۔ آپ نے آگ میں جانا منظور کر لیا۔ لیکن پرچم توحید

کو نہر نگوں نہ ہونے دیا ۲۴۹۔ ۲۵۰۔ ۲۵۱۔ ۲۵۲۔ ۲۵۳۔ ۲۵۴۔ ۲۵۵۔ ۲۵۶۔ ۲۵۷۔ ۲۵۸۔ ۲۵۹۔ ۲۶۰۔ ۲۶۱۔ ۲۶۲۔ ۲۶۳۔ ۲۶۴۔ ۲۶۵۔ ۲۶۶۔ ۲۶۷۔ ۲۶۸۔ ۲۶۹۔ ۲۷۰۔ ۲۷۱۔ ۲۷۲۔ ۲۷۳۔ ۲۷۴۔ ۲۷۵۔ ۲۷۶۔ ۲۷۷۔ ۲۷۸۔ ۲۷۹۔ ۲۸۰۔ ۲۸۱۔ ۲۸۲۔ ۲۸۳۔ ۲۸۴۔ ۲۸۵۔ ۲۸۶۔ ۲۸۷۔ ۲۸۸۔ ۲۸۹۔ ۲۹۰۔ ۲۹۱۔ ۲۹۲۔ ۲۹۳۔ ۲۹۴۔ ۲۹۵۔ ۲۹۶۔ ۲۹۷۔ ۲۹۸۔ ۲۹۹۔ ۳۰۰۔ ۳۰۱۔ ۳۰۲۔ ۳۰۳۔ ۳۰۴۔ ۳۰۵۔ ۳۰۶۔ ۳۰۷۔ ۳۰۸۔ ۳۰۹۔ ۳۱۰۔ ۳۱۱۔ ۳۱۲۔ ۳۱۳۔ ۳۱۴۔ ۳۱۵۔ ۳۱۶۔ ۳۱۷۔ ۳۱۸۔ ۳۱۹۔ ۳۲۰۔ ۳۲۱۔ ۳۲۲۔ ۳۲۳۔ ۳۲۴۔ ۳۲۵۔ ۳۲۶۔ ۳۲۷۔ ۳۲۸۔ ۳۲۹۔ ۳۳۰۔ ۳۳۱۔ ۳۳۲۔ ۳۳۳۔ ۳۳۴۔ ۳۳۵۔ ۳۳۶۔ ۳۳۷۔ ۳۳۸۔ ۳۳۹۔ ۳۴۰۔ ۳۴۱۔ ۳۴۲۔ ۳۴۳۔ ۳۴۴۔ ۳۴۵۔ ۳۴۶۔ ۳۴۷۔ ۳۴۸۔ ۳۴۹۔ ۳۵۰۔ ۳۵۱۔ ۳۵۲۔ ۳۵۳۔ ۳۵۴۔ ۳۵۵۔ ۳۵۶۔ ۳۵۷۔ ۳۵۸۔ ۳۵۹۔ ۳۶۰۔ ۳۶۱۔ ۳۶۲۔ ۳۶۳۔ ۳۶۴۔ ۳۶۵۔ ۳۶۶۔ ۳۶۷۔ ۳۶۸۔ ۳۶۹۔ ۳۷۰۔ ۳۷۱۔ ۳۷۲۔ ۳۷۳۔ ۳۷۴۔ ۳۷۵۔ ۳۷۶۔ ۳۷۷۔ ۳۷۸۔ ۳۷۹۔ ۳۸۰۔ ۳۸۱۔ ۳۸۲۔ ۳۸۳۔ ۳۸۴۔ ۳۸۵۔ ۳۸۶۔ ۳۸۷۔ ۳۸۸۔ ۳۸۹۔ ۳۹۰۔ ۳۹۱۔ ۳۹۲۔ ۳۹۳۔ ۳۹۴۔ ۳۹۵۔ ۳۹۶۔ ۳۹۷۔ ۳۹۸۔ ۳۹۹۔ ۴۰۰۔ ۴۰۱۔ ۴۰۲۔ ۴۰۳۔ ۴۰۴۔ ۴۰۵۔ ۴۰۶۔ ۴۰۷۔ ۴۰۸۔ ۴۰۹۔ ۴۱۰۔ ۴۱۱۔ ۴۱۲۔ ۴۱۳۔ ۴۱۴۔ ۴۱۵۔ ۴۱۶۔ ۴۱۷۔ ۴۱۸۔ ۴۱۹۔ ۴۲۰۔ ۴۲۱۔ ۴۲۲۔ ۴۲۳۔ ۴۲۴۔ ۴۲۵۔ ۴۲۶۔ ۴۲۷۔ ۴۲۸۔ ۴۲۹۔ ۴۳۰۔ ۴۳۱۔ ۴۳۲۔ ۴۳۳۔ ۴۳۴۔ ۴۳۵۔ ۴۳۶۔ ۴۳۷۔ ۴۳۸۔ ۴۳۹۔ ۴۴۰۔ ۴۴۱۔ ۴۴۲۔ ۴۴۳۔ ۴۴۴۔ ۴۴۵۔ ۴۴۶۔ ۴۴۷۔ ۴۴۸۔ ۴۴۹۔ ۴۵۰۔ ۴۵۱۔ ۴۵۲۔ ۴۵۳۔ ۴۵۴۔ ۴۵۵۔ ۴۵۶۔ ۴۵۷۔ ۴۵۸۔ ۴۵۹۔ ۴۶۰۔ ۴۶۱۔ ۴۶۲۔ ۴۶۳۔ ۴۶۴۔ ۴۶۵۔ ۴۶۶۔ ۴۶۷۔ ۴۶۸۔ ۴۶۹۔ ۴۷۰۔ ۴۷۱۔ ۴۷۲۔ ۴۷۳۔ ۴۷۴۔ ۴۷۵۔ ۴۷۶۔ ۴۷۷۔ ۴۷۸۔ ۴۷۹۔ ۴۸۰۔ ۴۸۱۔ ۴۸۲۔ ۴۸۳۔ ۴۸۴۔ ۴۸۵۔ ۴۸۶۔ ۴۸۷۔ ۴۸۸۔ ۴۸۹۔ ۴۹۰۔ ۴۹۱۔ ۴۹۲۔ ۴۹۳۔ ۴۹۴۔ ۴۹۵۔ ۴۹۶۔ ۴۹۷۔ ۴۹۸۔ ۴۹۹۔ ۵۰۰۔ ۵۰۱۔ ۵۰۲۔ ۵۰۳۔ ۵۰۴۔ ۵۰۵۔ ۵۰۶۔ ۵۰۷۔ ۵۰۸۔ ۵۰۹۔ ۵۱۰۔ ۵۱۱۔ ۵۱۲۔ ۵۱۳۔ ۵۱۴۔ ۵۱۵۔ ۵۱۶۔ ۵۱۷۔ ۵۱۸۔ ۵۱۹۔ ۵۲۰۔ ۵۲۱۔ ۵۲۲۔ ۵۲۳۔ ۵۲۴۔ ۵۲۵۔ ۵۲۶۔ ۵۲۷۔ ۵۲۸۔ ۵۲۹۔ ۵۳۰۔ ۵۳۱۔ ۵۳۲۔ ۵۳۳۔ ۵۳۴۔ ۵۳۵۔ ۵۳۶۔ ۵۳۷۔ ۵۳۸۔ ۵۳۹۔ ۵۴۰۔ ۵۴۱۔ ۵۴۲۔ ۵۴۳۔ ۵۴۴۔ ۵۴۵۔ ۵۴۶۔ ۵۴۷۔ ۵۴۸۔ ۵۴۹۔ ۵۵۰۔ ۵۵۱۔ ۵۵۲۔ ۵۵۳۔ ۵۵۴۔ ۵۵۵۔ ۵۵۶۔ ۵۵۷۔ ۵۵۸۔ ۵۵۹۔ ۵۶۰۔ ۵۶۱۔ ۵۶۲۔ ۵۶۳۔ ۵۶۴۔ ۵۶۵۔ ۵۶۶۔ ۵۶۷۔ ۵۶۸۔ ۵۶۹۔ ۵۷۰۔ ۵۷۱۔ ۵۷۲۔ ۵۷۳۔ ۵۷۴۔ ۵۷۵۔ ۵۷۶۔ ۵۷۷۔ ۵۷۸۔ ۵۷۹۔ ۵۸۰۔ ۵۸۱۔ ۵۸۲۔ ۵۸۳۔ ۵۸۴۔ ۵۸۵۔ ۵۸۶۔ ۵۸۷۔ ۵۸۸۔ ۵۸۹۔ ۵۹۰۔ ۵۹۱۔ ۵۹۲۔ ۵۹۳۔ ۵۹۴۔ ۵۹۵۔ ۵۹۶۔ ۵۹۷۔ ۵۹۸۔ ۵۹۹۔ ۶۰۰۔ ۶۰۱۔ ۶۰۲۔ ۶۰۳۔ ۶۰۴۔ ۶۰۵۔ ۶۰۶۔ ۶۰۷۔ ۶۰۸۔ ۶۰۹۔ ۶۱۰۔ ۶۱۱۔ ۶۱۲۔ ۶۱۳۔ ۶۱۴۔ ۶۱۵۔ ۶۱۶۔ ۶۱۷۔ ۶۱۸۔ ۶۱۹۔ ۶۲۰۔ ۶۲۱۔ ۶۲۲۔ ۶۲۳۔ ۶۲۴۔ ۶۲۵۔ ۶۲۶۔ ۶۲۷۔ ۶۲۸۔ ۶۲۹۔ ۶۳۰۔ ۶۳۱۔ ۶۳۲۔ ۶۳۳۔ ۶۳۴۔ ۶۳۵۔ ۶۳۶۔ ۶۳۷۔ ۶۳۸۔ ۶۳۹۔ ۶۴۰۔ ۶۴۱۔ ۶۴۲۔ ۶۴۳۔ ۶۴۴۔ ۶۴۵۔ ۶۴۶۔ ۶۴۷۔ ۶۴۸۔ ۶۴۹۔ ۶۵۰۔ ۶۵۱۔ ۶۵۲۔ ۶۵۳۔ ۶۵۴۔ ۶۵۵۔ ۶۵۶۔ ۶۵۷۔ ۶۵۸۔ ۶۵۹۔ ۶۶۰۔ ۶۶۱۔ ۶۶۲۔ ۶۶۳۔ ۶۶۴۔ ۶۶۵۔ ۶۶۶۔ ۶۶۷۔ ۶۶۸۔ ۶۶۹۔ ۶۷۰۔ ۶۷۱۔ ۶۷۲۔ ۶۷۳۔ ۶۷۴۔ ۶۷۵۔ ۶۷۶۔ ۶۷۷۔ ۶۷۸۔ ۶۷۹۔ ۶۸۰۔ ۶۸۱۔ ۶۸۲۔ ۶۸۳۔ ۶۸۴۔ ۶۸۵۔ ۶۸۶۔ ۶۸۷۔ ۶۸۸۔ ۶۸۹۔ ۶۹۰۔ ۶۹۱۔ ۶۹۲۔ ۶۹۳۔ ۶۹۴۔ ۶۹۵۔ ۶۹۶۔ ۶۹۷۔ ۶۹۸۔ ۶۹۹۔ ۷۰۰۔ ۷۰۱۔ ۷۰۲۔ ۷۰۳۔ ۷۰۴۔ ۷۰۵۔ ۷۰۶۔ ۷۰۷۔ ۷۰۸۔ ۷۰۹۔ ۷۱۰۔ ۷۱۱۔ ۷۱۲۔ ۷۱۳۔ ۷۱۴۔ ۷۱۵۔ ۷۱۶۔ ۷۱۷۔ ۷۱۸۔ ۷۱۹۔ ۷۲۰۔ ۷۲۱۔ ۷۲۲۔ ۷۲۳۔ ۷۲۴۔ ۷۲۵۔ ۷۲۶۔ ۷۲۷۔ ۷۲۸۔ ۷۲۹۔ ۷۳۰۔ ۷۳۱۔ ۷۳۲۔ ۷۳۳۔ ۷۳۴۔ ۷۳۵۔ ۷۳۶۔ ۷۳۷۔ ۷۳۸۔ ۷۳۹۔ ۷۴۰۔ ۷۴۱۔ ۷۴۲۔ ۷۴۳۔ ۷۴۴۔ ۷۴۵۔ ۷۴۶۔ ۷۴۷۔ ۷۴۸۔ ۷۴۹۔ ۷۵۰۔ ۷۵۱۔ ۷۵۲۔ ۷۵۳۔ ۷۵۴۔ ۷۵۵۔ ۷۵۶۔ ۷۵۷۔ ۷۵۸۔ ۷۵۹۔ ۷۶۰۔ ۷۶۱۔ ۷۶۲۔ ۷۶۳۔ ۷۶۴۔ ۷۶۵۔ ۷۶۶۔ ۷۶۷۔ ۷۶۸۔ ۷۶۹۔ ۷۷۰۔ ۷۷۱۔ ۷۷۲۔ ۷۷۳۔ ۷۷۴۔ ۷۷۵۔ ۷۷۶۔ ۷۷۷۔ ۷۷۸۔ ۷۷۹۔ ۷۸۰۔ ۷۸۱۔ ۷۸۲۔ ۷۸۳۔ ۷۸۴۔ ۷۸۵۔ ۷۸۶۔ ۷۸۷۔ ۷۸۸۔ ۷۸۹۔ ۷۹۰۔ ۷۹۱۔ ۷۹۲۔ ۷۹۳۔ ۷۹۴۔ ۷۹۵۔ ۷۹۶۔ ۷۹۷۔ ۷۹۸۔ ۷۹۹۔ ۸۰۰۔ ۸۰۱۔ ۸۰۲۔ ۸۰۳۔ ۸۰۴۔ ۸۰۵۔ ۸۰۶۔ ۸۰۷۔ ۸۰۸۔ ۸۰۹۔ ۸۱۰۔ ۸۱۱۔ ۸۱۲۔ ۸۱۳۔ ۸۱۴۔ ۸۱۵۔ ۸۱۶۔ ۸۱۷۔ ۸۱۸۔ ۸۱۹۔ ۸۲۰۔ ۸۲۱۔ ۸۲۲۔ ۸۲۳۔ ۸۲۴۔ ۸۲۵۔ ۸۲۶۔ ۸۲۷۔ ۸۲۸۔ ۸۲۹۔ ۸۳۰۔ ۸۳۱۔ ۸۳۲۔ ۸۳۳۔ ۸۳۴۔ ۸۳۵۔ ۸۳۶۔ ۸۳۷۔ ۸۳۸۔ ۸۳۹۔ ۸۴۰۔ ۸۴۱۔ ۸۴۲۔ ۸۴۳۔ ۸۴۴۔ ۸۴۵۔ ۸۴۶۔ ۸۴۷۔ ۸۴۸۔ ۸۴۹۔ ۸۵۰۔ ۸۵۱۔ ۸۵۲۔ ۸۵۳۔ ۸۵۴۔ ۸۵۵۔ ۸۵۶۔ ۸۵۷۔ ۸۵۸۔ ۸۵۹۔ ۸۶۰۔ ۸۶۱۔ ۸۶۲۔ ۸۶۳۔ ۸۶۴۔ ۸۶۵۔ ۸۶۶۔ ۸۶۷۔ ۸۶۸۔ ۸۶۹۔ ۸۷۰۔ ۸۷۱۔ ۸۷۲۔ ۸۷۳۔ ۸۷۴۔ ۸۷۵۔ ۸۷۶۔ ۸۷۷۔ ۸۷۸۔ ۸۷۹۔ ۸۸۰۔ ۸۸۱۔ ۸۸۲۔ ۸۸۳۔ ۸۸۴۔ ۸۸۵۔ ۸۸۶۔ ۸۸۷۔ ۸۸۸۔ ۸۸۹۔ ۸۹۰۔ ۸۹۱۔ ۸۹۲۔ ۸۹۳۔ ۸۹۴۔ ۸۹۵۔ ۸۹۶۔ ۸۹۷۔ ۸۹۸۔ ۸۹۹۔ ۹۰۰۔ ۹۰۱۔ ۹۰۲۔ ۹۰۳۔ ۹۰۴۔ ۹۰۵۔ ۹۰۶۔ ۹۰۷۔ ۹۰۸۔ ۹۰۹۔ ۹۱۰۔ ۹۱۱۔ ۹۱۲۔ ۹۱۳۔ ۹۱۴۔ ۹۱۵۔ ۹۱۶۔ ۹۱۷۔ ۹۱۸۔ ۹۱۹۔ ۹۲۰۔ ۹۲۱۔ ۹۲۲۔ ۹۲۳۔ ۹۲۴۔ ۹۲۵۔ ۹۲۶۔ ۹۲۷۔ ۹۲۸۔ ۹۲۹۔ ۹۳۰۔ ۹۳۱۔ ۹۳۲۔ ۹۳۳۔ ۹۳۴۔ ۹۳۵۔ ۹۳۶۔ ۹۳۷۔ ۹۳۸۔ ۹۳۹۔ ۹۴۰۔ ۹۴۱۔ ۹۴۲۔ ۹۴۳۔ ۹۴۴۔ ۹۴۵۔ ۹۴۶۔ ۹۴۷۔ ۹۴۸۔ ۹۴۹۔ ۹۵۰۔ ۹۵۱۔ ۹۵۲۔ ۹۵۳۔ ۹۵۴۔ ۹۵۵۔ ۹۵۶۔ ۹۵۷۔ ۹۵۸۔ ۹۵۹۔ ۹۶۰۔ ۹۶۱۔ ۹۶۲۔ ۹۶۳۔ ۹۶۴۔ ۹۶۵۔ ۹۶۶۔ ۹۶۷۔ ۹۶۸۔ ۹۶۹۔ ۹۷۰۔ ۹۷۱۔ ۹۷۲۔ ۹۷۳۔ ۹۷۴۔ ۹۷۵۔ ۹۷۶۔ ۹۷۷۔ ۹۷۸۔ ۹۷۹۔ ۹۸۰۔ ۹۸۱۔ ۹۸۲۔ ۹۸۳۔ ۹۸۴۔ ۹۸۵۔ ۹۸۶۔ ۹۸۷۔ ۹۸۸۔ ۹۸۹۔ ۹۹۰۔ ۹۹۱۔ ۹۹۲۔ ۹۹۳۔ ۹۹۴۔ ۹۹۵۔ ۹۹۶۔ ۹۹۷۔ ۹۹۸۔ ۹۹۹۔ ۱۰۰۰۔ ۱۰۰۱۔ ۱۰۰۲۔ ۱۰۰۳۔ ۱۰۰۴۔ ۱۰۰۵۔ ۱۰۰۶۔ ۱۰۰۷۔ ۱۰۰۸۔ ۱۰۰۹۔ ۱۰۱۰۔ ۱۰۱۱۔ ۱۰۱۲۔ ۱۰۱۳۔ ۱۰۱۴۔ ۱۰۱۵۔ ۱۰۱۶۔ ۱۰۱۷۔ ۱۰۱۸۔ ۱۰۱۹۔ ۱۰۲۰۔ ۱۰۲۱۔ ۱۰۲۲۔ ۱۰۲۳۔ ۱۰۲۴۔ ۱۰۲۵۔ ۱۰۲۶۔ ۱۰۲۷۔ ۱۰۲۸۔ ۱۰۲۹۔ ۱۰۳۰۔ ۱۰۳۱۔ ۱۰۳۲۔ ۱۰۳۳۔ ۱۰۳۴۔ ۱۰۳۵۔ ۱۰۳۶۔ ۱۰۳۷۔ ۱۰۳۸۔ ۱۰۳۹۔ ۱۰۴۰۔ ۱۰۴۱۔ ۱۰۴۲۔ ۱۰۴۳۔ ۱۰۴۴۔ ۱۰۴۵۔ ۱۰۴۶۔ ۱۰۴۷۔ ۱۰۴۸۔ ۱۰۴۹۔ ۱۰۵۰۔ ۱۰۵۱۔ ۱۰۵۲۔ ۱۰۵۳۔ ۱۰۵۴۔ ۱۰۵۵۔ ۱۰۵۶۔ ۱۰۵۷۔ ۱۰۵۸۔ ۱۰۵۹۔ ۱۰۶۰۔ ۱۰۶۱۔ ۱۰۶۲۔ ۱۰۶۳۔ ۱۰۶۴۔ ۱۰۶۵۔ ۱۰۶۶۔ ۱۰۶۷۔ ۱۰۶۸۔ ۱۰۶۹۔ ۱۰۷۰۔ ۱۰۷۱۔ ۱۰۷۲۔ ۱۰۷۳۔ ۱۰۷۴۔ ۱۰۷۵۔ ۱۰۷۶۔ ۱۰۷۷۔ ۱۰۷۸۔ ۱۰۷۹۔ ۱۰۸۰۔ ۱۰۸۱۔ ۱۰۸۲۔ ۱۰۸۳۔ ۱۰۸۴۔ ۱۰۸۵۔ ۱۰۸۶۔ ۱۰۸۷۔ ۱۰۸۸۔ ۱۰۸۹۔ ۱۰۹۰۔ ۱۰۹۱۔ ۱۰۹۲۔ ۱۰۹۳۔ ۱۰۹۴۔ ۱۰۹۵۔ ۱۰۹۶۔ ۱۰۹۷۔ ۱۰۹۸۔ ۱۰۹۹۔ ۱۱۰۰۔ ۱۱۰۱۔ ۱۱۰۲۔ ۱۱۰۳۔ ۱۱۰۴۔ ۱۱۰۵۔ ۱۱۰۶۔ ۱۱۰۷۔ ۱۱۰۸۔ ۱۱۰۹۔ ۱۱۱۰۔ ۱۱۱۱۔ ۱۱۱۲۔ ۱۱۱۳۔ ۱۱۱۴۔ ۱۱۱۵۔ ۱۱۱۶۔ ۱۱۱۷۔ ۱۱۱۸۔ ۱۱۱۹۔ ۱۱۲۰۔ ۱۱۲۱۔ ۱۱۲۲۔ ۱۱۲۳۔ ۱۱۲۴۔ ۱۱۲۵۔ ۱۱۲۶۔ ۱۱۲۷۔ ۱۱۲۸۔ ۱۱۲۹۔ ۱۱۳۰۔ ۱۱۳۱۔ ۱۱۳۲۔ ۱۱۳۳۔ ۱۱۳۴۔ ۱۱۳۵۔ ۱۱۳۶۔ ۱۱۳۷۔ ۱۱۳۸۔ ۱۱۳۹۔ ۱۱۴۰۔ ۱۱۴۱۔ ۱۱۴۲۔ ۱۱۴۳۔ ۱۱۴۴۔ ۱۱۴۵۔ ۱۱۴۶۔ ۱۱۴۷۔ ۱۱۴۸۔ ۱۱۴۹۔ ۱۱۵۰۔ ۱۱۵۱۔ ۱۱۵۲۔ ۱۱۵۳۔ ۱۱۵۴۔ ۱۱۵۵۔ ۱۱۵۶۔ ۱۱۵۷۔ ۱۱۵۸۔ ۱۱۵۹۔ ۱۱۶۰۔ ۱۱۶۱۔ ۱۱۶۲۔ ۱۱۶۳۔ ۱۱۶۴۔ ۱۱۶۵۔ ۱۱۶۶۔ ۱۱۶۷۔ ۱۱۶۸۔ ۱۱۶۹۔ ۱۱۷۰۔ ۱۱۷۱۔ ۱۱۷۲۔ ۱۱۷۳۔ ۱۱۷۴۔ ۱۱۷۵۔ ۱۱۷۶۔ ۱۱۷۷۔ ۱۱۷۸۔ ۱۱۷۹۔ ۱۱۸۰۔ ۱۱۸۱۔ ۱۱۸۲۔ ۱۱۸۳۔ ۱۱۸۴۔ ۱۱۸۵۔ ۱۱۸۶۔ ۱۱۸۷۔ ۱۱۸۸۔ ۱۱۸۹۔ ۱۱۹۰۔ ۱۱۹۱۔ ۱۱۹۲۔ ۱۱۹۳۔ ۱۱۹۴۔ ۱۱۹۵۔ ۱۱۹۶۔ ۱۱۹۷۔ ۱۱۹۸۔ ۱۱۹۹۔ ۱۲۰۰۔ ۱۲۰۱۔ ۱۲۰۲۔ ۱۲۰۳۔ ۱۲۰۴۔ ۱۲۰۵۔ ۱۲۰۶۔ ۱۲۰۷۔ ۱۲۰۸۔ ۱۲۰۹۔ ۱۲۱۰۔ ۱۲۱۱۔ ۱۲۱۲۔ ۱۲۱۳۔ ۱۲۱۴۔ ۱۲۱۵۔ ۱۲۱۶۔ ۱۲۱۷۔ ۱۲۱۸۔ ۱۲۱۹۔ ۱۲۲۰۔ ۱۲۲۱۔ ۱۲۲۲۔ ۱۲۲۳۔ ۱۲۲۴۔ ۱۲۲۵۔ ۱۲۲۶۔ ۱۲۲۷۔ ۱۲۲۸۔ ۱۲۲۹۔ ۱۲۳۰۔ ۱۲۳۱۔ ۱۲۳۲۔ ۱۲۳۳۔ ۱۲۳۴۔ ۱۲۳۵۔ ۱۲۳۶۔ ۱۲۳۷۔ ۱۲۳۸۔ ۱۲۳۹۔ ۱۲۴۰۔ ۱۲۴۱۔ ۱۲۴۲۔ ۱۲۴۳۔ ۱۲۴۴۔ ۱۲۴۵۔ ۱۲۴۶۔ ۱۲۴۷۔ ۱۲۴۸۔ ۱۲۴۹۔ ۱۲۵۰۔ ۱۲۵۱۔ ۱۲۵۲۔ ۱۲۵۳۔ ۱۲۵۴۔ ۱۲۵۵۔ ۱۲۵۶۔ ۱۲۵۷۔ ۱۲۵۸۔ ۱۲۵۹۔ ۱۲۶۰۔ ۱۲۶۱۔ ۱۲۶۲۔ ۱۲۶۳۔ ۱۲۶۴۔ ۱۲۶۵۔ ۱۲۶۶۔ ۱۲۶۷۔ ۱۲۶۸۔ ۱۲۶۹۔ ۱۲۷۰۔ ۱۲۷۱۔ ۱۲۷۲۔ ۱۲۷۳۔ ۱۲۷۴۔ ۱۲۷۵۔ ۱۲۷۶۔ ۱۲۷۷۔ ۱۲۷۸۔ ۱۲۷۹۔ ۱۲۸۰۔ ۱۲۸۱۔ ۱۲۸۲۔ ۱۲۸۳۔ ۱۲۸۴۔ ۱۲۸۵۔ ۱۲۸۶۔ ۱۲۸۷۔ ۱۲۸۸۔ ۱۲۸۹۔ ۱۲۹۰۔ ۱۲۹۱۔ ۱۲۹۲۔ ۱۲۹۳۔ ۱۲۹۴۔ ۱۲۹۵۔ ۱۲۹۶۔ ۱۲۹۷۔ ۱۲۹۸۔ ۱۲۹۹۔ ۱۳۰۰۔ ۱۳۰۱۔ ۱۳۰۲۔ ۱۳۰۳۔ ۱۳۰۴۔ ۱۳۰۵۔ ۱۳۰۶۔ ۱۳۰۷۔ ۱۳۰۸۔ ۱۳۰۹۔ ۱۳۱۰۔ ۱۳۱۱۔ ۱۳۱۲۔ ۱۳۱۳۔ ۱۳۱۴۔ ۱۳۱۵۔ ۱۳۱۶۔ ۱۳۱۷۔ ۱۳۱۸۔ ۱۳۱۹۔ ۱۳۲۰۔ ۱۳۲۱۔ ۱۳۲۲۔ ۱۳۲۳۔ ۱۳۲۴۔ ۱۳۲۵۔ ۱۳۲۶۔ ۱۳۲۷۔ ۱۳۲۸۔ ۱۳۲۹۔ ۱۳۳۰۔ ۱۳۳۱۔ ۱۳۳۲۔ ۱۳۳۳۔ ۱۳۳۴۔ ۱۳۳۵۔ ۱۳۳۶۔ ۱۳۳۷۔ ۱۳۳۸۔ ۱۳۳۹۔ ۱۳۴۰۔ ۱۳۴۱۔ ۱۳۴۲۔ ۱۳۴۳۔ ۱۳۴۴۔ ۱۳۴۵۔ ۱۳۴۶۔ ۱۳۴۷۔ ۱۳۴۸۔ ۱۳۴۹۔ ۱۳۵۰۔ ۱۳۵۱۔ ۱۳۵۲۔ ۱۳۵۳۔ ۱۳۵۴۔ ۱۳۵۵۔ ۱۳۵۶۔ ۱۳۵۷۔ ۱۳۵۸۔ ۱۳۵۹۔ ۱۳۶۰۔ ۱۳۶۱۔ ۱۳۶۲۔ ۱۳۶۳۔ ۱۳۶۴۔ ۱۳۶۵۔ ۱۳۶۶۔ ۱۳۶۷۔ ۱۳۶۸۔ ۱۳۶۹۔ ۱۳۷۰۔ ۱۳۷۱۔ ۱۳۷۲۔ ۱۳۷۳۔ ۱۳۷۴۔ ۱۳۷۵۔ ۱۳۷۶۔ ۱۳۷۷۔ ۱۳۷۸۔ ۱۳۷۹۔ ۱۳۸۰۔ ۱۳۸۱۔ ۱۳۸۲۔ ۱۳۸۳۔ ۱۳۸۴۔ ۱۳۸۵۔ ۱۳۸۶۔ ۱۳۸۷۔ ۱۳۸۸۔ ۱۳۸۹۔ ۱۳۹۰۔ ۱۳۹۱۔ ۱۳۹۲۔ ۱۳۹۳۔ ۱۳۹۴۔ ۱۳۹۵۔ ۱۳۹۶۔ ۱۳۹۷۔ ۱۳۹۸۔ ۱۳۹۹۔ ۱۴۰۰۔ ۱۴۰۱۔ ۱۴۰۲۔ ۱۴۰۳۔ ۱۴۰۴۔ ۱۴۰۵۔ ۱۴۰۶۔ ۱۴۰۷۔ ۱۴۰۸۔ ۱۴۰۹۔ ۱۴۱۰۔ ۱۴۱۱۔ ۱۴۱۲۔ ۱۴۱۳۔ ۱۴۱۴۔ ۱۴۱۵۔ ۱۴۱۶۔ ۱۴۱۷۔ ۱۴۱۸۔ ۱۴۱۹۔ ۱۴۲۰۔ ۱۴۲۱۔ ۱۴۲۲۔ ۱۴۲۳۔ ۱۴۲۴۔ ۱۴۲۵۔ ۱۴۲۶۔ ۱۴۲۷۔ ۱۴۲۸۔ ۱۴۲۹۔ ۱۴۳۰۔ ۱۴۳۱۔ ۱۴۳۲۔ ۱۴۳۳۔ ۱۴۳۴۔ ۱۴۳۵۔ ۱۴۳۶۔ ۱۴۳۷۔ ۱۴۳۸۔ ۱۴۳۹۔ ۱۴۴۰۔ ۱۴۴۱۔ ۱۴۴۲۔ ۱۴۴۳۔ ۱۴۴۴۔ ۱۴۴۵۔ ۱۴۴۶۔ ۱۴۴۷۔ ۱۴۴۸۔ ۱۴۴۹۔ ۱۴۵۰۔ ۱۴۵۱۔ ۱۴۵۲۔ ۱۴۵۳۔ ۱۴۵۴۔ ۱۴۵۵۔ ۱۴۵۶۔ ۱۴۵۷۔ ۱۴۵۸۔ ۱۴۵۹۔ ۱۴۶۰۔ ۱۴۶۱۔ ۱۴۶۲۔ ۱۴۶۳۔ ۱۴۶۴۔ ۱۴۶۵۔ ۱۴۶۶۔ ۱۴۶۷۔ ۱۴۶۸۔ ۱۴۶۹۔ ۱۴۷۰۔ ۱۴۷۱۔ ۱۴۷۲۔ ۱۴۷۳۔ ۱۴۷۴۔ ۱۴۷۵۔ ۱۴۷۶۔ ۱۴۷۷۔ ۱۴۷۸۔ ۱۴۷۹۔ ۱۴۸۰۔ ۱۴۸۱۔ ۱۴۸۲۔ ۱۴۸۳۔ ۱۴۸۴۔ ۱۴۸۵۔ ۱۴۸۶۔ ۱۴۸۷



پیش ہوا تو حضرت ابراہیمؑ کو اپنا مال ساتھ لے جانے کی اجازت مل گئی۔ ج ۹ ص ۲۳

○ اِنْ مِنْ شَيْعَتِهِ لَا تُؤَاهِيْمُ۔ پارہ ۲۳۔ سورہ صافات رکوع تفسیر جلد ۱ ص ۴۲

○ ملکوت سما کی سیر اور انوار آئمہ اور ارواح شیعہ کا دیدار پھر دعا مانگنا۔ ص ۴۳

○ ایک شخص نے حضرت سجادؑ سے عرض کی کہ میں آپ کا شیعہ ہوں تو آپ نے فرمایا کیا تو ابراہیمؑ کے درجہ پر فائز

ہے؟ ص ۴۵

○ حضرت ابراہیمؑ کا ذکر۔ آذر کا ذکر۔ سرودہوں کے عرس و میلے میں شرکت سے معذرت کہ میں بیمار ہوں۔

○ علم نجوم کے جائز یا ناجائز ہونے کا ذکر۔ اور حضرت ابراہیمؑ کی بت شکنی اور زلے موت۔ ج ۱۲ ص ۵۳

○ حضرت ابراہیمؑ کی ہجرت اور قبلی حکمران کے سامنے تقیہ حضرت سارہ کی طرف بادشاہ نے دست درازی کا ارادہ

کیا اور اس کا ہاتھ شل ہو گیا آخر کار بادشاہ دعائے ابراہیمؑ سے تندرست ہو گیا اور کسم کی معافی کے علاوہ دیگر انعامات

داکرات سے نوازا حتیٰ کہ جناب ہاجرہ بھی بطور کنیزی کے آپ کے حوالہ کی اور جناب سارہ کی خواہش کے مطابق

○ آپ نے جناب ہاجرہ سے نکاح کر کے اس کو حرم سرا میں داخل فرمایا۔ ج ۱۳ ص ۵۴

○ حضرت ابراہیمؑ کو فرزند کی بشارت اور پھر فرزند کے ذبح کرنے کا حکم۔ ج ۱۴ ص ۵۶

○ ذبیح اللہ کون تھے حضرت اسحقؑ یا حضرت اسمعیلؑ ص ۵۷ تا ۶۲

○ حضرت یغیبر اکرمؑ نے فرمایا میں دو ذبیحوں کا بیٹا ہوں۔ ایک اسمعیلؑ دوسرے عبد اللہؑ کیونکہ حضرت عبد المطلب

نے منست مانی تھی اگر اللہ مجھے دس فرزند عطا فرمائے تو میں ایک کو خوشنودی خدا کے لئے قربان کروں گا۔

○ چنانچہ قرعہ حضرت عبد اللہؑ کے نام نکلا اور سوادنٹ بطور فدیہ نحر کئے گئے۔ ج ۱۴ ص ۶۳

○ دنبہ کا فدیہ ذبح عظیم کے لئے ج ۱۴ ص ۶۴

○ حضرت ابراہیمؑ کی آذر کے معبودوں سے بنی زاری اور یہ کہ خدا نے نبوت اس کی نسل میں رکھ دی۔ وَجَعَلَهَا

كَلِمَةً بَاقِيَةً فِي عَقِبِهِ۔ پارہ ۲۵ زخرف رکوع ۹ اور آل محمدؑ اس کے مصداق ہیں ج ۱۴ ص ۶۵ تا ۶۸

○ حضرت ابراہیمؑ اولوالعزم پیغمبروں میں سے تھے ج ۱۴ ص ۶۶

○ حضرت ابراہیمؑ کے نقش قدم پر چلنے کا حکم۔ ج ۱۴ ص ۶۶

○ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ ابراہیمؑ کے زمانہ کافر یون اور اس کے مشیر حرام زادے تھے۔ جنہوں نے ابراہیمؑ

کے لئے مزائے موت کا فیصلہ کیا اور بخلاف اس کے موسیٰ کافر یون اور اس کے مشیر حلال زادے تھے جنہوں

نے حق و باطل کے درمیان فیصلہ کرنے کے لئے میدان مقابلہ تجویز کیا۔ جس میں جادو گروں اور موسیٰ کو مقابلہ کی

دعوت دی گئی۔ ج ۱۴ ص ۶۳

○ حضرت ابراہیمؑ کا ایک عابد سے دعا منگوانا۔ ج ۱ ص ۱۵۲

○ آبِ حیات - شفاعت کے بعد جب جہنمی لوگ جہنم سے نکلیں گے تو ان کو آبِ حیات کی نہر میں داخل کیا جائے گا۔ جس سے ان کا گوشت پوست نیا آگ اُٹے گا۔ ج ۲ ص ۹

○ حضرت خضرؑ جناب ذوالقرنین کی فوج میں بھرتی ہوئے۔ رفتہ رفتہ فوجی جو نیل بن گئے اور سفر ظلمات طے کر کے آبِ حیات کے چشمہ تک جا پہنچے اور پانی پی لینے کے بعد حیاتِ جاوداں حاصل کر لی۔ ج ۱ ص ۱۲۲

○ بہشتی لوگ آبِ حیات کے چشمہ سے غسل کریں گے۔ ج ۱ ص ۱۶۵

○ ہر چیز کی فنا کے بعد خدا آبِ حیات جاری کرے گا۔ جس سے حشر کے نئے تمام ذی روح از سر نو زندہ ہونگے ج ۱ ص ۱۳۶

○ مردی ہے کہ چرخ چہارم پر ایک چشمہ ہے جس میں آبِ حیات ہے۔ ج ۱ ص ۱۳۵

○ آباؤ نبیؑ بد شیعہ عقیدہ کی رو سے آباؤ نبیؑ تا آدم مسلمان تھے ج ۱ ص ۱۹۵، ج ۱ ص ۱۵۱، ج ۲ ص ۱۸۲

○ وَتَقَاتِلْكَ فِي السَّاحِدَيْنِ - ۱۹ سورہ شعراء - آباؤ نبیؑ کا اسلام تفصیل سے ملاحظہ ہو۔ ج ۱ ص ۲۱۸

○ اللہ نے حضرت ابراہیمؑ کے ثبات قدم کے صلہ میں کلمہ توحید ان کی نسل میں رکھ دیا۔ ج ۱ ص ۲۲۹

○ ابلیس - مدتوں ملائکہ کے ہمراہ شریک عبادت پروردگار رہا۔ لیکن سجدہ خلیفہ کے امتحان میں پتہ چلا کہ نوریوں کی طویل صحبت کے بعد بھی ناری ناری ہوا کرتا ہے۔ ج ۱ ص ۸۳

○ جن جن تھا یا فرشتہ؟ قوی قول یہی ہے کہ وہ جن تھا۔ ج ۱ ص ۸۳

○ حق پر پردہ ڈالنے والے علماء ابلیس و فرعون کی طرح بد ہیں۔ ج ۱ ص ۲۰۴

○ ابلیس نے قسم کھا کر کہا کہ جب تک بنی آدم کے جموں میں روح رہے گی ان کو گمراہ کرتا رہوں گا تو اللہ نے فرمایا مجھے اپنی عزت کی قسم جب تک وہ استغفار کرتے رہیں گے میں معاف کرتا رہوں گا ج ۱ ص ۵۱، ص ۵۲

○ ابلیس کا قیاس - ج ۱ ص ۱۲۰ تکبر ص ۱۲۱ قیاس کی مذمت ص ۱۳۱ جو شخص دین میں قیاس کرے گا۔ اس کا حشر ابلیس کے ساتھ ہوگا اور زمانہ قائم تک ابلیس کو مہلت دی گئی۔ ج ۱ ص ۱۴۰

○ ابلیس ہر طور طریقہ سے اور ہر حیلہ و بہانہ سے گمراہ کرتا ہے۔ ص ۱۵۰

○ ابلیس کا دوسرا ج ۱ ص ۱۹۰ د ص ۱۹۰

○ حضرت پیغمبرؐ کی ولادت کے وقت شیاطین پر شہاب ثاقب ٹوٹے تو انہوں نے ابلیس کو ماجرہ سنایا پس ابلیس سنا یا اور زمین حرم پر ملائکہ کا ہجوم دیکھا تو جبر پوچھی جواب ملا کہ آج سید الانبیاءؑ کی ولادت ہوئی ہے اور مردی ہے کہ عیسیٰ کی ولادت سے پہلے ساتوں آسمانوں پر جایا کرتا تھا پس عیسیٰ کی ولادت کے بعد تین آسمانوں سے روکا گیا اور حضورؐ کی ولادت کے بعد تمام آسمانوں سے روک دیا گیا۔ ج ۱ ص ۱۴۰

○ انکار سجدہ آدم اور حصد ۱۸ ص ۱۸۱ - ابلیس پر لعنت کی ابتداء جبریل نے کی -

○ ابلیس نے چوتھے آسمان پر دو رکعت نماز پڑھی تھی جو چھ ہزار سال میں تمام ہوئی - ۱۸۱ ص ۱۸۱

○ ابلیس نے پوچھا میرا ٹھکانا کہاں ہوگا ؟ (جب اس کو نکالا گیا) جواب ملا غلیظ مقامات -

○ پوچھا میرا مؤذن کون ہوگا ؟ جواب ملا - طیلہ و سارنگی -

○ میری غذا کیا ہوگی ؟ جواب ملا - ہر وہ چیز جس پر اللہ کا نام نہ لیا جائے -

○ میرا مشروب کیا ہوگا ؟ " ہر قسم کی شراب

○ میرا گھر کہاں ہوگا ؟ " حمام

○ میری مجلس کہاں ہوگی ؟ " بازار اور عورتوں کے اجتماعات میں

○ میرا لباس کیا ہوگا ؟ " راک درنگ

○ میری شکار گاہ کیا ہوگی ؟ " عورتیں

○ حضرت آدم نے عرض کی اے پروردگار! میرے لئے کیا ہوگا - جواب ملا تین چیزیں ہیں - ایک مخصوص میرے

لئے - دوسری مخصوص تیرے لئے اور تیسری تیرے اور میرے درمیان مشترک -

○ جو میرے لئے مخصوص ہے وہ ہے عبادت اس میں کوئی میرا شریک نہیں -

○ جو تیرے لئے مخصوص ہے وہ ہے ہر نیکی کا بدلہ دس گنا -

○ اور جو مشترک ہے وہ یہ کہ تمہارا کام ہے دعا مانگنا اور میرا کام ہے قبول کرنا -

○ پس ابلیس سٹپٹایا اور چلایا کہ ہائے اب میں کیا کروں گا ؟ ۱۸۲ ص ۱۸۲

○ انکار سجدہ - ۱۸۲ ص ۱۸۲ اللہ نے فرمایا کہ میرے بندوں پر تیرا غلبہ نہ ہوگا - ۱۸۲ ص ۱۸۲

○ ابراہیم کو معنیت پر بٹھا کر آگ میں ڈالنے کی تجویز ابلیس نے بتائی تھی - ۱۸۲ ص ۱۸۲

○ حضرت زکریا کا سرائے قوم یہود کو ابلیس نے بتایا تھا ، ۱۸۲ ص ۱۸۲

○ وَلَقَدْ صَدَّقَ عَلَيْهِمْ إِبْلِيسُ ظَنَّهُ ۖ فَسَبَّحَ ۚ ابلیس نے انکار سجدہ کو بعد از اندہ درگاہ ہوتے ہی اعلان کیا

کیا تھا کہ میں اولاد آدم کو گمراہ کروں گا پس جو بھی شیطانی چالوں میں پھنس گیا - اس نے ابلیس کے ظن کی تصدیق کر

دی - چنانچہ بروایت امام محمد باقر علیہ السلام جب حضرت پیغمبر نے بروز غدیر علی کو اپنا قائم مقام نامزد فرمایا تو ابلیس

نے اپنی اسمبلی اور مشاورتی کمیٹی میں اپنی چالوں کی ناکامی کے خطرہ کا ذکر کیا - لیکن جب منافق پارٹی نے اپنی خفیہ

سیدگوں میں حضور کے اعلان غدیری کی مخالفت کا اظہار کیا تو ابلیس کو تسکین ہوئی اور جب وفات پیغمبر کے

بعد لوگوں نے علی سے منہ موڑ لیا تو ابلیس نے ایک خوشی کی تقریب منائی اور اپنے مریدوں کے اجتماع عظیم

میں اعلان کیا کہ اب ہمارا مشن کامیاب ہے۔ ج ۲۴ ص ۲  
 ○ ابلیس نے حضرت ایوبؑ کے صبر و شکر پر حسد کیا اور عرض کی۔ اے پروردگار! اگر تو ایوبؑ سے نعمات کو سلب کرے تو میں دیکھوں وہ کیسے شکر کرتا ہے؟ چنانچہ حضرت ایوبؑ کی نعمتیں سلب ہو گئیں۔ لیکن شکر میں کمی نہ ہوئی۔ چنانچہ اولاد مرگئی باغات تباہ ہو گئے اور جسمانی تکلیف میں مبتلا ہو گئے تاہم شکر میں کمی واقع نہ ہوئی  
 ج ۹۵ ص ۱

○ قوم جنات میں پہلا گمراہ کرنے والا ابلیس ہے۔ ج ۱۸ ص ۱۱  
 ○ ابولہب :- دعوتِ عشرہ میں ابولہب کی شرارت۔ ج ۲۰ ص ۲۱ ج ۲۱ ص ۱۵ ج ۲۱ ص ۱۴  
 ○ ابولہب و دیگر اکابر قریش کی خواہش پر معجزہ شق القمر ج ۱۶ ص ۱۶  
 ○ ابولہب اور اس کی عورت ام جہیل بنت حرب بن امیہ۔ ج ۲۸ ص ۲۸  
 ○ ابوطالبؑ : زمانہ جاہلیت میں آپؐ نے ایک عابد سے ملاقات کی جس نے دوسو شتر برس اللہ کی عبادت کی تھی اور اس نے آپؐ کو دلی اللہ کے باپ ہونے کی بشارت سنائی۔ ج ۱۶ ص ۱۶۔ بچے کا نام پوچھنے کے لئے اشعار اور ان کا جواب ص ۱۶

○ حضرت پیغمبر ابوطالب کی وجہ سے کفار مکہ کی اذیتوں سے محفوظ ہے۔ ج ۱۴ ص ۱۴  
 ○ حضرت ابوطالب کے مومن ہونے پر دلائل۔ ج ۲ ص ۲ تا ص ۲۱ ج ۲ ص ۲ تا ص ۲۱  
 ○ آپؐ حضرت ابراہیمؑ کے آخری وصی تھے ج ۲ ص ۲ ان کا اصلی نام عمران تھا ج ۲ ص ۲  
 ○ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نصرت اور اسلام کی سر بلندی میں حضرت ابوطالب کی خدمات نمایاں ہیں۔ ج ۱۱ ص ۱۱

○ حضرت ابوطالب نے اپنے فرزند علیؑ کو تائید کی کہ ان کا طریقہ نہ چھوڑنا۔ ج ۱۱ ص ۱۱  
 ○ کفار مکہ نے حضرت پیغمبرؐ کو زور و دولت اور شادی وغیرہ کا بواسطت ابوطالب لالچ دیا تاکہ دین اسلام کی تبلیغ و ترویج کو روک دیں۔ لیکن آپؐ نے اپنے عہد کو دھرایا۔ پس ابوطالب نے اعلان کر دیا کہ تم نے میرے بیٹے کو کوئی تکلیف پہنچائی تو میں تم کو (اے قریش مکہ) قتل کر دوں گا۔ اس کے بعد چار سال شعب ابی طالب میں حضورؐ کی نگرانی کی اور نگہبانی کا فریضہ انجام دیا۔ ج ۱۹ ص ۱۹

○ آپؐ نے ظاہری طور پر بھی کلمہ اسلام زبان پر جاری کیا۔ ج ۱۹ ص ۱۹  
 ○ جناب فاطمہ بنت اسد حضرت علیؑ کو کعبہ سے لارہی تھیں کہ حضرت ابوطالب نے آگے بڑھ کر ولی اللہ کا استقبال کیا تو حضرت علیؑ نے بہائے نازنین کو جنبش دی اور کہا السلام علیک یا اباؤ ورحمۃ اللہ علیک ص ۵۳

○ دعوتِ عشیرہ میں حضرت ابوطالب کا کردار - ج ۲۱ ص ۲۱۶

○ قریش مکہ کے سامنے حضرت پیغمبرؐ کا اعلانِ حق بوساطتِ ابوطالب ج ۲۱ ص ۲۱۷

○ حضرت ابوطالب کی وفات کے بعد کفار مکہ کی ایذا رسانی بڑھ گئی۔ آپ طائف تشریف لے گئے اور سلمہ تبلیغ شروع کیا۔ لیکن انہوں نے تکذیب کی۔ پس آپ نے واپس آنے کا ارادہ کیا تو راستہ کے دونوں طرف لوگ کھڑے ہو گئے اور آپ پر پتھر برسائے گئے چنانچہ آپ شدید زخمی ہو گئے۔ ج ۲۱ ص ۲۱۸

○ ابوذرؓ - حضورؐ نبی اکرمؐ نے فرمایا آسمان کے نیچے اور زمین کی پشت پر ابوذر جیسا سچا انسان نہیں۔ ج ۲۱ ص ۲۱۹

○ یہودیوں کی قرآن نے مذمت کی ہے کہ وہ ایک دوسرے کو جلا وطن کرتے ہیں۔ پ بقرہ آیت ۸۵

○ تفسیر قمی سے منقول ہے کہ اس کے تاویلی مصداق حضرت ابوذر غفاریؓ ہیں جن کو مسلمانوں کے خلیفہ نے ربذہ کی طرف جلا وطن کیا تھا۔ ج ۲۱ ص ۱۲۸

○ آپ کے ہاں ایک دفعہ ایک مہمان وارد ہوا تو آپ نے عمدہ اونٹ نحر کر دیا۔ اور فرمایا مال میں تین شریک ہیں۔

ایک تقدیر جو موت و ہلاکت سے مال کو ختم کرتی ہے دوسرے وارث جو موت کے منتظر ہیں جب مالک مرے گا

تو وہ میرے جائیں گے تیسرے خود مالک پس اسے باقیوں سے سست نہیں ہونا چاہیے۔ ج ۲۱ ص ۱۵۸

○ حضرت ابوذرؓ پر کیونٹ ہونے کا الزام ہے بنیاد ہے۔ ج ۲۱ ص ۱۶۸

○ حضرت رسالتؐ نے ابوذرؓ سے فرمایا تھا کہ جس کا خاتمہ نماز شب پر ہوا اس پر جنت واجب ہے۔ ج ۲۱ ص ۳۳

○ مقدار ابوذرؓ اور سلمانؓ کے علاوہ لوگ وفات پیغمبرؐ کے بعد مرتد ہو گئے تھے۔ ج ۲۱ ص ۵۱

○ ایک روایت میں آلِ عمران کی آیت ۱۹۵ کا مصداق ابوذرؓ سلمانؓ اور عمارؓ کو کہا گیا ہے۔ ج ۲۱ ص ۱۷۱

○ چاہہ نہ مزہم کے کنارے ابن عباسؓ حدیثیں سنارہا تھا تو ایک شخص عمامہ پوشش وارد ہوا اور ابن عباسؓ حدیث کے مقابلہ

میں اس نے بھی حدیث سنانا شروع کیا۔ ابن عباسؓ نے پوچھا۔ تم کون ہو؟ جواب دیا میں جندب بن جنادہ ابوذرؓ

غفاری ہوں۔ اس کے بعد حالت رکوع میں انگوٹھی دینے والی علیؓ کی چشم دید فضیلت بیان کی اور دیگر فضائل بھی

سنائے۔ ج ۲۱ ص ۱۲۹

○ جب بارہ منافقوں نے بیعت غدیری کے بعد واپسی پر جحفہ اور ایوا کے درمیان حضورؐ کے خلاف منصوبہ بنایا تھا تو

مذلیفہ نے آپؐ کی ناقہ کی مہار پکڑ رکھی تھی اور سلمانؓ و ابوذرؓ آپ کے دائیں بائیں تھے۔ ج ۲۱ ص ۱۲۵

○ جنگ تبوک میں جاتے ہوئے حضرت ابوذرؓ تاخیر سے کاروان رسالت سے جا ملے اور عذر ظاہر کیا کہ میرا اونٹ بیمار

تھا اور طے مسافت سے قاصر تھا۔ لہذا پیدل چل کر آیا ہوں۔ پانی کا مشکیزہ پرتھا لیکن لب پیاسے تھے آپ نے

فرمایا اس کی کیا وجہ ہے تو عرض کی حضورؐ! میں ایک صاف و شفاف سرد و شیریں چشمہ سے گزرا اور مشکیزہ پر کر لیا



لیکن دل میں عہد کر لیا جب تک پہلے اس پانی سے حضور نہ پئیں گے۔ میں خود نہ پیوں گا۔ پس یہ پانی آپ کی خدمت میں لایا ہوں۔ آپ نے ابوذر کے حق میں دعا خیر کی اور فرمایا۔ اے ابوذر تیری زندگی تنہائی کی اور موت بھی تنہائی کی ہو گی اور تو داخل بہشت ہوگا حالت غربت میں تیری موت واقع ہوگی پس عراق سے کچھ لوگ آئیں گے اور تیری تجہیز و تکفین و تدفین کا انتظام کریں گے۔ شیخ ص ۱۹

○ موسم حج میں ابو بکر نے ابوذر سے سوال کیا کہ اختلاف کی صورت میں ہمیں کس کی پیروی کرنی چاہیے تو ابوذر نے جواب دیا کہ قرآن و علی کو لازم پکڑو کیونکہ میں نے نبی کریم سے سنا ہے۔ علی پہلا شخص ہے جس نے میری تصدیق کی اور علی بروز عشر سب سے پہلے میرا مصافحہ کرے گا۔ یہی صدیق اکبر اور فاروقی اعظم ہے۔ الخ شیخ ص ۱۱۹

○ حدیث بساط میں ہے کہ حضور نے چادر بچائی اور ابو بکر عمر ابوذر و سلمان کو اس کے چاروں گوشوں پر بٹھایا اور علی کو درمیان بیٹھنے کا حکم دیا۔ پھر سب کو علی کا بحیثیت امام سلام کرنے کا حکم دیا اور علی سے فرمایا کہ سورج سے بات کرو۔ چنانچہ علی نے سورج کو خطاب کر کے فرمایا۔ اے اللہ کی روشن نشانی السلام علیک۔ پس سورج میں کپکپی پیدا ہوئی اور جواب دیا وعلیک السلام یا ولی اللہ۔ اس کے بعد حضور نے دعا مانگی اور بساط (چادر) نے پرواز کی اور اصحاب کہف کے دروازہ پر بآثری پس ہر ایک نے اصحاب کہف کو سلام کہا لیکن کسی کو جواب نہ ملا۔ آخر میں حضرت علی نے ان کو سلام کہا پس سب نے جواب میں کہا وعلیک السلام یا وصی محمد۔ اور سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ نبی یا وصی نبی کو ہی سلام کرنا جانتے ہیں واپسی پر ایک مقام پر اترے تو علی نے پاؤں کی ٹھوکہ ماری۔ پس ایک پانی کا شیریں چشمہ ظاہر ہوا۔ آپ نے وضو کیا اور ہم سب نے وضو کیا۔ آپ نے فرمایا کہ اب صبح کی نماز کا کچھ حصہ باجماعت ادا کر سکو گے چنانچہ ہمیں ہوائے اٹھایا اور مسجد نبوی میں پہنچے تو حضور ایک رکعت ختم کر چکے تھے۔ شیخ ص ۸۳، ص ۸۴

○ ابوذر غفاری اور سلمان فارسی زمانہ جاہلیت میں بھی لا الہ الا اللہ پڑھتے تھے۔ شیخ ص ۱۱

○ وَاصْبِرْ نَفْسَکَ الْاٰیۃ ۛ کہف آیت ۲۸۔ اس کا مصداق سلمان ابوذر صہیب عمار اور خطاب ہیں شیخ ص ۱۲

○ حدیث ثقلین حضرت ابوذر نے نقل کی شیخ ص ۲۵

○ ابو بکر۔ علامہ جلال الدین سیوطی نے الاتقان میں حضرت ابو بکر کو سب سے بڑا مفسر قرآن قرار دیا لیکن عذر پیش کر دیا کہ ان کی فوری وفات کی وجہ سے ان سے آثار تفسیر منقول نہ ہو سکے حتیٰ کہ پورے قرآن مجید میں سے آپ سے صرف دس سوالات کئے گئے اور ان میں سے بعض کا جواب دے سکے۔ مقدمہ تفسیر شیخ ص ۱۵۲ تا ص ۱۵۴

○ حضرت علی کے علم سے موازنہ مقدمہ تفسیر ص ۱۲۔ حضرت ابو بکر کی شجاعت پر تبصرہ شیخ ص ۱۲

○ حضرت ابو بکر کی مرتے دم پشیمانی مقدمہ ص ۱۲

○ حضرت علی نے ابو بکر کی بیعت منہیں کی مقدمہ ص ۱۲

- جناب فاطمہ کی ابو بکر پر نارا منگی زندگی بھر مقدمہ منشا۔ احراق باب فاطمہ ص ۱۷
- حضرت ابو بکر نے فرمایا جب جنگ احد میں صحابہ فرار گئے تھے تو سب سے پہلے واپس آنے والوں میں میں تھا چ ص ۷
- حضرت ابو بکر کی طرف سے امام فخر الدین کی وکالت حج ص ۱۲ و ص ۱۲۸
- بحیثیت خلیفہ رسول کے ایک یہودی کے حضرت ابو بکر سے سرالوات حج ص ۱۹۱-۱۹۲
- سورہ برأت کی تبلیغ سے ابو بکر کی معزولی اور علی کی تعیناتی حج ص ۱۰ تا ۱۰
- حضرت پیغمبر حضرت ابو بکر کو غار حرا میں سے گئے۔ حج ص ۶۳ تا ص ۶۳
- حضرت ابو بکر کی ہجرت میں امام رازی کا دکیلا نہ موقوف حج ص ۱۱ تا ص ۱۱
- حدیث مذکور اور عمر کا مسند رسول کو بھارتنا۔ حج ص ۲۳ حج ص ۱۱ تا ص ۱۱
- حدیث بساط میں حضرت ابو بکر و عمر کا علی کے ہمراہ اصحاب کہف کے پاس جانا۔ حج ص ۸۳
- خلافت کے بارے میں حضرت علی کی ابو بکر سے مفصل گفتگو اور مدلل احتجاج۔ زیر تفسیر آیت نبویؐ پے مجادلہ حج

۲۳۸ تا ۲۴۲

○ وضعی حدیث ابو بکر و عمر کی خلافت کی دلیل نہیں ہو سکتی۔ حج ص ۱۷ تا ص ۱۷

○ فَاكِهَةٌ وَاَبَاۡنَا حضرت ابو بکر سے اس کی تفسیر پوچھی گئی تو اس کو جواب نہ آیا۔ حج ص ۱۷ تا ص ۱۷

○ ابو جہل۔ ایک دن حضورؐ کعبہ میں نماز پڑھ رہے تھے کہ ابو جہل نے کہا کوئی ہے جو اس کی نماز کو توڑ دے؟ چنانچہ ابن زبیر نے ایک جانور کی ادھڑی آپ پر گرا دی جس سے حضورؐ کا چہرہ اور جسم اقدس ٹوٹ ہو گیا پس آپ نے اپنے چچا حضرت ابوطالب سے شکایت کی تو آپ فوراً تلوار میان سے کھینچ کر آگئے اور عبداللہ زبیری پر دھڑی دھڑی ڈال دی اور کفار قریش کو سخت تنبیہ کی حج ص ۲۲

○ ایک دفعہ ابو جہل نے حضرت پیغمبرؐ سے مصافحہ کیا اور لوگوں کے اعتراض کے جواب میں کہنے لگا۔ بخدا مجھے یقین ہے کہ یہ سچا ہے لیکن ہم اولاد عبد مناف کے تابع نہیں بننا چاہیے اور آپ سے خطاب کر کے کہا کہ ہم تیری تکذیب نہیں کرتے بلکہ تیرے دین کی تکذیب کرتے ہیں حج ص ۲۱ تا ص ۲۱

○ جنگ بدر میں ابو جہل نے مسلمانوں کی قلیل فوج کو دیکھ کر کہا تھا یہ تو ہمارا ایک لقمہ ہے اگر ہم اپنے غلاموں کو حکم دیں تو وہ بھی ان کو زندہ گرفتار کر کے لائیں گے۔ حج ص ۱۸

○ ابو جہل نے کفار سے کہا تھا کہ جو صلہ سے لڑو پس اہل یشرب کو مارو اور قریش کو زندہ گرفتار کرو۔ حج ص ۱۸ تا ص ۱۸

○ عمرو بن جحوح انصاری اور ابو جہل کا مقابلہ ہوا۔ عمرو نے ابو جہل کی ران پر تلوار ماری کہ وہ کٹ گئی اور ابو جہل نے عمرو کا بازو کاٹ دیا لیکن حضورؐ چڑچڑا کر چلا گیا تھا جس سے اس کا بازو لٹک رہا تھا تو اس نے ٹپکتے ہوئے ہاتھ کی انگلیوں پر



پاؤں رکھ کر ادھر کو انگڑائی لی۔ تو وہ چمڑا ٹوٹ گیا اور بازو نیچے گر گیا۔

○ عبداللہ بن مسعود کا بیان ہے کہ میں ابو جہل کو قتل کرنے کے لئے بڑھا اور اس کی گردن پر پاؤں رکھا تو وہ کہنے لگا اے بکریوں کے چرواہے تو نے بلند جگہ پر قدم رکھا ہے۔ کماش اولاد عبدالمطلب میں سے میرا کوئی قاتل ہوتا پس اس کا سر کاٹ کر مار گاہ نبویؐ میں پیش کیا تو حضورؐ نے سجدہ شکر ادا کیا بعض روایات میں ہے کہ ابو جہل نے اپنے قاتل سے کہا تھا کہ میرا سر ذرا بلند کر کے کاٹنا تاکہ میرا سر دوسرے سردوں سے بلند رہے کیونکہ میں قوم کا سردار ہوں  
ج ۱۸۳ ص ۱۸۴

○ ابو جہل نے دعا مانگی تھی کہ اے اللہ! ہمارا دین پرانا ہے اور محمد کا دین نیا ہے ان دونوں میں سے جو اچھا ہے۔ تو اس کو فتح عطا فرما۔ ج ۱۸۶ ص ۱۸۷

○ ایک شخص نے عرض کی حضورؐ! میں نے ابو جہل کی پشت پر ایک نشان دیکھا ہے تو آپ نے فرمایا یہ فرشتے کی مار کا نشان ہے۔ ج ۲۴۲ ص ۲۴۳

○ جب آپ نے معراج کی خبر سنائی تو ابو جہل کے کہنے سے قریشیوں نے پوچھا اگر آپ اس دعویٰ میں سچے ہیں تو بتائیے بیت المقدس کے محراب کتنے ہیں۔ قندیل کتنی ہیں استون کتنے ہیں؟ فوراً جبریلؑ نے نقشہ پیش کر دیا تو آپ نے سب کچھ بتا دیا جو انہوں نے پوچھا تھا۔ ج ۲۵۸ ص ۲۵۹۔ ابو جہل کا عنادی رویہ ج ۲۵۹ ص ۲۶۰

○ ابو جہل کی ماں کا نام اسماء بنت مخزومہ تھیں اور باپ کا نام ہشام مخزومی تھا۔ اس کا ایک ماوری بھائی عیاش بن ہشیم مخزومی اسلام لاکر مدینہ کی طرف بھاگ گیا تھا تو ان کی ماں اسماء نے بھوک ہڑتال شروع کر دی تھی پس ابو جہل اور عارضہ اپنی ماں کی خوشنودی کے لئے مدینہ میں آئے اور منّت سماجت کر کے عیاش کو واپس لائے اور راستہ میں اس پر تشدد کیا تاکہ وہ اسلام سے منحرف ہو جائے پس اس نے تقیہ کر لیا اور دل میں قسم کھالی کہ جب کہیں عارضہ اکیلا ملے گا تو اس کو قتل کر دوں گا کیونکہ یہ سنگدل زیادہ تشدد کرنے والا تھا پس جب حضورؐ کو یہ ہجرت کا حکم ہوا تو عارضہ بھی مسلمان ہو گیا اور حضورؐ کی اس نے بیعت بھی کر لی۔ لیکن عیاش کو اس کا علم نہ ہو سکا۔ پس تنہائی میں موقعہ پا کر عیاش نے عارضہ کو قتل کر دیا اور پھر نادام ہوا کہ ملے میں نے ایک مسلمان کو قتل کر دیا ہے۔ ج ۲۸۵ ص ۲۸۶

○ ابو جہل کا دستور تھا کہ قریشیوں کو جمع کر کے کہتا تھا کہ آج میں تم کو زقوم کھلاؤں گا پس خرمہ اور مکنہ کو ملا کر ان کی ضیافت کرتا تھا اور کہتا تھا — کہ یہی تو زقوم ہے جس سے محمدؐ ہمیں ڈراتا ہے ج ۱۳۴ ص ۱۳۵ ج ۱۳۵ ص ۱۳۶

○ ابو جہل نے قسم کھالی تھی کہ جب آپؐ نماز میں ہوں گے تو میں ان پر ایک پتھر گراؤں گا۔ چنانچہ جب وہ پتھر اٹھا

کرے گیا اور مارنے کا ارادہ کیا تو وہ پتھر اس کے ہاتھ سے چھٹ گیا۔ ج ۱۲ ص ۱۲

○ مَا نَأْتَاكَ نَسْرِي رَجَالًا الْاِيه ۳۱ ص البجیل اور ولید وغیرہ کے حق میں اتنی ہے۔ ج ۱۲ ص ۱۵

○ دعوتِ عشیرہ کے دن البجیل نے کہا تھا اگر ہم میں کوئی ایسا آدمی ہوتا جو فنِ کہانت اور جادو جانتا ہوتا تو ہمیں ان

کے (محمد کے) فن سے مرعوب نہ ہونا پڑتا۔ ج ۱۲ ص ۱۴

○ ولید بن مغیرہ پر البجیل کی مکارانہ روش کا اثر ج ۱۳ ص ۱۳

○ ابوسفیان۔ جنگِ احد میں ابوسفیان اپنی بیگم ہند بنت عتبہ کو بھی ساتھ لایا تھا ج ۱۲ ص ۲۵

○ ابوسفیان نے خالد بن ولید کو ایک درہ پر دو سو فوجیوں کے ساتھ تعینات کیا تھا تاکہ جب دونوں جہیں آپس

میں مصروف پیکار ہوں تو پیچھے سے مسلمانوں پر حملہ کر دے تاکہ وہ گھیرے میں آجائیں۔ ج ۱۲ ص ۲۵

○ ابوسفیان کی جنگِ احد میں پوزیشن ج ۱۲ ص ۵۶ فتح مکہ کے روز ابوسفیان کی امان ج ۱۳ ص ۲۶ و ص ۲۷

○ جنگِ بدر میں شکست کھانے کے بعد ابوسفیان کا شام سے لایا ہوا مال اگلے انتقامی جنگ کیلئے ریزرو کر دیا گیا ج ۱۲ ص ۱۹

○ شبِ معراج حضرت پیغمبرؐ ابوسفیان کے قافلے کے پاس سے گزرے تھے۔ ج ۱۲ ص ۲۵

○ حضورؐ کی بددعا سے جب مکہ میں فحط پھیلا تو ابوسفیان نے درخواست کی تھی کہ حضورؐ! آپ کیسے رحمۃ للعالمین ہیں

کہ ہمارے بڑوں کو تلوار سے مار دیا ہے اور اب بچوں کو بھوک سے مارتے ہو؟ ج ۱۲ ص ۲۵

○ حنہ بنت ابی سفیان سعد بن وقاص کی ماں تھی جس کا بیٹا عمر بن سعد کربلا میں یزیدی افواج کا کمانڈر تھا ج ۱۲ ص ۲۵

○ ابوہریرہ۔ کھانا امیر شام کے دسترخوان پر اور نماز علیؑ کے پیچھے خوب ہے۔ ج ۱۲ ص ۹

○ ابو لہب۔ ابو لہب کا نام تھا۔ دعوتِ عشیرہ کے دن حضرت ابوطالب نے اس کو ڈانٹ کر کہا کہ او یک چشم خاموش

ہو جا۔ ج ۱۲ ص ۲۱

○ ابو لہب کا نام عبدالعزیٰ تھا اور اس کی عورت ام حبیل ابوسفیان کی بہن تھی۔ یہ دونوں دشمنی پیغمبرؐ میں پیش

پیش رہتے تھے۔ سورہ بنت کی تفسیر ج ۱۲ ص ۲۹ و ص ۲۸

○ ابو حنیفہ۔ کتابِ امانۃ الحجہ سے منقول ہے کہ ابو حنیفہ ہرات ایک ہزار نماز پڑھتے تھے اور ابولہبؓ کا ایک ہزار رکعت

پڑھنا بھی مذکور ہے اور بعض کتابوں سے ابو حنیفہ کا چالیس برس تک صبح کی نماز عشاء کے وضو سے پڑھنا منقول

ہے۔ مقدمہ تفسیر ص ۵۵ باوجود اس کے حضرت علیؑ کی ایک ہزار رکعت مشاہدہ روز پر اعتراض ہے۔ مقدمہ ص ۵۵

○ امام موسیٰ کاظمؑ اور ابو حنیفہ ج ۱۲ ص ۵۵

○ امام جعفر صادقؑ سے ابو حنیفہ کی ملاقات اور مسائل پر گفتگو مقدمہ تفسیر ص ۵۵ تا ص ۵۶ ج ۱۲ ص ۱۵

- مسئلہ غیر دشر پر امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی ابوحنیفہ سے گفتگو۔ ج ۲ ص ۵۷
- امام جعفر صادق علیہ السلام نے ابوحنیفہ سے فرمایا کہ قیاس نہ کیا کرو کیونکہ پہلا قیاس کرنے والا ابلیس ہے کیونکہ اس نے قیاس کر کے آگ کو مٹی سے افضل سمجھا اور سجدہ آدم سے انکاری ہو گیا۔ ج ۱ ص ۱۳
- ابوحنیفہ ودیگر فقہائے اہلسنت کے نزدیک شکر کمین طاہر ہیں۔ ج ۲ ص ۳
- امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا (جبکہ ابوحنیفہ اور سفیان ثوری مسجد الحرام میں ایک جگہ موجود تھے) ان کی طرف اشارہ کر کے فرمایا یہ لوگ اللہ کے دین سے روگردانی کرنے والے ہیں۔ ج ۱ ص ۱۹
- ابوحنیفہ سے ایک شخص نے لاشیٰ کا معنی دریافت کیا تو اس نے اس کو ایک خچر دیکر امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں بھیجا اور کہا کہ ان سے اس کی قیمت لاشیٰ وصول کرنا۔ آپ نے خچر رکھ لیا اور فرمایا ابوحنیفہ سے کہنا کہ صبح اس کی قیمت وصول کر لیا۔ چنانچہ صبح جب سورج بلند ہوا تو آپ ابوحنیفہ کو صحرا کی طرف لے چلے اور چپکتے ہوئے سراب پر نظر پڑی تو آپ نے فرمایا لو اے ابوحنیفہ یہ تمہارے خچر کی قیمت ہے۔
- اور آپ نے سورہ نور کی آیت ۳۹ پر مبنی اور فرمایا کہ اس کو اللہ نے لاشیٰ قرار دیا ہے۔ پس ابوحنیفہ ناوم واپس آیا۔ ج ۱ ص ۱۴
- ابوحنیفہ نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کہ حضرت سلیمان پیغمبر نے ہر ہر کو کیوں طلب کیا تھا آپ نے فرمایا۔ ہر ہر زمین میں پانی کو دیکھ سکتا ہے جس طرح تم شیشی میں تیل کو دیکھتے ہو۔ ج ۲ ص ۲۳
- اجماع۔ خداوند کریم نے عہدہ نبوت و خلافت کے لئے اپنا انتخاب ہی نافذ العمل قرار دیا ہے۔ اس میں کسی دوسرے کی رائے کا کوئی دخل نہیں چنانچہ قرآنی تعلیمات کو اگر مشعل راہ قرار دیا جائے تو زمین کے حکمرانوں کے لئے بھی اللہ نے بنیادی اصول قرآن مجید میں ذکر فرمادیئے ہیں۔ چنانچہ حضرت آدم کی زمینی خلافت کا جب اللہ نے اعلان فرمایا تھا تو فرشتوں نے خلافت ارضی کے لئے زہد و تقدس کی شرط کو ضروری قرار دیتے ہوئے اولاد آدم پر غور فرمایا و فساد کا الزام لگا کر انہیں خلافت کے لئے ناموزوں قرار دیا تھا تو اللہ نے ان کی اس اجماعی آواز کو ٹھکراتے ہوئے انتخاب آدم کی وجہ اس کی علمی برتری بیان فرمائی تھی۔ ج ۱ ص ۷۹ تا ص ۸۴
- اسی طرح جب بنی اسرائیل نے اپنے نبی سے حکمران مانگا تھا تو بامر خداوندی طاوت کا نام نبی نے پیش کیا تھا جس کے خلاف بنی اسرائیل نے متفقہ آواز اٹھائی تھی کہ وہ تو مالدار نہیں تھے نبی اللہ نے کہا کہ اللہ نے اس کو علم و جسم میں طاقتور بنایا ہے لہذا وہی سزاوار حکومت ہے۔ ج ۲ ص ۱۱۲ تا ص ۱۱۹ و ص ۱۲۶
- فرشتوں نے زمینی حکومت کے لئے زاہد و پرہیزگار ہونا لازمی سمجھا تھا۔
- بنی اسرائیل نے حکومت کے لئے مالدار ہونا لازمی شرط قرار دیا تھا۔

○ اللہ نے قرآن مجید میں ان دونوں منظریات کو ٹھکرا دیا اور فرمایا حکومت کے لئے علم اور جرأت و طاقت ضروری ہے کیونکہ اندرونی معاملات کو سلجھانے کے لئے علم ضروری ہے اور بیرون طاقتوں کے دفاع کے لئے جسمانی طاقت ضروری ہے پس حضرت آدمؑ کی تخلیق کے وقت بیرونی دفاع کی ضرورت ہی نہ تھی پس وہاں صرف آدمؑ کی علمی برتری کو معیارِ خلافت قرار دے دیا تھا اور حضرت طاہرؑ کے زمانہ میں دفاعی طاقت ضروری تھی اس لئے علم کے ساتھ طاقت و شجاعت کو شرط حکومت قرار دیا گیا۔

○ پس اگر کسی نبی کی قائم مقامی بحیثیت اصلاح خلق اور تبلیغ دین ہو تو وہاں صرف علمی برتری کافی ہے لیکن اگر تبلیغ دین کے ساتھ حکمرانی بھی ملحوظ ہو تو وہاں نائب نبیؐ میں علم و شجاعت کی دونوں صفتوں کو بدرجہ اتم موجود ہونا چاہیئے۔ تب اس کی خلافت علیٰ منہاج النبوة ہوگی اور ہم دعویٰ سے کہتے ہیں اور بلا خوف تردید کہتے ہیں کہ حضرت پیغمبرؐ کے بعد حضرت علیؑ ان دونوں صفتوں میں اپنی مثال آپ تھے۔ لہذا وہ خلافت کے لئے سزاوار تھے اور ان کے خلاف اجماع کا ہونا کوئی شرعی حیثیت منہیں رکھتا۔

○ حکومت کا اہل دہی ہو سکتا ہے جو اہل ہونخواہ لوگ اس کو چنیں یا نہ چنیں۔ ج ۱۵ ص ۱۳۶

[illegible]

ابرسالت۔ لا اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى۔ ﴿٥٦﴾ ع ١٦ ج ٢ ص ٢٦

اجل محتوم و غیر محتوم۔ اجل محتوم نہیں مل سکتی۔ ج ۲ ص ۶۹ ج ۳ ص ۲۵۵

○ اہل تبریم اور اہل موقف آج ص ۱۹، ص ۲۲۶

○ اہل غیر محتوم میں کمی بیشی ہوا کرتی ہے۔ چ ص ۲۶

احرام حج وعمرہ - ج ۳ تا ۱۳ - ج ۱۶ ص ۱۶۶ تا ۱۷۱

احقاف سورہ احقاف کے فضائل ج ۱۸ احقاف کا معنی ج ۲۹

○ قوم عاد کی احقاف کی بستیاں ہو کر فتنہ عذاب ہوئیں ان کا عجیب انکشاف ج ۱ ص ۳۳

○ سورہ اختلاف کے اعداد کا مربع اپنے پاس رکھنا جن دو پرپی کے بشر سے حفاظت کے لئے اچھا ہے۔ ترتیب وضعی کے ساتھ ۱۸۴۳۶ سے شروع کر کے ٹیکہ کریں۔

احسان۔ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ نے زمین کو تمہارے مزاج کے مطابق خلق فرمایا،

نہ گرم نہ سرد نہ سخت نہ نرم تاکہ تم اس سے خاطر خواہ استفادہ کر سکو حج ۱ ص ۷۳

○ مومن پر احسان کرنا اللہ کے قرب کا بہترین وسیلہ ہے چ ص ۳۷ و ص ۳۸

○ احسانات پروردگار کا تذکرہ ج ۷ ص ۱۶۶

- بنی اسرائیل پر احسانات و نعمات پروردگار ج ۱ ص ۱۰۴
- حضرت پیغمبرؐ کی بعثت امت مسلمہ پر اللہ کا بہت بڑا احسان ہے ج ۱ ص ۱۹۶
- وہ بہادر نہیں ہو دو سر دس کو پکھاڑ دے بلکہ بہادر وہ ہے جو طاقات رکھنے کے باوجود کمزور کو معاف کرے ج ۵ ص ۵
- احسان کر کے جتنا احسان کو ضائع کرتا ہے ج ۱ ص ۴۸
- محسن کی تین نشانیاں (۱) ساتھی کی جگہ تنگ ہو تو اسے کھلا کر دے (۲) محتاج ہو تو اس کی مدد کرے (۳) بیمار ہو تو اس کی تیمارداری کرے ج ۲ ص ۲۵
- مومن پر مومن کا حق ہے کہ اس کا گلہ نہ سنے ورنہ اٹھ جائے حضرت مالک اشتر کا دربار ج ۱ ص ۱۲۵
- احسان مومن تفسیر ج ۱ ص ۴۸ ج ۲ ص ۲۳
- احسان کر کے جتلانے والے بزرگ محشر نظر رحمت سے محروم ہوں گے ج ۳ ص ۲۶۵
- فرعون نے حضرت موسیٰؑ پر اپنے احسانات جتلانے ج ۱ ص ۱۹۳
- گذشتہ امتوں کے مقابلہ میں امت اسلامیہ پر خدائی احسانات ج ۳ ص ۱۸۳ تا ص ۱۸۵
- اختلاف - اختلاف و انتشار کا علاج - ج ۲ ص ۳۶
- انسان کی تخلیق میں امزجہ کا اختلاف ج ۴ ص ۱۰۴
- حضرت پیغمبرؐ نے فرمایا میرے بعد اختلافات ہوں گے اور اے عمار! تجھے باغی جماعت قتل کرے گی۔ اے عمار!
- سب کو چھوڑ دینا لیکن علیؑ کا دامن نہ چھوڑنا ج ۱ ص ۸۱ و ص ۸۲
- کفار باوجود باہمی اختلافات کے مومنوں کے مقابلہ میں سب ایک ہیں ج ۱ ص ۱
- فَتَقَطَّعُوا أَمْرَهُمْ شَرِبَ ۖ اُپس میں پھوٹ ڈالنے والوں کو تنبیہ ج ۱ ص ۴۵
- اخلاق و آداب - میت کے متعلق مروجہ آداب رسوم - مقدمہ تفسیر ص ۴۴
- درس اخلاق ج ۱ ص ۱۳۴ و ص ۲۲۵ گھر پر احکام و آداب ج ۱ ص ۱۵۴ و ص ۱۵۵ ج ۲ ص ۵۴ و ص ۵۵ ج ۳ ص ۹۶ تا ص ۲۲۲
- آداب و اطوار ج ۱ ص ۱۵۱ ج ۲ ص ۲۴ و ص ۱۵۹ و ص ۱۶۱، حقوق معاشرہ ج ۱ ص ۸۴ تبلیغ کا طریقہ ج ۱ ص ۱۸۵
- حضرت لقمانؑ کے ارشادات ج ۱ ص ۱۳۱ تا ص ۱۳۲
- عزیزوں کے لئے بزرگوں کے آداب ج ۱ ص ۲۸ تا ص ۹۳ و ص ۱۰۶ تا ص ۲۳۴
- نیک لوگوں کے اوصاف ج ۱ ص ۱۵
- اخلاص - نَحْنُ لَهُ مُخْلِصُونَ - پ آیت ۱۳۹ بقرہ ج ۱ ص ۱۸۴
- جس شخص کا ظرف ایمان دولت اخلاص سے پُر ہو وہی شاکر ہو سکتا ہے اسی لئے ابلیس نے بھی کہہ دیا تھا



کہ تیرے مخلص بندوں کو میں گمراہ نہ کر سکوں گا ج ۱۱

مُخْلِصًا لِّلَّذِينَ يَدْعُونَ بِيَّ ع ۱۲ ج ۱۱ ص ۱۱ پرخوص نماز تہجد کا ثواب ج ۱۱ ص ۳۳  
انخروٹ ۔ وَطَلَحَ مَنصُودٌ بِطِ دَاقِعَةِ انخروٹ کا درخت مقصود ہے ج ۱۱ ص ۱۹۸

حضرت آدم علیہ السلام ۔ وَ اِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ بِطِ ع ذکر خلقت آدم ج ۱۱ ص ۱۱

○ سجدہ آدم سے ابلیس کا انکار ج ۱۱ ص ۱۱ تا ۱۱ ص ۱۱ ج ۱۱ ص ۱۱

○ آدم کا جنت سے خروج و شجرہ کا مطلب اور توبہ آدم ج ۱۱ ص ۱۱ تا ۱۱ ص ۱۱

○ حجر اسود کو آدم اپنے ساتھ جنت سے لائے تھے اور آدم کی توبہ مقام عظیم پر تھی ج ۱۱ ص ۱۱

○ سلسلہ اولاد آدم بھائی بہنوں کے باہمی نکاح سے نہیں بلکہ حضرت آدم کے لڑکے شیث کے لئے عورت بھیجی گئی

جس سے چار لڑکے پیدا ہوئے اور یافت کے لئے جن عورت بھیجی گئی اور اس سے چار لڑکیاں پیدا ہوئیں

بھران کے آپس میں رشتے ہوئے اور باقی اولاد پیدا ہوئی ج ۱۱ ص ۱۱

○ اور حضرت نوح ابواب آدم کی پسلی سے نہیں بلکہ اس کی بغیر می سے پیدا ہوئی ج ۱۱ ص ۱۱

○ حضرت آدم کا ہابیل پر گریہ حروف محبت پدری کی بنا پر نہیں تھا بلکہ اس لئے تھا کہ وہ اوصاف ولایت کماصل

تھا اور آپ اس کو اپنا وصی مقرر کرنا چاہتے تھے پس قابیل نے حسد کر کے اس کو قتل کر ڈالا ج ۱۱ ص ۱۱

○ جب شیطان نے حضرت آدم کی اولاد کو گمراہ کرنے کا اعلان کیا تھا تو حضرت آدم نے عرض کی تھی اے پروردگار

تو نے ابلیس کو میری اولاد پر مسلط کر دیا ہے پس میری اولاد کیا کرے گی ؟ تو جواب ملا تھا کہ تیری اولاد کی برائی

ایک مکھی جیسے گی اور نیکی ایک کے بجائے دس نکھی جائیں گی اور سانس کے حلقوم تک پہنچنے تک میں نے

ان کے لئے توبہ کا دروازہ کھلا رکھا ہے ج ۱۱ ص ۱۱ ج ۱۱ ص ۱۱

○ خلقت آدم حکم سجدہ اور قیاس ابلیس کی غلطی ج ۱۱ ص ۱۱

○ دوسوہ شیطان اور آدم کے ترک ادنیٰ کی حقیقت ج ۱۱ ص ۱۱ تا ۱۱ ص ۱۱

○ بنی آدم سے میثاق وَ اِذْ اَخَذْنَا مِمَّنْ اٰیٰتِہٖ بِسُورۃٖ اٰعراف ع ۱۱ ج ۱۱ ص ۱۱

○ حضرت آدم کا گھر مسجد کوفہ کے مقام پر تھا ج ۱۱ ص ۱۱

○ حضرت آدم کی تخلیق بروز جمعہ ہوئی ج ۱۱ ص ۱۱

○ حضرت آدم فراق جنت میں بہت زیادہ روتے ج ۱۱ ص ۱۱ اور معارج النبوة سے منقول ہے کہ آپ نے

ہابیل کے غم میں گریہ بھی کیا اور سر میں خاک بھی ڈالی ج ۱۱ ص ۱۱ تا ۱۱ ص ۱۱

ہابیل کے غم میں گریہ بھی کیا اور سر میں خاک بھی ڈالی ج ۱۱ ص ۱۱ تا ۱۱ ص ۱۱

ج ۱۱ ص ۱۱

حضرت آدمؑ سے پہلے سات عالم گذرے میں جو اولاد آدمؑ نہ تھے حج ص ۱۶۴ ج ۱۳ ص ۱۱۴

○ تخلیق آدمؑ کے لئے مشرق و مغرب اور ہستی و بندگی کی مٹی لائی گئی جب فرشتے مٹی لانے کے لئے جاتے تھے تو زمین فریاد کرتی تھی چنانچہ جبریل و میکائیل کے بعد دیگرے زمین کی فریاد سے متاثر ہو کر ناکام واپس آئے تو خدا نے عزرائیل کو بھیجا پس اس نے زمین کی فریاد پر کان دھرے بغیر ہر جگہ سے ایک ایک مٹی بھر مٹی اٹھائی اور واپس آیا اور اللہ نے پھر اسی کو قبض ارواح پر متعین فرمایا

○ پتلائے خاکی میں روح جانب دماغ سے داخل ہوا۔ آنکھیں کھلیں کلمہ طیبہ پر نگاہ پڑی کانوں میں تسبیح ملائکہ کی آواز آئی جب روح ناک کے نھنوں تک پہنچی تو چھینک لی اور حواس خمسہ کے بند سوراخ کھل گئے آدمؑ نے الحمد للہ کا کلمہ زبان سے جاری کیا تو جواب پر جھٹک اللہ ملا

○ داخلہ روح کے بعد ملائکہ کو آدمؑ کے لئے سجدہ کا حکم ہوا اور یہ جمعہ کا دن زوال کا وقت تھا۔ پس عصر تک ملائکہ سربسجود رہے اسی لئے جمعہ اولاد آدمؑ کے لئے عید کا متہوار ہے حج ص ۱۶۸

○ سفر معراج میں حضورؐ نے آسمان اولیٰ پر حضرت آدمؑ سے ملاقات کی حج ص ۲۶

○ ذکر سجدہ آدمؑ حج ص ۲۷ و ص ۲۸ اللہ نے فرمایا میرے بندوں پر تیرا غلبہ نہیں ہوگا ۱۵ بنی اسرائیل ع

○ محشر کی سختی سے گھبرا کر لوگ حضرت آدمؑ کا رخ کریں گے تو وہ ترک اولیٰ کا عندر پیش کریں گے۔ حج ص ۶۱

○ آدمؑ کا امتحان کلمات سے ہوا پس صفوت ملی حج ص ۱۳۲

○ آدمؑ و حوا کی جدائی کے بعد آدمؑ کو بیت اللہ کی تعمیر کا حکم دیا گیا تھا حج ص ۳۱

○ اسم اعظم تہتر ناموں میں سے حضرت آدمؑ کو پچیس نام صرف ملے تھے۔ حج ص ۲۴۸

○ حضرت آدمؑ کے جسم کو حضرت نوحؑ نے ہندوستان کے کسی پہاڑ پر محفوظ کیا ہوا تھا اور خود نگرانی کرتے تھے تاکہ لوگ ان کی قبر کا طواف نہ کرنے لگ جائیں پس شیطان کے بہکانے سے لوگوں نے ان کی مثال کا پتھر گھڑ لیا اور اس کا طواف شروع کر دیا۔ حج ص ۱۱

ادریسؑ - ادریسؑ کو جنت میں اٹھایا گیا۔ حج ص ۱۲

○ حضرت ادریسؑ کا گھر مسجد سہلہ میں تھا حج ص ۲۵ ج ۱۵

○ شب معراج چرخ چہارم پر حضورؐ کی حضرت ادریسؑ سے ملاقات ہوئی تھی حج ص ۲۶۱

○ ان کی اصلی نام اخنوع تھا حضرت نوحؑ کے دادا تھے اور درس کتب کی وجہ سے ان کا نام ادریس ہو گیا تھا اور

یہ پہلا انسان ہے جس نے مکھن اور کپڑا سینے کی ایجاد کی آپ علم حساب دہیت کے ماہر تھے حج ص ۱۵

○ ایک روایت میں ہے کہ حضرت ادریسؑ کو زندہ بہشت میں اٹھایا گیا اور حضرت ایساؑ جیگوں میں رہائش



اور دوسری روایت میں ہے کہ ادریسؑ کی روح چوتھے اور پانچویں آسمان کے درمیان قبض کی گئی تھی ۱۵

اذان - نماز فریضہ سے پہلے اذان مستحب ہے - ج ۱۳ ص ۱۳

○ اذان من اللہ پ سورہ براء حضرت امام علی زین العابدین علیہ السلام سے مروی ہے کہ ایت مجیدہ میں اذان کے مصداق علیؑ ہے ج ۱۶ ص ۱۶

○ کیفیت اذان و اقامت ج ۹ ص ۵۵

آذر - جہاں جہاں آذر کو حضرت ابراہیمؑ کا باپ کہا گیا ہے سب مجاز ہے کیونکہ قرآن میں چچا اور دادا پر اب کا اطلاق موجود ہے جو مجاز ہے مثلاً حضرت یعقوب کو اولاد نے کہا کہ ہم تیرے آباء کے خدا کی رستش کریں گے جو ابراہیمؑ اسحق اور اسماعیل تھے اور واضح ہے حضرت ابراہیمؑ آپ کے دادا اور اسماعیل چچا تھے - ج ۱۸ ص ۲۳۱ ج ۱۳۲ ص ۱۵۱ و ۲۲۹ و ج ۱۲ ص ۵

○ حضرت ابراہیمؑ کی آذر کے لئے دعا ایک کٹے ہوئے وعدہ کے ماتحت تھی ج ۱۳ ص ۲۶۶

ارض مقدس - یا قَوْمِ ادْخُلُوا الْأَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ الَّتِي كُنْتُمْ تُخْرَجُونَ مِنْهَا وَكُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ج ۵ ص ۸۵

ارتداد - مقدمہ تفسیر ص ۱۴ و ج ۲ ص ۲۹ و ج ۱۲ ص ۱۲۴ مرتدین کو دھمکی ج ۱۲ ص ۹۹

○ جنگ اُحد میں جب حضرت پیغمبرؐ کی خبر موت مشہور ہوئی تو بعض صحابہ نے پتھروں سے آبا کی مذہب کی طرف پلٹ جانے کا ارادہ ظاہر کیا تھا - ج ۲ ص ۵۵

○ مرتد کون کون ہوئے ج ۵ ص ۱۲ تا ص ۱۴ مالک بن نویرہ پکا مومن تھا ج ۱۲ ص ۱۲۶

○ بتول معظمہ کی دردناک کہانی - آپؐ نے فرمایا اپنے بال پریشان کر کے اپنے بابا کی قمیص کو سر پر رکھ کر بدعا کروں گی اور فرمایا کہ صالح پیغمبرؐ کی ناثہ کی عزت مجھ سے زیادہ نہ تھی تھا کہ مسجد نبوی کی دیواریں بلند ہو گئیں اور حضرت علیؑ نے سلمان کو فرمایا کہ جا کر خاتون سے کہو کہ بدعہ مانہ کریں - ج ۱ ص ۵۳ ص ۵۴

○ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے پیغمبرؐ کے باونا صحابہ سلمان مقدار اور ابوذر کا نام لیا تو راوی نے عمار کے متعلق پوچھ لیا آپؐ نے فرمایا کہ وہ پہلے پھسل گئے تھے اور پھر سنبھلے تھے ج ۱ ص ۱۱

○ بعض صحابہ کا ارتداد ج ۱۳ ص ۲۶۵ - ارتداد موجب ہوا قتل ہے ج ۹ ص ۲۵

○ مرتد ملی و مرتد فطری کی تعریف اور احکام ج ۳ ص ۱۱ ج ۱۲ ص ۱۲

○ حضرت ارمیاء - جو حضرت شعیبؑ کے بعد قوم نجات نصر پر مبعوث ہوئے آپؐ حضرت ہارونؑ کی اولاد سے تھے - ج ۹ ص ۱۱

○ ارمیاء کا قصہ ج ۱۲ ص ۱۴ و ج ۱۲ ص ۱۱

ازواجی زندگی پر تبصرہ سچ ۵۶، ازواج پیغمبر ﷺ ۱۸۲ و ص ۱۹۵ ج ۳۵ رسول اللہ کے کثرت ازدواج پر اعتراض و جواب سچ ۱۱۵  
استخارہ حضرت امام رضا علیہ السلام نے مصر جانے جانے والے ایک آدمی سے فرمایا کہ مصر کا پانی غیرت کو مٹاتا اور ذلت کو لاتا ہے پس مسجد نبوی  
میں دو رکعت نماز پڑھو اور استخارہ کر کے سواری پر سوار ہو۔ مَبْنَحُ الَّذِي - الآية پڑھو اور چلے جاؤ اگر یہ آیت پڑھ کر کوئی آدمی سواری

سے گر بھی جائے تو نقصان نہ ہوگا۔ ج ۲۲۵

و	ی	ل	ا	ل	ی	ف	ل	ف	و	ا	و	ل	ی
خ	ی	ی	ص	ت	ص	و	س	و	س	و	س	و	س
ھ	د	ح	ج	ف	ا	ت	ذ	ق	ی	م	ص	ی	ی
ی	ل	ع	ل	ت	ھ	ن	و	ھ	ر	ی	ج	ل	د
ظ	ل	ذ	ا	م	ل	ا	ا	ا	ل	ا	ھ	ت	ر
م	ل	ل	م	ل	ا	و	ا	ی	ر	ا	ا	ا	ل
ب	د	ا	ی	ح	م	ت	ر	ن	س	ا	ذ	س	ر
ا	ا	ی	ا	و	ا	ی	ا	ص	ل	م	ت	ر	ل
ر	ن	و	ح	و	م	ت	ط	ا	و	ی	ا	ز	ا
و	ل	م	ع	ح	ب	ن	ل	ف	و	و	ر	ا	و
ا	ع	ع	ب	ب	ا	ق	ل	ت	ل	ذ	ت	و	ھ
ب	ا	ر	ی	و	و	ل	ع	ص	ت	ن	ک	ا	ل
و	ن	ب	ھ	م	ھ	ل	ل	ا	ص	ق	ر	ع	ر
س	د	م	ر	ر	خ	س	ا	ح	ر	و	و	ی	ی
ی	م	ص	و	ل	ر	ر	ب	ر	ر	ک	ن	ل	ت

○ استخارہ درج کیا جاتا ہے جو حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام کی طرف

منسوب ہے تین دفعہ درود پیغمبرین دفعہ آیت الکرسی پس نیت کر کے اپنی

انگلی کسی ایک خانہ پر رکھے اور وہاں سے ۹۹ خانے اگے گئے

کر نویں خانہ کا ہونٹ لکھ لے یہ ایک سطر بن جائے گی جب

انہری سطر پر پہنچے تو پہلی سطروں کو نو نو کر کے گنتا جائے

اور علیٰ ہذا القیاس نواں حرف پہلی سطر بنانا جائے جہاں سے شروع ہوا

تھا وہاں تک پہنچ جائے پس جواب لے لکھے اس پر عمل کرے۔

○ استخارہ کے طریقہ عملیات کی کتابوں میں موجود ہیں۔

اسماعیلؑ حضرت اسماعیلؑ اپنے باپ کے نامزد خلیفہ تھے

یہودیوں کے انکار نبوت کی وجہ صرف یہ حد تھا کہ آپ حضرت اسماعیلؑ کی اولاد سے تھے۔ ج ۱۴۲

حضرت ابراہیمؑ کا اسماعیلؑ دواجرہ کو لے کر ہجرت کرنا۔ ج ۱۵۵ و ص ۱۵۵

ایک عابد کا حضرت اسماعیلؑ سے نسب دریافت کرنا۔ ج ۱۵۲

وَ اذْکُرْ فِی الْکِتَابِ - پے مریمؑ حضرت اسماعیلؑ بن ابراہیمؑ قوم بڑھم کی طرف مبعوث برالمت تھے۔ وعدہ

کے پابند تھے حتیٰ کہ ایک شخص نے وعدہ کرنے کے بعد ایک جگہ پر اس کی انتظار میں ایک جگہ ایک

سال کھڑے رہے۔ اور بعض کہتے ہیں کہ آیت مجیدہ میں اسماعیلؑ بن ابراہیمؑ کا ذکر نہیں ہے بلکہ یہ اسماعیلؑ

بن حزقیلؑ ہیں بن کو ان کی قوم نے نہایت بے دردی سے شہید کیا تھا۔ ج ۱۵۶ نہایت صابر اور متحمل

مزاج تھے ص ۲۴۵

جب فرشتے نے پوچھا کہ تیری قوم کو کونسا عذاب دیا جائے تو جواب دیا مجھے حسین علیہ السلام کی طرح

صبر و شکر پسند ہے ج ۱۵۶

حضرت اسماعیلؑ کی گردن پر چھری چلنے سے پہلے جبرئیلؑ نے دُوبہ پیش کر دیا۔ ج ۹ ص ۱۳۴

ایک مرتبہ حضرت اسماعیلؑ نے دیکھا کہ اسحقؑ باپ کی گود میں بیٹھا ہے تو اس کو دھکیں کر فوراً اس کی جگہ

بیٹھ گئے اور حضرت سارہ یہ واقعہ دیکھ رہی تھیں تو انہوں نے ذرا عرض کی کہ جناب عالی میرا اور ہاجرہ کا گزر ایک جگہ نہیں ہو سکے گا۔ لہذا ان کو یہاں سے نکال دیجئے۔ چنانچہ حضرت ابراہیمؑ ان دونوں کو مکہ کی سرزمین میں چھوڑ آئے۔ ج ۱ ص ۵۶۔ ج ۲ ص ۱۷

○ اور مردی ہے کہ اسمعیل حضرت اسحق سے ۱۳ سال بڑے تھے۔ ج ۱ ص ۵۶  
○ حضرت اسمعیلؑ نے عرض کی بابا جان جو حکم ہوا ہے اسے پورا کیجئے۔ میں ذبح ہونے کے لئے تیار ہوں۔  
ج ۱ ص ۵۷

○ ذبح حضرت اسمعیلؑ تھے نہ کہ اسحق۔ ج ۱ ص ۶۲

○ اسحقؑ۔ یہودیوں نے حضرت یسعیؑ کی نبوت کا انکار اس لئے کیا کہ آپ اسحقؑ کی اولاد سے نہ تھے ج ۲ ص ۱۷۲  
○ والدہ اسحقؑ کے حسد کی وجہ سے ابراہیمؑ نے اسمعیلؑ کو مکہ بھیجا دیا۔ ج ۱ ص ۵۷  
○ اسحقؑ کی پیدائش کی بشارت ج ۱ ص ۵۷ ج ۲ ص ۱۷۹

○ ذبح اسحقؑ منہی تھے ج ۱ ص ۶۱ بعض روایات میں ہے کہ اسحقؑ اولوالعزم انبیاء میں سے تھے۔ ج ۱ ص ۶۲  
○ استاد قرآن پڑھنے والے اور پڑھانے والے یعنی استاد شاگرد ہر دو کے لئے ہر چیز حقائق دریاہی مچھلیاں استعمار کرتی ہیں مقدمہ تفسیر ص ۲۔ استاد کو شاگرد نہیں بنایا کرتے بلکہ ذمہ دار حکومت اس کو نامزد کرتی ہے اسی طرح قرآن کے استاد بھی اللہ نے ہی نامزد فرمائے۔ ج ۱ ص ۵۱۔ استاد کے حقوق ج ۱ ص ۵۱

○ اسلام: حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حکم ہوا۔ اَسْلِمَ یعنی جھک جا تو جواب دیا۔ اَسْلَمْتُ لِیُوسُفَ اَعْلَامِیْنَ۔ پس حضرت ابراہیمؑ و یعقوبؑ نے اپنی اولاد کو بھی وصیت فرمائی کہ تم ہمارے ساتھ ہو۔ پس اسلام پر ہی ہونی چاہیے۔ بقرہ آیت ۱۳۱

○ پس حکم پروردگار کے سامنے سر تسلیم خم کرنے کا نام ہے۔ (اسلام)۔ خواہ حکم کی مصلحت واضح ہو یا پردہ اخفا میں ہو چنانچہ حضرت ابراہیمؑ نے پرچم توحید کو بلند کرتے ہوئے نار مرد میں داخل ہونا قبول کر لیا لیکن حکم پروردگار کے سامنے سر تسلیم خم کرنے سے ذرہ بھر نہ ہچکچائے۔ اسی طرح حضرت اسماعیلؑ کی گردن پر چھری رکھنے میں ذرہ بھر بغزش پیدا نہ ہوئی۔ چنانچہ باپ و بیٹے دونوں نے دعا مانگی۔ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَیْنِ لَکَ کہ ہم دونوں باپ بیٹے کو اپنے حکم کے سامنے سر تسلیم خم کرنے والے قرار دے۔ جب اس مرحلہ سے گزر چکے۔ اور تاج امامت مل چکا۔ تو اپنی ذریت کے لئے عہدہ امامت کی خواہش کی۔ جیسا کہ آیت ۱۲۴ میں مذکور ہے اور جواب ملا کہ یہ عہدہ جلیلہ ظالموں کو نہیں مل سکتا۔ پس دونوں باپ بیٹے نے دعا مانگی۔ وَمِنْ ذُرِّیَّتِنَا اُمَّةٌ مُّسْلِمَةٌ لَّکَ آیت ۱۲۵

پس اللہ نے ان کی دعا کو مستجاب فرمایا۔ پناہ پھر محمد و آل محمد آپ کی وہ ذریت ہیں جو مقام تسلیم میں اپنی مثال آپ ہیں۔

اسلام و ایمان : اسلامی افواج کو بعض اوقات شکست سے دوچار ہونا پڑتا ہے تاکہ لوگ اسلام کی صداقت کے ماتحت اس کو قبول کریں نہ کہ فتح و غلبہ کا دین سمجھ کر اس کے سامنے ٹھکیں۔

ج ۲ ص ۵۶

○ تحول قبلہ سے لوگوں کو شک ہوا کہ شاید پہلی نمازیں ضائع ہو گئیں جو بیت المقدس کی طرف منہ کر کے پڑھی گئیں تو اللہ نے فرمایا۔ میں تمہارا ایمان ضائع نہیں کرتا یہاں ایمان سے مراد نمازیں ہیں۔ ج ۲ ص ۵۸

○ مسلمان وہ ہے جو حضرت پیغمبرؐ اور اس کی آل کے اسوۂ حسنہ پر گامزن ہو۔ ج ۲ ص ۵۸

علامات مومن ج ۲ ص ۱۶ تا ص ۱۷

○ ایمان لانے والوں کے تین گروہ رہا، مہاجرین سابقین ۲، انصار سابقین ۳، ان کے نقش قدم پر چلنے والے۔ ج ۲ ص ۱۲

○ مومن کا ایمان خوف و رجاء کے درمیان ہوتا ہے ج ۲ ص ۵۹ و ج ۲ ص ۶۰۔ یعنی اتنا خوف خدا بھی نہ ہو کہ اللہ کی بخشش سے مایوس ہو جائے اور اتنا بخشش کا طمع بھی نہ ہو کہ عذاب خدا سے نڈر ہو جائے بلکہ ایک طرف اس کو جنت کا لالچ ہو اور دوسری طرف اس کو اللہ کی گرفت کا ڈر بھی ہو۔ ج ۲ ص ۱۲

○ حدیث میں ہے مسلمان وہ ہے کہ باقی مسلمان اس کی زبان اور اس کے ہاتھ سے محفوظ رہیں اور مومن وہ ہے کہ دوسرے مومن اس کے شر سے محفوظ رہیں۔ ج ۲ ص ۱۹۔ مقصد یہ ہے مسلمان یا مومن ہونا صرف زبانی و دعویٰ کا نام نہیں بلکہ اگر دوسروں کو فائدہ نہیں پہنچا سکتا ہو تو کم از کم دوسرے لوگ اس کے شر سے بچے رہیں۔

○ حضرت ابراہیمؑ کا مقام تسلیم اور حضرت اسمعیلؑ کا جواب ج ۲ ص ۵۸ و ص ۶۸

○ اسلام و ایمان میں فرق ج ۲ ص ۱۱ اسلام و اشتراکیت ج ۲ ص ۱۲

○ ملت اسلام دین خداوندی ہے ج ۲ ص ۱۸ و ص ۱۸

○ إِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ پارهٴ ال عمران پ ۳ ص ۲۰

○ وَمَنْ يَتَّبِعْ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا لَمْ يَلْحِظْ آلَ عِمْرَانَ آیت ۸۵

○ جب قائم آل محمدؐ کی حکومت ہوگی تو تمام دنیا میں اسلام ہوگا۔ ج ۲ ص ۲۷

○ لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ پل آیتہ الکرسی۔ دین اسلام میں کوئی جبر و اکراہ نہیں ہے۔ ج ۲ ص ۱۳ و ص ۱۳

اسلام کے اصول ناقابل تردید ہیں۔ پس اسلام رعب کا مذہب نہیں بلکہ اس کے حقائق بذریعہ دلائل قابل قبول ہیں

ج ۲ ص ۵۶ ج ۵ ص ۲۱۵

○ ایک شخص حضرت پیغمبر کو قتل کرنے آیا۔ آپ کے ہاتھ میں تلوار تھی اور اس نے طلب کر لی۔ آپ نے بے دریغ وہ تلوار اس کو دیدی وہ شخص ہیران و ششدر ہو گیا کہ میں نے تو ان کو قتل کرنے کے لئے ان سے تلوار مانگی ہے اور انہوں نے کسی ہچکچاہٹ کے بغیر مجھے وہ دیدی ہے۔ پس اس نے پوچھا کہ اب تم کو مجھ سے کون بچا سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا اللہ۔ پس وہ شخص فوراً قدموں میں گر گیا۔ اور اسلام کے دامن سے وابستہ ہو گیا۔ ج ۳ ص ۱۴ اسلامی ریاست کا سربراہ معصوم ہونا چاہیے۔ ج ۱۱ ص ۱۱۳ تا ۱۱۵

○ اسلام اپنے مبنی بر صداقت اصولوں کی بدولت مقبول عام ہوا ہے۔ ج ۱ ص ۱۸ ج ۳ ص ۱۰۵  
○ دین اسلام جبری دین نہیں بلکہ اختیاری دین ہے ج ۱ ص ۱۵۶۔ آمین اسلام بنانے والا اللہ ہے۔ ج ۱ ص ۱۹۹

○ اسلام کا تہذیب و تمدن اقوام عالم کے لئے ایک مثالی راستہ ہے۔ ج ۲ ص ۲۵ ج ۱۲ ص ۱۲۱  
○ اسلام اور سرمایہ دار: ج ۳ ص ۱۶۵، ج ۲ ص ۲۶  
○ زکوٰۃ و سخاوت کی تاکید اور سود کی حرمت سرمایہ داری کو ختم کرنے کے لئے ہے۔ ج ۲ ص ۲۹ و ص ۵۰ ج ۴ ص ۵۴

○ استغفار: نماز تہجد میں استغفار کرنا۔ ج ۹ ص ۵۲ و بالاسحار ھم یتغفر و ج ۳ ص ۲۴۔ پ ذاریات  
○ حضرت ابراہیم کی آفر کے لئے استغفار ج ۹ ص ۱۵۳  
○ استغفار کا طریقہ اور اس کا ثواب و فوائد۔ ج ۳ ص ۲۸ و ص ۲۹ ج ۱ ص ۱۰۸ ج ۴ ص ۵۱  
○ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جس میں چار صفتیں ہوں وہ اللہ کے نور اعظم میں ہوا کرتا ہے۔  
○ را توحید و رسالت سے تمنا رکھتا ہو۔ (۲) مصیبت کے وقت انا للہ الخ پڑھتا ہو (۳) نعمت پر اللہ کی حمد کرے (۴) گناہ صادر ہو تو استغفار کرے۔ یعنی اَسْتَغْفِرُ اللہَ رَبِّیْ وَ اَتُوبُ اِلَیْہِ کہے ج ۲ ص ۱۹۹

○ سحر کے وقت استغفار کرنے والوں کی بدولت اللہ بعض اوقات زمین والوں سے عذاب ٹال دیتا ہے۔ ج ۳ ص ۲۰۵  
○ حضرت پیغمبر کیلئے حکم استغفار امت کی تعلیم کے لئے ہے۔ ج ۱ ص ۱۵۹ و ص ۱۶۰۔ استغفار پڑھنا



○ متقیوں کی نشانی ہے۔ ج ۱۲ ص ۱۲۶

○ آسیہ زوجہ فرعون۔ تمام عالم کی چار منتخب عورتوں میں سے ایک آسیہ زن فرعون ہے۔ ج ۱۲ ص ۱۲۹

○ حضرت موسیٰ نے فرعون کی گود میں بیٹھ کر اس کی ڈاڑھی کے بال نوچے تو فرعون کو غصہ آیا پس آسیہ نے سفارش کی کہ یہ تو بچہ ہے چنانچہ درطشت پیش کئے ایک میں اُگ کے انگارے اور دوسرے میں لعل و جواہر پس حضرت موسیٰ نے انگاروں کی طرف ہاتھ بڑھایا اور ایک کو اٹھا کر منہ میں رکھ لیا۔ اور پھر رونا شروع کر دیا۔ ج ۱۲ ص ۱۴۹

○ موسیٰ کا صندوق آیا تو فرعون و آسیہ اپنی سیرگاہ میں تالاب کے کنارے بیٹھے ہوئے تھے یہ تالاب ایک نہر کے کنارے پر تھا جو دریا سے نکل کر فرعون کی سیرگاہ میں داخل ہو کر تالاب سے گذر کر باغ کو سیراب کرتی تھی پس موسیٰ کا صندوق دریا سے نکل کر نہر میں اور پھر تالاب میں داخل ہوا۔ پس آسیہ نے بڑھ کر کنارے کے قریب کیا اور کھولا تو حسین و جمیل شہزادے پر نظر پڑی ج ۱۲ ص ۱۵۱

○ آسیہ بنت مزاحم چھپ کر اللہ کی عبادت کیا کرتی تھیں۔ ج ۱۲ ص ۱۵۲

○ مصریوں میں تین آدمی موسیٰ پر ایمان لائے تھے۔ ایک آسیہ دوسرے مومن آل فرعون اور تیسرے ایک مریم نامی عورت تھی۔ ج ۱۲ ص ۱۵۹

○ آسیہ نے زندگی میں ایک پلک چھپکنے کی مدت میں بھی شرک نہ کیا تھا ج ۱۲ ص ۱۶۱

○ متقی (احباب رسول) ج ۱۲ ص ۱۶۹

○ آسمان۔ تخلیق آسمان پہلے ہے یا تخلیق زمین؟ ج ۱۲ ص ۱۶۳

○ مدت خلقت آسمان و زمین ج ۱۲ ص ۱۶۴

○ اللہ نے بغیر ستونوں کے آسمانوں کو پیدا فرمایا۔ ج ۱۲ ص ۱۶۵

○ بروز عشر آسمان و زمین کی تبدیلی کا مطلب۔ ج ۱۲ ص ۱۶۳

○ معراج کا سفر نامہ ج ۱۲ ص ۱۶۶

○ حضرت یحییٰ اور حضرت امام حسین کی شہادت پر آسمان رو دیا۔ ج ۱۲ ص ۱۶۳

○ بیت دانوں کے نزدیک افلاک (آسمانوں کی تعداد اور ان کی تردید؟ ج ۱۲ ص ۱۶۳

○ سات آسمانوں اور سات زمینوں کی ترتیب۔ ج ۱۲ ص ۱۶۵

○ اسم اعظم۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ مقطعات قرآنہ اللہ تعالیٰ کے اسم اعظم

پر مشتمل ہیں جس کے ذریعے سے دعائیں مستجاب ہوتی ہیں۔ ج ۱ ص ۱۸

○ اسم اعظم - یا اللہ برائے قضاے حاجت، دو رکعت نماز، ہر رکعت میں الحمد للہ کے بعد آیت الکرسی ایک دفعہ اور سورہ توحید ۱۲ دفعہ پھر ۸۰ دفعہ احدى صمدی پڑھے سلام کے بعد کھڑے ہو کر پکارے ۹۹ دفعہ یا اللہ انشاء اللہ مطلب پورا ہوگا۔

○ چار رکعت نماز حاجت - پہلی رکعت حمد کے بعد ۱۱ دفعہ قل، دوسری رکعت حمد کے بعد ۲۱ دفعہ قل تیسری رکعت حمد کے بعد ۲۱ دفعہ قل چوتھی رکعت حمد کے بعد اہم دفعہ قل۔ بعد از سلام ۵۱ دفعہ قل اور ۵۱ دفعہ درود شریف پھر سجدہ میں سر رکھ کر ۱۰۰ دفعہ یا اللہ کہہ کر دعائیں گے۔ حضرت پیغمبر کا وعدہ ہے کہ ہر دعا مستجاب ہوگی اور ہر حاجت پوری ہوگی۔

○ چالیس روز مسلسل - ۲۰۵۱ مرتبہ کہیے بعض و جمع حق برائے وسعت رزق۔ کشکول ۳۱۳۔ ہر شکل و غم کے دور ہونے کے لئے۔ حروف مقطعات قرآنیہ کو روزانہ اس ترتیب سے پڑھے۔  
المضی - البثر - اللہ - کہ فی بعض - طہ - طسم - طس - یس - ص - انشاء اللہ شکل آسان ہوگی اور غم و پریشانی دور ہوگی۔

○ اسم اعظم - یافتاح - وسعت رزق کے لئے زیر آسمان نصف شب کے بعد آستین الٹ کر رو بہ قبلہ ہو کر ۱۳۰ دفعہ پڑھے۔

○ سورہ فاتحہ - دو رکعت نماز الحمد کے بعد ہر رکعت میں تین دفعہ سورہ توحید اور بعد از نماز سات دفعہ سورہ فاتحہ پڑھ کر دعائیں گے جو حاجت بھی ہے پوری ہوگی اگر دن ہے تو شام سے پہلے اور رات ہے تو طلوع شمس سے پہلے حاجت پوری ہوگی۔

○ اَیَّدِنَاہُ بِرُوحِ الْقُدُسِ پابقرہ آیت ۸۷ بعضوں نے روح القدس سے مراد اسم اعظم لیا ہے۔ ج ۱ ص ۱۳۹۔

○ اللہ لا الہ الا اللہ یہ اسم اعظم ہے اور قرآن مجید میں پانچ مقامات پر ہے۔ ج ۱ ص ۱۸۵

○ بلعم بن باعور کے پاس اسم اعظم ہونے کی تردید۔ ج ۱ ص ۱۳۳

○ اسم اعظم کی حقیقت ج ۱ ص ۱۳۶ - حضرت علی کا نام اسم اعظم ہے ج ۱ ص ۱۳۸

○ اسماء اللہ توفیق میں۔ ج ۱ ص ۱۳۹ و ج ۱ ص ۱۸۵

○ حضرت آصف بن برخیا کے پاس اسم اعظم تھا اس نے پڑھا زمین سرک گئی تو انہوں نے تخت اٹھا لیا پھر زمین اپنی حالت پر ہو گئی اور آل محمد کے پاس بہترین سے بہتر اسم اعظم ہیں ج ۱ ص ۱۸۵ ج ۱ ص ۱۸۵



- حضرت سلیمان پیغمبر کے پاس ایک اسم عظیم تھا ج ۱ ص ۹۴
- اسم عظیم اور اسم حسنی ج ۱ ص ۲۶۱ - اسماء آدم ج ۲ ص ۸
- آصف بن برخیا - امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرت سلمان کے بعد ابلیس نے جادو ایجاد کیا اور اس کو لکھ کر ایک دفتر میں سر بہر کر دیا اور اس کی نسبت آصف بن برخیا کی طرف دے دیا اور اس کو تخت سلیمان کے نیچے دفن کر دیا اور لوگوں کو بتا دیا تب کافروں نے کہنا شروع کر دیا کہ ان کی حکومت جادو کے زور پر تھی پس اللہ نے جادو کی حرمت کو بیان فرمایا اور حضرت سلیمان علیہ السلام کی برادرت کا اعلان فرمایا ج ۱ ص ۱۴۹
- حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا آصف بن برخیا کا علم حضرت علی کے علم کے مقابلہ میں اس طرح ہے جس طرح پر مجھ پر پانی کا قطرہ موزن سمندر کے مقابلہ میں ج ۱ ص ۱۴۳
- حضرت سلیمان آصف سے اعلم تھے ج ۱ ص ۱۲۲ - تخت بلقیس کا چشم زدن میں لانا ج ۱ ص ۲۴۶
- اصحاب الاعراف کا ذکر ج ۱ ص ۳۴ تا ص ۳۸
- اصحاب الیمین پ ۲ واقعہ ج ۱ ص ۱۹۸ - ہم نے شہدائے کربلا کے حالات پر ایک کتاب لکھی ہے جس کا نام اصحاب الیمین ہے - اصحاب الیمین کے اوصاف ج ۱ ص ۲۰۸ ج ۱ ص ۲۶۶
- اصحاب الشمال ج ۱ ص ۲۰۲
- امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہمارے شیعہ اصحاب الیمین ہیں ج ۱ ص ۱۳۶
- اصحاب کہف و ابرقیم کا مفصل قصہ ج ۱ ص ۸۴
- اصحاب ایکہ ج ۱ ص ۱۱۳ ج ۱ ص ۱۹۱
- اصحاب الحجر ج ۱ ص ۱۹۱ - اصحاب فیل ج ۱ ص ۱۱۳ ج ۱ ص ۲۶۳
- اصحاب انطاکیہ - مفصل ذکر ج ۱ ص ۱۲ پر ملاحظہ ہو۔
- اصحاب الدرس ج ۱ ص ۱۱۳ اور ج ۱ ص ۱۶۱ تا ص ۱۶۸ اصحاب رس کے بارہ شہر تھے ج ۱ ص ۱۴۸
- اصحاب صفہ - مدینہ میں غزوات فقرا کا ایک گروہ تھا جن کی خبر گیری اور طعام و پانی کا انتظام حضور نبی نفس کر تے تھے ج ۱ ص ۱۲۲
- اصحاب الجنة ج ۱ ص ۱۳۶ ج ۱ ص ۵۵ ج ۱ ص ۱۹۶ ج ۱ ص ۱۶۴ و ص ۱۸۴ و ص ۱۲۹ ج ۱ ص ۱۳۱ ج ۱ ص ۱۵۵ ج ۱ ص ۲۶۱ ج ۱ ص ۲۶۱ و ص ۱۵۵ و ص ۱۵۵ و ص ۲۵۵ ج ۱ ص ۱۹۹ ج ۱ ص ۹۶ و ص ۱۵۲ و ص ۱۴۹ - جنت صابریں کے لئے ہے ج ۱ ص ۱۴۲

١٦٣ و ٢٥ ج ١٣ ص ٢٠٩ ج ١٢ ص ٩٦ و ١٠٢ و ١٦٣ -

○ اصول و فروع پر بحث - ج ۵ ص ۱۲ ج ۱۲ ص ۲۱۴

اطاعت و معرفت : اطاعت کے تین درجے ہیں۔ ایک اطاعت برائے خوف دوسرے اطاعت برائے طمع اور تیسرے اطاعت معرفت۔ چنانچہ حضرت امیر علیہ السلام کی مناجات کے الفاظ میں کہ اے اللہ میں تیری اطاعت نہ جہنم کے ڈر سے اور نہ جنت کے لالچ سے کرتا ہوں بلکہ اس لئے تیری عبادت کرتا ہوں کہ تو لائق عبادت ہے۔ ج ۱ ص ۱۷

○ اطاعت والدین - ج ۲ ص ۱۳ و ص ۱۴

○ اطاعت پروردگار اور تقویٰ کی حقیقت - ج ۲ ص ۲۲ ج ۱۳ ص ۲۱۳

اعضاء کی گواہی۔ قیامت کے دن انسان کے اعضاء اپنے متعلقہ اعمال کے گواہ ہوں گے۔ ج ۱۹۹ء

ص ۲۱۲، ص ۲۲۸ - ج ۹ ص ۳۳ ج ۱۲ ص ۱۸۴ ج ۱۳ ص ۱۴

اعمالِ نامہ: کُلِّ اِنْسَانٍ اَلْزِمْنَاهُ طَائِرَةً فِی عُنُقِهِ پانچ اہر انسان کو اعمالِ نامہ دیا جائے گا۔ یہاں طائر

سے مراد اعمال نامہ ہے جو اس کی گردن میں لٹکایا جائے گا۔ ج ۱ ص ۱۵ و ص ۱۵۲

○ جب لوگ اپنے اعمالِ نامہ میں درج شدہ اعمال کا انکار کریں گے تو ان کے اعضاء ان کے خلاف گواہی دیں گے۔ ج ۱ صفحہ ۳

○ یَوْمَ نَذَرُ مَا كُنَّا فِيهِ مِثْرًا لِّبَعْضِ لَوَاكِلِیْنَ نَعْنِیْ اَعْمَالِنَا مِثْرًا کِیَا هِیْ ج ۱ ص ۴۴

نامہ اعمال کا دیا جانا۔ ج ۱۴ صفحہ ۱۴ اور جنتیوں کو اعمالنامہ دائیں ہاتھ میں اور دوزخیوں کو بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا۔ ج ۱۴ صفحہ ۱۹ ج ۱۳ صفحہ ۲۰۲

**اعراف:** سورہ اعراف کے فضائل ج ۴ ص ۴ اور اعراف کا ذکر ج ۳ ص ۳ ج ۱ ص ۱

**انکس:** واقعہ انکس میں سنی مفسرین کی رائے اور شیعہ علماء کی تحقیق۔ ج ۱ ص ۱۲۱

○ وَيُلْكَئُ لَكَ أَفَّاكَ أَشِيمُ كِي شَرْحِ اِدْرِ مِهْتَانِ تَرَا شِي ج ۱۳ ص ۲۱۰ -

افطار : روزہ افطار کرانے کا نواب ج ا م ث ا - افطاری کا وقت ج ا م ث ا

○ حجب رو رہے ہیں انکار کر کے کہ ان کو اب جہنم

ابلس کا نظر تھا کہ آگ افضل ہے اور مٹی مفضل ہے

*(Handwritten musical notation)*

کیا تھا اس نظریہ کی مدلل تردید - ج ۶ ص ۱۰۸ ج ۱ ص ۱۰۸

○ حضرت لوط کی بیوی قوم کو لوط کے مہمانوں کی اطلاع دینے کے لئے چھت پر آگ روشن کر دیتی تھی ج ۵ ص ۵۶ -

○ جو شخص سورہ برأت کو لکھ کر اپنی ٹوپی میں رکھے اس کے مکان کو آگ نہ لگ سکے گی - ج ۵ ص ۵۶

○ دنیاوی آگ آخرت کی آگ کا سترواں حصہ ہے جس کو ستر دفعہ بجھایا گیا ہے - ج ۵ ص ۱۳

○ حضرت شعیب سے رخصت ہو کر حضرت موسیٰ نے مصر کی طرف جاتے ہوئے رات کو جانب طور ایک

○ آگ دیکھی اور وہاں پہنچے تو شرف کلام پایا - ج ۹ ص ۳۲۱ ج ۱ ص ۳۲۱

○ حضرت موسیٰ کا آگ کے انگاروں والے طشت میں ہاتھ ڈالنا - ج ۹ ص ۱۴۹ ج ۱ ص ۲۲۱ ص ۳۶۱

○ آگ میں اللہ کا خلیل - ج ۹ ص ۲۳۶ ج ۱ ص ۵۵ ج ۱ ص ۵۳

○ موسیٰ کی ماں کا موسیٰ کو تنور میں رکھنا اور آگ کا گلزار ہونا ج ۱ ص ۱۱

○ اللہ وہ ہے جو سبز درخت سے آگ پیدا کرنے پر قادر ہے - ج ۱ ص ۳۱۱ ج ۱ ص ۲۰۵

○ بشیر بن ایوب کو اپنے زمانہ کے بادشاہ نے آگ میں ڈالا تھا لیکن ان کو آگ نے نہیں جلایا تھا ج ۱ ص ۱۰۳

○ دوزخ میں ایک آگ کا پہاڑ ہے جس کا نام یحوم ہے - ج ۱ ص ۲۰۲

○ الیسع : حضرت الیاس کے جانشین تھے - ج ۱ ص ۱۲ حضرت ایوب کے بھتیجے اور ذوالکفل کے چچا زاد بھائی

تھے ج ۱ ص ۹۸

○ نیز الیسع حضرت الیاس کے بھی چچا زاد بھائی تھے -

○ الیاس : حضرت حزقیل پیغمبر کے بعد بنی اسرائیل پر مبعوث برسات ہوئے ج ۱ ص ۶۹

○ حضرت ابن عباس سے منقول ہے کہ الیاس خشکیوں میں اور خضر دریاؤں میں رہتے ہیں اور دونوں کی ملاقات

○ ہر سال مقام عرفات پر ہوتی ہے ج ۱ ص ۱۲ ج ۹ ص ۱۱۹

○ ال یسین : ابن عباس سے منقول ہے کہ یسین حضرت پیغمبر کا نام اور ال یاسین سے مراد اکمل محمد ہے اسی لئے

○ بعض راویوں نے ال کے بجائے ال یسین بھی پڑھا ہے اور بعض لوگ ال یسین سے مراد حضرت الیاس

اور اس کی امت لیتے ہیں ج ۱ ص ۱۲

○ الہ : ج ۱ ص ۱۲ ج ۱ ص ۱۲۱ بعض لوگ اپنی خواہش نفس کو الہ سمجھتے ہیں - ج ۱ ص ۱۱

○ اللہ نیند نہیں کرتا - حضرت موسیٰ کی قوم نے سوال کیا تھا کہ کیا اللہ نیند کرتا ہے ؟ ج ۱ ص ۱۳ ج ۱ ص ۱۳

○ امت : امت واحد کی تشریح جلد ۳ ص ۳۲ فلسفہ وحدت ص ۳۲ ج ۱ ص ۱۵۱ ص ۱۹۱

○ امت وسط ج ۲ ص ۱۸۹ و حضرت ابراہیم نے اپنی اولاد میں امت مسلمہ ہونے کی دعا کی اور وہ  
 ○ امت مسلمہ محمد و آل محمد علیہم السلام کی ذات مقدسہ ہیں۔ پ بقرہ ج ۲ ص ۱۷۷ و ص ۱۹  
 ○ کُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ پ آں عمران ج ۳ ص ۳

○ حضرت یحییٰ نے فرمایا میری امت میں بھی یہودیوں کی طرح ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو میری نسل کے دشمن  
 ہوں گے اور میری شریعت کو تبدیل کریں گے جس طرح یہودیوں نے نہ کریا و یحییٰ کو قتل کیا۔ پس جس طرح  
 ان پر خدا کی لعنت ہے ان پر بھی خدا کی لعنت ہوگی۔ ج ۲ ص ۱۲۸

○ امت اسلامیہ کے لئے بنی اسرائیل کے واقعات درس عبرت ہیں ج ۲ ص ۱۶۷

○ امت محمدیہ کی بنی اسرائیل سے مشابہت ج ۲ ص ۱۶۹ ج ۴ ص ۱۲۸

○ جنت میں جانے والوں میں امت محمدی کی تعداد سب سے زیادہ ہوگی۔ ج ۱ ص ۲۰۲

امری مخلوق۔ ج ۱ ص ۶۹

○ امانت : امانت کی ادائیگی بھفری اور مومن کی نشانی ہے۔ ج ۲ ص ۱۳۵ ج ۳ ص ۱۳۳ ج ۴ ص ۱۰۳

○ امانت کی ادائیگی خوبی کو دار کی ضمانت ہے۔

○ حضرت علیؑ نے رسول اللہ کی امانتیں ادا کیں۔ ج ۳ ص ۱۵۳

○ اَنَا عَوْضًا اِلَّا مَانَةً پ ج ۲ ص ۱۳۵ ج ۳ ص ۱۳۳ ج ۴ ص ۱۰۳

○ اَمِّيُون : ج ۲ ص ۱۲ ج ۳ ص ۲۶۳ ج ۴ ص ۱۲۸

○ ام سلمہ : مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت کرنے والی عورتوں میں ام سلمہ بھی تھیں۔ ج ۲ ص ۹۹

○ ام سلمہ کا بھائی عبداللہ بن ابی امیہ نے فتح مکہ کے بعد اسلام قبول کیا۔ ج ۲ ص ۹۳

○ ام سلمہ اپنی کمر کو ایک سفید پارچہ سے باندھ لیا کرتی تھیں۔ ج ۳ ص ۱۰۲

○ ام ایمن : جب جناب خاتون جنت نے فدک کا دعویٰ دائر کیا تو حضرت علیؑ اور ام ایمن نے بی بی کے

○ حق میں گواہی دی تھی چنانچہ ابو بکر نے بی بی کو حق دے دیا اور تحریری دستاویز بی بی کے حوالہ کی

○ والیسی پر عمر نے وہ دستاویزے کر مچاڑ ڈالی۔ ج ۲ ص ۹۳ ج ۳ ص ۱۱۴

○ ام القرظی : مکہ کا نام ہے اور سب سے پہلے اسی جگہ کی زمین کو پیدا کیا گیا اور اس کے بعد باقی زمین کو

○ پھیلایا گیا اور زمین پر پہلا گھر کعبہ ہے اسی وجہ سے اس کو ام القرظی کہا جاتا ہے۔ ج ۲ ص ۲۳ ج ۳ ص ۱۹۸

○ حضرت قائم آل محمد جب مکہ سے کوفہ کی طرف کوچ کریں گے تو حضرت موسیٰ والا پتھر ان کے ہمراہ ہوگا

○ پس ہر منزل پر اس کو رکھیں گے تو اس سے چشمہ پھوٹے گا۔ پس پیاسا سیراب ہوگا اور مہجور کا سیر

ہوگا۔ ج ۶ ص ۱۰

○ ام القریٰ کے بسنے والوں کو امتیون کہا گیا ہے ج ۱۴ ص ۱۴

ام الكتاب - ام موسیٰ حضرت موسیٰ کی ماں کا دل خالی ہو گیا۔ ج ۱۹ ص ۱۹

○ عالمین میں یہ مشہور ہے کہ حضرت موسیٰ کی والدہ ماجدہ کا نام ایک اسم اعظم ہے یہ اسم اعظم حضرت موسیٰ کے نانا کو معلوم ہوا تو انہوں نے اپنی دختر کا نام وہی رکھ دیا۔ اس نام کے بارے میں شدید اختلاف ہے چنانچہ متعدد نام منقول ہیں عملیات میں بھی الگ الگ عبارات مذکور ہیں۔ چنانچہ بر خود۔ یو خود۔ نخواست۔ حنہ۔ طیسوم۔ قیسوم۔ ہیشوم۔ یوناند۔ یوناند۔ یونابت۔ یونابط۔ علابنت۔ رغبا وغیرہ ذکر کئے گئے ہیں ○ اس کے لئے عمل بھی مختلف طور پر عالمین نے ذکر کئے ہیں۔

۱۱) چالیس دن باشرائط وحدت مکان وزمان کے ساتھ۔

۲۱ دن ۶۰۰ دفعہ پڑھے یا ضناکبا یا بحق اوی

۹ دن ۶۰۰ دفعہ یا مملک یا بحق ابد

۱۰ دن ۶۰۰ دفعہ یا مملک یا یو خود

(۲) تین روزہ عمل باشرائط :

روزانہ ایک ہزار دفعہ شاکر دوش

(۳) ھٰئش مہیا ل کیشکال ھشنو مشاکبوش بحق یوخابط یوخابد یوخابت ذوالنون مصری سے نقل کیا گیا ہے۔ ۷ دن روزانہ سات مکیوں پر صدقہ اور صبح و شام لبان ذکر کی دھونی پنجگانہ نماز کے بعد سات دفعہ پڑھے :-

بسم الله الرحمن الرحيم رب هُلب بنت رغبا المومنة  
 الصديقه اُم موسى عليه السلام وبالله العزيز الحكيم الكبير  
 المتكبر المهيمن العظيم الرحمن الرحيم الذي يفتح به الأُطبان  
 واستنارت بنورية الأفاق وفتح به الأقاليم افتح هذا القفل  
 او هذا الغل -

عمل مکمل ہونے کے بعد۔ قفل یا غل پر پڑھنے سے وہ کھل جائے گا۔ واللہ اعلم

(۴) نوچند ہی بدھ کی رات سے شروع تین رات کا عمل باشرائط جلالی و جمالی دن کو روزہ پہلی رات

تین ہزار دفعہ پھر دو راتیں پانچ پانچ ہزار دفعہ الھی بجرمة اُم موسیٰ یوخابد علیا



سَهِّلْ كُلَّ صَعْبَةٍ يَافَتَاحِ اِفْتَحْ اِلَهَ الصَّمَدِ -

۵۔ وہی سابق عمل۔ اس فرق کے ساتھ۔ اَللّٰهُمَّ بِحَقِّ اُمِّ مُوسٰی یُوخَّابِدْ عَلَیَا سَهِّلْ كُلَّ صَعْبَةٍ یَا مُسَجِّدِ سَخِّرْ اِلَهَ الصَّمَدِ -

جس عورت کے شکم میں بچہ مر گیا ہو تو ایک مٹی کے کورے برتن پر یہ آیت لکھی جائے۔ وَاصْبِرْ فَوَادُ اُمِّ مُوسٰی فَاَرِغَا تا مومنین اور بارش کے پانی سے دھو کر اس عورت کو پلائیں اللہ کے حکم سے اس کی خلاصی ہو جائے گی۔

**امامت :** اِنِّیْ جَاعِلُکَ لِلنَّاسِ اِمَامًا پ ج ۱ ص ۱

- بروز قیامت مقدی اپنے بھوٹے اماموں سے بنیزا رہوں گے۔ ج ۱ ص ۱
- امام کا نصب کرنا اللہ کا کام ہے نہ کہ امت کا ج ۵ ص ۱ ص ۱ ص ۱ ص ۱ ص ۱ ج ۱ ص ۱
- امام شکم مادر میں بھی سن سکتا ہے ج ۵ ص ۲۴
- امام کی ضرورت ج ۱ ص ۱ ص ۱ ص ۱ ص ۱ ص ۱ ج ۱ ص ۱
- بارہ اماموں کی پیشین گوئی اور مفصل بیان مقدمہ تفسیر ص ۱ ص ۱ ص ۱ ص ۱ ص ۱ ج ۱ ص ۱
- لَا رَطْبٍ وَلَا یَاسٍ اِلَّا فِیْ کِتَابِ مُبِیْنٍ ایک روایت میں کتاب مبین سے مراد امام مبین ہے ج ۲ ص ۲۵

- امام مبین کی تشریح ج ۱ ص ۱ ص ۱ ص ۱ ص ۱ ص ۱ ج ۱ ص ۱
- غیبت کے زمانہ میں امام کی معرفت ج ۱ ص ۱ ص ۱ ص ۱ ص ۱ ص ۱ ج ۱ ص ۱
- امام و قرآن لازم و ملزوم ہیں ج ۱ ص ۱ ص ۱ ص ۱ ص ۱ ص ۱ ج ۱ ص ۱
- خَيْرُ اُمَّةٍ سے مراد خیر ائمہ ہے ج ۱ ص ۱ ص ۱ ص ۱ ص ۱ ص ۱ ج ۱ ص ۱
- قیامت کے دن ائمہ کی تشریف آوری ج ۱ ص ۱ ص ۱ ص ۱ ص ۱ ص ۱ ج ۱ ص ۱
- تعداد ائمہ ج ۱ ص ۱ ص ۱ ص ۱ ص ۱ ص ۱ ج ۱ ص ۱
- حضرت خضر نے بارہ اماموں کی امامت کی گواہی دی۔ ج ۱ ص ۱
- آیت نور میں باطنی تفسیر کی رو سے ائمہ اثنا عشر مراد ہیں۔ ج ۱ ص ۱
- اَنَا وَ عَلِیٌّ مِنْ نُّوْرِ وَاحِدٍ ج ۱ ص ۱ باقی ائمہ اثنا عشر ج ۱ ص ۱
- الْعُرْوَةُ الْوُثْقٰی کی تاویل ائمہ میں ج ۱ ص ۱
- ہر شخص کو اپنے امام کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔ ج ۱ ص ۱

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر: نیکی کی تبلیغ اور اس کے شرائط ج ۳ ص ۲۰۹

○ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر: ج ۴ ص ۲۶ ج ۱۳ ص ۱۳۳ و ج ۱۵ ص ۱۵۲

○ حضرت جعفر طیار کا نجاشی کے سامنے پیغمبر کی صفات کا تذکرہ کہ وہ امر بالمعروف کرتے ہیں۔ ج ۱ ص ۱۵۲

○ مومن کی علامات میں سے ہے نیکی کا حکم کرنا۔ ج ۱ ص ۹۵

○ حجت خدا کے لئے ضروری ہے کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے لئے موقع محل کا خیال کریں ج ۳ ص ۲۵

○ وہ گناہ جو کسی مصیبت کا پیش خمیہ بنتے ہیں ان میں سے ایک امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے فریضہ

کو ادا کر سکنے کے باوجود ترک کرنا ہے ج ۱ ص ۱۲

○ امن: کعبہ جائے امن ہے ج ۴ ص ۱۵ و ص ۱۴

○ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ابو حنیفہ سے جائے امن کا مصداق دریافت کیا مقدمہ تفسیر ص ۴۶

○ امن کے لئے عمل فوائد سورہ مریم۔ ج ۱ ص ۲۳۲

○ سَيُؤَدُّ اٰمِنًا اِلٰى ذٰلِكَ اَمِنًا مِّنْهُ۔ سورہ سبأ ج ۱ ص ۲۳۳

○ سورہ بن کی تلاوت جاودہ جات کے شہر سے امن کی موجب ہے ج ۱ ص ۱۱۴

○ انسان: انسان کی تدریجی ارتقائی منازل اور عالمی انسانی یونیورسٹی کا تدریجی نظام تعلیم مقدمہ تفسیر ص ۹۶

○ انسان فاعل خود مختار ہے ج ۲ ص ۵۔ انسان کی تدریجی خلقت ج ۲ ص ۱۴ و ج ۱ ص ۱۹

○ انسان کیا ہے؟ ج ۳ ص ۲۔ انسان کو اللہ نے نفس واحدہ سے خلق فرمایا۔ ج ۴ ص ۱۰ و ج ۶ ص ۱۴۹ ج ۱ ص ۱۱۲

○ سلسلہ اولاد آدم۔ ج ۴ ص ۱ تا ص ۱۵ انسان کو مٹی سے پیدا کیا۔ ج ۵ ص ۱۸۹ ج ۱ ص ۱۱۴

○ صلصال سے انسانی پیدائش۔ ج ۵ ص ۱۷ خلقت آدم ج ۵ ص ۱۷ نطفہ و علقہ و مضغہ کی ترتیب ج ۵ ص ۱۷

○ سلسلہ سے پیدائش ج ۵ ص ۵۔

○ انسان اپنی پیدائش میں فکر کرے تو دعوت توحید ملتی ہے ج ۴ ص ۱۰ و ج ۱ ص ۱۹۵

○ اللہ وہ ہے جس نے انسان کو ایک مادہ منویہ سے پیدا کر کے اشرف المخلوقات بنا دیا ج ۱ ص ۱۲۵

○ وَمَنْ يُعٰوِذْ بِكَ نَفْسًا كَيْفَ تَفْسِرُهَا یٰۤاٰمِنٌ ج ۱ ص ۲۸

○ انسان کی پیدائش زمین سے ہے ج ۳ ص ۱۶ اَخْلَقَ الْاِنْسَانَ سُوْرَةُ رَحْمٰن پک ج ۱ ص ۱۵

○ جسم انسان عالم اکبر کا خلاصہ ہے ج ۳ ص ۱۲ مقدمہ تفسیر ص ۱۲ تا ص ۱۵

○ كُوْنُ مِّنْاٰبْنِیْ اٰدَمَ: پک ج ۴ ص ۱۲۔ انسانی پیدائش ج ۴ ص ۱۲ و ص ۱۵ و ص ۱۶

○ انتخاب خداوندی: مقدمہ تفسیر ص ۹ و ص ۱۰ معیار انتخاب علم ہے۔ ج ۱ ص ۱۷ طاہرات کے انتخاب کا معیار علم و جسم

میں توانائی۔ ج ۱ ص ۱۱۱ اللہ اس کو منتخب کرنا ہے جو معیار پر پورا اترتا ہو۔ ج ۱ ص ۱۱۱ ص ۱۱۱ ص ۱۱۱

○ حق انتخاب ج ۱ ص ۱۱۱ ج ۱ ص ۱۱۱ ج ۱ ص ۱۱۱

○ اللہ نے زمین پر نظر انتخاب ڈالی اور علی کو چن لیا۔ ج ۱ ص ۱۱۱ ج ۱ ص ۱۱۱

○ انگوٹھی: حضرت علی علیہ السلام نے حالت رکوع میں سائل کو انگوٹھی دی اور آیت ولایت اتری ج ۱ ص ۱۱۱

○ دوسرے لوگوں نے بھی انگوٹھی دی لیکن آیت نہ اتری ج ۱ ص ۱۱۱ انگوٹھی کی حقیقت ج ۱ ص ۱۱۱

○ دہائی ہاتھ میں انگوٹھی پہننا مومن کی علامت ہے ج ۱ ص ۱۱۱ ج ۱ ص ۱۱۱

○ حضرت سلیمان کی انگوٹھی ج ۱ ص ۱۱۱

○ انجیل۔ بعض لوگوں نے روح القدس سے مراد انجیل لی ہے ج ۱ ص ۱۱۱ اور انجیل ۱۱۳ ماہ رمضان کو نازل ہوئی

ج ۱ ص ۱۱۱

○ بعضوں نے اس کو فارسی لفظ کہا ہے اور بعض اس کو یونانی لفظ کہتے ہیں اور اس کا معنی ہے بشارت ج ۱ ص ۱۱۱

○ انجیل تحریف کی وجہ سے قابل اعتماد نہیں رہی۔ ج ۱ ص ۱۱۱۔ انجیل میں صرف چند نصائح تھے اور تورات

کے بعض احکامات کی منسوخی تھی اس میں میراث و حدود و تعزیرات کے احکام نہیں تھے بلکہ تورات

کے احکام نافذ العمل تھے۔ ج ۱ ص ۱۱۱ موجودہ انجیلیں چار ہیں (۱) انجیل متی (۲) انجیل مرقس (۳) انجیل لوقا

انجیل یوحنا ج ۱ ص ۱۱۱ و ص ۱۱۱

○ انجیل اپنے وقت میں نافذ العمل تھی لیکن اب منسوخ ہے ج ۱ ص ۱۱۱ یہودی انجیل کے قائل نہیں تھے ج ۱ ص ۱۱۱

○ انجیل میں حضرت محمد مصطفیٰ کی نبوت اور حضرت علی کی ولایت کا تذکرہ ہے ج ۱ ص ۱۱۱

○ اولاد۔ اپنی اولاد کو قرآن کی تعلیم دینے کی فضیلت مقدمہ تفسیر ص ۱۱۱

○ حضورؐ نے فرمایا ہر نبی کی اولاد اپنی صلب سے ہے اور میری اولاد علی کی صلب سے ہے ج ۱ ص ۱۱۱

○ حضرت پیغمبرؐ نے فرمایا اولاد میری دل اور خشکی چشم ہے نیز باعث بردلی و بخل و موجب غم و حزن بھی ہے

ج ۱ ص ۱۱۱

○ عورت کے لئے اولاد کی تربیت کا ثواب کہ دودھ کا ایک گھونٹ پلانا اولاد اسمعیل میں سے ایک غلام

کے آزاد کرنے کے برابر ہے۔ ج ۱ ص ۱۱۱

○ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کا استدلال کہ حسین شریفین رسول اللہ کی صلبی اولاد ہیں ج ۱ ص ۱۱۱

○ لَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ ۖ إِنَّهُ كَانَ قَاتِلًا ۖ ج ۱ ص ۱۱۱۔ طلب اولاد ج ۱ ص ۱۱۱

○ عورت سے مجامعت کرتے وقت اگر بسم اللہ نہ پڑھی جائے تو پیدا ہونے والی اولاد میں شیطان شریک گناہ ج ۱ ص ۱۱۱

○ الْمَالُ وَالْبَنُونَ زِينَةُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا کی تفسیر چ کہت ج ۹ ص ۱

○ نیک لڑکیاں باقیات و صالحات میں سے ہیں ج ۹ ص ۱

○ إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ پت تفان ج ۱۴ ص ۱۷۷

○ اوقات نماز - اَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفِي الشَّامِ ۱۱ ہورج ص ۲۴

○ لَدَلُّوكَ الشَّمْسُ - پت بنی اسرائیل ج ۹ ص ۴

○ سَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ - ط ج ۹ ص ۲۱۹

○ اوقات نماز - ج ۱۳ ص ۱۴۳ ج ۱۴ ص ۱۵۴

○ اول مخلوق - اول مخلوق پر تفصیلی بحث مقدمہ تفسیر ص ۱۵۰ ج ۹ ص ۱۱۲

○ تفسیر برہان میں حضرت جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ عالم ازل میں اللہ نے مخلوق کو پیدا کر کے

ان کے سامنے ایک روشنی پیدا کی اور اس میں داخل ہونے کا حکم دیا پس سب سے پہلے حضرت محمد مصطفیٰ

اور ان کے بعد یکے بعد دیگرے آئمہ طاہرین علیہم السلام اور پھر ان کے شیعہ داخل ہوئے پس وہی سابقین

ہیں - ج ۱۳ ص ۱۹۷

○ اوس خنزرج - یہ دونوں عرب قبائل مدینہ میں آباد تھے اور یہودیوں کا قبیلہ بنی نضیر خنزرج کا حلیف تھا اور قبیلہ

قرظیہ اوس کا ہم قسم تھا ج ۱۳ ص ۱۴۱

○ اوس و خنزرج کی باہمی لڑائی ج ۱۳ ص ۱۱۳

○ تبع بادشاہ کا اوس و خنزرج کو مدینہ میں چھوڑنا - ج ۱۳ ص ۱۱۳

○ اولوالامر - إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللَّهُ الْآيَةُ پت مائدہ کی تفسیر ج ۱۲ ص ۱۲۹

○ اولوالامر کی بحث - ج ۱۵ ص ۱۸۵ ج ۱۶ ص ۲۵۹ ج ۱۴ ص ۵۵

○ اونٹ : اونٹ کا گوشت حضرت یعقوب علیہ السلام نے منت کے طور پر ترک کر دیا تھا - ج ۴ ص ۱

○ عربوں میں اونٹ کو خرید کر اس پر جوئے کے ذریعے جیت ہار کی بازی لگانے کا دستور تھا - ج ۵ ص ۱

○ شب معراج حضرت پیغمبر کی براق ابو جہل کے قافلہ کے پاس سے گزرا وہ گشہ اونٹ کی تلاش کر

رہے تھے ج ۹ ص ۲۵۸

○ شب معراج پیغمبر نے ایک اونٹوں کی قطار دیکھی جس پر صندوق لدے ہوئے تھے جبریل نے کہا یہ تیری

دفتر نیک اختر کا بہنیر ہے جب ایک اونٹ سے ایک صندوق کو اتار کر کھولا تو اس میں کتابیں اور

ہر کتاب میں حضرت علی علیہ السلام کے ایک ہزار فضائل درج تھے -

اولوالعزم پیغمبرؐ - ج ۳ ص ۱۳۲ ج ۱ ص ۲۵۷ وصال ج ۱ ص ۱۹۱ ج ۱ ص ۲۵۷

لفظ اہل کا بیان - ج ۲ ص ۲۱۲ پر لفظ اہل پر روشنی ڈالی گئی اور حضرت نوحؑ کے بیٹے اور بیوی کے استثناء کی وجہ بیان کی گئی ہے پس اہل اور اہل کی تحقیق ہو جانے کے بعد حضرت سارہ زوجہ ابراہیمؑ پر اہلبیت کے اطلاق کو انبیاء کی تمام بیویوں پر اہل بیت کے اطلاق کی دلیل نہیں قرار دیا جاسکتا - ج ۲ ص ۲۲۶ اور جناب رسالتؐ کے اہل بیت علیؑ و فاطمہؑ و حسنؑ و حسینؑ ہیں - بیویاں اور اصحاب اس میں شامل نہیں ہیں - ج ۱ ص ۱۹۲ پر عقلی و نقلی راہ میں سے ثابت کیا گیا ہے -

اہل الکتاب - اہل کتاب کی عورت سے متعہ جائز ہے ج ۵ ص ۵۲

اہل کتاب کے احکام ج ۳ ص ۲۵۷ و ص ۳۹۹ اہل کتاب میں سے ایمان لانے والے - ج ۲ ص ۴۲۱ -

ایشارہ کا بیان - ج ۱ ص ۲۵۳

ایمان کے ساتھ عمل ضروری ہے - مقدمہ تفسیر ص ۱۱

ایمان والوں کا سید و سرور علیؑ ہے - ج ۲ ص ۱۹۴ ج ۵ ص ۵۷۱ ایمان والوں کے تین گروہ ج ۱ ص ۱۱۱

ایذا پیغمبرؐ جنہوں نے فرمایا جس نے علیؑ کو ایذا دی اس نے مجھے ایذا پہنچائی - ج ۲ ص ۱۹۸

آپؐ نے فرمایا کسی نبی کو اتنی اذیت نہیں پہنچائی گئی جتنی مجھے پہنچائی گئی - ج ۵ ص ۵۷۱

آپؐ نے فرمایا جس نے علیؑ کو اذیت پہنچائی اس نے مجھے اذیت پہنچائی اور وہ قیامت کے دن میری یا نصرانی ہو کر اٹھے گا - ج ۵ ص ۱۲۷

ایذا رسولؐ گناہ ہے جس نے فاطمہؑ کو اذیت دی اس نے رسولؐ کو ایذا پہنچائی ج ۵ ص ۸۹

ایذا علیؑ ایذا رسولؐ ہے - ج ۱ ص ۲۱۳

ایلاہ کا بیان ج ۵ ص ۵۹

ایوبؑ - حضرت ایوبؑ کا ذکر ج ۹ ص ۲۴۴، حضرت لقمان حکیم، حضرت ایوبؑ کے بھانجے تھے اور بعض نے خالہ زاد

کہا ہے ج ۱ ص ۱۳۱ حضرت ایوبؑ کا مفصل ذکر ج ۱ ص ۹۴ تا ص ۱۰۳

حضرت ایوبؑ کے بارہ فرزند تھے جو دوبارہ زندہ کئے گئے - ج ۱ ص ۱۰۲

حضرت ذوالکفلؑ آپؐ کے شہزادے تھے جن کا نام بشیر تھا - ج ۱ ص ۱۰۳

بعض لوگوں نے حضرت ایوبؑ کو اولوالعزم پیغمبروں میں شامل کیا ہے ج ۱ ص ۳۷

آیت الکرسی کی فضیلت اور اس کے خواص - ج ۳ ص ۱۳۱



## آیت الکرسی کا غسل

بہر مطلب کے لئے چالیس دن کرنا ہے

- ۱۔ آیت الکرسی اس طرح پڑھے کہ دونوں ہاتھ کی دس انگلیاں ترتیب وار دس مقامات پر بند کرے۔ ابتداً دائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی سے اور آخر میں بائیں ہاتھ کا انگوٹھا۔ ۱۔ ہو ۲۔ القیوم ۳۔ نوم ۴۔ فی الارض ۵۔ باذنہ ۶۔ خلفہم ۷۔ شاء ۸۔ الارض ۹۔ حفظہما ۱۰۔ العظیم یشفع عندہ پڑھتے ہوئے دو عین کے درمیان مطلب خیر طلب کرے اور یہ علم ما کی دونوں میموں کے درمیان دفع شر طلب کرے پوری پڑھ لینے کے بعد ۳ بار سورہ الم نشرح ۳ بار توحید ۳ بار درود شریف پھر آسمان کی طرف دیکھ کر حاجت طلب کرے اور دس دفعہ سورہ الحمد پڑھے۔ اور ہر مرتبہ انگلیاں کھولتا جائے پہلے بائیں ہاتھ کا انگوٹھا اور آخر میں دائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی اور اوپر کی طرف ہموں تک مارے۔
- ۲۔ برائے ہلاک دشمن۔ صبح سویرے طلوع فجر کے وقت قبلہ رخ ہو کر ۲۱ مرتبہ آیت الکرسی پڑھے اور سات دن مسلسل پڑھے (کسی سے کلام کئے بغیر شروع کرے) یہ علم ما کی دونوں میموں کے درمیان ہلاکت دشمن کا ارادہ کرے۔
- ۳۔ برائے محبت۔ عمل سابق صرف یشفع عندہ کی دو نوعین کے درمیان محبوب کا تصور کرے۔
- ۴۔ نصف شب چار رکعت نماز حاجت ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد دس بار آیت الکرسی آخری سلام کے بعد یہ دعا۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاَدِلَّةِ ۱۰ بار کہے پھر کہے :- یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا مَنْ لَا تَاْخُذُہٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ اَسْئَلُکَ بِحَقِّ آیَةِ الْکُرْسِیِّ عِنْدَکَ اِنِّیْ اَعِیْتُ بِکَ مَا مَنَعَکَ بِکَ اَنْ تَنْتَوِیْنِیْ جَمِیْعَ مَا رِیْتُ وَمَا اَطْلُبُہٗ مِنْکَ رَاجِئٌ بِکَ اَنْ تَاْخُذَہٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ
- شریف ان شاء اللہ حاجت پوری ہوگی۔

جامعہ علمیہ

○ عبد اللہ بن ابی منافق کا بیٹا عبیدؓ کا اور سچا مومن تھا۔ ج ۱۳ ص ۲۴۵

○ ایک شخص نے پیغمبرؐ سے اپنے باپ کے متعلق پوچھا تو پیغمبرؐ نے فرمایا تیرا باپ فلاں ہے اور جو اس کا مشہور باپ تھا اس کا نام نہ لیا تو پس حضرت عمرؓ نے کہا ہم خدا و رسولؐ کی پناہ چاہتے ہیں گویا ہم ایسی بات نہیں

پر مانتے۔ ج ۵ ص ۱۴

بارہ نقیب بنی اسرائیل۔ ج ۵ ص ۶۴۔ بارہ امام مقدمہ تفسیر ص ۲۲۴۔ شب معراج بارہ دیکھے ج ۳ ص ۱۸۵  
ج ۵ ص ۶۵۔ ج ۲ ص ۱۶۹۔ ج ۲ ص ۲۲۱۔ بارہ مناقب ج ۵ ص ۱۴۵

باطل معبود اور جھوٹے امام و سر۔ سر و کار اپنے پیروں سے بنی رہیں گے۔ ج ۲ ص ۲۰۔ ج ۱۲ ص ۳۸

○ جھوٹے پیر اپنے مریدوں کے ہمراہ داخل جہنم ہوں گے۔ ج ۱۲ ص ۲۹۔ ج ۱۶ ص ۱۶

○ باطل خداؤں سے متفر کرنے اور حق کی طرف بلانے کے لئے حضرت ابراہیمؑ کا استدلالی رد یہ۔ ج ۱۳ ص ۵۲

○ قیامت کے دن سر و کاروں کو کہا جائے گا کہ اب مدد کے لئے ان کو بلاؤ جن کو پوجا کرتے تھے تو وہ جواب دیں گے کہ وہ اب بات نہیں سنتے ج ۱۳ ص ۱۶۴

○ پس قیامت کے دن باطل پرست پچھائیں گے۔ ج ۱۳ ص ۱۸۹

○ بارش۔ آسمان سے بارش برسا کر اللہ زمین کو زندہ کرتا ہے ج ۲ ص ۲۰۵۔ ج ۲ ص ۲۰۸۔ ج ۱۱ ص ۱۸۱

○ بارش کا پانی شہد اور عورت کے حق مہر سے حاصل کردہ کوئی چیز ملا کر درد شکم کا علاج ج ۴ ص ۱۱۱

○ بارش کے پانی کے فقہی احکام ج ۱ ص ۱۸۲۔ ج ۱ ص ۱۸۲

○ بارش سے پہلے ٹھنڈی ہوا بطور خوشخبری کے ہے۔ ج ۱۳ ص ۱۲۲

○ ایک سفر میں حضرت پیغمبرؐ کی دعا سے اللہ نے بارش نازل کی تو بعض منافقین نے کہا کہ یہ فلاں ستارے

کی برکت ہے ایسے لوگوں کی اللہ سرزنش کر رہا ہے۔ ج ۱۳ ص ۲۰۸۔ بارش کے لئے دعا ج ۶ ص ۶۶

باقیات صالحات۔ انسان اپنی زندگی میں کوئی ایسا نیک کام کرے جس کے آثار باقی رہیں تو وہ اس کے لئے باقیات و صالحات ہوں گے اور نیک اولاد بھی باقیات و صالحات میں شمار ہوتی ہے ج ۱ ص ۱۱۱۔ ج ۱ ص ۱۱۱

بت۔ واجب التعظیم چیزوں کی تعظیم کو ثابت پرستی نہیں ہے۔ ج ۲ ص ۲۰۸۔ ج ۳ ص ۳۱

○ بت پرستی شرک ہے اور شرک ظلم ہے پس عہدہ امامت ظالم کو نہیں مل سکتا ج ۲ ص ۱۴۲

○ عمرو بن لُحی خزاعی پہلا شخص ہے جس نے کعبہ میں بت لا کر رکھے اور پہلا بت جو کعبہ میں رکھا اس کا نام پہل

تھا اور یہ بت وہ شام سے بنوا کر لایا تھا۔ ج ۲ ص ۱۴۲۔ ج ۲ ص ۱۴۲

○ کفار کا دستور تھا کہ بتوں کے لئے اپنی آمدنی میں سے ایک حصہ مقرر کر لیتے تھے۔ ج ۵ ص ۲۵۵

○ قوم صالح کے پاس سترت تھے جن کی وہ پوجا کرتے تھے ج ۲۸ ناقہ اس پتھر سے پیدا ہوئی جس کی وہ عزت کرتے تھے ج ۴۹

○ قوم نوح کی بت پرستی ج ۹۹ اذر کی بت فروشی ج ۵ ص ۲۳۲

○ جس نے ایک لمحہ بھر کے لئے بھی بت پرستی نہیں کی وہ ذات علی ہے ج ۱۲

○ ایسی چیزوں کی پرستش سے ممانعت جو نہ نفع دیں اور نہ نقصان اور وہ بت ہیں ج ۱۵۵

○ برادر محشر بے جان بت بھی بول کر اپنے پرستاروں سے بیزاری کریں گے ج ۱۶

○ حضرت ابراہیم نے دعا مانگی تھی اے اللہ مجھے اور میری اولاد کو بت پرستی سے محفوظ رکھ ج ۱۵۸

○ کعبہ سے حضرت علی کی بت شکنی ج ۹ ص ۱۲۱ - بت پرستی کی مذمت ج ۱۲ ص ۲۲۵

○ حضرت ابراہیم نے قوم کو بت پرستی سے منع کیا تو وہ نہ رکنے پس عید کے دن باہر گئے تو آپ نے

تمام بتوں کو توڑ دیا اور تیسہ بڑے بت کے کندھے پر رکھ دیا جب انہوں نے واپس آکر پوچھا تو

آپ نے فرمایا یہ کام اس بڑے بت کا ہے اگر وہ بولی سکتا ہے تو اس سے پوچھ لو ج ۹ ص ۱۲۱ تا ص ۲۳۲

○ عرب کعبہ میں نصب شدہ بتوں پر عنبر و کستوری مل دیا کرتے تھے پہلے یغوث کا پھر یعوق کا اور

سب سے آخر میں نسر کا سجدہ کرتے تھے ج ۴ ص ۱۱۲ بت پرستوں کا انجام ج ۱۵۸

○ کفار نے کہا آپ ہمارے لات و معزی کا ذکر چھوڑ دیں تو ہم آپ سے مزاحمت نہ کریں گے ج ۱۵۵

○ بروایت ابن مسعود مکہ میں ۳۶۰ بت تھے ج ۱۵۴

○ کفار نے کہا تھا کہ ہم بتوں کو اللہ سمجھ کر ان کی عبادت نہیں کرتے بلکہ یہ برگزیدگان خدا کی تصویریں اور

مورتیاں ہیں پس ان کو تقرب بارگاہ خداوندی کا باعث سمجھ کر ان کی عبادت کرتے ہیں ج ۱۲ ص ۱۲۱

○ بچھو - موت کافر کے لئے سانپ و بچھو کے ڈسنے سے بھی زیادہ تکلیف دہ ہوتی ہے ج ۹

○ حالت احرام میں ناگ اور بچھو کو مارنا جائز ہے اور اس پر ایک نبی نے لعنت کی تھی ج ۱۶ ص ۱۶

○ سورہ نمل لکھ کر گھر میں رکھنے سے بچھو نکل جاتے ہیں ج ۲۲ ص ۲۲۲

○ بچھو کے کاٹے پر سورہ الطور دم کرنا مفید ہے ج ۱۲ ص ۱۳۴

○ بحیرہ کی تشریح ج ۵ ص ۱۶۴ و ص ۱۶۴ ج ۲۰

○ بخشش - اللہ جسے چاہے بخش دے ج ۴ ص ۴

○ بخشش کی طرف قدم بڑھاؤ ج ۴ ص ۴ - پہلوں کی بخشش ج ۵۳

○ مقامات مغفرت ۱ - ماں باپ کی خدمت ۲ - مقام عزت پر دعائے مغفرت ۳ - لیلۃ القدر ج ۳ ص ۳

بخشش کی امید سچ ۱۳ ص ۱

بخشش نصیر - ج ۳ ص ۱۴۶ - بنی اسرائیل کی سرکشی کے نتیجہ میں ان پر بخشش نصیر کو مسلط کر دیا گیا - ج ۳ ص ۱۴۸ ج ۱ ص ۱۱

درج ۱ ص ۱

بخل - جنت کے تیسرے دروازے پر لکھا ہوا ہے - جھوٹوں بخیلوں اور ظالموں پر لعنت

- حرص اور بخل شہوت کی دو فرعیں ہیں - ج ۲ ص ۱۴۲ بخل کرنے والے کا اللہ پر بھروسہ نہیں ہوتا ج ۳ ص ۱۵۹
- بخیل بُرا انسان ہے ج ۳ ص ۱۶۳ بخیل اللہ سے دور اور لوگوں سے دور ہوتا ہے ج ۴ ص ۱۶۹
- مانع الزکوٰۃ کو بخیل کہا گیا ہے ج ۴ ص ۱۶۹ یہودیوں کو بخل اور لعنت کے عذاب میں گرفتار کیا گیا - ج ۵ ص ۱۷۳
- حضرت لوط کی قوم بخیل تھی پس مہانوں کو روکنے کے لئے انہوں نے غیر فطری فعل مشروع کر دیا ج ۵ ص ۱۷۵
- خروج نہ کرنے کی رغبت شیطان دلاتا ہے - ج ۶ ص ۱۷۱
- بخیلوں اور ذخیرہ اندوزی کرنے والوں کو عذاب کی دھمکی ہے - ج ۶ ص ۱۷۱

○ بخل منافق کی علامت ہے ج ۶ ص ۱۷۳

○ ایک فرشتہ ہے جس کی ڈیوٹی یہ ہے کہ بخیل پر بدعا کرتا ہے ج ۶ ص ۱۷۳ ج ۱ ص ۲۵

○ بخل اور اسراف سے ممانعت ج ۹ ص ۲۴۲ معاشی عدم توازن بخل ہی کی بدولت ہے ج ۹ ص ۲۶۱

○ بخل کی مذمت پچھلے ج ۹ ص ۲۴۵ - بخل ایک عذاب ہے ج ۹ ص ۲۴۵ ج ۱ ص ۲۵۳ ج ۱ ص ۲۵۳

○ رزق وسیع ہوتے ہوئے نمک دروٹی پر قناعت کرنا بھی بخل اور کجیوسی ہے - ج ۱ ص ۲۸۶

○ قارون اپنی ذات کے لئے بھی بخیل تھا - ج ۳ ص ۲۵۳

○ اہل وعیال اور قریبیوں پر بخل کرنا ایسا گناہ ہے جو قار کو ختم کر دیتا ہے - ج ۳ ص ۲۵۳

○ بخل مہلکات میں سے ہے ج ۱ ص ۲۸۱ - فتح مکہ کے بعد ہند مادرِ معادیہ نے بوقت بیعت ابرسفیان کے بخل کا شکوہ

کیا - ج ۱ ص ۲۸۱ بخل اور شرح کا بیان ج ۱ ص ۲۸۱

○ بخل کا انجام بد - ج ۱ ص ۲۸۱ - سخی نوجوان سن رسیدہ عابد بخیل سے بہتر ہے ج ۱ ص ۲۸۱

بداء - یَمْحُوا اللَّهُ مَآئِشًا وَيَنْبِتُ الْخَرْجَ ج ۲ ص ۲۸۵ ج ۵ ص ۱۹ ج ۱ ص ۲۸۵ ج ۱ ص ۲۸۵

بدعت - ابن تیمیہ نے حضرت علی علیہ السلام کی یومیہ ایک ہزار رکعت کو بدعت کہا اس کے جواباً مقدمہ تفسیر ص ۱۸۵

کفر و بدعت خواہش نفس کی فروعات میں سے ہیں ج ۱ ص ۲۸۵

○ اسْوَدَّتْ وُجُوهُهُمْ پے آلِ عمران بدعت ایجاد کرنے والے اور خواہش پرست لوگ مراد ہیں ج ۱ ص ۲۸۵

○ تاریخ الخلفاء میں بدعات کو اولیات کا نام دیکر بدعتی لوگوں کی نشاندہی کی گئی ہے - ج ۵ ص ۱۸۵



**بدعات - ج ۵ ص ۱۵۵ و ۲۶۶ ج ۱۳۲ - بدکار کو سزا اس کے گناہ کے برابر ملے گی ج ۱۵۹**

○ ہر بدکاری و برائی کا انجام بھگتیں گے وہ جنہوں نے حضرت علیؑ کا حق غصب کیا ج ۲۵۵ برائی ص ۲۳۹

○ گناہوں کی تفصیل ج ۱ ص ۱۱ برائی پر ناراض ہونا مومن کی شان ہے ج ۲۱۴

○ برائی کے ارادہ سے کچھ نہیں لکھا جاتا بلکہ جب برائی کرے تو صرف ایک لکھی جاتی ہے اور توبہ کرے تو وہ بھی ختم

ہو جاتی ہے ج ۱۳ ص ۱۱۱ بدگمانی گناہ کبیرہ ہے ج ۱۳ ص ۱۱۱

**برگزیدہ خواتین - حضرت مریمؑ کا ذکر ج ۲ ص ۱۱۹ - انتخاب مریم و دیگر برگزیدہ عورتیں ج ۳ ص ۲۲۸**

○ چار عورتیں محدثہ تھیں یعنی جن سے ملائکہ کلام کرتے تھے ۱، سارہ ۲، مادر موسیٰ ۳، مریم ۴، فاطمہ ج ۵ ص ۴۲

**بروج - سورج اور چاند کا دورہ ج ۵ ص ۲۱۲ جَعَلْنَا فِي السَّمَاءِ بُرُوجًا ۱۱**

○ زمانہ طالب علمی میں علم ہیئت کا شوق ج ۹ ص ۱۱۱ جَعَلْنَا فِي السَّمَاءِ بُرُوجًا ۱۱ فرقان ج ۱ ص ۱۸۴

○ قَدَرْنَا مَنَازِلَ ۱۲ یسین ج ۱ ص ۱۱۱ رَبِّ الْمَشَارِقِ ۱۲ صفت مشارق کی تشریح ج ۲ ص ۲۳۳

○ بروج میں اثرات ج ۱ ص ۱۱۱ رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ ۱۲ رحمن ج ۱ ص ۱۸۱

○ وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوجِ ۱۲ بروج ج ۱ ص ۱۹۵

**سورہ برأت کے فضائل - ج ۵**

**برزخ - عالم برزخ کا حال - ج ۵ ص ۱۵۵ ج ۱ ص ۱۱۱ ج ۱ ص ۹۱ و ۵۵**

○ قیامت کے لئے اٹھنے کے وقت عالم برزخ ایک گھنٹہ معلوم ہوگا ج ۱ ص ۱۱۱ ج ۱ ص ۴۴

**برابری کی نفی - جب اللہ کی مخلوق ایک دوسری کی برابری نہیں کر سکتی تو اللہ کے برابر کون ہو سکتا ہے ج ۱ ص ۲۹۹**

○ عورت و مرد کی برابری کا دعویٰ صرف شہوانی خواہشات کی پیداوار ہے ج ۱ ص ۱۱۱

○ اللہ کو چھوڑ کر اس کی مخلوق کو پکارنا درست نہیں ج ۱ ص ۲۶۱

**برہمنہ - جنت کے دوسرے دروازہ پر تحریر ہے جو بروزِ محشر برہمنی سے بچنا چاہیے تو وہ دنیا میں برہمنہ جسم لوگوں**

**کو خوشنودی خدا کے لئے لباس پہنائے ج ۲ ص ۵۶ - فتح مکہ کے بعد کعبہ کا برہمنہ طواف ختم ہوا ورنہ اس سے**

**پہلے لوگ برہمنہ طواف کرتے تھے - ج ۱ ص ۱۵۵**

○ تیسیویں روزہ کا ثواب تمام امت محمدیہ کے برابر برہمنہ لوگوں کو لباس پہنانے کے برابر ہے ج ۳ ص ۲۲۲

**بروزِ محشر لوگ قبروں سے برہمنہ محشور ہوں گے - ج ۱ ص ۱۱۱**

براق۔ براق کا علیہ ج ۲۵ بڑھا پانچم کر ذیل تدرین حصہ ہے۔ ج ۱ ص ۱

بسم اللہ۔ بسم اللہ کا نقطہ علی ہے ج ۱ ص ۱ فضائل بسم اللہ ص ۱۸ بسم اللہ الرحمن الرحیم

سولہ سورہ برأت کے ہر سورہ کا جزو ہے ج ۲ ص ۲ بسم اللہ کو جہر سے پڑھنا مومن کی نشانی ہے ج ۲ ص ۲۳

○ بسم اللہ سورہ برأت کا جزو نہیں ہے ج ۱ ص ۱ حلال عورت سے جماعت کے وقت بسم اللہ پڑھنی چاہیے ورنہ

○ اولاد میں شیطان شریک ہوتا ہے ج ۱ ص ۱۸ ج ۱ ص ۱۸ جب حضور نماز پڑھتے تھے تو قریشی جمع ہو جاتے

تھے پس جب آپ بسم اللہ کو آواز سے پڑھتے تھے تو وہ بھاگ جاتے تھے۔ ج ۱ ص ۲۵

○ شب معراج حضرت پیغمبر نے جنت کی چاروں نہروں کے منبع کو دیکھا ایک ستون پر بسم اللہ الرحمن الرحیم

تحریر تھا۔ بسم اللہ کے میم کے حلقہ سے پانی کی نہر لفظ اللہ کے ہا کے حلقہ سے دودھ کی نہر رحمن کی میم کے حلقہ سے

شہد کی نہر اور رحیم کی میم کے حلقہ سے شراب کی نہر جاری تھی اور بسم اللہ کے باء پر لکھا تھا جو دنیا میں (ہر جائز

کام کے لئے) بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھے گا یہ چاروں نہریں اس کو عطا ہوں گی۔ ج ۱ ص ۱۹ ج ۱ ص ۱۹

بسم اللہ کا عمل: فتح مندی اور کامیابی کے لئے۔

شرف آفتاب میں بسم اللہ کا مربع پڑ کر کے پاس رکھے۔

۷۸۶

بسم	اللہ	الرحمن	الرحیم
الرحمن	الرحیم	بسم	اللہ
الرحیم	الرحمن	اللہ	بسم
اللہ	بسم	الرحیم	الرحمن

○ اور اس کی پشت پر اس کے ابجدی اعداد کا

مربع پڑ کر جس کی ابتداء ۱۸۹ سے ہوگی۔ اور

طبعی ترتیب سے پڑ کر نامہ گو شک و زعفران و

گلاب سے پڑ کرے۔

○ ۷۸۶ دفعہ روزانہ آیت شریفہ کا ورد بھی کرے اور

۱۳۲ دفعہ درود شریف بھی روزانہ پڑھے۔

فتح کے دروازے کھلیں گے۔ انشاء اللہ

اور سابق مربع طبعی چال سے بھی پڑ کیا جاسکتا ہے

○ ہر مقصد کے لئے؛

باشرائط وحدت مکان وحدت زمان اور باطہارت جسم و روح و باطہارت لباس و مکان ۱۲ رات مسلسل

پڑھے بسم اللہ الرحمن الرحیم بحق بسم اللہ الرحمن الرحیم ۷۸۶ مرتبہ ابتداء جمعہ سے کرے۔

○ ہر روز ۵۷ دفعہ بسم اللہ الرحمن الرحیم اور بعد میں ۱۱۵ دفعہ درود شریف پڑھنے سے ہر دعا مستجاب ہوگی۔

○ اگر بطور ورد کے ۱۵۰ دفعہ روزانہ بسم اللہ شریف پڑھی جائے تو خداوند کریم اس کو باطنی علوم عطا فرمائے گا اور لوگوں میں اس کا وقار زیادہ ہوگا۔ (کشکول)

بشر - وَلَوْ جَعَلْنَاهُ مَلَكًا لَجَعَلْنَاهُ رَجُلًا يَرَىٰ ۖ يَعْنِي اِگر ہم کسی فرشتے کو بھی نبی بنا کر بھیجتے تو اس کو بھی بشکل انسانی بھیجتے اور یہ لوگ پھر بھی بہانا بناتے کہ ہم کسی بشر کو نبی نہیں مانتے۔ گویا کفار کے اذہان میں بشریت اور رسالت کے درمیان منافات ان کو راجح حق اختیار کرنے سے ہمیشہ روکتی رہی ہے،

ج ۵ ص ۱۹۴

○ دعوت نبوت کو ٹھکرانے کا بہانہ یہی تھا کہ یہ تو بشر میں حج ص ۲۰۳، ج ۱۴ ص ۲۱، حج ص ۶، ج ۱ ص ۱۷۶

ج ۱ ص ۵۸، ج ۱ ص ۳۸، ج ۱ ص ۲۰۸

○ حضرت پیغمبر کی وضاحت ج ۹ ص ۷۲ بشریت و رسالت ج ۹ ص ۷۲ ج ۱ ص ۱۳  
○ رسولؐ اور بشر ج ۱ ص ۲۱۶ مسئلہ نور و بشر ج ۱ ص ۱۲

○ هُوَ الَّذِي خَلَقَ مِنَ الْمَاءِ بَشَرًا ۖ وَالْخَالِ فِيهِ فَرْقَانِ تَفْسِيرُ ۱۸۳

○ وہ بشیر جو یوسف کی خبر لایا۔ بشیر کا یوسف کو خبر دینا۔ سچ ثابت

نقص علی - مقدمہ تفسیر ص ۱۲ ج ۱ ص ۱۵۲ - حضرت پیغمبر کا خطبہ ختم ہوا تو ایک نو بصورت شخص نمودار ہوا

اور اس نے کہا آج پیغمبرؐ نے ایک ایسی گرہ باندھی ہے جس کو سوائے کافر کے کوئی نہ کھولے گا حضرت  
عمرؓ نے پیغمبرؐ سے اس کا ذکر کیا تو آپؐ نے فرمایا وہ کہنے والا جبرئیل تھا۔ ج ۵ ص ۳۵

○ تاویل قرآن کے مطابق جہاد کرنے والے علیؑ تھے ج ۵ ص ۱۲۶

○ حالت رکوع میں انگلی دینیہ پر اعتراض اور اس کا جواب ج ۵ ص ۱۳۲

○ علی صدیق اکبر اور فاروق اعظم ہے سچ ص ۱۱۹

○ علی سے محبت کرنا مومن کی نشانی ہے اور علی سے بغض منافق اور دلدل الحرام کی نشانی ہے ج ۲ ص ۵۲

○ ملکہ بلقیس کا ذکر۔ ج ۱ ص ۲۳۷

○ بلال مؤذن رسول - ج ۱۳ ص ۱۰۵

○ بلعم بن باعور - ج ۶ ص ۱۳۱

بندر - پھلی کا شکار کرنے والے بنی اسرائیل بندروں کی شکلوں میں مخ ہو گئے تھے ج ۱ ص ۱۲۸ ج ۱ ص ۱۵۲ ج ۱ ص ۱۵۹ و ص ۱۵۸  
○ بعض لاندہب لوگوں کا خیال ہے کہ انسان کی ابتداء بندر سے ہے اور اس کی تردید ص ۱۵۸

بنو امیہ - حضرت پیغمبر نے خواب میں بنو امیہ کو اپنے منبروں پر سوار دیکھا تو پریشان ہوئے - ج ۱ ص ۲۱۴  
○ شجر ملعونہ کی تفسیر ج ۹ ص ۲۸

بنی اسرائیل - بنی اسرائیل کو خطاب ج ۱ ص ۱۹ بنی اسرائیل برفنا خداوندی - ج ۲ ص ۱۴۵

○ ردیت خدا کا سوال ج ۱ ص ۱۱۱

○ واقعہ قتل اور اس کا انجام ج ۲ ص ۱۲۳ بنی اسرائیل کی بدعنوانیاں ج ۲ ص ۱۶۱ مسلمانوں کیسے درس عبرت ج ۱ ص ۱۶۴

○ بنی اسرائیل نے ایک گھنٹہ میں صبح کے وقت ۴۳ بنی قتل کئے اور جب نیوکوں کی ایک سو بارہ افراد پر مشتمل جماعت نے ان کو اس فعل سے روکا تو بعد دوپہر اسی دن ان سب کو بھی قتل کر دیا گیا ج ۳ ص ۲۵۸

○ نقبا بنی اسرائیل اور عروج بن عنق ج ۵ ص ۴۴ علماؤ امتی کا نبیاء بنی اسرائیل ج ۵ ص ۸۶

○ بنی اسرائیل کو ہدایت ج ۵ ص ۹۲ کتاب اللہ میں اپنی طرف سے اضافہ کرتے تھے ج ۲ ص ۱۲۸

○ بنی اسرائیل کے لئے آسمان سے ماندہ نازل ہوا ج ۵ ص ۱۸۲ بنی اسرائیل سے امت اسلامیہ کو تشبیہ ج ۱ ص ۲۱۴ ج ۵ ص ۸۸

○ گو سالہ پرستی اور حضرت موسیٰ کا غصہ - ج ۱ ص ۹۹ بنی اسرائیل پر پہاڑ کو بلند کیا گیا - طاؤس یانی نے یہ سوال

کیا تھا کہ وہ کون سا پرندہ ہے جو صرف ایک دفعہ اُڑتا ہے اور حضرت محمد باقر علیہ السلام کا جواب ج ۱ ص ۱۱۲

○ بنی اسرائیل کے فسادات ج ۱ ص ۱۲۹ حضرت امام زین العابدین نے فرمایا بنی امیہ میں میری زندگی ایسی

ہے جیسی بنی اسرائیل کی زندگی تھی فرعونی دور میں - ج ۱ ص ۳۹ ص ۴۲

○ حضرت موسیٰ کی دعا کہ ہارون کو میرا ساتھی قرار دے - ج ۱ ص ۱۴۵

○ بنی اسرائیل کو سرزنش - ج ۱ ص ۱۹۳ - فرعون سے حضرت موسیٰ کا مکالمہ ج ۱ ص ۱۹۳ ص ۱۹۴

بوڑھا - والدین کا نافرمان - قاطع الرحم متکبر اور بوڑھا زنا کار جنت کی بونہ سونگھیں گے ج ۱ ص ۲۰۲

بہلول تائب کا واقعہ - ج ۲ ص ۱۵۱

مبصر یا - امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ حیوانوں میں سے تین حیوان جنت میں جائیں گے (۱) بلعم باعور

کی گدھی، اصحاب کہف کا کتا اور ایک ظالم سپاہی کے بچے کو پھر کھانے والا مبصر یا - ج ۱ ص ۱۳۲

بیعت - حضرت قائم آل محمد ظہور فرمائیں گے تو جبرائیل ان کی بیعت کریں گے اور انسانوں میں سب سے

پہلے تین سو تیرہ آدمی آپ کی بیعت کریں گے جو بادل کے ٹکڑوں کی طرح فوراً اُن کے پاس جمع ہو جائیں گے۔

ج ۲ ص ۱۹۳

○ بروز غدیر خطبہ پیغمبرؐ کے بعد لوگوں نے حضرت علیؑ کی بیعت کی اور تین روز تک بیعت کا سلسلہ جاری رہا۔

ج ۵ ص ۲۴

○ ظہور امام کے وقت مخلص شیعہ دوبارہ زندہ ہو کر ان کی بیعت کریں گے ج ۲ ص ۲۰۹

○ حضرت علیؑ کو ابو بکر کی بیعت کے لئے کہا گیا تو آپ نے قبر رسولؐ کو مخاطب کر کے کہا - يَا بَنِي الْعِمِّ اِنَّ

الْقَوْمَ اسْتَغْفُوْنِيْ ج ۲ ص ۹۵ د ج ۹ ص ۹۸ و ص ۱۹۹

○ بیعت حدیبیہ ج ۳ ص ۶۸، بیعت رضوان ج ۳ ص ۷۲ فتح مکہ کے بعد طلقاء کی بیعت ج ۳ ص ۲۴

**البیت المعمور** : بعض روایات میں ہے کہ قرآن ماہ رمضان میں بیت المعمور پر اترے اور پھر  
مُتَقَرَّرًا مُتَقَرَّرًا اَتْرَا رَا - ج ۲ ص ۲۳ ج ۱۲ ص ۱۵۲

○ فرشتے ہر سال البیت المعمور کا حج کرتے ہیں ج ۲ ص ۲۶۱ - البیت المعمور میں ایک نور کی تختی ہے جس پر محمد

علی حسن حسین اور باقی ائمہ اور قیامت تک ہونے والے تمام شیعوں کے نام درج ہیں اور فرشتے اوقات

نماز میں ان کے لئے دعائے خیر و برکت کرتے ہیں ج ۲ ص ۲۶۱

○ مسجد اقصیٰ سے مراد بیت المعمور ہے - ج ۱ ص ۷

○ وَاسْأَلْنِيْ مَنْ اَرْسَلْنَا الْوَحْيَ زُخْرُفِ بیت المعمور پر حضورؐ کا نماز پڑھانا اور پوچھنا کہ تم کس طرح مبعوث

برسالت ہوئے ہو تو انہوں نے جواب دیا کہ توحید و نبوت کے بعد ولایت علی بن ابی طالب کے اقرار کے بعد

ہم مبعوث بنوت ہوئے ج ۱ ص ۲۳۹

○ البیت المعمور چوتھے آسمان پر کعبہ کی سیدہ میں ہے ملائکہ کی عبادت گاہ ہے - ج ۳ ص ۱۳۵

○ بمیر معونہ - ج ۲ ص ۷۶ - شہدائے بمیر معونہ کا واقعہ ج ۲ ص ۸۱ و ص ۸۲

○ بیت المقدس - بیت المقدس کی بنیاد حضرت داؤد علیہ السلام نے رکھی تھی - ج ۲ ص ۱۱۴

○ بیت المقدس قبلہ اول تھا - ج ۲ ص ۱۸۶ و ص ۱۶۹ ج ۲ ص ۲۶۲

○ ہجرت کے بعد بھی کچھ عرصہ تک مسلمانوں کا قبلہ رہا ج ۲ ص ۱۹

○ کیا بیت المقدس زمین پر پہلی عبادت گاہ ہے ؟ ج ۲ ص ۱۳

○ جس کنوئیں میں یوسفؑ کو بھائیوں نے گرایا تھا بعض کہتے ہیں وہ بیت المقدس کا کنواں تھا ج ۲ ص ۱۳

○ باپ کی وصیت کے مطابق حضرت یوسفؑ نے حضرت یعقوبؑ کو بیت المقدس میں دفن کیا ج ۲ ص ۸۵



- شب معراج حضورؐ نے بیت المقدس کی سیر کی
- بعض مفسرین نے مسجد اقصیٰ سے مراد بیت المقدس لیا ہے
- بیت المقدس کو خراب کیا گیا ج ۹ ص ۱۲۳
- حضرت زکریاؑ کی عبادت گاہ بیت المقدس تھی ج ۹ ص ۲۵
- فرعون نے خواب میں دیکھا تھا کہ بیت المقدس کی جانب سے ایک آگ اٹھی جس نے مصر کا رخ کیا اور چھا گئی اور اس نے تمام قبیلوں کے گھروں کو جلا کر خاکستر کا ڈھیر کر دیا اور بنی اسرائیل کو کچھ گزند نہ پہنچا۔ اس کے درباریوں نے یہ تعبیر دی کہ اس شہر سے ایک آدمی نروج کرے گا جو اہل مصر کی ہلاکت کا موجب ہوگا ج ۹ ص ۲۸
- ایک دفعہ ایرانیوں نے رومیوں کو شکست دیکر بیت المقدس پر قبضہ کر لیا مگر آئندہ جنگ میں رومیوں نے ایرانیوں پر فتح پائی اور بیت المقدس پر قبضہ کر لیا اور یہ بعینہ اسی دن ہوا جب جنگ بدر میں مسلمانوں نے قریش مکہ پر فتح پائی ج ۱۳ ص ۱۲۹
- بیت المقدس کی تعمیر ج ۱۳ ص ۲۲۹

## پ

پچاس نمازیں - گذشتہ امتوں پر پچاس نمازیں واجب تھیں ج ۳ ص ۱۸۴

پیشین گوئی - حضرت عیسیٰؑ نے فرمایا تھا کہ میں بتا سکتا ہوں جو کچھ تم کھاؤ گے اور گھروں میں ذخیرہ کرو گے۔

پیشین گوئی ج ۳ ص ۲۳۹

- حضرت یوسفؑ کی پیشین گوئی کرنا - ج ۱۹ ص ۱۹
- حضرت یوسفؑ نے بوقت وفات تمام اولاد یعقوب کو وصیت کی تھی کہ قبیلوں کی طرف سے تم پر صواب آئیں گے اور موسیٰ بن عمران کی بدولت ہی تم کو خلاصی نصیب ہوگی۔ اس وقت ان کی کل تعداد اسی تھی
- تمہی پس لوگوں نے اپنی اولادوں کا نام عمران اور مہر موسیٰ رکھنا شروع کر دیا۔ چنانچہ حضرت موسیٰؑ کی تشریف آوری سے پہلے پچاس بھوٹے موسیٰ بن عمران گذر چکے تھے ج ۲ ص ۱۵۲ تا ص ۱۵۴
- حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے پیشین گوئی کی تھی کہ میرے بعد نبی آئے گا جس کا نام احمد ہوگا ج ۱۴ ص ۱۵

پیکار - غیر اللہ کو پکارنا ناجائز ہے ج ۱۴ ص ۱۹

پیشین گوئی - جنگ احد کے بعد جب مدینہ میں نبی کریمؐ کی خبر وفات پہنچی تو جناب خاتون جنت پٹی ہوئی باہر آئیں چنانچہ

تمام زنان ہاشمیہ شہتی اور نوہ کرتی ہوئی باہر نکلیں ج ۴ ص ۲۵

پانی پینا۔ بسم اللہ پڑھ کر پانی پینا چاہیے ج ۱ ص ۱۹۔ تین سانس میں پینا چاہیے ج ۱۳ ص ۲۰۳

○ جنت کے دوسرے دروازے پر لکھا ہے اگر قیامت کی پیاس سے بچنا ہے تو پیاسوں کو پانی پلاؤ ج ۴ ص ۲۵

○ پرندہ۔ حرم کی حدود میں آئے ہوئے پرندہ کو امان ہے جب تک حرم سے نکل نہ جائے ج ۴ ص ۱۸

○ پرندوں میں حلال وہ ہیں جن میں چار صفات پائی جائیں ۱۔ درندہ نہ ہو ۲۔ اڑنے میں پر مار کر اڑتا ہو۔

۳۔ دانہ بھرنے کی اس کے اندر تھیلی ہو ۴۔ اس کے حرام ہونے پر نفی نہ ہو ج ۵ ص ۲۵

○ وہ کوئی پرندہ ہے جو صرف ایک دفعہ اڑا ہے؟ جواب۔ کوہ طور ج ۶ ص ۱۱۲

○ قیدی نے حضرت یوسف سے پوچھا تھا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے میرے سر پر طبق طعام ہے۔

اور گوشت خور پرندے اس سے کھاتے ہیں ج ۵ ص ۲۵

○ حضرت موسیٰ و خضر نے دریا کے کنارے ایک پرندہ دیکھا تھا۔ خطاف یا تیر ج ۵ ص ۲۳

○ پرندے نے چوچ میں پانی لیا۔ مشرق کی طرف پھینکا اور پھر لیا اور مغرب کی طرف پھینکا پھر آسمان کی طرف

پھینکا اور آخر میں زمین کی طرف ڈالا۔ دونوں نبی موسیٰ و خضر حیران تھے کہ ایک فرشتہ بشکل آدمی

نمودار ہوا اور وہ پوچھی انہوں نے بیان کی اور اس ملک نے جواب دیا اس کا مقصد یہ ہے کہ وہ علفیہ

کہہ رہا ہے مجھے اس ذات کی قسم جس نے مشرق کو مشرق اور مغرب کو مغرب بنایا آسمان کا زمین

شامیانہ اور زمین کا خاک کی فرشتے بچھایا وہ آخری زمانہ میں ایک نبی بھیجے گا جس کا نام محمد ہوگا اور

اس کا ایک دھی ہوگا جس کا نام علی ہوگا۔ تم دونوں کا علم اس کے علم کے مقابلہ میں ایسا ہے جس

طرح قطرہ آب بھرے سمندر کے مقابلہ میں ج ۶ ص ۲۳۶

○ کوئی پرندہ اس وقت شکار ہوتا ہے جب ذکر خدا کو بھول جائے ج ۹ ص ۳۲

○ حضرت داؤد کی تسبیح میں جو ابی طور پر مہاڑ اور پرندے بھی تسبیح پڑھتے تھے ج ۹ ص ۲۴۲ ج ۱۱ ص ۲۴۲ ج ۱۲ ص ۸۳

○ حضرت داؤد سلیمان پرندوں کی زبانیں جانتے تھے۔ ج ۱۲ ص ۲۳

○ حضرت سلیمان کے تخت پر پرندے پر پھیل کر سایہ کئے رہتے تھے۔ ج ۱ ص ۲۳۲

○ ہدھد کی غیر حاضری اور تادیبی بھڑکی۔ ج ۱ ص ۲۳۲

○ ہدھد کا واپس آکر حضرت سلیمان کو ملکہ بلقیس کی حکومت کی اطلاع دینا ج ۱ ص ۲۳۸

○ پرندوں کا ہوا میں پرواز کرنا صنعت پروردگار کا عظیم کرشمہ ہے۔ ج ۱ ص ۲۳۸

○ حاملین عرش چار فرشتے ہیں ایک بشکل انسانی انسانوں کے لئے رزق طلب کرتا ہے اور دوسرا بشکل

مرغ پرندوں کے لئے طالب رزق ہے تیسرا شکل شیر جو درندوں کے لئے طالب رزق ہے چوتھا شکل  
 ○ بیل جو عام چوپایوں کے لئے طالب رزق ہے۔ ج ۹ ص ۹۲

پیر و مرید۔ برز قیامت جھوٹے پیر و مرید ایک دوسرے سے بیزار ہوں گے۔ ج ۲ ص ۱۸ ج ۵ ص ۱۲ ج ۱۱ ص ۱۱

○ ہر پیر و کار اپنے امام و مرشد کے پیچھے جہاں وہ جائے گا یہ بھی جائے گا ج ۹ ص ۱۱  
 ○ مشرکین کو اپنے خداؤں (باطل معبودوں) سمیت جہنم میں داخل کیا جائے گا ج ۹ ص ۲۵۳

○ پیر پرستوں کا رویہ ج ۱۸ ص ۱۲

پیشاب پاخانہ۔ جب موسیٰ نے عصا پھینکا تو فرعون کا پاخانہ نکل گیا۔ ج ۶ ص ۱۹ ج ۱۹ ص ۱۹

○ حرام جانور کا پیشاب اور پاخانہ نجس ہوا کرتے ہیں۔ ج ۳ ص ۳

لوپ پادری۔ نجاشی نے ماریہ قبطیہ کو حضورؐ کی کنیزی کے لئے بھیجا تھا اور لوپ پادری بھی بھیجے تھے تاکہ آپ  
 کا کلام سنیں اور حقیقت اسلامیہ کا جائزہ لیں۔ ج ۵ ص ۱۶

پناہ از شیطان۔ کام سے پہلے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ پڑھنا چاہیے ج ۲ ص ۱۱

پتھر مہاڑ۔ جو پتھر حضرت موسیٰؑ کے پاس تھا بعض کہتے ہیں کہ عام پتھر تھا اور بعض نے کہا ہے کہ خاص قسم کا پتھر تھا  
 جو ہر وقت ان کے پاس ہوتا بوقت ضرورت اس پر عصا مارتے تھے اور اس سے پانی کے چشمے اہل

پڑتے تھے اور وہی پتھر قائم آل محمد کے پاس ہوگا۔ ج ۲ ص ۱۱

○ بعض پتھروں سے پانی نکلتا ہے اور بعض سخت ہوتے ہیں۔ ج ۲ ص ۱۱

○ لوگوں نے حضرت پیغمبرؐ کی خدمت میں عرض کی اگر آپ کی گواہی پہاڑ دے دیں تو ہم مان جائیں گے پس

حضورؐ بنفس نفیس پہاڑ کے دامن میں تشریف لے گئے اور کہا اے پہاڑ! بحق محمد اکہ جن کی برکت سے

عالمین عرش کا بوجھ ہلکا ہوا اور بحق محمد اکہ جن کے ذریعہ تو بے آدم قبول ہوئی اور بحق محمد اکہ جن کی بڑت

اور پس جنت میں اٹھائے گئے تو محمد کی گواہی دے پس پہاڑ کا پہاڑ اور اس سے پانی جاری ہوا اور کلمہ شہادت

کی صدا گونجی۔ ج ۲ ص ۱۲

○ مقام ابراہیمؑ ایک پتھر ہے جس پر حضرت اسمعیلؑ کی زدیہ نے حضرت ابراہیمؑ کو نہلایا تھا اور وہی جگہ مصلیٰ

ابراہیمی ہے۔ ج ۱ ص ۱۵۵

○ حجر اسود کعبہ کے ایک گوشہ میں نصب ہے یہ پتھر آدمؑ کے ہمراہ جنت سے آیا تھا ج ۲ ص ۱۱

○ جنگ احد میں شکر اسلام کے سپاہی پہاڑی بکروں کی طرح پہاڑوں پر چڑھتے ج ۲ ص ۱۱

- ہندو مادر معادینہ حضرت حمزہ کا جگر چبانا چاہا تو اللہ نے اسے پتھر کی طرح سخت کر دیا۔ پس اس نے مٹنے سے نکال کر پھینک دیا اور ملائکہ نے دوبارہ اسے اپنے اصلی مقام پر جوڑ دیا۔ ج ۳ ص ۱۳
- حضرت صالح کی قوم پہاڑوں کو کرید کر ان میں اپنے گھر بناتی تھی ج ۳ ص ۱۴
- جس پتھر سے حضرت صالح کی اونٹنی پیدا ہوئی وہ اُن کے نزدیک بڑا تبرک تھا ج ۳ ص ۱۵
- حضرت صالح کو قتل کرنے کے لئے قوم کے چند بد معاش اُن کی عبادت گاہ کے قریب ایک پہاڑ کی غار میں جا چھپے تو اللہ نے ان پر پہاڑ کو گرا دیا۔ ج ۳ ص ۱۵
- غزوہ تبوک کی طرف جاتے ہوئے حضرت پیغمبر اسی پتھر کے پاس سے گذرے۔ ج ۳ ص ۱۵
- آپ نے اتر کے بچے کے چڑھنے کا مقام بھی بتایا پھر آپ نے فرمایا اس امت کا شقی ترین انسان وہ تھا جس نے ناقہ کو ذبح کیا اور اس امت کا شقی ترین انسان حضرت علی کو قتل کرے گا ج ۳ ص ۱۵
- خاتون جنت نے ناقہ صالح کی مثال دے کر اللہ سے دعا کی تھی ج ۳ ص ۱۵
- قوم لوط پر پتھروں کی بارش برسائی گئی۔ ج ۳ ص ۱۵
- حضرت امام محمد باقر علیہ السلام دمشق میں دربار ہشام سے واپسی پر مدین سے گذرے تو لوگوں نے دروازہ بند کر دیا پس آپ پہاڑی پر چڑھے اور یَقِیۡتُ اللّٰہُ خَیۡرٌ لَّکُمُ الْاَیۡتِ پر صیٰ تو لوگوں نے دروازہ کھولا ج ۳ ص ۱۵
- جب موسیٰ کی قوم نے گوسالہ پرستی شروع کی تو ان دنوں آپ کوہ طور پر تھے۔ ج ۳ ص ۱۵
- حضرت موسیٰ کو تورات عطا ہوئی تو قوم نے قبول کرنے سے انکار کر دیا پس اللہ نے کوہ طور کو ان پر بلند کیا تو ڈر کے مارے سجدہ میں پڑ گئے ج ۳ ص ۱۵
- اللہ نے پہاڑوں پر وحی کی کہ میں نوح کی کشتی کو کسی پہاڑ پر ٹھیراؤں گا تو ہر پہاڑ نے سر بلند کیا لیکن کوہ جودی نے تواضع اختیار کیا پس نوح کی کشتی نے کوہ جودی پر قرار پکڑا ج ۳ ص ۱۵
- اللہ نے زمین پر پہاڑ زمین کے اضطراب کو ختم کرنے کے لئے پیدا کئے گویا یہ زمین کی میخیں ہیں۔ ج ۳ ص ۱۵
- حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے ایک خطبے میں اس حقیقت پر مکمل روشنی ڈالی ہے۔
- کفار کو تنبیہ کی گئی کہ اگر تم پتھر یا اس سے بھی سخت تر بن جاؤ تب بھی خدا تمہیں دوبارہ زندہ کرے گا ج ۳ ص ۱۵
- مومن کی تعریف ہے کہ پہاڑ کی طرح اپنے عقیدہ پر جم کر رہے ج ۳ ص ۱۵
- فرعون کی طرف نشانوں میں سے ایک یہ پتھر بھی ہے جو موسیٰ کے پاس تھا۔ ج ۳ ص ۱۵
- پہاڑ کی بڑی غار کہ کھف اور جھوٹی کو غار کہا جاتا ہے۔ ج ۳ ص ۱۵
- ایک قول ہے کہ رقیم پتھر کی تختی کا نام ہے جس پر اصحاب کھف کا واقعہ درج ہے۔ ج ۳ ص ۱۵

○ حضرت موسیٰ دیشع جب مجمع البحرین پر پہنچے تو وہاں ایک شخص سویا ہوا تھا جس کا سر اسنہ ایک پتھر تھا۔ حضرت یوشع نے پھلی کباب شدہ کو پتھر پر رکھ دیا تو آب حیات کے قطرے پڑنے سے زندہ ہو کر پانی میں کود گئی۔ ج ۹ ص ۱۰

○ دو پہاڑیوں کے درمیان ایک درہ تھا جس سے گذر کر یاہوج و ماہوج ادھر کی آبادیوں کو نقصان پہنچاتے تھے پس ذوالقرنین نے درمیان میں ایک بند تعمیر کر کے وہ راستہ بند کر دیا۔ ج ۹ ص ۱۲۶ و ص ۱۲۷

○ پتھر اور پہاڑ بھی حضرت داؤد علیہ السلام کے ساتھ مصروف تسبیح ہو جایا کرتے تھے ج ۱ ص ۲۴۲

پاکستان - پاک و بھارت جنگ نے مسلمانوں کو اسلام کے زیادہ قریب کر دیا تھا ج ۵ ص ۵

○ دوران جنگ میں پاکستان ج ۵ ص ۵ پاکستان پر دوسرا بھارت کا حملہ ۳ دسمبر ۱۹۶۱ء ج ۱ ص ۱۵۷ اور ۴ دسمبر کو جنگ بندی ج ۱ ص ۱۸۳

نچگانہ نماز - ج ۱ ص ۵ نماز نچگانہ بھی باقیات و صالحات میں سے ہے ج ۱ ص ۱۰

○ امت محمدیہ میں پانچ وقت کا نمازی اور ماہ رمضان کا روزہ دار عابدین میں شمار ہوں گے ج ۱ ص ۲۵۸

○ نمازیں پانچ ہیں لیکن اوقات تین ہیں ج ۱ ص ۱۵۲ اوقات نماز کے بیان میں ملاحظہ ہو۔ ص ۴۴ کا حوالہ۔

پردہ کا حکم - ج ۱ ص ۱۲۹ و ص ۱۵۱ ج ۱ ص ۲۱۵

پانچ - حضرت پیغمبر نے فرمایا میری امت میرے پاس پانچ علم لے کر وارد ہوگی۔

پہلا علم - میری امت کے گورسالہ کا ہوگا۔ ان سے ثقلین کے متعلق باز پرس ہوگی۔

دوسرا علم - فرعون امت کا ہوگا ان سے بھی ثقلین کی بابت پوچھا جائے گا۔

تیسرا علم - میری امت کے سامری کا جھنڈا ہوگا اور وہی سوال ہوگا۔

چوتھا علم - خوارج کا ہوگا یہ سب جہنم بھیجے جائیں گے۔

پانچواں علم - حضرت علی ابن ابیطالب کا ہوگا ان کے چہرے سفید ہونگے داخل جنت ہوں گے ج ۱ ص ۲۹

پانچ دریا جنت کی نہریں ہیں۔ ۱۔ سیحون دریا سندھ اپنے معاونوں سمیت ۲۔ جیحون علاقہ

بلخ میں ہے ۳۔ دجلہ ۴۔ فرات ۵۔ دریائے نیل ج ۱ ص ۱۳

اللہ فرماتا ہے میں نے پانچ کو پانچ میں رکھا ہے

علم کو بھوک میں رکھا ہے لیکن لوگ شکم سیری میں چلتے ہیں۔

راحت کو جنت میں رکھا ہے لیکن لوگ دنیا چاہتے ہیں۔

تو نگری کو قناعت میں رکھا ہے لیکن لوگ اس کو زرد مال میں ڈھونڈتے ہیں۔



○ مومن اپنے اپنے مراتب کے لحاظ سے گزریں گے۔ ج ۱۲ ص ۶

○ دلیل توحید ۱ ص ۲۲ دعوت توحید ۱ ص ۲۲ و ص ۲۲ بیان توحید ۱ ص ۱۶۳

- دقیانوس بادشاہ کا قصہ اور اس کے درباری وزراء کی مینگ میں توحید پر نتیجہ خیز بحث ج ۱ ص ۸۴
- دعوتِ توحید ج ۱ ص ۴ ذکر توحید ج ۱ ص ۵ توحید پر دو عقلی دلیلیں (۱) دلیلیں تمایز (۲) دلیلیں تمنای ج ۱ ص ۵
- بیان توحید اَمَّنْ خَلَقَ بِاِیْمَانٍ اَعْمَالِ حِنِّ مِیْنِ اللّٰہِ کا کوئی شریک نہیں ج ۱ ص ۲۵
- توحید کا بیان حضرت ابراہیم کی زبانی ج ۱ ص ۲ کُنْتُ کَنَزًا مَخْفِیًّا ج ۱ ص ۵ دلیلیں توحید ج ۱ ص ۱۱
- وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ لَیْسَ بِکُمْ بِشَیْءٍ ج ۱ ص ۹ وَمِنْ آیَاتِهِ بِاِیْمَانٍ ج ۱ ص ۶
- قُلْ اِنَّمَا اَعْطٰکُمْ بِیْ سَبَاحٌ ج ۱ ص ۲۵ بیان توحید و صفت علماء ج ۱ ص ۲۶
- منکرین توحید کی تردید ج ۱ ص ۲۸ اللہ جسم نہیں رکھتا ج ۱ ص ۱۱
- لَیْسَ الْمَلٰٓئِکَۃُ الْیَوْمَ لِلّٰہِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ج ۱ ص ۲۶ و ص ۱۳۵
- اِلٰہِ اور رَبِّ کا اطلاق ج ۱ ص ۱۶
- اللہ پر حسن ظن ج ۱ ص ۱۵ وَمِنْ آیَاتِهِ بِاِیْمَانٍ ج ۱ ص ۱۸۹
- اَتَشْرِکُ مَ اِنَّکَ جِرْمٌ صَغِیْرٌ مقدمہ تفسیر ص ۱۶ ج ۱ ص ۲۲
- اللہ اولاد نہیں رکھتا ج ۱ ص ۲۲ بیان توحید ج ۱ ص ۲۲
- دلائل بر توحید ج ۱ ص ۱۹ و ص ۱۳ ج ۱ ص ۱۲
- ایک دفعہ بخران کے ایک پادری کو عمر نے اپنے دور حکومت میں اسلام قبول کرنے کی دعوت دی تو اس نے چند سوالات کئے مثلاً اس نے پوچھا آسمان کے دروازوں کا قفل کیا ہے تو عمر لا جواب ہو گیا حضرت علی نے فرمایا کہ شرک : اُس نے پوچھا پھر اس کی کنجی کیا ہے آپ نے فرمایا کلمہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پھر اس نے پوچھا : اے عمر : بتاؤ تمہارا خدا کہاں ہے تو عمر ناراض ہو گیا پس علی نے دلائل سے اس کو سمجھایا کہ خدا ہر جگہ موجود ہے اور ہر وقت ہر شے سے خبردار ہے ج ۱ ص ۲۲ و ص ۲۲۳
- مقامِ توحید ج ۱ ص ۱۲ و ص ۱۶ معرفتِ توحید ج ۱ ص ۱۶ خوفِ خدا ج ۱ ص ۱۴
- توحید کے پرستاروں کی آزمائشات ج ۱ ص ۱۹
- تنزیل اور انزال میں فرق - تنزیل تدریجاً اتارنا اور انزال بیک وقت اتارنا ج ۱ ص ۱۹
- تورات - یہودیوں کو ہدایت کی گئی ہے کہ قرآن مجید اصلی تورات کا مصدق ہے اس پر ایمان لاؤ اور قرآن میں تحریف کر کے عوام کو گمراہ نہ کرو ج ۱ ص ۱۰
- تم لوگ تورات کے بعض احکام کو مانتے ہو اور بعض کا کفر کرتے ہو - ج ۱ ص ۱۳
- تورات موسیٰ ۱۰ ماہ رمضان کو اتری - ج ۱ ص ۲۳

○ تورات عبرانی زبان کا لفظ ہے جس کا معنی ہے شریعت - ج ۲ ص ۱۹

○ تورات میں اللہ کے احکام موجود تھے لیکن یہودی لوگ ان سے انحراف کر کے دوسرا راستہ اختیار کر لیتے تھے ج ۵ ص ۱۱

○ یہودیوں کو حکم دیا گیا ہے کہ صحیح تورات کی پیروی کرو اور وہ محمد کی نبوت کی تصدیق کرتی ہے ج ۵ ص ۱۲ ج ۱۲ ص ۱۱  
الواح موسیٰ میں تمام علوم درج تھے اور وہ زبردستی تختیاں تھیں جو پہاڑ کے دامن میں حکم پروردگار دفن کر دی گئی تھیں چنانچہ میں سے ایک قافلہ وہاں سے گذرا اچانک وہ پہاڑ چھٹا اور تختیاں نمودار ہوئیں پس انہوں نے اٹھائیں جب پیغمبر کی خدمت میں آئے تو آپ نے فرمایا کیا ہے وہ چیز جو تمہیں ملی ہے؟ انہوں نے پوچھا آپ کو کس نے بتایا ہے؟ فرمایا مجھے جبریل نے خبر دی ہے وہ لوگ مسلمان ہو گئے وہ تختیاں آپ نے حضرت علیؑ کے حوالہ کیں وہ تمام علوم حضرت علیؑ نے خود دیکھ لئے اور اسی کا نام جبریلؑ جو آئمہ کے پاس موجود ہے ج ۱۲ ص ۱۱  
○ جب تورات کو قبول کرنے سے یہودیوں نے انکار کیا تو ان پر پہاڑ کوہ طور بلند کیا گیا پس وہ ایمان لائے ج ۱۲ ص ۱۱

حضرت موسیٰؑ تورات لائے تھے تو اس کی امت نے بھی اختلاف کیا تھا ج ۲۳ ص ۱۲

○ حضرت موسیٰؑ کو جب تورات ملی تو دل میں سوچا کہ مجھ سے بڑا عالم کوئی نہیں ہے پس حکم ہوا کہ جا کر دو دریاؤں کے درمیان میرے ایک بندے کی پیروی کرو اور اس سے کچھ سیکھو - ج ۱۲ ص ۱۱

○ لوگوں نے تورات اور قرآن کو عباد و کہا - ج ۱۲ ص ۱۱

تفسیر بر مومنین کی خفیہ باتوں کے سرائع لگانے کی کوشش کرنا اور تجسس کرنا ممنوع ہے ج ۱۲ ص ۱۱

تفسیر بالرائے - تفسیر بالرائے کرنے والے کی بازگشت جہنم ہے مقدمہ تفسیر ص ۸۴

○ جو لوگ قرآن مجید کا علم آل محمد سے حاصل نہیں کرتے اور اپنی رائے اس میں داخل کرتے ہیں ان کی تفسیر ناقابل اعتماد ہے کیونکہ قرآن مجید کی تفسیر بالرائے گناہ کبیرہ ہے - ج ۱۲ ص ۱۱ مقدمہ تفسیر ص ۸۹

تفسیر و تاویل قرآن - مقدمہ تفسیر ص ۸۴ و ص ۱۰۵ ج ۱ ص ۱۰۵ ج ۱ ص ۱۱ ج ۱ ص ۱۱

○ ایسا نہیں کہ اگر کوئی آیت کسی خاص آدمی کے حق میں اتری اور وہ مر گیا تو آیت بھی مر گئی بلکہ آیت تاقیامت

زندہ ہے اور اس کی تاویل تاقیامت باقی رہے گی جس طرح شمس و قمر - مقدمہ تفسیر ص ۸۴

○ تاویل قرآن اور عبادات ظاہر یہ مقدمہ تفسیر ص ۱۱۹ - تفسیر قرآن کا علم مقدمہ ص ۸۴

○ تاویل کا معنی و تشریح ج ۱ ص ۱۹۹ ج ۱ ص ۱۱۹ ج ۱ ص ۱۱۹ ج ۱ ص ۱۱۹

○ آیت نور کی چھ تاویلیں اور نبوت کی تفسیر ج ۱ ص ۱۲۴ تا ص ۱۲۴

تفتیہ - جواز تفتیہ پر قرآنی فیصلہ ج ۱ ص ۱۲۴

○ تَقِیۃً کَرِیْمًا اللہ کا دین ہے حضرت یوسف نے اپنے بھائیوں سے کہا تھا۔ اے قافلہ والو تم چور ہو حالانکہ وہ چور نہ تھے اور تَقِیۃً دُورِیۃً دو الگ الگ لفظیں ہیں جن میں ہر ایک کا مطلب جدا جدا ہے ج ۶ ص ۶۴

○ بیان تَقِیۃً اور حضرت عمار کا واقعہ۔ عمار کے والد یا سر کو تشدد کر کے کفار نے شہید کر دیا اور عمار نے تشدد سے بچنے کے لئے زبان پر کلمات کفرانہ راہ تَقِیۃً جاری کر لئے تھے حضورؐ نے جب واقعہ سنا تو رو دیئے اور فرمایا اگر پھر بھی ایسا مقام کہیں پیش آجائے تو تَقِیۃً کر لینا۔ ج ۶ ص ۶۴ تا ۶۵

○ حضرت موسیٰ کی بہن کا تَقِیۃً یُکْفُوْنَ لَکُمْ پت قصص ج ۶ ص ۶۱

○ حضرت عمار کا تَقِیۃً۔ ج ۶ ص ۶۶

○ مومن بھائیوں کے حقوق کی ادائیگی اور دشمنان دین سے تَقِیۃً دونوں فرض ہیں۔ ج ۶ ص ۶۵

○ مومن اکل فرعون کا نام حزقیل تھا جو فرعون کا چچا زاد تھا پس اس نے تَقِیۃً کر کے اپنی جان بچائی جس کا ذکر ان میں ذکر موجود ہے۔ ج ۶ ص ۱۵۷

تحویل قبلہ: بحث تحویل قبلہ ج ۶ ص ۱۸۷

○ دو قبیلے ہیں پہلا قبلہ بیت المقدس اور دوسرا کعبہ ج ۶ ص ۲۶۲

○ توبہ: ابیس کی گرامی کے مقابلہ میں اللہ نے اولاد آدم کے لئے توبہ مقرر کی ہے۔ ج ۶ ص ۸۷

○ قبول توبہ آدم ج ۶ ص ۱۱۱ بنی اسرائیل کی گوسالہ پرستی کے بعد توبہ ج ۶ ص ۱۱۲

○ بنی اسرائیل کو باب حطہ سے گزرنے کا حکم تھا اور شیعیان اکل محمد کے لئے اکل محمد باب حطہ ہی ج ۶ ص ۱۱۵

○ موت سے پہلے توبہ کرنے والا گرفتار عذاب نہ ہوگا۔ ج ۶ ص ۲۶۱

○ مقام عظیم پر حضرت آدمؑ کی توبہ مقبول ہوئی۔ ج ۶ ص ۱۱۱

○ گناہ سے توبہ کرنا۔ ج ۶ ص ۱۱۱۔ توبہ پہلوی ج ۶ ص ۵۲ توبہ جلد ۱ ص ۱۸۶ و ج ۶ ص ۱۹۸ و ص ۱۱۱

○ جو بھی ازراہ جہالت گناہ کر بیٹھے اور پھر توبہ کرے تو خدا غفور رحیم ہے۔ ج ۶ ص ۲۱۲

○ جب انسان گناہ کرتا ہے تو دل میں ایک سیاہ نقطہ پیدا ہو جاتا ہے پس اگر توبہ کر لے تو وہ دھل جاتا ہے

ورنہ ہوں جو گناہ کرتا جائے گا وہ نقطہ بڑھتا چلا جائے گا حتیٰ کہ اس کا پورا دل سیاہ ہو جائے گا اور پھر ایسا

انسان توبہ کی طرف مائل نہیں ہوا کرتا۔ ج ۶ ص ۱۱۱

○ پہلے لوگ گناہ کرتے تھے تو ان کو فوراً سزا مل جاتی تھی لیکن امت محمدیہ اللہ کا یہ احسان ہے ان کو گناہ

کے بعد توبہ کی مہلت دی گئی ہے۔ ج ۶ ص ۱۱۱

○ فَأَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَابًا مِنَ السَّمَاءِ۔ پ سورہ انفال۔ حضرت پیغمبرؐ نے علیؑ کے فضائل بیان کئے

تو ایک بدوی سیخ پا ہوا پس آپ نے اس کو توبہ کی فہمائش کی لیکن وہ نہ مانا پس اس پر پتھر نازل ہوا اور مر گیا۔ - ج ۱ ص ۱۹۲

- جو صحابہ غزوہ تبوک میں ساتھ نہیں گئے تھے ان کی توبہ کا ذکر ج ۱ ص ۱۱۱
- ایک شخص نے گانا سننے کے لئے اپنا ٹھہرنا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا فوراً توبہ کرو۔ - ج ۱ ص ۳۱
- جب آدم کی توبہ قبول ہوئی تو آسمان سے مینہ برسا اور زمین نے سبزی اگائی۔ - ج ۱ ص ۲۲۳
- توبہ مذہبین کی ہوا کرتی ہے نہ کہ مجرمین کی۔ - ج ۱ ص ۲۰۳
- جو شخص نماز پڑھتا رہے وہ ضرور ایک دن اپنی غلطیوں سے توبہ کرنے پر موفق ہو جائے گا۔ - ج ۱ ص ۹
- توبہ کا وسیلہ آل محمد کی ولا ہے۔ - ج ۱ ص ۴۷
- حضرت حمزہ کے قاتل وحشی نے جب مسلمان ہونا چاہا تو اس کی توبہ کے لئے آیت اتری۔ - اِنَّ اللّٰهَ
- يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا۔ - پ ۲۶ زمر۔ پس وہ مسلمان ہو گیا۔ - ج ۱ ص ۱۳
- نیکی ایک کرے تو دس گنا اور بُرائی ایک کرے تو سات گنہ تک نہیں لکھی جاتی پس اگر توبہ کر لے تو ٹھیک درنہ سات گنہ کے بعد ایک کی ایک ہی لکھی جائے گی۔ - ج ۱ ص ۱۱۵
- بغیر توبہ کے مرنے والے کو برزخ میں اس کے گناہوں کی سزا دی جائے گی اگر مومن ہے ج ۱ ص ۱۸۶
- رسول اللہ کی دو بیویوں کو خدا نے توبہ کی فہمائش کی کہ اگر توبہ کر لو تو فہما درنہ تمہارے دل راہ راست سے
- ہٹک چکے ہیں اور ابن عباس سے عمر نے پوچھا کہ وہ دو بیویاں کون تھیں تو اس نے جواب دیا کہ وہ عائشہ اور حفصہ تھیں تفسیر ابن کثیر میں یہ روایت درج ہے (ج ۱ ص ۶۳)

○ تَوْبَةُ نَفْسٍ ۲۲ ج ۱ ص ۶۶

- تعویذ حفاظت: سورہ الاعراف کو زعفران سے لکھ کر اپنے پاس رکھنا حفاظت کا باعث ہے۔ - ج ۱ ص ۴
- آیت الکرسی کا صبح و شام پڑھنا چور، ڈاکو، آتش زنی بلکہ ہر قسم کے موزیوں سے حفاظت کا موجب ہے۔ - ج ۱ ص ۱۳۶
- سورہ انفال کا لکھ کر اپنے پاس رکھنا ایک حفاظتی قلعہ ہے۔ - ج ۱ ص ۱۴۴
- سورہ ابراہیم کا لکھ کر بچے کو باندھنا حفاظت کا موجب ہے۔ - ج ۱ ص ۱۴۴
- سورہ کہف کو لکھ کر غلہ میں رکھنا کیرٹوں، مچوڑوں سے حفاظت کا موجب ہے اور گھر میں رکھنا فقر و قرضہ
- لوگوں کی اذیتوں سے بچنے کا تعویذ ہے۔ - ج ۱ ص ۴۹

- حاکم جابر کے سامنے کہہ یعیص سے دائیں ہاتھ کی انگلیاں بند کرے اور جمعہ سے بائیں ہاتھ کی انگلیاں
- بند کرے انشاء اللہ اس کے شر سے محفوظ رہے گا۔ - ج ۱ ص ۱۳۵۔ سورہ مریم کا تعویذ باعث برکت ہے ج ۱ ص ۱۳۵



- سورہ شعراء کی تلاوت کرے چوری سے محفوظ ہوگا۔ ج ۱۸۹ ص ۱۸۹
- سورہ نمل کو لکھ کر رکھنا موجب حفاظت ہے۔ ج ۲۲۲ ص ۲۲۲
- سورہ سبا کو لکھ کر پاس رکھنا موجب حفاظت ہے۔ ج ۲۲۳ ص ۲۲۳
- سورہ یسین ج ۱ ص ۱، سورہ صافات ص ۱ کو اپنے پاس رکھنا موجب حفاظت ہے۔
- جاثیہ، احقاف، محمد، فتح، حجرات، ق، نجم، رحمن، مجادلہ اور ممتحنہ سورتوں کو لکھ کر اپنے پاس بطور تعویذ رکھنا موجب حفاظت ہے۔ تفسیر کی جلد ۱۳ میں ان کا ذکر موجود ہے اسی طرح جلد ۱۴ میں آنسو والی سورتوں صف، منافقون، تقابن، عاقہ، معارج، قیامت، مرسلات، عم، مطففین، اشتقاق کو بطور تعویذ پاس رکھنا باعث برکت ہے۔
- تعویذ برکت: قمیص ابراہیم تعویذ یوسف تھا۔ ج ۴ ص ۴۔ سورہ مومن کا تعویذ باعث برکت ہے ج ۱ ص ۱۴۱
- سورہ قمر کا تعویذ باعث عزت ہے۔ ج ۱۳ ص ۱۳
- تفکر ترسیل قرآن: قرآن مجید کو قلعہ سانی کے طور پر نہیں بلکہ ایسے انداز سے پڑھے کہ اس کا دل پر اثر ہو اس لئے حکم ہے کہ جب آیات جنت سامنے آئیں تو دعا مانگے اور جب آیات جہنم سامنے آئیں تو پناہ مانگے۔ مقدمہ تفسیر ص ۴۔ دعوت تدبر و تفکر مقدمہ ص ۲۲
- حضرت امیر علیہ السلام نے فرمایا۔ دلوں کو فکر سے بیدار کرو اور معصوم نے فرمایا۔ عبادتوں میں بہتر عبادت ہے کہ اللہ اور اس کی قدرت میں فکر کیا جائے۔ ج ۲ ص ۹۵
- تفکر کی دعوت قرآن مجید میں عام ہے۔ تَفَكَّرُوا سَاعَةً خَيْرٌ مِّنْ قِيَامٍ لَّيْلَةٍ۔ ایک گھنٹہ کا تفکر رات بھر کی عبادت سے بہتر ہے کیونکہ تفکر ہی معرفت کا ذریعہ ہے۔ ج ۱ ص ۱۴۱ تا ص ۱۴۲
- ہر شخص قرآن کے معانی میں تدبر کرے وہ معرفت و ایقان کی دولت کمالا مال ہوتا ہے۔ ج ۱ ص ۱۳۴
- فکر کرنے والوں کے لئے درس معرفت ج ۱ ص ۱۔ دعوت فکر ج ۱ ص ۱
- مومنوں کی صفت ہے کہ تفکر و تدبر کر کے منازل معرفت پر فائز المرام ہوتے ہیں۔ ج ۱ ص ۱۸۶
- تسخیر: مقدمہ تفسیر ص ۳
- تکبر: خود پسندی اور تکبر غضب کی فرعیں ہیں۔ ج ۱ ص ۴۲
- تکبر نے ابلیس کو ملعون بنا دیا۔ ج ۱ ص ۵۳، ج ۱ ص ۵۴، ج ۱ ص ۵۵
- جس میں تین عادتیں ہوں وہ جنت میں داخل نہ ہوگا۔ تکبر، خیانت، قرضہ ج ۱ ص ۵۵
- مومن کا میدان جنگ میں ناز و ادا سے چلنا اللہ کو پسند ہے لیکن گلیوں اور راستوں میں ناز و ادا

سے چلنا اللہ کو پسند نہیں ہے۔ ج ۱۵ ص ۶۵۔ تکبر کی چال ممنوع ہے۔ ج ۳۲ ص ۳۲

○ دار اکبریت ان لوگوں کے لئے ہے جو تکبر نہیں کرتے۔ ۲ قصص۔ معصوم نے فرمایا۔ جس شخص کو اپنے جوتے کے تسمے پر بھی ناز ہوگا وہ بھی اس آیت کے مفہوم میں آئے گا۔ لَا يُرِيدُونَ عُلُوًّا فِي الْأَرْضِ۔ ج ۱ ص ۱۱

○ متکبرانہ انداز اختیار کرنے والوں سے خدا انتقام لے لیتا ہے۔ ج ۱ ص ۱۱

○ تکبر سے چلنا اور اکبر کرنا اللہ کو ناپسند ہے۔ ج ۱ ص ۱۱

○ بروز خندق دشمن کو قتل کر کے علیؑ ناز و ادا کی چال چل کر واپس پٹھے تو علیؑ کی فاتحانہ چال پر کسی نے اعتراض کیا۔ آپؐ نے فرمایا۔ دشمن دین کے مقابلہ میں مجاہد کا متکبرانہ انداز بھی اللہ کو پسند ہے۔ ج ۱ ص ۱۱

○ دعائے مانگنے والے کو متکبر کہا گیا ہے اور افضل عبادت دعا کو قرار دیا گیا ہے۔ ج ۱ ص ۱۱

○ حضورؐ نے فرمایا۔ قاطع الرحم بڑھازانی اور تکبر سے چادر گھسیٹ کر چلنے والا جنت کی خوشبو نہ سونگھیں گے۔ ج ۱ ص ۱۱

○ تکبر کرنے والے روز محشر مہرے اور گونگے اٹھیں گے۔ ج ۱ ص ۱۱

○ کلام معصومؑ کی توہین : مقدمہ تفسیر ص ۲۵۔ کسی مومن کی توہین۔ ج ۱ ص ۱۱

○ تقویٰ : هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ کی تفسیر ج ۱ ص ۵۵۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فضیل سے فرمایا کہ ہمارے

مراہوں کو میرا سلام کہنا اور پیغام دینا کہ ہم اللہ کی جانب سے تمہاری کسی بات کے ضامن نہیں مگر پرہیزگار

اور تقویٰ کے ساتھ پس اپنے ہاتھوں اور زبانوں کو قابو میں رکھو۔ ج ۱ ص ۱۹۔ ایک روایت میں ہے خیر سے

فرمایا کہ ان کو تقویٰ کی وصیت کرنا۔ ج ۱ ص ۳۸ و ص ۱۵۱

○ بیان تقویٰ ج ۱ ص ۱۲۔ حقیقت میں صبر و تقویٰ لازم و ملزوم ہیں۔ ج ۱ ص ۲۵ شیعوں کے لئے پرہیزگاری مزدوری ہے۔

ج ۱ ص ۱۳

○ متقین کے اوصاف ج ۱ ص ۲۴۔ حکم تقویٰ ج ۱ ص ۱۰۴۔ علیؑ سے متقی لوگ محبت کریں گے۔ ج ۱ ص ۳۳

○ در بات ایمان و تقویٰ۔ ج ۱ ص ۱۶۵ حق کا دامن تمام لینا اور باطل سے اجتناب کرنا تقویٰ ہے۔ ج ۱ ص ۱۴۳

○ متقی لوگ جنت میں جائیں گے۔ ج ۱ ص ۸۸۔ ج ۱ ص ۸۸ کہیں گے خدا نے خیر محض بھیجا تھا جس میں تہذیب و غیرت ج ۱ ص ۸۸

○ فرشتے ان کا سلام کریں گے اور ان کو جنت کی بشارت دیں گے۔ ج ۱ ص ۲۰

○ اللہ کی منع کردہ چیزوں سے بچنے کا نام تقویٰ ہے۔ ج ۱ ص ۲۴۔ اِنَّ الْمُتَّقِينَ فِيْ جَنَّتٍ وَنَهْرٍ قَرِيبٍ ج ۱ ص ۱۶۶

○ متقی لوگ قیامت کے دن بھی ایک دوسرے کے دوست ہوں گے۔ ج ۱ ص ۲۴۔ اِنَّ الْمُتَّقِينَ فِيْ

ظِلِّ اِلَٰهٍ وَ عِيُوْنَ بِۤیۡ مَرۡسَلٰتِ ج ۱ ص ۱۵۹

○ تقویٰ معیار فضیلت ہے ج ۱ ص ۱۰۶۔ متقین کی نشانیاں ج ۱ ص ۱۲۶

○ تقویٰ مومن کی نشانی ہے۔ ج ۱ ص ۱۹

تبع - یہودیوں نے حضرت پیغمبرؐ کی آمد کی انتظار میں مدینہ بسایا تھا۔ جب بادشاہ وقت تبع کو اطلاع ہوئی تو اس نے چڑھائی کر دی۔ یہودی قلعہ بند ہو گئے۔ تبع نے کافی دنوں تک محاصرہ رکھا لیکن فتح نہ کیا۔ اور صلح کر لی آخر کار اس اور خزرج کو اس نے وہاں ٹھہرایا تاکہ کہنے والے نبی کی خود مدد کریں گے اور ہمیں بھی اطلاع دیں گے۔ ج ۲ ص ۱۴

○ کعبہ پر پہلی غلاف پہلی دفعہ تبع نے روپہلی چادروں سے چڑھایا تھا۔

○ تبع کا اصل نام اسعد ابوکرب تھا اور یمن کے قبیلہ حمیر سے تھا۔ اس نے حمیر پر فوج کشی اور نیز سمرقند کو تاج کر کے دوبارہ آباد کیا اور کہتے ہیں یمن کے حکمرانوں کا لقب تبع ہوا کرتا تھا جس طرح ترکوں کو خاقان اور رومیوں کو قیصر کہا جاتا ہے۔ ج ۳ ص ۲۶

○ حضرت امام جعفر صادقؑ سے مروی ہے کہ بادشاہ تبع جب عراق سے حجاز کی طرف آیا تو اس کے ہمراہ علماء اور اولاد انبیاء کی ایک جماعت تھی پھر اس نے مکہ پر حملہ کرنے کا ارادہ کر لیا تو اسے آنکھوں کی تکلیف لاحق ہوئی۔ پس علماء و اولاد انبیاء کو بلا کر ان کے سامنے اپنی تکلیف کا ذکر کیا تو انہوں نے پوچھا کیا تو نے کوئی نئی بات سوچی ہے؟ تو جواب دیا کہ ہاں میں نے مکہ پر حملہ کر کے اہل مکہ کے قتل کرنے اور کعبہ ہمارے کارادہ کیا ہے تو انہوں نے کہا کہ اس تکلیف کی موجب یہی چیز ہے کیونکہ یہ شہر حرمت والا شہر ہے اور وہ مقدس گھر بیت اللہ ہے اور وہ لوگ اولاد ابراہیمؑ ہیں چنانچہ ان کے مشورہ سے اس نے وہ ارادہ بدل دیا اور تکلیف رفع ہو گئی اور جن لوگوں نے وہ غلط مشورہ دیا تھا ان سب کو قتل کر دیا پس مکہ میں داخل ہوا اور کعبہ پر غلاف چڑھایا اور ایک مہینہ تک لنگہ جاری کیا پھر مدینہ میں آیا اور قبیلہ غسان کے یمنی نژاد لوگوں کو وہاں ٹھہرایا اور انہی کی اولاد انصار کہلاتی ہے اور ابن عباس سے مروی ہے کہ تبع مسلمان بادشاہ تھا۔ ج ۳ ص ۱۳ و ص ۱۴

تہجد: نماز تہجد کی فضیلت۔ ج ۲ ص ۳۲، ج ۵ ص ۵۴، ج ۱۴ ص ۱۴، ج ۱ ص ۱۵۲۔ باقیات و اصلاحات کی ایک تعبیر نماز تہجد بھی ہے۔ ج ۱ ص ۱

○ تم النیل ۲۹۔ منزل ج ۱ ص ۱۲۶ و ص ۱۵۲

تخت سلیمان۔ ج ۱ ص ۲۳، ص ۲۳، ج ۲ ص ۹۳

تکلف: تکلف کرنے والا ظاہر اریا کار اور درحقیقت منافق ہوا کرتا ہے۔ ج ۳ ص ۱۰۹

تشبہ: خدا نے چار قسم کے آدمیوں پر لعنت کی ہے جو مرد اپنے آپ کو عورتوں کے مشابہ بناتا ہے اور جو عورت اپنے آپ کو مردوں کے مشابہ بناتی ہے اور تیسرا وہ جو کنوارا رہنا پسند کرے اور چوتھا مسخری کرنے والا ج ۳ ص ۱۲۲

تحقیق: علامہ مفتی جعفر حسین صاحب قبلہ کی تحقیق۔ دربارہ تقویم حج ص ۱۴

○ قبیلہ وحی کے معانی و مفہیم میں تحقیقی جائزہ۔ ج ۲۲۴ ص ۱۰

○ جدید تحقیقات سے استفادہ۔ ج ۱۰ ص ۱۰

○ قبلہ کے متعلق جدید تحقیق۔ ج ۱ ص ۵۷

○ تحقیق کرنے والے قابل مدح ہیں۔ ج ۱ ص ۱۱

○ تبلیغ: طریقہ تبلیغ۔ ج ۲۵ ص ۲۵۱، ج ۲۶ ص ۱۲۴، ج ۱ ص ۱۲۴

○ حضرت ابراہیم کا طریقہ تبلیغ۔ ج ۱ ص ۱۵۲۔ حضرت لوط کی تبلیغ ج ۱ ص ۱۵۲

○ تبلیغ قابل قبول اور احسن انداز سے ہونی چاہیے۔ ج ۱ ص ۸۶

○ حضرت نوح کا زمانہ تبلیغ ۹۵۰ برس تھا۔ ج ۱ ص ۵۲

○ شاہ روم نے علی و معاویہ ہر دو سے نمائندے طلب کئے۔ علی نے حسن کو اور معاویہ نے یزید کو بھیجا۔ وہاں یزید ناکام

ہوا اور شاہ روم نے حضرت علی کے حق میں فیصلہ دے دیا۔ ج ۱ ص ۲۰۴

○ تفویض: مسئلہ تفویض، مقدمہ تفسیر ص ۲۵۶ ج ۱ ص ۲۱۸

○ تصویر کشی۔ ج ۲۳ ص ۲۳۱۔ شاہ روم کے پاس تصاویر انبیاء تھیں۔ ج ۱ ص ۲۰۴

○ تدبیر۔ انسانی اعضاء میں تدبیر پر دو گار۔ مقدمہ تفسیر ص ۱۵۱ ج ۱ ص ۱۵۴

○ تدبیر امر اللہ کرتا ہے۔ ج ۱ ص ۱۶۲ و ص ۱۶۳ و ج ۱ ص ۱۰۲ و ص ۱۰۳۔ ج ۱ ص ۲۵۰ و ص ۲۵۱، ج ۱ ص ۲۲۲

○ اللہ اپنے علم کے ماتحت بندوں کی تدبیر کرتا ہے کسی کو امیر کسی کو غریب کرنا اسی کی تدبیر ہے۔ ج ۱ ص ۲۱۲

○ کسی کو بیٹھے اور کسی کو بیٹیاں اسی کی تدبیر ہے۔ ج ۱ ص ۲۱۵

○ حضرت پیغمبر کی بارگاہ میں قریش کا وفد اور تدبیر پر دو گار پر گفتگو۔ ج ۱ ص ۲۳۱ تا ص ۲۳۴

○ توکل: توکل کا یہ مطلب نہیں کہ انسان ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھ جائے۔ ج ۱ ص ۵۵

○ اللہ پر توکل کرنا اہل جنت کی نشانی ہے۔ ج ۱ ص ۱۱۴

○ تیمم کا بیان۔ ج ۱ ص ۱۰۱ پر مفصل موجود ہے۔

○ وضو میں جن اعضاء کو دھونے کا حکم تیمم میں ان کے مسح کا حکم ہے۔ ج ۱ ص ۶۵

○ تحریف: شیعہ قرآن مجید میں تحریف کے قائل نہیں ہیں۔ مقدمہ تفسیر ص ۱۱۴

○ قرآن کے الفاظ میں تغیر و تبدل نہیں البتہ قرآن کے معانی میں رد و بدل کیا گیا۔ ج ۱ ص ۵۱

○ تحریف قرآن کا ذکر ج ۱ ص ۱۵۵ پر دیکھئے۔

تقلید۔ تقلید ضروری ہے لیکن تقلیدِ علم کا وجوب ثابت نہیں ہوتا۔ مقدمہ تفسیر ص ۱۵ ج ۲ ص ۲۱۴

○ قرآن اور مسئلہ تقلید۔ مقدمہ تفسیر ص ۲۰ ج ۱ ص ۱۲۸۔ مسئلہ اجتہاد و تقلید ج ۱ ص ۱۳۹

تخلیہ و تخلیہ: یعنی انسان کو انسانیت کے بلند مقام پر فائز ہونے کے لئے پہلے عاداتِ مذلیلہ سے بچنا ضروری ہے تاکہ اس کے بعد حسن کردار اس کے مقام کو نمایاں کر دے جس طرح کسی انسان کو عمدہ لباس پہننا فائدہ مند نہیں جب تک کہ جسم کو آلائشاتِ بدنہ سے پاک و صاف نہ کرے پس عاداتِ خسیہ سے بچنا مقامِ تخلیہ ہے اور صفاتِ حسنہ سے آراستگی مقامِ تخلیہ ہے۔

○ برائیوں کو چھوڑنا اور نیکیوں کو اپنانا۔ ج ۲ ص ۲۱۹ و ج ۲ ص ۲۳۸

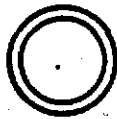
○ اک محمد کے حق میں نازل ہونے والی آیتِ تطہیر میں پہلے اذہابِ رحس یعنی تخلیہ کا ذکر ہے اور اس کے بعد تطہیرِ تخلیہ کی نشاندہی ہے۔ ج ۱ ص ۱۹۱۔ اور کلمہ شہادت میں پہلے لا الہ الا اللہ تخلیہ کا مقام ہے اور پھر الا اللہ تخلیہ کی منزل ہے۔

تبرّی و تلوّی: یہ بھی تخلیہ اور تخلیہ کی دو تعبیریں ہیں۔ دشمنانِ اک محمد سے نفرتِ تبرّی ہے اور اک محمد سے محبتِ تلوّی ہے۔ ج ۲ ص ۲۹۹ تبرّی کی وضاحت ج ۱ ص ۱۹۱۔ پس مقامِ تخلیہ سے مقامِ تخلیہ اہم ہے جیسا کہ ج ۱ ص ۱۹۱ پر ایک لطیفہ اسی امر کو ظاہر کرتا ہے اور اچھی تبلیغ یہی ہے کہ پہلے برائیوں سے نفرت دلائی جائے پھر نیکیوں کا امر کیا جائے۔ ج ۱ ص ۱۸۶

○ حضرت ابراہیمؑ نے اپنی دعوت میں جہاں پہلے باطل خداؤں کے نقائص بیان کئے وہاں بعد میں اللہ کے اوصاف بیان کئے تاکہ باطل سے نفرت اور حق سے محبت پیدا ہو اور تخلیہ کے ساتھ تخلیہ کا حسن واضح ہو جائے۔ ج ۱ ص ۲۰۱

○ بڑے قرین سے تبرّی ج ۱ ص ۱۴۴

تطہیر۔ آیت تطہیر کی تفسیر و تشریح۔ ج ۱ ص ۱۸۸





# الثناء

شمود۔ قوم شمود کی طرف حضرت صالح مبعوث ہوئے۔ ج ۴ ص ۱۶

○ قوم شمود کا مسکن وادی قری تھا۔ ج ۴ ص ۱۶، ج ۳ ص ۱۶

حدیث ثقلین۔ مقدمہ تفسیر ص ۶۵، ص ۶۳، ص ۶۵، ص ۱۶۲۔ ثقلین سے امت کا سلوک ص ۱۶۵۔ ج ۴ ص ۱۶

ج ۴ ص ۱۶، ج ۳ ص ۱۶، ص ۱۹۴۔ ج ۴ ص ۲۵، ص ۲۹۔ ج ۵ ص ۶۵، ص ۶۷، ص ۱۲۳، ص ۱۴۷۔ ج ۴ ص ۱۶

ج ۴ ص ۱۶، ص ۱۱۱۔ ج ۳ ص ۱۹۳، ج ۳ ص ۱۶۳، ج ۳ ص ۱۸۲

ثالث ثلثہ۔ پ ماڈہ۔ عیسائی عقیدہ کی تردید جو کہتے تھے کہ خدا تین میں سے تیسرا ہے۔ ج ۴ ص ۱۶

ثنویہ فرقہ۔ یہ لوگ نور و ظلمت کو مدبر خلق مانتے ہیں۔ ان کے نزدیک نیکیوں کے خالق کا نام یزدان اور برائیوں کے خالق کا نام اہرمن ہے اور اس کی دوسری تعبیر نور و ظلمت ہے۔ یعنی نور خالق خیر اور ظلمت خالق شر

ہے جلد ۱ ص ۱۸۵، ص ۲۴۴، جلد ۲ ص ۲۴۴۔ ثنویہ فرقہ کو دعوت توحید ج ۴ ص ۲۱۵

ثانی انہین۔ حضرت پیغمبر اور یار غار ج ۴ ص ۱۸۵

ثواب: قرأت قرآن کا ثواب۔ مقدمہ تفسیر ص ۶۵، ص ۶۳۔ روزوں کا ثواب جلد ۲ ص ۲۲ تا ص ۲۲۵

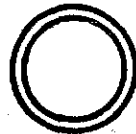
○ روزہ افطار کرنے کا ثواب ج ۴ ص ۲۳۳۔ عورت کے لئے بچہ پالنے کا ثواب ج ۴ ص ۲۳۶

○ ثواب شہداء ج ۴ ص ۸۲۔ روزہ غدیر کا ثواب ج ۴ ص ۳

○ ثعلبہ نامی شخص کا واقعہ جو پیغمبر کی دعا سے مالدار ہو گیا لیکن زکوٰۃ مال کا انکاری ہو کر اسلامی تعلیمات

سے منحرف ہو گیا (یہ واقعہ مالدار لوگوں کے لئے باعث عبرت ہے) جلد ۹ ص ۹۸

ثقیف قوم کے جد اعلیٰ کا نام ابو رغال تھا جو حضرت صالح کی قوم سے تھا اور بوقت عذاب یہ شخص ہوم خدا میں تھا جب حرم سے نکلا تو گرفتار عذاب ہوا۔ ج ۴ ص ۵۳



# الْحَجِيمُ

جہاد - (جذب و دفع) کا فلسفہ ج ۱۲۷ - ماں کی خدمت جہاد ہے ج ۱۳۱ - جہاد نفس افضل جہاد ہے - ج ۱۵۵

○ جہاد کی مصلحت ج ۳۹ و ص ۱۳۲ - جہاد واجب کفائی ہے یعنی اگر سب مسلمان ترک کر دیں تو سب گنہگار ہوں گے  
○ لیکن اگر کچھ آدمی مصروف جہاد ہو جائیں جو دشمن کے مقابلہ میں کافی ہوں تو باقیوں سے ساقط ہے ج ۱۵۵ و ص ۱۳۲  
○ دشمنانِ خدا سے جہاد کے وجوب کی علت - ج ۲۱ - حضرت علیؑ کے نزدیک جہاد سے فرار کرنا کفر ہے - ج ۵۳

○ ج ۱۵۵ - جہاد کا حکم - ج ۳۹ و ص ۱۳۲ - قوموں کی ترقی کا لازماً جہاد زندگی میں ضروری ہے - ج ۶۹ و ص ۱۶۴

○ ثواب جہاد - ج ۸۳  
○ جنگ در اشہر حرام - حرمت والے مہینوں میں جنگ کرنا حرام ہے - ج ۴۳ - ج ۴۵ - جنگِ پاکستان ج ۱۵۴  
○ جوڑا - جوڑے سے حاصل ہونے والا مال حرام ہے - ج ۲۱ - ج ۴۹ - جوڑے کی حرمت - ج ۱۶۳  
○ قوم کو طوط پر عذاب کی وجوہات میں سے ایک وجہ ان کی جوڑا بازی تھی - ج ۵۱  
○ وہ گناہ جو بے عزتی دے ہوئی کے موجب ہیں ان میں سے جوڑا بازی بھی ہے - ج ۱۱

○ جادو - جادو کے دفع ہونے کا عمل ج ۱۵۴

○ جعفر - امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ الواج موشی میں علم جعفر تھا وہ ایک پیار میں دفن تھیں چنانچہ  
○ زمانِ پیغمبرؐ میں ایک مینی قافلہ ان کو نکال کر حضورؐ کے پاس لایا - آپؐ نے حضرت علیؑ کو اپنی قلم سے لکھنے  
○ کا حکم دیا اور امام نے فرمایا وہ جعفر اب بھی ہمارے پاس موجود ہے - ج ۹۴

○ علم جعفر ایک وسیع علم ہے سب سے پہلے جعفر کے لکھنے کا طریقہ معلوم ہونا ضروری ہے اور اس کی دو قسمیں ہیں -  
○ (۱) جعفر جامع (۲) جعفر کبیر اور دونوں کا طریقہ الگ الگ ہے -

○ شرائط کتابت - (۱) طہارت اربعہ یعنی ظاہر و باطن دل اور زبان کو پاک رکھنا ضروری ہے -

(۲) جس مکان میں جعفر لکھی جائے سفید پاکیزہ سرکشودہ - بربلب آب رواں ہو -

- (۳) تنہائی میں بکھتے کھانا کم حلال و طیب غذا ہو۔
- (۴) نیند کم ذکر زیادہ بکھتے وقت متفکر نہ ہو باطمینان ہو۔
- (۵) چار حروف آپس میں متصل نہ ہوں خصوصاً پہلے دو حروف اور اضلاع سے بھی ملتی نہ ہوں۔
- (۶) حروف کی انگلیں کھلی ہوں۔
- (۷) کوئی حرف کھرچا نہ جائے اضلاع و غلط نہ ہو نقطے درست ہوں۔
- (۸) کاغذ بے سواخ و بے داغ ہو۔
- (۹) کتابت سعد ایام و سعد ساعات میں ہو۔
- (۱۰) قمر حنیض و محرق و محرب و محست میں نہ ہو۔
- (۱۱) بخورات پاکیزہ ہوں۔
- (۱۲) لوگوں سے میل جول کم اور دنیاوی مشاغل سے آزاد ہو لہو و لغو سے پرہیز ضروری ہے۔
- (۱۳) تمام خانہ جات مربع قائم الزوایا اور متساوی الاضلاع ہوں۔
- (۱۴) ایک ہزار دن میں کتابت مکمل ہوگی بروز ہفتہ اور کسوف و خسوف میں نہ لکھی جائے گی۔
- (۱۵) مکان عورتوں کی گزر سے پاک ہو۔
- (۱۶) مکان پاکیزہ بدن و لباس پاک بستر پاک تقویٰ و صدق لازم
- (۱۷) بوقت کتابت کتے اور گدھے کی آواز کان میں نہ آئے۔
- (۱۸) کاغذ روشنائی خوراک پاک اور حلال ہو۔

## فوائد ہفتہ

- اگر باشرائط لکھی جائے۔
- جس گھر میں ہوگی وہ گھر آفات و بلیات سے محفوظ ہوگا۔
- لکھنے والے کو غائب چیزوں کا علم ہوگا۔
- مرگ مناجات سے اللہ محفوظ رکھے گا۔
- اہل خانہ کی بد دعائیں اور بری خصلتیں نیکی سے بدل جائیں گی۔
- اس گھر میں چور ڈاکو نہ گھس سکیں گے۔ ورنہ ذلیل ہوں گے۔
- صاحب کتابت کی دعا مستجاب ہوگی اور لوگوں کی نظروں میں محترم و مکرم ہوگا۔

جس گھر میں ہو وہ برکتوں کے نزول کا مرکز ہوگا۔  
سفر میں ساتھ ہو تو سفر پر امن ہوگا۔

ترتیب ابجدی سے یا ترتیب ہجائی سے لکھی جاسکتی ہے۔

اس کے اسماء یہ ہیں: تکبیر اعظم، اسم کبیر، جفر جامع، عقل فعال، لوح محفوظ اور مصحف قمری۔

یہ کل اٹھائیس اجزاء ہوں گے جن کو اقلیم کہا جاتا ہے (اقلیم ۲۸) ہر اقلیم (ہر جزو) کے ۲۸ صفحات ہونگے جن کو شہر کہا جاتا ہے (کل صفحات ۷۸۴)۔ ہر شہر یعنی ہر صفحہ پر ۲۸ سطریں ہوں گی جن کو محلہ کہا جاتا ہے (کل سطریں ۲۱۹۵۲)۔ ہر محلہ یعنی ہر سطر میں ۲۸ خانہ جات ہوں گے جن کو بیت کہا جاتا ہے۔ کل خانے (۶۱۴۵۶) اور ہر خانہ میں چار حرف ہوں گے جنہیں ساکنین کہا جاتا ہے۔ ۲۴۵۸۶۲۴۔

خانہ	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹
۱۱۱۱	ب ۱۱۱	ج ۱۱۱	د ۱۱۱	ه ۱۱۱	و ۱۱۱	ز ۱۱۱	ح ۱۱۱	ط ۱۱۱	تاغین
۱۱ب	ب ۱۱	ج ۱۱	د ۱۱	ه ۱۱	و ۱۱	ز ۱۱	ح ۱۱	ط ۱۱	۱
۱۱ج	ب ۱۱	ج ۱۱	د ۱۱	ه ۱۱	و ۱۱	ز ۱۱	ح ۱۱	ط ۱۱	۲
۱۱د	ب ۱۱	ج ۱۱	د ۱۱	ه ۱۱	و ۱۱	ز ۱۱	ح ۱۱	ط ۱۱	۳
۱۱ه	ب ۱۱	ج ۱۱	د ۱۱	ه ۱۱	و ۱۱	ز ۱۱	ح ۱۱	ط ۱۱	۴
۱۱و	ب ۱۱	ج ۱۱	د ۱۱	ه ۱۱	و ۱۱	ز ۱۱	ح ۱۱	ط ۱۱	۵
۱۱ز	ب ۱۱	ج ۱۱	د ۱۱	ه ۱۱	و ۱۱	ز ۱۱	ح ۱۱	ط ۱۱	۶
۱۱ح	ب ۱۱	ج ۱۱	د ۱۱	ه ۱۱	و ۱۱	ز ۱۱	ح ۱۱	ط ۱۱	۷
۱۱ط	ب ۱۱	ج ۱۱	د ۱۱	ه ۱۱	و ۱۱	ز ۱۱	ح ۱۱	ط ۱۱	۸
۱۱تاغین	ب ۱۱	ج ۱۱	د ۱۱	ه ۱۱	و ۱۱	ز ۱۱	ح ۱۱	ط ۱۱	۹

جفر جامع کی کتابت  
میں پہلے خانہ پھر سطر اول  
محلہ پھر شہر اور  
آخر میں اقلیم درج  
ہوتا ہے  
سطر

## اقلیم اول کا شہر دوم

۱۱ب	ب ۱۱	ج ۱۱	د ۱۱	ه ۱۱	و ۱۱	ز ۱۱	ح ۱۱	ط ۱۱	ی ۱۱	ک ۱۱
۱۱ب	ب ۱۱	ج ۱۱	د ۱۱	ه ۱۱	و ۱۱	ز ۱۱	ح ۱۱	ط ۱۱	ی ۱۱	ک ۱۱
۱۱ب	ب ۱۱	ج ۱۱	د ۱۱	ه ۱۱	و ۱۱	ز ۱۱	ح ۱۱	ط ۱۱	ی ۱۱	ک ۱۱

یعنی پہلا حرف خانے  
کا دوسرا حرف محلہ کا  
تیسرا حرف شہر کا اور  
چوتھا حرف اقلیم کا ہے

اسی طرح ۲۸ صفحات پڑھیں گے۔

اور بعد دوسری جزو (اقلیم شروع ہوگی) تو چوتھا حرف ب ہوگا۔

جزو ۲ (یعنی اقلیم ۲)

۱۱ب	ب ۱۱	ج ۱۱	د ۱۱	ه ۱۱	و ۱۱	ز ۱۱	ح ۱۱	ط ۱۱	ی ۱۱	ک ۱۱
۱۱ب	ب ۱۱	ج ۱۱	د ۱۱	ه ۱۱	و ۱۱	ز ۱۱	ح ۱۱	ط ۱۱	ی ۱۱	ک ۱۱
۱۱ب	ب ۱۱	ج ۱۱	د ۱۱	ه ۱۱	و ۱۱	ز ۱۱	ح ۱۱	ط ۱۱	ی ۱۱	ک ۱۱

صفحہ سطر ۱  
صفحہ سطر ۲

اور جگر کبیر میں اس کے برعکس پہلے اقلیم پھر شہر پھر محلہ پھر آخر میں خانہ لکھا جاتا ہے۔

## بجگر کبیر کے لکھنے کا طریقہ

اگر ۲۰ حرفوں کی تکبیر نہ کر سکے تو صرف نو راہیہ

ط	ح	ز	و	ھ	د	ج	ب	ا
ا	ب	ج	د	ھ	و	ز	ح	ط

مقطوعات جو چودہ ہیں ان

کی تکبیر کے بہت فوائد اس میں موجود ہیں خصوصاً وسعت رزق و عزت نفسی وہ یہ ہیں۔

ال م ص ر ک ہ ی ع ط س ح ق ن

ا	ب	ج	د	ھ	و	ز	ح	ط	ق	ن
ا	ب	ج	د	ھ	و	ز	ح	ط	ق	ن

○ بجگر جامع کے طریق پر پڑ کرے۔ ○ پھر رات چودہ صفحات پڑ کرے۔

○ اور چودہ راتیں اسی طرح پڑ کرے۔

○ قمر زائد النور میں پڑ کرے۔

○ اور چودہ مہینے عمل کو مسلسل کرے۔ ترقی درجات۔ بلندی عزت و اقبال اور وسعت رزق کے لئے۔

جنگ بدر: جنگ بدر کی طرف اشارہ۔ ج ۲ ص ۲۳، ج ۲ ص ۲۵، ج ۲ ص ۲۹، ج ۲ ص ۱۱۸، جنگ بدر کی تفصیل ج ۱ ص ۱۵۵ تا ص ۱۵۶، جنگ بدر میں ملائکہ کی آمد۔ ج ۲ ص ۲۴، جنگ بدر ج ۲ ص ۲۵، ج ۲ ص ۱۳، ج ۲ ص ۱۴

○ حضرت پیغمبر سے دشمنی کے نتیجے میں کفار مکہ جنگ بدر کے عذاب میں گرفتار ہوئے ج ۲ ص ۲۴، ج ۲ ص ۲۳۸

جنگ تبوک: غزوہ تبوک کے موقع پر منافقین کا رویہ ج ۲ ص ۹۲، ج ۲ ص ۹۴ اور ج ۲ ص ۱۵۹۔ غزوہ تبوک سے واپسی

کے موقع پر بعض منافقین نے حضرت پیغمبر کے قتل کا ارادہ کیا تھا جبکہ حضورؐ میاڑی راستہ عبور کر رہے تھے

اور حذیفہؓ کے ہاتھ میں سواری کی چار تھیں ان منافقوں نے اپنے پہروں پر نقاب ڈالے ہوئے تھے جن کو پہچانا

نہ جاسکا لیکن حضورؐ نے حذیفہؓ کو اذان بارہ آدمیوں کے نام بتا دیئے تھے شاید اسی بناء پر حضرت عمرؓ حذیفہؓ

سے پوچھا کرتے تھے کہ کیا ان ناموں میں سے حضورؐ نے میرا نام تو نہیں لیا تھا جیہا کہ میزان الاعتدال

میں علامہ ذہبی نے بھی ذکر کیا ہے۔ خدا جانے حضرت عمرؓ کو اپنے اوپر شک کیوں تھا؟

○ غزوہ تبوک کا تفصیلی جائزہ ج ۲ ص ۱۱۱ میں ملاحظہ فرمائیے۔ توہ کر نے والوں کا ذکر ص ۱۲۶ پر موجود ہے۔

جنگ خندق: حمی بن الخطیب یہودی کی ریشہ دوانیاں ہی جنگ خندق کا موجب ہوئی۔ ج ۲ ص ۱۵۲، ج ۲ ص ۱۵۳

پر بھی موجود ہے۔ جنگ خندق سے پہلے ماہ رمضان میں رات کو سوچنے کے بعد کھانا حرام ہو جاتا تھا چنانچہ مطعم

بن جبیر دن کا تھا کھانا جب گھر پہنچا تو یہودی کے کھانے آنے سے پہلے اس کو نیکند آگئی جب بیدار



ہوا تو اس نے کہا کیونکہ میں سوچتا ہوں لہذا اب کھانا میرے اوپر حرام ہے پس دوسرے دن پھر روزہ رکھ لیا اور خندق کی کھدائی میں شامل ہو گیا چنانچہ اسی دوران میں وہ بے ہوش ہو گیا اور بعض دیگر صحابہ بھی تکلیف زدہ ہوئے۔ تب پہلا حکم منسوخ ہوا اور رات بھر تا طلوع صبح کھانے کی اجازت ہو گئی ۳۳ ص ۱۱

○ جنگ خندق میں کھدائی کے حصص مقرر ہوئے تو حضرت سلمانؓ کو پیغمبرؐ نے اپنے ساتھ ملا کر فرمایا اَلْسَلْمَانُ مِنَّا اَهْلُ الْبَيْتِ ۳۴ ص ۱۱

○ جب دوران جنگ میں خندق کو پار کر کے عمرو بن عبدود نے مسلمانوں کو لٹکارتے ہوئے اس کے مقابلہ کرنے کی جرات نہ مٹی چنانچہ حضرت عمرؓ نے ایک گزرا واقعہ یاد دلا کر لوگوں کے ہوصلے پست کر دیئے انہوں نے بیان کیا ایک دفعہ سفر شام میں یہ شخص ہمارا رفیق سفر تھا اور ڈاکوؤں کے ایک ہزار پر مشتمل بھاری اور مسلح گروہ نے ہم پر حملہ کر دیا تو اس شخص نے ہاتھ میں تلوار لی اور ایک پنجالہ اونٹ کو ایک ہاتھ میں بطور ڈھال اٹھا کر ڈاکوؤں کے مسلح گروہ پر حملہ کر دیا پس وہ ڈر کے مارے قافلہ والوں کا سب لوثا ہوا مال و اسباب چھوڑ کر بھاگ گئے پس صحابہ میں بزدلی کی لہر دوڑ گئی اور حضرت علیؓ نے باذن پیغمبرؐ میدان جہاد میں قدم رکھا اور عمرو بن عبدود کو واصل جہنم کر کے ایمان کل کا خطاب پایا۔ ۳۵ ص ۱۱ - نقلہ از معارج النبوة جنگ خندق کے موقع پر سورج واپس پلٹا تھا۔ ۳۶ ص ۱۱

○ جنگ خندق کی طرف اشارہ۔ ۳۷ ص ۱۱ - جنگ خندق کی تفصیل ۳۸ ص ۱۱ تا ۱۸ ص ۱۱

○ جنگ خندق میں بعض صحابہ کی سیدہ تھی۔ ۳۹ ص ۱۱

○ جنگ خیمبر۔ حضورؐ نے فرمایا آج علم اس کو دنگا جو خدا و رسول کا محبوب اور محب ہوگا اور کرار و غیر فرار ہوگا ذیل آیت يُحِبُّهُمْ وَ يُحِبُّوْنَہُمْ پ مائدہ ۴۰ ص ۱۲ اور ۴۱ ص ۱۲ پر بھی اسی کی طرف اشارہ کیا گیا ہے نیز ۴۲ ص ۱۱ اور ۴۳ ص ۱۱ پر بھی مذکور ہے۔

○ حضرت جعفر طیارؓ حبشہ کے کامیاب دورہ کے بعد خیمبر میں حاضر بارگاہ پیغمبرؐ ہوئے تو حضورؐ بہت خوش ہوئے۔ ۴۴ ص ۱۱ اور حضرت جعفر طیارؓ کو ایک نماز تعلیم فرمائی جس کو زندگی بھر میں ایک دفعہ پڑھنے والے کے بھی تمام گناہوں کی بخشش کی ضمانت دی گئی ہے۔ نماز مذکور کا طریقہ ہم نے اپنی کتاب انوار شریعیہ میں ذکر کیا ہے۔ جنگ خیمبر کی تفصیل ۴۵ ص ۱۱ تا ۴۶ ص ۱۱ ملاحظہ فرمائیں اور سورہ فتح میں مہین سے مراد جنگ خیمبر کی فتح ہے جس کا سہر حضرت علیؓ علیہ السلام کے سر پر ہے۔ ۴۷ ص ۱۱

○ جنگ جمل۔ حضرت علیؓ کی حکومت کو ناکام بنانے کے لئے جنگ جمل پھیر دیا گیا۔ ۴۸ ص ۱۱

○ حضرت علیؓ سے جنگ جمل کرنے والوں کو ناکشین کہا جاتا ہے۔ ۴۹ ص ۱۱ - ۵۰ ص ۱۱ - ۵۱ ص ۱۱ - ۵۲ ص ۱۱ - ۵۳ ص ۱۱ - ۵۴ ص ۱۱ - ۵۵ ص ۱۱ - ۵۶ ص ۱۱ - ۵۷ ص ۱۱ - ۵۸ ص ۱۱ - ۵۹ ص ۱۱ - ۶۰ ص ۱۱ - ۶۱ ص ۱۱ - ۶۲ ص ۱۱ - ۶۳ ص ۱۱ - ۶۴ ص ۱۱ - ۶۵ ص ۱۱ - ۶۶ ص ۱۱ - ۶۷ ص ۱۱ - ۶۸ ص ۱۱ - ۶۹ ص ۱۱ - ۷۰ ص ۱۱ - ۷۱ ص ۱۱ - ۷۲ ص ۱۱ - ۷۳ ص ۱۱ - ۷۴ ص ۱۱ - ۷۵ ص ۱۱ - ۷۶ ص ۱۱ - ۷۷ ص ۱۱ - ۷۸ ص ۱۱ - ۷۹ ص ۱۱ - ۸۰ ص ۱۱ - ۸۱ ص ۱۱ - ۸۲ ص ۱۱ - ۸۳ ص ۱۱ - ۸۴ ص ۱۱ - ۸۵ ص ۱۱ - ۸۶ ص ۱۱ - ۸۷ ص ۱۱ - ۸۸ ص ۱۱ - ۸۹ ص ۱۱ - ۹۰ ص ۱۱ - ۹۱ ص ۱۱ - ۹۲ ص ۱۱ - ۹۳ ص ۱۱ - ۹۴ ص ۱۱ - ۹۵ ص ۱۱ - ۹۶ ص ۱۱ - ۹۷ ص ۱۱ - ۹۸ ص ۱۱ - ۹۹ ص ۱۱ - ۱۰۰ ص ۱۱

○ جنگ جمل کی فتح کے بعد حضرت علی علیہ السلام کا رویہ - ج ۱۳ ص ۹۹

○ حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے جنگ جمل کی فتح کے بعد اہل بصرہ کو اہل موافقہ سے تعبیر فرمایا - ج ۱۳ ص ۱۲۲

دج ۱۳ ص ۹۳

**جنگ صفین** - حضرت امیر المومنین علیہ السلام ایک باریک قیص میں کہ مصروف جہاد تھے تو حضرت محمد حنفیہ کے سوال کے جواب میں آپ نے فرمایا: اے فرزند! تیرے باپ کو پرواہ نہیں کہ موت پر داخل ہو یا موت اس کی طرف آجائے - ج ۱۳ ص ۱۲۴ - حضور نے عمار سے فرمایا تھا کہ تجھے باغی جماعت قتل کرے گی اور تاکید فرمائی کہ حق کا ساتھ نہ چھوڑنا - ج ۱۳ ص ۱۲۵ - جنگ صفین میں حضرت علی کے ساتھ لڑنے والوں کو قاسطین کہا جاتا ہے - ج ۱۳ ص ۱۲۵، ج ۱۳ ص ۱۲۶ و ۱۲۷ - ج ۱۳ ص ۱۱۹ - فیصلہ حکیم بعد جنگ صفین ج ۱۳ ص ۹۴

○ جنگ صفین سے واپسی پر حضرت علی کے لئے غروب کے بعد سورج واپس پلٹا آپ نے نماز ظہر و عصر پڑھی - ج ۱۳ ص ۱۲۵

**جنگ نہروان** - فیصلہ حکیم کے بعد خوارج کے گردہ نے حضرت علی سے لڑائی کی اور اسی جنگ کو جنگ نہروان کہا جاتا ہے - ج ۱۳ ص ۱۱۹ -

○ اور اس جنگ میں حضرت علی کے مخالفین کو مارقین کہتے ہیں - ج ۱۳ ص ۱۲۵ - ناگشتین قاسطین مارقین ج ۱۳ ص ۱۲۵ خلاصۃ القول - یوں تو حضرت علی کی پوری زندگی مرقع جہاد ہے لیکن اگر نظر تحقیق سے جائزہ لیا جائے تو یقین ہوتا ہے کہ حضرت علی نے اعلائے کلمۃ حق کے لئے تین محاذوں پر جہاد فرمایا - (۱) محاذ توحید چنانچہ جنگ بدر اور جنگ احد، جنگ خندق و حنین وغیرہ مشرکین کے ساتھ لڑی گئیں اور کلمہ توحید ہی بنیاد اختلاف تھا۔ پس ان جنگوں میں فاتحانہ انداز سے حضرت علی نے پرچم توحید کو بلند فرمایا (۲) محاذ رسالت - یہ جنگ خیمہ ہے جہاں مد مقابل مشرک نہیں بلکہ یہود تھے جو کلمہ توحید کا اقرار کرنے کے بعد حضرت پیغمبر کی نبوت و رسالت کے منکر تھے پس حضرت علی نے اس جنگ میں نمایاں فتح حاصل کر کے پرچم کفر کو سرنگوں کر کے پرچم رسالت کو بلند فرمایا - (۳) محاذ ولایت - یہ جنگ جمل جنگ صفین اور جنگ نہروان کی تین جنگیں ہیں - جن میں حضرت علی کے مد مقابل نہ تو کلمہ توحید کے منکر تھے اور نہ کلمہ رسالت کا انکار کرتے تھے صرف مقام ولایت کے منکر اور خلافت علی کے دشمن تھے پس آپ نے ان جنگوں میں فاتحانہ کردار ادا فرمایا - گویا حضرت علی علیہ السلام پوری زندگی میں تین محاذوں پر لڑے چنانچہ محاذ توحید پر شرک کو شکست دیکر لا الہ الا اللہ کی لاج رکھی اور محاذ رسالت پر کفر کو زیر کر کے محمد رسول اللہ کا کلمہ پڑھوایا اور محاذ ولایت پر منافقین سے نبرد آزما ہو کر کلمہ ولایت سے لوگوں کو روشناس

کرایا۔ اس طرح سے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ عَلِيُّ وَلِيُّ اللَّهِ مکمل ہوا۔  
حضرت پیغمبرؐ نے فرمایا تھا کہ جس طرح میں تنزلِ قرآن کے ماتحت جنگ کرتا ہوں حضرت علیؑ تاویلِ قرآن کے مطابق جنگ کرے گا وہ جمل صفین اور نہروان کی تین جنگیں ہیں جو مرتد لوگوں کے ساتھ حضرت علیؑ نے لڑیں۔ ج ۱۲۱۔ زیر آیت ۲۶ سورہ مائدہ۔ حضرت علیؑ نے فرمایا کہ اس آیت کا مصداق میں ہوں۔

## معکوس ذہنیت کے مصائب

○ یہ دور جو آج کل کے منچے لوگوں کی خود ساختہ دغدغہ پر داغہ اصطلاح کے مطابق روشنی کا دور ہے سائنسی دور ہے اور انسان کے لئے ارتقائی دور ہے کس قدر مقام تعجب ہے کہ اپنے افکار و انظار کو اغیار کی کاسہ لیبی کی بدولت ان کی چاہ کے سانچے میں ڈھالنے کی ہر ممکن کوشش کو عمل میں لانے کے باوجود روشن خیالی اور بلند دماغی کا ڈھنڈورا پیٹا جاتا ہے ان مسلمانوں کے لئے اسے ارتقائی دور کہنا کس طرح زیبا ہے جن کا اپنے ذہن و دماغ کا صرف دیوالیہ ہی نہیں بلکہ جنازہ نکل چکا ہے۔ اپنے سونے سے اغیار کے پتیل کو منظرِ استنار دیکھنے والے۔ اپنے حقِ عمل کو دوسروں کی بد اعمالیوں پر قربان کرنے والے اپنے حیا کو اغیار کی بے حیائی کی بھینٹ پڑھانے والے اپنی شرافت کو مغرب کی بے حیائی پر بچھا کر کرنے والے بلکہ اپنی ہر اچھی و نیک ادا سے اغیار کے افسوسناک و المناک و خطرناک کردار کو توجیج دینے والے مسلمانوں سے انسان کیونکر توقع رکھ سکتا ہے کہ ان کی نگاہوں میں حق و صداقت کی بھی کچھ وقعت ہے یا یہ کہ باطل و جھوٹ اور مکر و فریب بھی قابلِ اعتبار ہیں۔ جبکہ حق و صداقت کی طرفداری ہی رجعت پسندی کے خطاب کی پیش خمیہ ہو۔

○ پورا معاشرہ ذہنی انحطاط کی اس منزل پر پہنچ چکا ہے کہ حق کو حق کہنے والا بھینپتا ہے اور اگر کہہ گزیرے تو اس کے مہیا ننگ انجام سے خوفزدہ رہتا ہے اور ایسے شخص کی طرف استعجاب میں ڈوب کر عوامی نظریں اٹھتی ہیں اور کافی دیر تک اس کا تعاقب کرتی ہیں جس کے نتیجہ میں بالآخر حق کو حق کہنے اور اپنی حق گوئی کو اپنی ناقابلِ عفو غلطی تصور کرنے پر مجبور ہوتا ہے۔

○ دوسری طرف مکر و فریب اور کذب و باطل کے اوڑھنے بچھونے میں بسر کرنے والا ننگ انسانیت فرد حق و صداقت سے ٹکرائے اپنی جو انردی اور بلند ہمتی تصور کرتا ہے اور جب ٹکرائے لگتا ہے تو پورے معاشرہ کو اپنی داد تحسین بلکہ امداد و تائید پر آمادہ کرتا ہے اور ایسے شخص کو عوامی جذبات خیر سگالی کے پینامات

سے دوازے میں ہر سو سوس لاکھ ہیں۔

○ مقامِ حیرت ہے کہ ترقی پذیر اذلان اہل مغرب کی ٹیڑھی راہوں پر چلتے ہوئے تو ملا کی تنقید کی ذرہ بھر پردہ نہیں کرتے لیکن جب حضرت علی علیہ السلام کے فضائل و مناقب واضح آشکار طور پر پر سامنے آئیں تو ملا کی باتوں پر کان دھرتے ہوئے حق و انصاف کا ساتھ دینے سے گریز کرتے ہیں اس سے بڑھ کر ذہنی انحطاط اور کیا ہو سکتا ہے۔

**جنگِ احد : ج ۳۶** پر جنگِ احد کا ذکر ہے اور جنگِ احد میں شہید ہونے والے مسلمانوں کی تعداد ستر تھی جن میں صرف چار مہاجر تھے باقی سب انصاری تھے ان کی مکمل فہرست ج ۴ کے صفحہ ۲۲ پر درج ہے۔

○ جنگِ احد سے واپس چلے جانے کے بعد کفار نے راستہ ہی میں ایک منصوبہ تیار کر لیا کہ واپس جا کر مدینہ میں لوٹ کھسوٹ کا بازار گرم کیا جائے تاکہ آئندہ کہ لے مسلمانوں کو کفار کے خلاف جنگ لڑنے کی جرأت نہ ہو سکے اور مسلمانوں کو حکم ہوا کہ تم ان کا تعاقب کرو تاکہ وہ ادا حرم نہ کرنے کی جرأت نہ کر سکیں۔ ج ۵۵

○ جنگِ احد کے بعد ابلیس کی پالیسی سے قتل پیغمبر کی افواہ عام ہوئی تو بعض مسلمان ارتداد کی طرف مائل ہونے لگے پس ان کی سرزنش میں قرآن نازل ہوا۔ صفحہ ۵۵۔ صحابہ میں جنگ کے عزم ج ۴ ص ۶

○ جناب فاطمہ زہرا رتی پیتی ہوئی میدانِ احد کی طرف روانہ ہوئیں۔ صفحہ ۶

**توحیدِ نبوتِ رسول**۔ اس روایت سے جہاں یہ ثابت ہوتا ہے کہ شہید کے غم میں رونا پینا جائز ہے بلکہ اولاد پیغمبر کی سنت ہے وہاں یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ حضرت پیغمبر کی دختر صرف ایک تھی درنہ اگر کوئی اور بیٹی ہوتی تو قتل پیغمبر کی افواہ عام ہونے کے بعد وہ بھی ضرور میدانِ احد کی طرف نکل کھڑی ہوتی۔ اور تاریخ اس کا نام لینے سے قطعاً بخل نہ کرتی اور عقل اس بات کو تسلیم نہیں کرتی کہ سب سے کم سن بچی یعنی جناب فاطمہ تو تین میل کا فاصلہ طے کر کے اپنے والد کی خبر گیری کے لئے تشریف لے جائیں اور بڑی بیٹیاں باپ کے قتل ہونے کی خبر سننے کے باوجود دُش سے مس تک نہ ہوں پس معلوم ہوتا ہے کہ آنجناب کی حقیقی لڑکی صرف ایک ہی تھی جس کا نام فاطمہ زہرا ہے باقی پالتو لڑکیاں تھیں کیونکہ اگر حقیقی بیٹیاں ہوتیں تو ان کے خون میں بھی کشش اور تڑپ ضرور ہوتی۔

○ جنگِ احد میں حضرت علی کا کردار ج ۳۶ ص ۶۲۔ صحابہ کا فرار صفحہ ۶۲۔ حضرت علی سے جب پیغمبر نے پوچھا یا علی آپ کیوں نہیں بھاگے تو علی نے جواب دیا کیا یہ ہو سکتا ہے کہ ایمان کے بعد کفر کا ارتکاب کروں ؟ صفحہ ۶۲

○ حضرت عمر کا قول ہے کہ میں بھاگ کر پہاڑی بکرے کی طرح پہاڑ پر چڑھ گیا تھا۔ صفحہ ۶۲

**جنگِ حنین : ج ۳۶ تا ۳۷۔ ج ۵۵**

**جنگ ذات السلاسل** - سچ صلا پر اشارہ ہو رہا ہے۔ تفصیل اس کی یہ ہے کہ دادی یابس کے کفار نے اسلام کے خلاف باہمی عہد کیا جن کے جنگی جوانوں کی تعداد بارہ ہزار تھی پس جبریلؑ نے آپ کو خبر دی تو آپ نے حضرت ابوبکرؓ کو چار ہزار فوجی جوان دے کر ان کی سرکوبی کے لئے روانہ فرمایا۔ جب اسلامی لشکر دادی یابس کے قریب پہنچے تو وہاں کافر سردار اپنے دو سو فوجی آفیران کے ہمراہ اسلامی فوج سے مذاکرات کرنے کے لئے نکلا۔ جب انہوں نے اسلام کی دعوت دی اور اسلام قبول نہ کرنے پر جنگ کی دھمکی دی تو کافر سردار نے تندہ تلخ لہجے میں دعوت اسلام کو ٹھکراتے ہوئے قبضہ تلوار پر ہاتھ رکھا اور اعلان جنگ کے ساتھ اپنی بارہ ہزار فوج کو میدان کارزار میں اترنے کا آرڈر دے دیا۔ اس کے نتیجہ میں حضرت ابوبکرؓ نے اپنی فوج کو میدان چھوڑنے اور واپس مدینہ جانے کا حکم صادر فرمادیا اور خیریت سے مدینہ پہنچ گئے اس کے بعد حضورؐ نے اپنی فوج حضرت عمرؓ کو دے کر دادی مذکور کے کفار کی سرکوبی کے لئے دوبارہ بھیج دی لیکن حسب سابق ان کے بھی قدم نہ جم سکے اور ناکام واپس آئے پس تیسری مرتبہ شیر بیشہ شجاعت حضرت اسد اللہ الغالبؓ کو ر غیر ذرا علی علیہ السلام کو انہی سابق مجاہدین کی لڑکا فوج کی کمان دیکر اذن جہاد عطا فرمایا جب آپ وہاں پہنچے تو کافر فوج کے کمان افسر نے حسب سابق دعوت اسلام کو ٹھکراتے ہوئے اپنے رعب کا سکہ بٹھانے کی کوشش کی لیکن ادھر شیر خدا نے للکار کر اس کو اینٹ کا جواب پتھر سے دینے کی دھمکی دے کر اپنی فوج ظفر فوج کو میدان جنگ میں کود پڑنے کے لئے تیاری کا حکم دے دیا چنانچہ انہوں نے رات کی گھڑیاں گن گن کر گزاریں اور صبح سویرے نماز ادا کرنے کے بعد آمادہ جنگ ہو گئے مقابلہ ہوا فوج کفار کے سپاہی تاب نہ لاسکے پس مجاہدین اسلام نے کفار کو تہ تیغ کر کے دادی یابس میں اسلام کا جھنڈا لہرا دیا۔ جبریلؑ نے فتح کی خوشخبری حضرت پیغمبرؐ کو سنائی تو آپ بنفس نفیس مدینہ سے تین میل تک علیؓ کے استقبال کے لئے تشریف لائے تو علیؓ کو گلے لگا لیا چنانچہ سورہ والعدایات حضرت علیؓ کی فتح کی خوشخبری کے طور پر نازل ہوا۔ ج ۱۴ ص ۲۵۴

**جبریلؑ و میکائیلؑ** - بعض علماء کے نزدیک روح القدس سے مراد جبریلؑ ہے۔ ج ۱۳ ص ۱۳۹

- یہودی لوگ جبریلؑ کو دشمن سمجھتے تھے اور میکائیلؑ کو اپنا دوست سمجھتے تھے۔ ج ۱۴ ص ۱۴۰
- حضرت پیغمبرؐ نے غدیر کے دن خطبہ کے بعد حضرت علیؓ کی ولایت کا صحابہ سے عہد لیا تو حضرت جبریلؑ ایک خوبصورت جوان کی شکل میں ظاہر ہوئے اور کہنے لگے آج پیغمبرؐ نے ایسا عہد و پیمان لیا ہے جس کو سوائے کافر کے کوئی بھی توڑنے کی کوشش نہ کرے گا حضرت عمرؓ نے یہ بات رسالتؐ کے سامنے دمرائی تو حضورؐ نے فرمایا یہ کلمات کہنے والا جبریلؑ تھا خبردار اس گروہ کو کھونٹنے کی کوشش نہ کرنا۔ ج ۱۵ ص ۲۵۰



○ روایت میں ہے جب حضرت قائم آل محمدؑ کا ظہور ہوگا تو تین سو تیرہ اصحاب کے علاوہ جبریلؑ اُنیں نظر اور میکائیل بائیں جانب اور یاجع ہزار ملائکہ بھی ان کے ہمراہ ہوں گے۔ ج ۱ ص ۱۹۶

○ حضرت موسیٰ کی قوم جب دریا میں داخل ہوئی تو پیچھے فرعون کا لشکر تعاقب میں تھا پس جبریلؑ شکل انسان ایک گھوڑی پر سوار ہو کر اُگے بڑھتا تب فرعون کا گھوڑا اس کے پیچھے دریا میں داخل ہوا۔ ج ۱ ص ۱۸۵

○ نارغردی میں حضرت جبریلؑ نے جنت سے قمیص لاکر حضرت خلیل کو پہنائی تھی اور وہی قمیص حضرت یعقوب نے حضرت یوسفؑ کے گلے میں بطور تعویذ باندھی تھی۔ ج ۱ ص ۱۶ اور منقول ہے

کہ یہی قمیص حضرت یوسفؑ نے بشیر کو دی تھی جس کی خوشبو حضرت یعقوبؑ تک پہنچی تھی اور اسی قمیص کو آنکھوں پر لگایا تو بینائی درست ہو گئی۔ جبریلؑ کی تیز رفتاری۔ ج ۱ ص ۱۶ ج ۲ ص ۲۳

○ جبریلؑ کو ذی قوت کہا گیا ہے کہ اس نے ایک پر سے پوری ایک قوم کو زمین سمیت اکھیر کر اُٹا دیا تھا ج ۱ ص ۱۸۲

○ شب معراج ایک مقام جبریلؑ نے کہا اگر اس سے اُگے بڑھتا ہوں تو جلتا ہوں۔ ج ۱ ص ۲۲ ج ۲ ص ۱۶۶ ج ۳ ص ۱۵۲ جبر و اختیار۔ ج ۲ ص ۵۴ تا ص ۶۴ ان مسائل پر سیر حاصل تبصرہ کیا گیا ہے۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے

سے اس مسئلہ کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپؑ نے جواب میں ارشاد فرمایا۔ ہر وہ فعل جس پر بندے کو ملامت اور سزائش کی جاسکے وہ انسان کا اختیاری فعل ہے اور ہر وہ فعل جس پر بندے کو سزائش اور ملامت نہ کی جاسکے وہ اللہ کا فعل ہے مثلاً انسان کو سزائش کے طور پر کہا جاسکتا ہے کہ تو نے زنا کیوں کیا تو نے نماز کیوں نہیں پڑھی وغیرہ یہ اس کے اختیاری فعل ہیں لیکن یہ نہیں کہا جاسکتا کہ تو بیمار کیوں ہوا تو سفید یا سیاہ کیوں ہے؟ پس معلوم ہوا کہ یہ اللہ کے افعال ہیں۔ ص ۵۵

○ عقیدہ جبر کی تردید ج ۲ ص ۵۴ و ص ۵۵ ج ۲ ص ۲۵۲ ج ۳ ص ۱۸ ج ۴ ص ۶۱

○ جبر و تفویض پر جلد ۱۴ میں ص ۳۴ تا ص ۵۵ پر کافی بحث کی گئی ہے اور نتیجہ یہ ہے کہ نہ انسان اپنے افعال میں مجبور ہے اور نہ اپنی پسند و ناپسند میں مختار کل ہے کہ جو چاہے کرتا پھرے بلکہ درمیانی راستہ درست ہے اسی بناء پر معصوم نے فرمایا۔ لا جبر ولا تفویض بل امر بین الامرین۔ اللہ نے انسان کو خیر و شر کے دونوں راستے دکھا دیئے اور اپنے اختیار سے اس کو نیکی کرنے کا حکم دیا پس وہ مجبور کسی کو نہیں کرتا۔ ج ۱ ص ۱۶۶ و ص ۱۵۲ و ص ۱۸۴

○ جرم۔ جرم اور ذنب میں فرق یہ ہے کہ جرم وہ گناہ ہے جو قابل بخشش نہ ہو اور ذنب وہ گناہ ہے جو قابل بخشش ہو اس لئے انبیاء و ائمہ شفیع المذنبین ہیں شفیع الجرمین نہیں ہیں۔ ج ۱ ص ۲۰۳

**جمع قرآن** مقدمہ تفسیر ص ۱۳ و ص ۱۴ جمع قرآن پر مفصل بحث موجود ہے۔

**جمعہ** - حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ نماز جمعہ میں حاضر ہونے والے لوگوں کی تین قسمیں ہیں ایک قسم ایسے لوگوں کی ہے جو نماز جمعہ کے لئے پیش نماز سے پہلے آتے ہیں اور سکون و اطمینان سے انتظار کرتے ہیں ایسے لوگوں کا جمعہ میں آنا اگلے جمعہ تک کے گناہوں کا کفارہ ہے اور تین دنوں کا ثواب زاد بھی ہے اور دوسری قسم ایسے لوگوں کی ہے جو پہلے آتے ہیں اور ادھر ادھر کی باتوں میں وقت گزارتے ہیں پس ان کا نصیب وہی گتیں ہیں اور تیسری قسم ان لوگوں کی ہے جو عین خطبہ کے وقت پہنچے اور نماز جمعہ ادا کر کے چلے گئے ان کی دعائیں اگر خدا چاہے تو منظور کر لے۔ ج ۵ ص ۲۴

**جمعہ وعیدین** میں غسل کرنا اور سفید لباس پہننا مستحب ہے اور جمعہ وعید کے دن زینت کا لباس پہن کر جانا مستحب ہے۔ ج ۶ ص ۲۴۔ بروز جمعہ خوشبو لگانا مستحب ہے۔ ص ۲۵ اور روایت میں ہے کہ زمین و آسمان کی تخلیق بروز جمعہ مکمل ہوئی۔ ص ۳۹

حضرت یعقوب کے بیٹوں نے اپنے باپ سے دعائے مغفرت مانگی تھی تو حضرت یعقوب نے ان کے شب جمعہ کا وعدہ فرمایا تھا۔ پس آپ نے دعا مانگی جو مقبول ہوئی اور خدا نے ان کو معاف کر دیا ج ۵ ص ۲۵

حضرت موسیٰ جب اپنی بیوی صفورا بنت شعیب کو اپنے ہمراہ لے کر واپس جا رہے تھے اور رات کے وقت کوہ طور کے پاس سے گزر رہے جہاں آگ کی روشنی دیکھی تو کہ شمع قدرت دیکھا اور سلسلہ کلام پڑھا شروع ہوا یہ جمعہ کی رات تھی۔ ج ۹ ص ۱۴۔

ملائکہ آسمان چہارم ہر جمعہ علی اور شعیان علی کی محبت کا عہد تازہ کرتے ہیں۔ ج ۲۱ ص ۲۱

ایک دفعہ بروز جمعہ وحیہ کلبی شام سے سامان تجارت لایا تو اس نے شہر سے باہر دھبجانا شروع کیا پس لوگ خطبہ پیغمبرؐ چھوڑ کر بھاگ گئے اور صرف پندرہ مخصوص بیچ گئے۔ جن کی خدا نے مدح فرمائی۔ ج ۱۴ ص ۱۴ و ج ۱۴ ص ۲۵

شب جمعہ اور روز جمعہ کی عبارت کا ثواب باقی ایام سے زیادہ ہوتا ہے۔ ج ۱۵ ص ۱۵۔

فضائل جمعہ ج ۱۴ ص ۲۱ تا ص ۱۳

سورہ جمعہ کے فضائل ج ۱۴ ص ۱۳۔ نماز جمعہ ص ۲۳

**جھوٹ** - جھوٹے پر خدا کی لعنت ہے۔ ج ۲ ص ۴۶۔ خدا و رسول و ائمہ پر عہد جھوٹ بولتا روزہ کو باطل کرتا ہے ص ۲۲۶۔ جھوٹ منافقت کی نشانی ہے۔ ج ۳ ص ۲۶۳

آیت مباہلہ کی تفسیر اور بچوں اور جھوٹوں کے درمیان فرق ج ۲ ص ۲۴۵۔ جھوٹ کی حرمت ج ۲ ص ۲۶۶

- ایک شخص نے حضرت پیغمبر سے اپنے گناہوں کا شکوہ کیا تو آپ نے فرمایا جھوٹ بولنا چھوڑ دو چنانچہ جب گھر واپس آیا تو گناہ کا ارادہ کیا۔ پھر سوچا کہ پیغمبر کے پاس جاؤں گا تو کیا جواب دوں گا جبکہ ترک جھوٹ کا وعدہ کر آیا ہوں پس اس گناہ کو چھوڑ دیا اور رفتہ رفتہ اس سے تمام گناہ چھوٹ گئے۔ ج ۱ ص ۱۳
- مومن کے علائم میں سے ہے کہ جھوٹ نہ بولے۔ ج ۱ ص ۱۶۔ اصلاح کی خاطر جھوٹ بولنا جائز ہے۔ ج ۱ ص ۶۵
- چنانچہ مثل مشہور ہے ہر دروغ مصلحت آمیز بہ اندر راستی فتنہ انگیز، یعنی وہ جھوٹ جس میں مصلحت ہو اس سچائی سے بہتر ہے جو فتنہ فساد کی بنیاد ہو۔ اسی بناء پر مذہب شیعہ میں تقبیہ جائز ہے اور روایت میں ہے کہ جھوٹی قسم کھانے اور جھوٹ بولنے سے زندگی کم ہوتی ہے اور موت قریب ہوتی ہے۔ ج ۱ ص ۱۲
- خدا و رسول دائرہ پر جھوٹ باندھنے کی منہاج ۱۳ ص ۱۳۱۔ پیغمبر کی طرف جھوٹ منسوب کرنے والے منافق تھے ج ۱ ص ۱۲۹
- جنابت**۔ جنابت اور غسل جنابت کا بیان۔ ج ۱ ص ۶ تا ص ۷
- جنبی آدمی کے لئے قرآن مجید کی سات آیات سے زیادہ پڑھنا مکروہ ہے اور آیات سجدہ کا پڑھنا حرام ہے۔ مقدمہ تفسیر ص ۴۳

**جوان**۔ ہونے کے علامات ج ۱ ص ۲۹۔

- جن۔ نصیبین کے نو جن قرآن سننے آئے ج ۱ ص ۳۳۔ جنوں کی شرارت ج ۱ ص ۹۲
- قوم جن کی طرف بھیجا جانے والا نبی یوسف تھا۔ ج ۱ ص ۲۵۴۔ مشرکوں نے جنوں کو خدا کا شریک بنالیا۔ ج ۱ ص ۲۴۴۔ ج ۱ ص ۲۴۴
- مقام نصیبین کے نو جن آئے تھے جنہوں نے حضور کے ہاتھ پر بیعت کی تھی پھر اکہتر ہزار جنوں نے بیعت کی تھی ج ۱ ص ۳۶

- قوم جن کی پیدائش نارسموم سے مارج اور اس کی بیوی مارجر پیدا ہوئے ان سے جان پیدا ہوا اور اس سے جن پیدا ہوا اور ابلیس اسی کی اولاد سے ہے اس کی بیوی ہبلا بنت رومہ اس میاں بیوی کا بوڑھا بلیقس لڑکا اور طونہ لڑکی تھے پھر فقطس لڑکا اور فقطسہ لڑکی اور پھر اولاد بڑھ گئی اور بنی آدم کے ایک کے مقابلہ میں اس کے سات بچے پیدا ہوتے تھے۔ ج ۱ ص ۲۱ و ص ۲۰

- قوم جن ج ۱ ص ۱۱۴۔ سورہ جن کو پڑھنے سے جن بھاگ جلتے ہیں۔ ج ۱ ص ۱۱۴

۸	۱	۶
۳	۵	۷
۴	۹	۲

- تسخیر نبات کے لئے سورہ جن روزانہ پڑھے یا اس کے عدد
- نقش مثلث طبعی پُر کرے۔ اس کے اعداد ۶۰۶۳۶ میں۔
- پُر کرنے کا طریقہ سامنے درج ہے۔

امام جعفر صادق علیہ السلام کی ابو حنیفہ سے گفتگو مقدمہ تفسیر ص ۵ تا ص ۷۔ امام صادق کا سوال کہ اللہ تعالیٰ کو کیوں استعمال کیا ہے؟ ج ۱ ص ۱۸۵

- آپ کا ابو حنیفہ کو پھر کے بدلہ میں لاشی یعنی سراب پیش کرنا۔ ج ۱ ص ۱۲۷
- امام جعفر صادق علیہ السلام کے قیمتی عمدہ لباس پہ سفیان ثوری نے اعتراض کیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ اوپر کا قیمتی لباس لوگوں کے لئے بطور دھندلاری کے ہے اور اندر اس کے کھر در لباس خوشنودی خدا کے لئے ہے لیکن تو نے اپنے جسم کی آسائش کے لئے اندر قیمتی لباس پہنا ہوا ہے اور اوپر لوگوں کے دکھاوے کے لئے کھر در لباس پہنا ہوا ہے۔ ج ۱ ص ۲۷

جعفر طیارؑ۔ الذین اتینہم الکتاب سورہ بقرہ آیت ۱۳ بعض مفسرین نے ذکر کیا ہے کہ یہ آیت مبارکہ حضرت جعفر طیارؑ اور ان کے چالیس ساتھیوں کے حق میں اتری ہے جو حبشہ کی طرف ہجرت کر کے گئے تھے ج ۲ ص ۱۳

- حضرت جعفر طیارؑ کی حبشہ کی طرف ہجرت کا مفصل قصہ۔ ج ۵ ص ۱۵ تا ص ۱۵
- حضرت عبداللہ بن جعفر طیارؑ کی ولادت اسماء بنت عمیس کے شکم سے حبشہ میں ہی ہوئی تھی ص ۱۶
- حضرت ابوطالبؑ اپنے فرزند جعفر طیارؑ اور علیؑ کو حضرت پیغمبرؐ کی نصرت کی تلقین فرمایا کرتے تھے۔ ص ۲۰
- حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ بروز عشر جب حضرت نوحؑ سے تبلیغ نبوت کے گواہ مانگے جائیں گے تو حضرت جعفر طیارؑ اور حمزہؑ ان کی گواہی دیں گے راوی نے پوچھا کہ علیؑ اس وقت کہاں ہوں گے تو آپ نے فرمایا کہ علیؑ کا مرتبہ اس سے بلند تر ہے۔ ج ۱ ص ۱۴
- حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ جو شخص زرد رنگ کا ہوتا پہنے گا تو جب تک وہ ہوتا اس کے پاؤں میں رہے گا۔ اسے خوشی نصیب ہوگی نیز مال اور علم اس کو نصیب ہوگا۔ ج ۲ ص ۱۳

- حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دادی مقدس میں جوتا اتارنے کا حکم ہوا تھا یا تو اس لئے تاکہ آپ کے پاؤں دادی مقدس سے مس ہوں یا اس لئے کہ اس سے تواضع مقصود تھی اور اس کی تاویل یہ بھی کی گئی ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دل میں بیوی کی فکر تھی پس ارشاد ہوا کہ اس فکر کو دل سے نکال دو گویا جوتا اتارنا دل کو فکر سے آزاد کرنے کا نسخہ ہے۔ ج ۱ ص ۱۷

جہنم۔ جہنم کے سات طبقے ہیں۔ جحیم۔ نلی۔ سقر۔ حطہ۔ ہادیہ۔ سعیر۔ جہنم ج ۱ ص ۱۸

جولہ ہے۔ حضرت مریمؑ کے ہاں جب حضرت عیسیٰ پیدا ہوئے تو حکم ہوا کھجور کو حرکت دیجئے تاکہ وہ تازہ پھل گئے اور منقول ہے کہ نوزائیدہ بچے کی ماں اگر تازہ کھجور کھائے تو بچہ حلیم ہوگا۔ نیز نفاس کے ایام میں کھجور تازہ کا

کھانا دکھ و درد کا علاج ہے۔ بہر کیف اس دن ایک میہ تھا اور حضرت مریمؑ کو میہ پر جاتے ہوئے چند جولاہے راستہ میں ملے جو ٹھیکوں پر سوار تھے۔ آپ نے ان سے کھجور تک جانے کا راستہ پوچھا تو انہوں نے غیر مہذب انداز میں جواب دیا جس پر جناب مریمؑ کو غصہ آیا اور ان پر بد دعا کی کہ خدا تمہارے پیشہ کو ذلیل کرے اس کے بعد تاجروں کا گروہ سامنے آیا۔ جنہوں نے جناب مریمؑ کی عزت و تکریم کی۔ پس آپ نے ان کے حق میں دعا فرمادی کہ خدا تمہارے پیشہ میں برکت دے۔ ج ۱ ص ۱۴۵

## ج

- چاند**۔ لوگوں نے حضورؐ سے چاند کی کمی یا زیادتی کے متعلق سوال کیا تو جواب ملا کہ اللہ نے اس کو تمہارے اوقات کے تعین کا ذریعہ قرار دیا ہے۔ ج ۳ ص ۱۔ رات کو عبادت کرنے والے کے حق میں ہے کہ بروزِ محشر اس کا چہرہ چودھویں کے چاند کی طرح روشن ہوگا۔ ج ۲ ص ۳۳
- حضرت ابراہیمؑ نے چاند پرستوں کے اعتقاد کو باطل کرنے کے لئے یہ طریقہ استعمال کیا کہ پہلے فرمایا یہ میرا رب ہے پھر جب چاند ڈوبا تو فرمایا میں ڈوبنے والوں کو خدا ہرگز تسلیم نہیں کرتا۔ لوگوں کو سمجھانے کا یہ بہت عمدہ طریقہ تھا۔ ج ۵ ص ۲۳۔ چاند بارہ برسوں کو ۲۸ دنوں میں طے کرتا ہے۔ ج ۵ ص ۲۲
- چاند کی گردش کے متعلق علامہ مفتی جعفر حسین صاحب قدس سرہ کا جامع بیان۔ ج ۴ ص ۱۵ تا ص ۱۵
- چاند و سورج کی تسخیر ج ۱ ص ۲۲۳۔ چاند کی فتح کے خواب۔ ج ۱ ص ۲۳۹ و ص ۲۴۹
- حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا چاند کی سطح پر کلمہ توحید کلمہ نبوت اور علی کا امیر المؤمنین ہونا تحریر ہے اور یہی وہ سیاہی ہے جو ہمیں دکھائی دیتی ہے۔ ج ۱ ص ۱۔ چاند گہن لگے تو نماز آیات واجب ہوتی ہے۔ ج ۱ ص ۲
- پہلی رات کا چاند ج ۱ ص ۲۲ آپ نے فرمایا اگر سورج میرے دائیں ہاتھ پر اور چاند بائیں ہاتھ پر رکھ دیں تب بھی تبلیغ کو جاری رکھوں گا۔ ج ۱ ص ۵۰
- چاند کو نور اور سورج کو سراج کہا گیا۔ ج ۱ ص ۱۹۔ چاند کی قسم کھائی۔ ج ۱ ص ۱۳۵ و ص ۲۲۶
- سورج سے مراد حضرت پیغمبرؐ اور چاند سے مراد حضرت علیؑ ہیں۔ ج ۱ ص ۲۲۶
- سورہ القمر کے فضائل۔ ج ۱ ص ۱۶۴۔ معجزہ شق القمر یعنی چاند کا دو ٹکڑے ہونا۔ ج ۱ ص ۱۶۵
- چادر**۔ چادر کو زمین پر گھسیٹ کر چلنے والا۔ حضورؐ نے فرمایا تین قسم کے لوگ رحمت خداوندی سے محروم ہوں گے



(۱) احسان کر کے جتانے والا (۲) جھوٹی قسم کھا کر نہیچنے والا (۳) چادر گھسیٹ کر چلنے والا۔

**چار نہریں**۔ حضرت یحییٰ نے فرمایا کہ شب معراج میں ایک جنت کے گنبد نما مکان میں داخل ہوا دیکھا تو ایک ستون پر بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ تحریر تھا۔ ایک پانی کی نہر بسم اللہ کی میم سے دودھ کی نہر لفظ اللہ کے حلقہ ہاء سے شہد کی نہر رحمن کے حلقہ میم سے شراب کی نہر رحیم کے حلقہ میم سے جاری تھی اور اپر لکھا ہوا تھا کہ جو شخص دنیا میں بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھے گا۔ اس کو یہ چار نہریں عطا کروں گا۔ ج ۱۵ ص ۱۵۱۔ ج ۱۵ ص ۱۵۱۔ ج ۱۵ ص ۱۵۱۔

**چار فرشتے**۔ مردی ہے نفخ صور کے وقت انبیاء و ائمہ کے علاوہ چار فرشتوں پر بھی گھبراہٹ طاری ہوگی اور وہ چار یہ ہیں۔ جبرائیل، میکائیل، اسرافیل، عزرائیل ج ۱۵ ص ۲۶۶ اور دوسری روایت میں ہے کہ ان چار فرشتوں پر بھی گھبراہٹ طاری ہوگی۔ ج ۱۵ ص ۱۳۵ پر مفصل بیان موجود ہے۔

○ جبرائیل کے متعلق حضرت یحییٰ نے فرمایا کہ اس کے چھ سو پر ہیں اور ہر ایک سے یاقوت و موتی جتنے ہیں ○ اسرافیل کی عظمت کا یہ عالم ہے کہ جبرائیل نے ایک دفعہ پردازی تو اسرافیل کے ناک سے ہونٹ تک کا فاصلہ اس نے تین سو برس میں طے کیا (اور جبریل کی تیز پردازی باب الجحیم میں مذکور ہو چکی ہے) ○ میکائیل کو اللہ نے اسرافیل کے پانچ سو برس بعد پیدا فرمایا اور اس کی آنسو سے شکنے والے قطرات سے جو ملائم پیدا ہوتے ہیں ان کو کریمین کہا جاتا ہے۔

○ جبرائیل کو اللہ نے میکائیل کے پانچ سو برس بعد پیدا فرمایا اور اس کے پردوں سے گرنے والے قطرات سے جو فرشتے پیدا ہوتے ہیں ان کو روحانیین کہا جاتا ہے اور ملک الموت صورت و شکل میں اسرافیل کے مشابہ ہے۔ مفصل روایت ج ۱۵ ص ۱۵۱ پر مذکور ہے۔

○ حاملین عرش چار فرشتے ہیں۔ ایک انسانوں کی شکل کا ہے جو انسانوں کے لئے رزق طلب کرتا ہے۔ دوسرا مرغ کی شکل کا ہے جو پرندوں کے لئے طالب رزق ہے تیسرا شیر کی شکل کا ہے تو درندوں کے لئے رزق مانگتا ہے اور چوتھا بیل کی شکل کا ہے جو باقی چوپایوں کے لئے رزق طلب کرتا ہے۔ ج ۱۴ ص ۹۲ ○ مدبرات چار فرشتے ہیں (۱) جبرائیل جو ہواؤں پر موکل ہے (۲) میکائیل سبزیوں پر موکل ہے اور بارشیں بھی برساتا ہے۔ (۳) ملک الموت جو قبض ارجح پر موکل ہے۔ (۴) اسرافیل جو نفخ صور کرے گا اور ایک سال سے دوسرے سال تک کے امور آسمان سے زمین پر لاتا ہے۔ ج ۱۴ ص ۹۲

○ چار نبی بادشاہ گزرے ہیں۔ (۱) ذوالقرنین (۲) داؤد (۳) سلیمان (۴) حضرت یوسف ج ۱۳ ص ۱۳

○ چار شخصوں کے لئے سورج پٹا (۱) یوشع بن نون (۲) حضرت سلیمان (۳) حضرت سید الانبیاء (۴) حضرت علی ج ۱۳ ص ۱۳

**چار یار :** ترمذی مشکوٰۃ سے منقول ہے کہ حضرت پیغمبرؐ نے فرمایا کہ اللہ نے مجھے چار افراد سے محبت کا حکم دیا۔ اور یہ کہ وہ خود بھی ان سے محبت کرتا ہے لوگوں نے ان کے نام دریافت کئے تو آپؐ نے فرمایا ایک ان میں سے علیؑ ہے باقی تین ابوذرؓ، مقدادؓ اور سلمان ہیں۔ ج ۵ ص ۲۸

**چار عورتیں :** روایت میں ہے کہ پوری کائنات میں چار عورتیں محدثہ تھیں (۱) سارہ (۲) مادر موسیٰ (۳) حضرت مریم (۴) حضرت فاطمہؑ (یعنی ان سے ملائکہ کلام کرتے تھے۔ ج ۵ ص ۲۸)

○ احادیث بکثرت وارد ہیں کہ خدا نے عالَمین میں سے چار عورتوں کو منتخب فرمایا۔ مریم بنت عمران۔ خدیجہ بنت خویلد، فاطمہ بنت محمدؐ اور آسیہ زوجہ فرعون ج ۲ ص ۲۲۹۔ ص ۲۲ ج ۱۲ ص ۲۸

**چوتھا خلیفہ :** حضرت علیؑ علیہ السلام نے فرمایا جو شخص مجھے چوتھا خلیفہ نہ مانے اس پر اللہ کی لعنت ہے تو اس کی تشریح میں حضرت امام جعفر صادقؑ علیہ السلام نے فرمایا کہ نص قرآن کی رو سے علیؑ چوتھا خلیفہ ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں حضرت آدمؑ علیہ السلام کی خلافت کا اعلان ہے اور وہ پہلا خلیفہ ہے اس کے بعد قرآن میں نوحؑ کی خلافت کا اعلان ہے اور وہ دوسرا خلیفہ ہے پھر حضرت ہارونؑ، حضرت موسیٰؑ کا خلیفہ تھا اور وہ تیسرا ہے ان کے بعد حضرت علیؑ حضرت محمدؐ کا خلیفہ ہے پس وہ چوتھا خلیفہ ہے۔ ج ۵ ص ۲۸

○ چار بادشاہ جنہوں نے روئے زمین پر حکومت کی (۱) سلیمان (۲) ذوالقرنین یہ دو مسلمان تھے۔ (۳) نمرود (۴) بخت نصر یہ دونوں کافر تھے۔ ج ۵ ص ۱۲۲ ج ۱۳ ص ۱۱۔ چار نبی جو عیسیٰؑ اور خاتم الانبیاءؐ کے درمیان گزرے یونسؑ یحییٰؑ شمعونؑ خالد ج ۵ ص ۲۸

**چادر والی حدیث :** (حدیث بساط) برہان بروایت ابن شہر آشوب، ایک مرتبہ حضورؐ نے چادر بچھائی اور اس کے چاروں گوشوں پر ابو بکرؓ عمرؓ ابوذرؓ اور سلمانؓ کو بٹھایا اور علیؑ کو سب کے درمیان بیٹھنے کا حکم دیا پھر سب کو علیؑ کے سلام کرنے کا حکم دیا۔ چنانچہ سب نے تعمیل کی پھر علیؑ سے فرمایا کہ سورج سے بات کر و پس علیؑ نے سورج کو سلام کہا تو سورج نے جواب میں کہا وعلیک السلام یا ولی اللہ پیغمبرؐ کی دُعا سے چادر نے ہوا میں پرواز کیا اور اصحاب کہف کے پاس جا کر اتار سب نے اصحاب کہف کو نیچے بعد دیگرے سلام کہا لیکن کسی کو جواب نہ ملا پس علیؑ نے سلام دیا تو سب نے جواب دیا۔ وعلیک السلام یا وصی محمدؐ اور انہوں نے سلام کے جواب میں کہا کہ ہم نبی یا وصی نبی کو ہی سلام کرنا جانتے ہیں۔ پس پھر اسی چادر پر بیٹھے اور راستہ میں آکر ایک جگہ وضو کیا پھر چادر پر بیٹھے اور عین اس وقت مسجد نبویؐ میں جا اترے جبکہ حضورؐ صبح کی نماز کی دوسری رکعت میں تھے۔ ج ۹ ص ۸۳

○ چادر تطہیر کے متعلق احادیث۔ ج ۱۱ ص ۱۹۳ تا ۱۹۶

○ ایک شخص نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کی کہ حضرت موسیٰ جادو گروں کی رسیوں کے سانپ دیکھ کر گھبرا گئے تھے لیکن حضرت ابراہیمؑ نارغردی سے نہ گھبرائے اس کی کیا وجہ ہے؟ تو آپ نے فرمایا حضرت ابراہیمؑ کی صلب میں حضرات محمد و آل محمد (چہارہ معصومین) کے انوار تھے اس لئے وہ نہ گھبرائے

ج ۲۳ ص ۲۴۔

○ آیت نور کی تاویل چار دہ معصومین علیہم السلام سے کی گئی ہے۔ ج' ص ۱۲۳

○ حضرت ابراہیمؑ نے ملکوت سما کی سیر کی اور چار وہ معصومین کے انوار دیکھے۔ ج ۲۳۳

پتھر۔ آیتہ الکرسی کو کھکھ کر کعبیت میں دفن کرنے سے وہ کعبیت پوری سے محفوظ رہے گا۔ اگر آیتہ الکرسی کو کھکھ کر گھر میں رکھا جائے تو گھر پوری سے محفوظ رہتا ہے۔ ج ۳ ص ۱۳۶

○ یورکو ڈھونڈنے کا طریقہ۔ ج ۱۲۳۔

○ روٹی کے لقمہ پر سورہ بتینہ لکھ کر کھلایا جائے تو سچر کے حلق میں لقمہ اٹک جائے گا۔ ج ۱۲ ص ۲۲۷ اور اگر چور کا نام

لے کر یہ سوراہ انگوٹھی پر پڑھا جائے انگوٹھی حرکت کرے گی۔ ص ۲۳

○ سورہ شعراء کی تلاوت کرنے والے کے گھر عید داخل نہیں ہوگا۔ - ج ۱ ص ۱۸۹

○ سورہ مريم کو گھر کی دیوار پر لکھئے تو وہ گھر جویری سے محفوظ ہو گا۔ ج ۱۳۵ ص ۵

چور کی سزا پر مفصل بحث۔ ج ۵ ص ۹۹ تا ۱۰۵۔ سورہ فتح کو لکھ کر اپنے پاس رکھنا چور سے حفاظت کی ضامن ہے۔ ج ۱۳ ص ۵۶

○ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا مومن ہوتے ہوئے انسان پوری مہینیں کر سکتا۔ ج ۱۶۹ ص ۱۶۹

○ حضرت یوسفؑ کے بھائیوں کی طرف پوری کی نسبت۔ ۶۲ ص ۶۶۔ دشمن علی خطرناک پورہی۔ ۱۲ ص ۱۲

○ معتمد عباسی کے زمانہ ایک چور گز فاصلہ تھا اور اس کی سزا کے متعلق فقہائے امت میں اختلاف تھا کہ ہاتھ کہاں

سے کاٹنا جیسے پس امام محمد تقی علیہ السلام نے دلائل سے ثابت کیا کہ ہاتھ کی چار انگلیاں کاٹ دی جائیں چنانچہ

امام کے فرمان کے مطابق پور کو سزا دی گئی۔ مقدمہ تفسیر ص ۶۶، حصہ ۶، ج ۱۲ ص ۱۲

○ سفر میں سورہ عَمَّ يَتَسَاءَلُونَ کی تلاوت کرنے والا پھر ڈاکو سے محفوظ رہے گا۔ ج ۱۲ ص ۱۶۱ و ص ۲۳۶

○ سفر میں چور یا دزد کا خطرہ بہت زیادہ خوف پڑھی جاتی ہے۔ - ج ۳ ص ۹۱۔

فَعَصَىٰ فِرْعَوْنُ الرَّسُولَ فَأَخَذْنَاهُ أَخْذَنَاهُ وَبِئْسَ لِلظَّالِمِينَ كَنُزُلًا

آدمیوں کو کھلائے جو چور ہو گا اس کے حلق میں ٹکڑا پھنس جائے گا۔ ص ۳۱ کنوز

۲۔ گمشدہ یا گر بختہ کو حاصل کرنا۔ مثلث پر کمر کے اس کی پشت پر گم شدہ یا گر بختہ کا نام لکھیں اور یہ آیت لکھیں۔ اَوْ كَظَلُمْتُ فِيْ بَحْرٍ لَّيْجٍ يَغْشَاهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهِ سَحَابٌ ظَلُمْتُ

بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ اِذَا اَخْرَجَ يَدَهُ لَمْ يَكْذِبْ رَاَهَا وَمَنْ لَمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهُ نُورًا فَمَا لَهُ مِنْ نُّوْرِ۔ پس تعویذ کو بھاری تپھر کے نیچے دبا دیں گم شدہ یا گر بختہ واپس آئے گا۔ (مغرب)

۳۔ نابالغ بچے کے ہاتھ پڑشنائی اور روغن لگا کر یہ عزیمت پڑھے پھر جو یا ماش کے دانے نیچے کو مارے

۴ یا ۹ دانے مارنے کے بعد چوری کی شکل آئے گی۔ پس اس کو پہچان لے یا نام و ولدیت و پورا پتہ اس سے پوچھ کر لکھ دے۔ عزیمت یہ ہے۔ عَزِمْتُ عَلَيْكُمْ فَتَحُونَ فَتَحُونَ فَتَحُونَ فَتَحْتَ

جِئْتُكَ جِئْتُكَ شَفِيعًا شَفِيعًا شَفِيعًا عَطِيشًا عَطِيشًا سَرْدًا سَرْدًا سَرْدًا سَرْدًا قَدْ دُرِّ اَقْدُ دُرِّ اَقْدُ دُرِّ اَقْدُ سَهْلًا سَهْلًا سَهْلًا نَهْلًا نَهْلًا احضروا من جانب

المشرق والمغرب بحق سليمان ابن داود عليهما السلام

۴م۔ نقش کو تپھر کے نیچے رکھیں۔

گر بختہ واپس آئے گا۔

بسم راہ مغرب فلان بن فلان

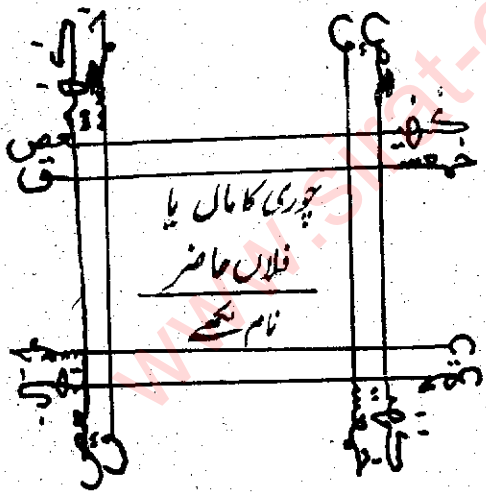
ب	بدوح	د
بدوح	بدوح	بدوح
ح	بدوح	ح

بسم راہ شمال فلان بن فلان

بسم راہ جنوب فلان بن فلان

بسم راہ شرق فلان بن فلان

چور پکڑنے کا ایک تعویذ۔ چوری کا مال یا گر بختہ کو واپس بلانے کے لئے۔



○ یہ نقش کاغذ پر لکھ

کر درمیان میں چوری

کا مال لکھتے یا غائب

گمشدہ کا نام لکھتے اور

درمیان میں کہیں یا میخ

پھنسا کر زمین میں گاڑ دے

انشاء اللہ مال یا غائب واپس آئے گا۔

چور پکڑنے کا عمل۔ سورہ یونس کو طشت میں لکھ کر نیچے مشکوک لوگوں کے نام لکھتے پس دھو کر اسی پانی سے آٹا

خمیر کر کے روٹی پکائے اور مشکوک لوگوں کو کھانے کے لئے دے تو رقمہ چور کے حلق میں پھنس جائیگا۔ ص ۳۲

یامستنکیثا مہربانے کے نیچے لکھ کر رکھے اور سو جائے چوری معلوم ہو جائے گی۔

پور ڈھونڈنے کا طریقہ۔ قرآن مجید کی سورہ کہف آیت۔ قَالَ اَمَّا مَنْ ظَلَمَ فَسَوْفَ نَعَذِّبُهُ

ثُمَّ نُفِیْهِ اِلٰی رَبِّهِ فَيُعَذِّبُهُ عَذَابًا مُّكْرًا۔ ایک سطر میں ہو ایک میخ لیں کہ اس کا پچھلا حصہ آیت پر اور نوک باہر ہو پس قرآن کو بند کر کے اوپر تاگا لپیٹ لیں کہ میخ ادھر ادھر نہ ہو۔

پس دو آدمی رو برو بیٹھیں کہ پڑھنے والے کی پشت قبلہ کی طرف ہو اور سامنے والے کا رخ ہو پس میخ کی نوک زمین پر رکھیں اور ہاتھوں سے تقارے رکھیں اور سورہ یسین کو متعین تک تین دفعہ پڑھیں مشکوک

کا نام میخ کی نوک کے نیچے رکھیں پس جس نام کے ساتھ تیسری دفعہ پھر جائے وہی پور ہوگا۔

آیت۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اِنَّہٗ مِنْ سُلَیْمٰنَ وَ اِنَّہٗ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اِنَّہٗ لَا

تَعْلَمُوْا عَلٰی وَاَنْتَ اَنْتَ مُسْلِمٌ اور مشکوک کا نام لکھ کر اٹھے میں بند کر کے گولیاں بنالیں اور

پانی میں ڈالے جس گولی میں پور کا نام ہوگا وہ نہ ڈوبے گی۔ باقی ڈوب جائیں گی۔

چشمہ۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس پتھر تھا جس پر عصا کو مارتے تھے اور اس سے پانی کے چشمے

بھوٹتے تھے۔ ج ۱ ص ۱۱۶ وہی پتھر حضرت قائم آل محمد کے پاس ہوگا پس اس سے پانی کا چشمہ بھوٹے

گا جس سے بھوکا شکم پُر کرے گا اور پیاسے کی پیاس بجھے گی۔ ج ۱ ص ۱۱۶۔ حضور شب معراج چشمہ کوثر سے

پیا اور چشمہ رحمت سے غسل کیا۔ ج ۱ ص ۱۱۶

اصحاب کہف جس غار میں گئے اس کے سامنے ایک چشمہ تھا جس سے انہوں نے پہلے پانی پیا پھر

داخل ہوئے۔ ج ۱ ص ۸۔ جب تین سو نو برس کے بعد اٹھے باہر دیکھا تو نہ چشمہ تھا نہ پھلدار درخت

تھے بحر حیرت میں ڈوب گئے کہ ایک رات کے اندر پانی کا چشمہ کیسے خشک ہو گیا اور درخت کہاں

غائب ہو گئے؟ ص ۹

چشمہ آب حیات کے کنارے پر حضرت موسیٰ پہنچے تو پانی پرنے سے مچھلی زندہ ہو کر چلی گئی۔

حضرت ذوالقرنین کو آب حیات کا چشمہ نہ مل سکا لیکن حضرت خضرؑ نے پالیا۔ ص ۱۲۲

چشمہ شراب طہور ج ۱ ص ۱۱۵۔ اس کے پینے سے حدود وغیرہ ختم ہوں گے۔

اللہ نے طوفان کے بعد حضرت نوحؑ کے لئے ایک چشمہ پیدا فرمایا جس کا نام نوشاب تھا اور حضرت سام

نے اس کے کنارہ پر درخت صنوبر لگایا تھا۔ ج ۱ ص ۱۲۱

ایک روایت میں ہے کہ زمین پر پانی کا پہلا چشمہ وہ ہے جو حضرت صالحؑ کے لئے ظاہر کیا گیا تھا جس

سے ایک دن ناقہ صالحؑ میراب ہوتی تھی اور دوسرا دن قوم کے لئے تھا ج ۱ ص ۲۰۹



○ جنت میں ایک چشمہ ہے جس کا نام کافور ہے۔ ج ۱ ص ۱۵۱

○ ایک سبیل نامی چشمہ ہے جس سے زنجبیل (ادرک) نکلے گی۔ ج ۱ ص ۱۵۲

○ اگر کسی چشمہ سے پانی نہ نکل رہا ہو تو تین دن مسلسل اس جگہ سورہ والنازعات پڑھی جائے پس باذن خدا پانی نکل آئے گا۔ ج ۱ ص ۱۶۵

○ جنتی لوگ چشمہ آب حیات سے غسل کریں گے۔ ج ۱ ص ۱۶۵

○ آسمان چہارم پر ایک چشمہ ہے جس میں آب حیات ہے۔ ج ۱ ص ۱۶۵

○ جبرئیل کی ٹھوکر سے پانی کا ایک صاف، شفاف شیریں چشمہ ظاہر ہوا جس سے حضرت الیوت نے پیاس

سب بیماریاں دور ہو گئیں پس اس میں غسل کیا تو جسمانی بیرونی مصائب ختم ہو گئے اور رنگ نکھر گیا۔ ج ۱ ص ۱۶۵

○ چھٹی۔ جس طرح مرد عورت تسکین شہوت کے لئے جمع ہوتے ہیں اگر دو عورتیں اسی طرح جمع ہوں تو ان کے اس

فعل بد کو چھٹی کہا جاتا ہے۔ اصحاب رس پر عذاب کی وجہ یہی تھی ان کی عورتیں آپس میں یہی فعل کرتی تھیں

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا مہی (مساقت) کی سزا زانی کی سزا کے برابر ہے۔ آپ نے

فرمایا ایسی عورتوں کو جہنم میں آگ کا لباس پہنایا جائے گا۔ راوی نے مساقت کی حرمت پر دلیل مانگی،

تو معصوم نے اصحاب رس کے متعلق نازل ہونے والی آیت پڑھی اور فرمایا اصحاب رس پر عذاب اسی

فعل بد کی وجہ سے نازل ہوا تھا۔ ج ۱ ص ۱۶۵، ج ۱ ص ۱۱۳

○ چہرہ کاٹنا۔ رزق حلال کا پیش خمیر ہے۔ ج ۱ ص ۱۶۱۔ منقول ہے کہ حضرت ابراہیمؑ کو جب سزائے موت ہوئی

تو نرود کی خوشنودی کے لئے عورتیں پر خمر کاٹنے کی مزدوری بھی چھڑ کے لئے بطور چندہ پیش کرتی تھیں۔

ج ۱ ص ۲۲۲

○ چھنچھ۔ وہ مقام جس میں آگ جلائی گئی اور حضرت ابراہیمؑ کو اس میں ڈالا گیا ۲۰ × ۲۰ ذراع لمبا چوڑا تھا اور تیس

ہاتھ اس کی بندی تھی۔ ج ۱ ص ۵۲

○ چھپکلی۔ جب ابراہیمؑ نارغزودی میں تھے تو چھپکلی آگ کو تیز کرتی تھی۔ ج ۱ ص ۲۲۶

○ چوہا۔ سورہ نمل کو لکھ کر گھر میں رکھنے سے چوہا اور دیگر نقصان دینے والے حشرات نکل جاتے ہیں۔ ج ۱ ص ۲۲۲

○ حالت انعام میں بھی چوہے کو مارنا مجرم نہیں ہے۔ ج ۱ ص ۱۶۵

○ مشرکین کو پر ایک دفعہ خدا نے چوہوں کا عذاب نازل کیا تھا۔ ج ۱ ص ۸۲

○ چغلی۔ یہ سخت گناہ ہے چنانچہ بنی اسرائیل نے انبیاء کی چغلی کھا کر ان کو قتل کر دیا تھا۔ ج ۱ ص ۱۱۵

○ بروز محشر چغلی خوردوں کی شبکی میں مسخ ہوں گے۔ ج ۱ ص ۱۶۵

چیونٹی۔ ابن عباس کہتا ہے۔ میں علیؑ کے ہمراہ تھا۔ وادی میں چیونٹیوں کی کثرت دیکھ کر کہا پاکؑ ہے وہ ذات جو ان کی تعداد کو جانتی ہے۔ علیؑ نے فرمایا کہہ پاکؑ ہے جس نے اس مخلوق کو پیدا کیا ورنہ تعداد تو بجائے خود میں ان کے نردمادہ کو بھی جانتا ہوں۔ ج ۱ ص ۱۲۔  
حضرت سلیمان سے چیونٹی کی گفتگو ج ۲ ص ۲۲۔ چیونٹی کی دعا ج ۱ ص ۲۳۵۔

## (ح) ح

- حب علیؑ۔ حب علیؑ ایمان اور بغض علیؑ نفاق۔ مقدمہ تفسیر ص ۱۹۔
- علیؑ کے حیدر مساکین میں اور ان کی دستگیری کرنے والا جنت کے بلند درجات میں ہوگا۔ ج ۱ ص ۱۳۴۔
- حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کا محبان علیؑ کو پیغام کہ تقویٰ اختیار کرو۔ ج ۱ ص ۱۹ ج ۱ ص ۳۸۔
- اگر لوگ علیؑ کی محبت پر اجتماع کر لیتے تو خدا جہنم کو پیدا نہ کرتا۔ ج ۱ ص ۲۰ ج ۱ ص ۲۶۔
- حضرت علیؑ کے محبوبوں کے چہرے قیامت کے دن نورانی ہونگے۔ ج ۱ ص ۲۹۔
- یوم غدیر محبت علیؑ کا اعلان عام۔ ج ۱ ص ۲۵۔ نبی کے چار یار ص ۲۷۔
- ولایت علیؑ ذیل آیت ائدبا دلہکم اللہ الم ج ۱ ص ۱۲۹۔
- نام علیؑ کی تاثیر ج ۱ ص ۱۳۵۔ دلائل علیؑ ص ۱۶۴۔
- حضرت علیؑ کی محبت گناہوں کو کھاتی ہے۔ ج ۱ ص ۲۴۱۔ محبان علیؑ کا مقام ج ۱ ص ۱۳۴۔
- اہلبیت کی محبت گناہوں کا کفارہ بنتی ہے۔ ج ۱ ص ۱۸۲۔ مَن مَاتَ عَلٰی حُبِّ اَبِی مُحَمَّدٍ مَاتَ شَہِیدًا۔ ج ۱ ص ۱۹۷۔
- حضرت علیؑ نے فرمایا ہماری محبت اور ہمارے دشمنوں کی محبت ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتی۔ ج ۱ ص ۱۵۶۔
- آل محمد کی محبت کا بدلہ جنت کی نعمات۔ ج ۱ ص ۲۶۱۔
- علیؑ کی محبت کے ٹکٹ کے بغیر پُی صراط سے کوئی نہ گزر سکے گا۔ ج ۱ ص ۳۱۳۔
- آل محمد کی محبت میں مرنے والا شہید ہوتا ہے۔ ج ۱ ص ۳۱۳۔
- علیؑ کا محب علیؑ کے ساتھ مختور ہوگا۔ ج ۱ ص ۱۸۱۔ بردز عشر محبت علیؑ کا سوال ہوگا۔ ج ۱ ص ۱۸۲۔
- بردز عشر آل محمد کی محبت کا سوال ہوگا۔ ج ۱ ص ۱۸۲، ج ۱ ص ۳۱۳۔

برائے حب۔ جو شخص سورہ رزق کو لکھ کر اپنے پاس رکھے گا اس سے ہر مہینے والا محبت کرے گا۔ ج ۱ ص ۱۱

اسی طرح جو شخص سورہ احقاف کو دھو کر پٹے محبوب خلائق ہوگا۔ ج ۱ ص ۱۵

سورہ تکوین کو ہر روز اکیس مرتبہ پڑھنا محبوب خلائق بنا دیتا ہے۔ ج ۱ ص ۲۵

طالب و مطلوب کے اعداد کے برابر پابندی زبان و مکان کے ساتھ باطہارت مقام خلوت میں ۷

ماہ میں یہ آیت مجیدہ سات روز مسلسل پڑھے۔ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّجْعَلَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الَّذِيْنَ

عَادَیْتُمْ مِنْهُمْ مَّوَدَّةً وَاللّٰهُ قَدِيْرٌ عَلٰی عُقُوْرٍ رَّحِيْمٌ يَا مَسْكُوْنٌ سَخَّرَ لِيْ فُلًا

بن فلان (مطلب کا نام لے) يَلْطَفُكَ الْخَفِيّٰ۔

۲۔ در رکعت نماز پڑھے اور ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سات دفعہ آیت مذکورہ پڑھے اور سلام

کے بعد کہے۔ اَللّٰهُمَّ لِيْ قَلْبٌ فُلَانٌ بِنِ فُلَانٍ كَمَا لِيْتَ الْحَدِيْدُ لِيْدًا وَدَعْلِيْدٌ

السَّلَام۔

۳۔ جعفری عمل۔

عدد طالب + ۲۲۰ بن ۲ (اگر کسر ہو تو)۔ ۴ اور اگر کسر ہو تو منفی ۳

عدد مطلوب + ۲۸۴ بن ۲ (اگر کسر ہو تو)۔ ۴

مثلاً طالب تقی ۵۱۰ + ۲۲۰ = ۷۳۰ ÷ ۲ = ۳۶۵ - ۴ = ۳۶۱

مطلب تقی ۱۶۰ + ۲۸۴ = ۴۴۴ ÷ ۲ = ۲۲۲ - ۴ = ۲۱۸

ترتیب طبعی سے مربع پڑ کرنا ہے اور خانہ ۵ میں ۲ کا اضافہ ہوگا۔

لیکن اگر کسر ہو تو خانہ ۵ اضافہ ایک کا ہی ہوگا۔

مثلاً طالب جعفر ۳۵۳ + ۲۲۰ = ۵۷۳ ÷ ۲ = ۲۸۶ ۱/۲ کرے۔ ۳ - ۲۸۶

مطلب احمد ۵۳ + ۲۸۴ = ۳۳۷ ÷ ۲ = ۱۶۸ ۱/۲ - ۳ = ۱۶۵

۶۸۶

۲۹۰	۱۶۶	۱۶۰	۲۸۳
۱۶۹	۲۸۳	۲۸۹	۱۶۸
۲۸۵	۱۶۲	۱۶۵	۲۸۸
۱۶۶	۲۸۶	۲۸۲	۱۶۱

یہاں پانچویں خانہ میں اضافہ نہیں ہے۔

۶۸۶

۳۶۹	۲۲۰	۲۲۴	۳۶۱
۳۶۳	۳۶۲	۳۶۸	۲۲۱
۳۶۳	۲۲۶	۲۱۸	۳۶۶
۲۱۹	۳۶۶	۳۶۴	۲۲۵

یہ تعویذ طالب اپنے پاس رکھے یا میاں

بیوی میں تو اپنے کمرہ میں لٹکا دیں محبت

زیادہ ہوگی۔

- حب شیخین اگر دل میں رائی کے برابر بھی ہوئی تو بہشت میں داخل نہ ہوگا۔ فرمان صادق۔ ج ۳ ص ۱۸۲
- حبشہ کی طرف ہجرت۔ ج ۵ ص ۱۵۵۔ اللہ نے حبشیوں کی طرف ایک حبشی نبی بھیجا انہوں نے اس کو جھٹلایا بادشاہ وقت نے اس پر ایمان لانے والوں کو گرفتار کر کے آگ سے بھری ہوئی آندود میں ڈال دیا ج ۳ ص ۱۳۹
- حج۔ حج کا بیان ج ۱۲ ص ۱۲ تا ۱۵، ج ۱۵ ص ۱۹۔ حجۃ الوداع۔ ج ۵ ص ۱۳۹
- حج کے بعض احکام ج ۵ ص ۱۶۶ و ص ۱۶۷ و ج ۱۶ ص ۲۶ تا ص ۳۱
- حضرت ابوبکر کو حضرت پیغمبر نے امیر الحج بنا کر بھیجا پس سورہ برأت نازل ہوا اور حضرت علی کو آپ نے اس کے پیچھے روانہ فرمایا اور ابوبکر کو واپس بلا لیا۔ ج ۵ ص ۱۲۔ حج اکبر کا معنی ج ۳ ص ۱۲
- عرب لوگ حج کے مہینے کو ہر سال تبدیل کر دیا کرتے تھے لیکن اسلام نے اس رد تبدیل کو رد کر دیا۔ ج ۵ ص ۱۲
- حج کے بارے میں زہری کا امام زین العابدینؑ پر اعتراض اور آپ کا جواب۔ ج ۳ ص ۱۳۱
- حضرت ابراہیمؑ نے کوہ البقیس پر کھڑے ہو کر لوگوں کو حج بیت اللہ کی دعوت دی تھی ان کی آواز مشرق سے مغرب تک پہنچی تھا کہ قیامت تک آنے والی نسوں نے بھی عالم ارواح میں آپ کی آواز سنی پس جس روح نے لبیک کہی تھی وہی حج پر موفق ہوتا ہے۔ ج ۱۶ ص ۱۶۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ نے مقام ابراہیمؑ پر کھڑے ہو کر لوگوں کو دعوت دی تھی۔ ج ۱۶ ص ۱۶ دعوت ابراہیمؑ ج ۱۶ ص ۱۶
- عبدالرحمن بن کثیر کہتا ہے میں دوران حج حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے ہمراہ تھا آپ نے فرمایا کہ شور و غل تو زیادہ ہے لیکن حاجی لوگ بہت کم ہیں۔ ج ۱۸ ص ۱۸
- روایت میں ہے جس پر حج واجب ہو اور اس کو ملتا رہے اور مرجائے تو برذر مشر اندھا محسور ہوگا۔ ج ۱۶ ص ۲۰
- حضرت خضر علیہ السلام ہر سال حج پر تشریف لا جاتے ہیں۔ ج ۱ ص ۱۲۲
- حدود حرم میں جرم کرنے والے کو سزا بھی حدود حرم کے اندر دی جاسکتی ہے۔ ج ۲ ص ۲
- رسول اللہ کا خواب اور صلح حدیبیہ کے بعد واپسی ج ۱۳ ص ۸ تا ص ۹
- باپ کا حج بیٹی بھی نیابت میں کر سکتی ہے۔ ج ۱۳ ص ۱۶
- جو لوگ حج کی طاقت نہیں رکھتے حضورؐ نے فرمایا نماز جمعہ مساکین کا حج ہے۔ ج ۱۳ ص ۲۲
- دشمن اک محمد کا حج باطل ہوا کرتا ہے۔ ج ۱۳ ص ۱۶۔ حجت کی دو قسمیں ہیں ایک ظاہری دوسری باطنی حجت ظاہری نبی و امام اور حجت باطنی عقل۔ ج ۱۵ ص ۲۶۵

- کعبہ کی تعمیر نو کے وقت حجر اسود کو نصب حضرت پیغمبرؐ نے ہی کیا۔ ج ۴ ص ۹
- حجر اسود کو حضرت آدمؑ اپنے ساتھ زمین پر لائے تھے اور بنی آدم کے عہد و پیمان اس کو تفویض کئے گئے
- یہی پس بروزِ محشر انہی زیارت کرنے والوں کے حق میں گواہی دے گا۔ ج ۴ ص ۱۰۔ سورہ حجرات کے فضائل
- اس کو دھو کر عورت پی لے تو دو دھڑ زیادہ ہوگا۔ ج ۴ ص ۲۶

حبل - واعتصموا بحبل اللہ کی تفسیر ج ۴ ص ۱۲

حبل الورد - ج ۴ ص ۱۱۵

- حبیبِ نجار - مومن آلِ نبین ج ۵ ص ۸۶۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف سے جو دو مبلغ انطاکیہ میں پہنچے
- تودہ سب سے پہلے حبیبِ نجار کو ملے۔ ج ۴ ص ۱۱۰۔ حبیبِ نجار کا بادشاہ انطاکیہ کو مشورہ ص ۱۰۲۔ حبیبِ
- نجار کا اپنی قوم کو مشورہ ص ۱۰۵۔ مومن آلِ نبین کے متعلق معصوم نے فرمایا وہ ہمارا خالص شیعہ ہے ص ۱۰۷
- حضرت پیغمبرؐ نے فرمایا صدیقین تین ہیں (۱) مومن آلِ فرعون (۲) مومن آلِ نبین حبیبِ نجار (۳) علی بن ابیطالب
- ج ۴ ص ۱۲۹۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا سابقوں چار آدمی ہیں (۱) ہابیل ابن آدم (۲) مومن آلِ فرعون (۳)
- حبیبِ نجار مومن آلِ نبین (۴) علی بن ابیطالب ج ۴ ص ۱۹۱ و ص ۱۹۴۔ ایک حدیث میں ہے صدیق تین
- حبیبِ نجار مومن آلِ نبین (۱) حزقیل مومن آلِ فرعون (۲) حضرت علی بن ابی طالب ج ۴ ص ۲۲۰

حاطب بن ابی بلتعہ کا افشاءِ راز - یہ شخص مکہ سے مسلمان ہو کر ہجرت کر کے مدینہ آیا ہوا تھا۔ پس اس نے حضرت پیغمبرؐ کا راز مکہ والوں پر فاش کر دیا۔ لیکن بعد میں حضرت پیغمبرؐ نے اس کو معافی دیدی۔ ج ۴ ص ۲۶۴

- حبطِ عمل - مقدمہ تفسیر ص ۲۳ و ص ۲۴ و ص ۲۵۔ دشمن علیؑ کے اعمال حبط و رائیگاں ہوں گے۔ ج ۴ ص ۳۳
- اگر خاتمہ ایمان پر نہ ہو تو سابق اعمال حبط و ضائع ہو جاتے ہیں۔ ج ۴ ص ۱۲۵ اور حبطِ عمل کا معنی یہ ہے کہ
- اس شخص کا عمل قابلِ جزا نہیں رہتا۔ ص ۱۹ ج ۴ ص ۱۳۳

- سورہ المہدید کے فضائل - ج ۴ ص ۲۱۔ اَفْزَلُنَا المہدید کی تفسیر ص ۲۲۲۔ ذوالفقارِ حیدری ص ۲۲۵
- حدیبیہ - صلح حدیبیہ کے بعد حبیبِ مسلمانوں نے فتح مکہ کر لیا تو ان کے دلوں میں حدیبیہ سے واپس جانے کے
- انتقام کا جذبہ تھا تو حضورؐ نے مسلمانوں کو انتقامی کارروائیوں سے روک دیا۔ ج ۴ ص ۱۶
- حدیبیہ کے صلح نامہ پر بسم اللہ الرحمن الرحیم اور محمد رسول اللہ کے الفاظ حضرت علیؑ نے لکھے تو کفار نے کٹوا
- دئیے۔ ج ۴ ص ۱۳۵۔ صلح حدیبیہ اور فتح۔ ج ۴ ص ۵۴ و ص ۵۵

- صلح حدیبیہ کے وجوہ اور مصالح - ج ۴ ص ۹ تا ص ۱۹۔ حسان بن ثابت کا قصیدہ - ج ۴ ص ۳۰ حزقیل پیغمبر
- ج ۴ ص ۱۰ اس خمسہ ج ۴ ص ۱۰ مومن آلِ فرعون کا نام حزقیل تھا۔ ج ۴ ص ۲۲



حسن - مردوں کا حسن عقل میں ہے اور عورتوں کی عقل حسن میں ہے۔ ج ۶ ص ۶۲

○ امام حسن علیہ السلام نے ایک دفعہ فرمایا اگر میں دعا کروں تو اللہ عراق کو شام اور شام کو عراق بنادے مرد کو عورت اور عورت کو مرد کر دے ایک منافق ناصبی نے کہا اگر یہ طاقت ہوتی تو معاویہ سے صلح کیوں کرتے؟ آپ نے اس سے مخاطب ہو کر فرمایا۔ اے عورت! یہ مردوں کا مجمع ہے تو چلی جا اور اب تیری سابقہ عورت مرد ہو چکی ہے۔ اب تیرے بطن سے ایک خنثی پیدا ہوگا چنانچہ اس شخص نے اپنے آپ کو عورت پایا اور گھر پہنچا تو اس کی بیوی مرد تھی پس مجامعت کے بعد اس کے پیٹ سے خنثی پیدا ہوا پھر وہ دونو حاضر خدمت امام ہوئے اور معافی کے خواستگار ہوئے تو اللہ نے توبہ قبول کر لی اور اپنی اصلی حالت پر پٹ گئے کیونکہ امام نے ان کو معافی دے دی۔ مقدمہ تفسیر ص ۳۳ و ص ۳۴

○ حضرت پیغمبر نے امام حسن و امام حسین علیہما السلام کے قانونوں کو یہودی اور لعنتی کہا۔ ج ۶ ص ۱۶۶

○ امام حسن کا حسن خلق۔ ج ۴ ص ۵۵

○ حضرت علیؑ سے کسی نے حالت اہرام میں شتر مرغ کے انڈے توڑنے کا کفارہ پوچھا تو آپ نے فرمایا میرے فرزند حسن سے پوچھ لو۔ امام حسن نے سائل سے فرمایا کہ فراوانٹ کو مادہ پر بٹھاؤ (انڈوں کی مقدار کے برابر) پس جس قدر بچے پیدا ہوں ان کی قربانی دو حضرت علیؑ نے فرمایا اے فرزند بعض اوقات ناقہ حاملہ نہیں ہوتی۔ تو امام حسنؑ نے عرض۔ اباجان! بعض اوقات انڈے بھی تو خراب نکلتے ہیں۔ ج ۵ ص ۱۶۵

○ امام حسن و امام حسین علیہما السلام کا صلبی اولاد رسول ہونے کا ثبوت۔ ج ۵ ص ۲۳۱ و ص ۲۳۳۔ ج ۱ ص ۱۵۵

○ ایک دفعہ معاویہ نے امام حسنؑ سے سوال کیا کہ میری اور آپ کی ڈاڑھی کا ذکر قرآن میں کہاں ہے؟ تو آپ نے آیت پڑھی۔ وَالْبَلَدُ الطَّيِّبُ يَخْضِعُ يُبَاشَّةَ الْخِطِّ ج ۶ ص ۶۲

○ وَالشَّجَرَةُ الْمَلْعُونَةُ فِي الْقُرْآنِ الخ امام حسنؑ نے یہ آیت پڑھ کر مردان سے فرمایا تو اور تیری اولاد شتر ملعونہ ہے۔ ج ۱ ص ۲۹ امام حسن و امام حسینؑ کا رسول کے کندھوں پر سوار ہونا۔ ج ۹ ص ۶۴

○ امام حسنؑ نے حضرت خضرؑ کو مسائل سمجھائے۔ ج ۱ ص ۱۱ امام حسنؑ کی دربار شام میں معاویہ کے درباریوں سے گفتگو۔ ج ۱ ص ۱۵۱

○ امام حسن و امام حسینؑ بچپن سے ہی کامل العقل تھے۔ ج ۱ ص ۱۴۱ دونو جوانان جنت کے سردار ہیں۔ ج ۱ ص ۲۲۱

○ حضرت پیغمبر نے حنین شریفین کو اپنی اولاد کہا۔ ج ۱ ص ۲۰۱

○ شاہ روم نے امام حسنؑ سے سوال کیا کہ وہ سات چیزیں کونسی ہیں جو ماں کے شکم سے پیدا نہیں ہوئیں آپ نے

جواب میں فرمایا (۱) آدم (۲) حوا (۳) اسمعیل کے نذیر والد اذنبہ (۴) سانپ جنتی (۵) کوا (۶) ناقہ صالح (۷) ابلیس (نوٹ۔ سانپ سے مراد وہ ہے جو حضرت آدمؑ کے ساتھ آیا تھا اور کوا وہ جس نے حضرت ہابیل کا دفن

کرنا قابل کو سکھایا تھا ج ۲۵۱۔ شاہ روم کے مفصل سوالات و جوابات اسی جلد ۱۲ کے صفحہ ۲۵۵ پر پڑھیں۔

- حضرت امیر علیہ السلام کی شہادت کے بعد امام حسن کا خطبہ - ج ۱۲ صفحہ ۲۵۵
- عاملین عرش کی تاویل عاملین علم کی گئی ہے چار اولین میں سے نوح ابراہیم موسیٰ اور عیسیٰ علیہم السلام اور چار آخرین میں سے، حضرت محمدؐ حضرت علیؑ، حضرت حسنؑ اور حضرت حسینؑ ج ۱۲ صفحہ ۹۵
- مختلف حاجات پیش کرنے والوں کو امام حسن علیہ السلام نے استغفار کا ورد تعلیم فرمایا - ج ۱۲ صفحہ ۱۰۱
- حسینؑ شریفین کی بیماری اور منت اور نزول حل اٹی - ج ۱۳ صفحہ ۱۳۶
- حضرت امام حسینؑ نے آخری رخصت کے وقت اپنے بیمار فرزند کو سب سے پہلے نماز کی وصیت فرمائی - ج ۲ صفحہ ۱۰۲

- حضرت پیغمبرؐ نے پیشین گوئی فرمائی تھی کہ میری امت کے بعض لوگ میری ذریت و نسل کے پاکیزہ افراد کو قتل کریں گے۔ پس حضرت حسینؑ کی اولاد سے ایک مہدی کو خدا بھیجے گا جو ان سے انتقام لے گا پس حسینؑ اور اس کے دوستوں کے قاتلوں پر لعنت ہے اللہ کی رحمت حسینؑ کے عزاداروں پر اور ان پر جو ان کے قاتلوں پر لعنت بھیجیں اور جو شخص حسینؑ کے قتل پر راضی ہوگا اس کا شمار بھی قاتلان حسینؑ سے ہوگا - ج ۲ صفحہ ۱۳۵ و صفحہ ۱۳۹، مضامین امام حسینؑ ج ۲ صفحہ ۱۹۹
- قائم آل محمد تشریف لائیں گے اور قاتلان امام حسینؑ کی اولاد سے قصاص لیں گے۔ راوی نے امام رضا علیہ السلام سے دریافت کیا کہ قاتل تو یہ لوگ نہ ہوں گے۔ بلکہ قتل تو کیا تھا ان لوگوں نے جو میدان کربلا میں حاضر تھے اور اللہ فرماتا ہے - لَا تَزِدُ وَازِرَةً وَنَارُ الْخِزْيِ یعنی کوئی کسی دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائے گا؛ آپ نے جواب دیا جو شخص کسی کے فعل پر راضی ہو وہ اسی جو کم کا مرتکب سمجھا جاتا ہے چونکہ یہ لوگ اپنے قاتلین آباد کے فعل پر راضی ہوں گے لہذا ان سے بھی قتل کا قصاص لیا جائے گا - ج ۲ صفحہ ۱۵۹

○ امام حسینؑ کا دفن کربلا ہے زمین کربلا کا ذکر اور خصوصیات - ج ۲ صفحہ ۱۲ تا ۱۴

○ امام حسینؑ نے مکہ سے احرام حج کو اعمال عمرہ بجالا کر ختم کر دیا اور روانہ ہو گئے - صفحہ ۱۵

○ الحسن والحسین سید شباب اہل الجنۃ - صفحہ ۸۳ ج ۲۲۱

- وہ حسینؑ ہے جس کا ایک سجدہ جو انتہائی کرب و بے چینی کے عالم میں خشوع و خضوع کا ایسا مرقع تھا کہ انبیاء و ملائکہ بھی داد دیتے بغیر نہ رہ سکے جس کی جبین نیاز نے پتی ہوئی ریتی پر کفر و استبداد کے

اُبھرتے ہوئے ناز توڑ دیئے اور پوری کائنات میں سجدہ و ساجدین اور عبادت و عابدین سے اپنا مقام منوا لیا اور قیامت تک کے لئے بقائے اسلام کی ضمانت دے دی۔ حج ۵ ص ۱۱ امام پاک جب شہید ہوئے تو ان کے جسم پر شیم کا جبہ تھا۔ حج ۵ ص ۲۸

○ حضرت شہر بانو کا حضرت امام حسین علیہ السلام کے نکاح میں آنا۔ اس پر سنی مناظر کا اعتراض اور حضرت ملک العلماء ملک فیض محمد لکھنوی مرحوم کا منہ توڑ جواب۔ حج ۵ ص ۴۴

○ حضرت امام حسین علیہ السلام کے سبط رسول ہونے کی وجہ تسمیہ حسین منی و انام من الحسین۔ حج ۵ ص ۴۵

○ ایک شخص نے امام حسین علیہ السلام سے رقم کا سوال کیا تو آپ نے فرمایا میں تم سے تین سوال پوچھا اگر سارے جوابات دیئے تو جو کچھ مانگا سب دوں گا ورنہ جس قدر جواب دوں گے اتنا ہی دوں گا کیونکہ میرے نانانے فرمایا ہے المعروف بقدر المعروف یعنی کسی کے ساتھ بھلائی اتنی کر دیتی وہ معرفت رکھتا ہو۔

○ آپ نے پوچھا تمام اعمال سے افضل کون سا عمل ہے؟ اس نے جواب دیا معرفت خدا۔

○ پھر پوچھا مصیبت کے وقت سہارا کیا چیز بنتی ہے؟ اس نے جواب دیا۔ توکل بر خدا۔

○ پھر پوچھا انسان کی زینت کیا ہے؟ اس نے جواب دیا۔ علم باعمل۔

○ آپ نے پوچھا اگر علم نہ ہو تو زینت کیا ہے؟ اس نے کہا مال ساتھ سخاوت کے۔

○ آپ نے فرمایا اگر مال نہ ہو تو زینت کیا ہے؟ اس نے جواب دیا فقر صبر کے ساتھ۔

○ آپ نے فرمایا صبر نہ ہو تو پھر اس نے جواب دیا۔ بکلی آسمان سے گرے اور اس کو جلائے۔

○ آپ نے سوال کے بدلہ میں اس کو ایک ہزار دینار عطا فرمایا اور ایک انگوٹھی بطور انعام دی جس کا ٹکینہ

دو سو کی قیمت کا تھا فرمایا اس کو اپنے بالی بچوں کے اخراجات پر صرف کرنا۔ حج ۵ ص ۱۲۳ و حج ۵ ص ۱۲۴

○ کیا امام حسین کے غم میں رونا بے صبری ہے؟ اس کا مدلل جواب حج ۵ ص ۱۲۵

○ غم حسین میں رونے کے دلائل اور رونے کے نتائج۔ حج ۵ ص ۱۲۶

○ امام حسین علیہ السلام کا حسن خلق۔ ایک دفعہ گروہ مساکین کے پاس سے گزرے وہ کھانا کھا رہے تھے انہوں

نے آپ کو مدعو کر لیا تو آپ وہیں ان کے پاس زمین بھی پر بکھرے ہوئے روٹی کے ٹکڑے ان کے ہمراہ کھانے

لگ گئے۔ حج ۵ ص ۲۰۴

○ ایک دفعہ آپ کے غلام نے نجس جگہ پر پڑے ہوئے روٹی کے ٹکڑے کو اٹھا کر دھو کر کھالیا تو آپ نے

خوش ہو کر اسے آزاد کر دیا اور فرمایا جو شخص اللہ کی نعمت کی قدر کرے وہ آتش جہنم سے آزاد ہو جاتا ہے  
 تو پھر میں اس کی قدر کیوں نہ کروں۔ ج ۲۴۹ ص ۹۷ و ج ۱۲۳  
 ○ دوش رسولؐ پر اور حالت نماز میں پشت پر سوار ہونا۔ ج ۲۴۹ ص ۹۷  
 ○ حضرت زکریاؑ کو بچپن پاک کے نام تعلیم کئے گئے تو عرض کی بے پردہ گار! جب پانچواں نام لیتا ہوں  
 تو میرے اوپر گریہ طاری ہو جاتا ہے اس کی کیا وجہ ہے؟ پس کفایع کے ذریعے ان کو اطلاع  
 دی گئی۔ کاف سے مراد کربلا ہا سے مراد ہلاکت یا سے مراد یزید عین سے مراد عطش اور صا د سے  
 مراد صبر ہے۔

- حضرت زکریاؑ تین دن مسلسل مسجد میں صفت ماتم بچا کر روتے رہے۔ ج ۱۳۶ ص ۱۳۶
- امام حسین علیہ السلام اور حضرت یحییٰ میں مشابہت۔ ج ۱۳۸ ص ۱۳۸
- حضرت اسمعیلؑ نے دعا مانگی تھی کہ اے اللہ مجھے حسینؑ کی طرح صبر محبوب ہے۔ ج ۱۵۴ ص ۱۵۴
- انبیاء سابقین کے مجموعی مصائب سے بھی بڑھ کر مصائب و آلام میں گھر جانے کے بعد امام حسینؑ نے  
 جو جلوة جمال پروردگار کے دیدار کا کربلا کی تپتی ہوئی ریتی پر تمازت آفتاب کی پوری تیزی کے دوران تیس دن  
 تواروں پتھروں اور نیزوں کی مورلا دھار بارش میں لطف اٹھایا اس کی نظیر ناممکن ہے۔ ج ۸۸ ص ۸۹
- امام حسین علیہ السلام کی زیارت زیادتی رزق اور درازی عمر کی موجب ہوتی ہے۔ ج ۲۹ ص ۲۹
- کیا حضرت امام حسین علیہ السلام حضرت اسمعیلؑ کے فدیہ تھے؟ تشریح ج ۶۱ ص ۶۱
- حضرت امام حسین علیہ السلام کی شہادت ایک طرف اسلام کی بقا کی ضمانت ہے اور ساتھ ساتھ اس کا  
 ذکر ایک زندہ معجزہ ہے۔ ج ۲۱ ص ۲۱
- حضرت ابراہیمؑ کی دعا سے سلسلہ امامت اسمعیلؑ کی نسل میں پھر مخصوص طور پر امام حسین علیہ السلام کی  
 اولاد میں تاقیامت قائم رہے گا۔ ج ۱۲۹ ص ۱۲۹۔ حسینؑ کے مصائب کا سننا علمائے اسلام نے ناجائز قرار  
 دیا تھا تاکہ صحابہ پر بدگمانی نہ ہو۔ مقدمہ تفسیر ص ۱۰۳
- شب معراج حضرت پیغمبرؐ کو عترت پر آنے والے مصائب کی اطلاع دی گئی تھی۔ ج ۲۳۶ ص ۲۳۶
- امام حسین علیہ السلام کی زیارت بخشش گناہان کی موجب ہے۔ ج ۱۲ ص ۱۲
- حضرت امام حسین علیہ السلام کی شہادت پر آسمان نے گریہ کیا چنانچہ بوقت طلوع آفتاب و غروب آفتاب  
 مٹخنی کا نمودار ہونا شہادت امام حسینؑ کے بعد سے ہے اور یہی اس کا گریہ ہے۔ ج ۱۲۳ ص ۱۲۳ و ج ۲۰۳ ص ۲۰۳
- حضرت ہبیرؑ نے خبر دی کہ جناب فاطمہؑ کے بطن اطہر سے جو بچہ پیدا ہوگا اس کو تیری امت ہے جرم و خطا



- قتل کر دے گی۔ پس ایام حل میں بھی اور بعد از پیدائش بھی خاتونِ جنت غلگین رہیں۔ ج ۳ ص ۲۳
- امام حسینؑ پیغمبر کی زبان چوس کر پیسے۔ ج ۳ ص ۲۴ امام حسینؑ کے غم میں رونے کا ثواب۔ ج ۳ ص ۲۶
- امام حسین علیہ السلام کو چار انبیاؑ خصوصی طور پر چھٹا ہوئے۔ ۱، اولاد میں امامت ۲، خاک میں شفا ۳، ان کی قبر کے پاس دعا کا منظور ہونا۔ ۴، زیارت پر جانے والے کا زمانہ زیارت اس کی زندگی میں اضافہ ہوتا ہے۔ اور خود رسول اللہ کے درجہ میں ہوں گے۔ ج ۳ ص ۱۳۸ و ص ۱۳۹۔ تارک زیارت کی عمر و رزق میں کمی ہوتی ہے ج ۳ ص ۱۴۰
- حسن و حسین علیہما السلام کے نام اللہ کے نام محسن سے مشتق ہیں۔ ج ۳ ص ۱۴۵
- حضرت پیغمبرؐ نے فرمایا ہر نبی کی اولاد اپنی صلب سے ہے اور میری اولاد علی کی صلب سے ہے۔ ج ۳ ص ۱۴۷
- حشر۔ فرعون نے موسیٰ سے سوال کیا تھا کہ حشر و نشر کب ہوگا؟ ج ۹ ص ۱۸۶
- اللہ کے لئے کسی کے مرنے کے بعد اس کا دوبارہ زندہ کرنا مشکل نہیں ہے۔ ج ۳ ص ۲۲۶ ج ۳ ص ۲۶
- ہر شی کی فنا کے بعد دوبارہ حشر و نشر کی تفصیل۔ ج ۳ ص ۱۳۶ ج ۳ ص ۱۴۷۔ حضرت موت کی درجہ تسمیہ ج ۳ ص ۳۸
- کسی مشکل کام کے پیش آنے پر چالیس روز تک سورہ حشر کی تلاوت سے مشکل حل ہو جائے گی۔ ج ۳ ص ۲۴۶
- حرام زادہ علی کا دشمن ہوتا ہے امام حسنؑ کی ولید بن عقبہ کو تنبیہ ج ۳ ص ۱۵۱۔ حرام زادہ دشمن علی۔ ج ۳ ص ۲۱۱
- حرام زادہ اپنے عقائد کو دار کی بدولت جو ابده ہوگا در نہ ماں باپ کی غلطی کا یہ جو ابده نہیں ہے۔ ج ۳ ص ۲۶۲
- منقول ہے کہ فرعون کے مشیر حلال زادے تھے انہوں نے فرعون کو موسیٰ کے قتل کا مشورہ نہیں دیا تھا لیکن فرعون کے مشیر حرام زادے تھے جنہوں نے حضرت ابراہیمؑ کے لئے سزائے موت تجویز کی تھی ج ۳ ص ۱۴۹
- حرام کھانے والے بروز حشر سور کی شکل میں محشر ہوں گے۔ ج ۳ ص ۱۴۲ حرام زادے پیدا کر نوالی عورت کا عذاب ج ۳ ص ۲۶۴
- ظم مسجد کو برتن میں لکھ کر دھو کر آنا خمیر کرے اور اس آٹے کا سفوف بنا کر رکھے ایک چٹکی درد دل کو ختم کر دیتی ہے
- اور اگر بادشہ کے پانی سے دھو کر آنکھ میں ڈالا جائے تو آشوب چشم کے لئے مفید ہے۔ ج ۳ ص ۱۶۱
- (اقول) سات دفعہ حمد لکھ کر سر پر باندھے تو درد سر ختم ہوگا۔ حمد حمد حمد حمد حمد حمد حمد۔
- حقوق۔ مومن وہ ہے جو مومنین کے حقوق کا خیال رکھے۔ ج ۳ ص ۱۳۲ تا ص ۱۳۶ ج ۵ ص ۶۲
- عثمان بن مظعون کو حضورؐ نے حقوق کی ادائیگی کی تاکید فرمائی۔ ج ۵ ص ۱۶۱
- شیطان حقوق کی ادائیگی سے مومنوں کو روکتا ہے۔ ج ۶ ص ۱۵۱
- حقوق والدین کی پرواہ نہ کرنے والے کا انجام ج ۳ ص ۱۶۹ اولاد پر والدین کا غریب واجب ہوتا ہے اگر ان کو ضرورت ہو ج ۳ ص ۱۶۳
- حقوق تین قسم کے ہیں ۱، حقوق اللہ ۲، حقوق النفس ۳، حقوق الناس۔ مومن کو چاہیے کہ ان ہر قسم حقوق



کی ادائیگی میں کوتاہی نہ کرے مفصل بیان - ج ۲ ص ۲ تا ص ۱۲ ملاحظہ فرمائیے نیز ج ۵ ص ۵

○ حقوق والدین ج ۱ ص ۱ تا ص ۱۳ - ایک مرتبہ مہدی خلیفہ عباسی نے لوگوں کے حقوق دلوئے تو امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا ہیں بھی اپنے حقوق واپس لے جائیں خلیفہ نے پوچھا وہ کیا ہیں ؟ تو آپ نے فرمایا وہ فذک اور اس کے گرد و راج کا علاقہ ہے - ج ۲ ص ۲ - ابو بکر نے ایک دفعہ حق خاتون واپس کیا اور تحریر بھی کر دی لیکن عمر نے وہ لے کر بھاڑ ڈالی وَاَتَتْ ذَا الْقُرْبَىٰ حَقَّهُ پ آیت ۲۶ کی تفسیر میں ہے کہ اس حق سے مراد فذک اور اس کا علاقہ ہے - ص ۲۳ و ص ۲۴

○ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا سواری کے بھی چھ حقوق ہیں (۱) اس کی طاقت سے زیادہ بوجھ نہ ڈالے (۲) اس کی پیٹھ پر بیٹھ کر اس کو روکے نہ رکھتے (۳) اترتے ہی اس کو چارہ یا دانہ پیش کرے (۴) اس کے منہ پر نہ مارے (۵) اس کے منہ پر داغ نہ لگائے (۶) جب پانی کے پاس سے گزرے تو اس کو پانی پینے کی مہلت دے - ج ۳ ص ۳

○ حقوق کی ادائیگی کرنے والے بروز مشر گمبر ہٹ سے محفوظ ہوں گے ج ۱ ص ۱۵۶

○ قیامت کے روز پہلی منزل پر حقوق الناس کا سوال ہوگا اور ہر مظلوم کو حکم ہوگا کہ اپنے غاصب سے اپنے حقوق وصول کرو ج ۱ ص ۱۳ حقوق نہ ادا کرنے والے بدبودار مشہور ہوں گے - ج ۱ ص ۱۲

○ عورت اور مرد کے حقوق - ج ۲ ص ۱

○ کاشتکار پر کھیتی کے حقوق - ج ۵ ص ۲۶۲

○ بڑے بیٹے پر واجب ہے کہ والدین کے واجبات ادا کرے چنانچہ ان کی قصا نمازوں کا پڑھنا اس پر واجب ہے - ج ۱ ص ۱۹

○ والدین کے ساتھ نیکی کرنے کے ساتھ ساتھ والدہ کے لئے خصوصی تاکید فرمائی - ج ۱ ص ۲۵

○ حکمت - حکمت کی تفسیر اطاعت خدا معرفت امام اور گناہوں سے اجتناب کی گئی ہے اسی طرح علم قرآن، علم دین اور معرفت دنوں خدا بھی حکمت سے مراد لئے گئے ہیں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے حکمت کا معنی معرفت اور دین میں فقر حاصل کرنا بتایا - آپ نے فرمایا حکمت معرفت کا نور تقویٰ کی میراث اور سچائی کا پھل ہے اگر میں کہوں کہ کوئی نعمت، نعمت حکمت سے زیادہ قیمتی و بلند تر نہیں تو بجا ہوگا - ج ۱ ص ۱۱

○ حکومت جور کی طرف مقدمہ سے جانا حرام ہے - ج ۱ ص ۱۲ - حکومت جور سے محبت حرام ہے - ج ۵ ص ۱۵۳

○ حکومت جور کی مذمت ج ۱ ص ۱۳ حکومت جور کی تشریح - ج ۵ ص ۵ - سورہ رعد کورات کو لکھ کر حاکم جور کے دروازہ پر لٹکایا جائے تو اس کی حکومت ختم ہو جائے گی - ج ۱ ص ۱۱

حلالہ کا صحیح طریقہ جو قرآن مجید میں بیان کیا گیا ہے۔ ج ۳ ص ۷۲

حلال و حرام۔ حلال جانور ص ۱۴ حرام جانور کون سے ہیں۔ ج ۱ ص ۱ حلیت و حرمت کا معیار ص ۱۹ تا ص ۲۴ و ص ۲۵ تا ص ۲۶

- اضطرابی حالت میں حرام اس قدر کھایا جاسکتا ہے کہ جان بچ جائے۔ ج ۲ ص ۲۵
- عربوں کے نزدیک حلال و حرام کا معیار اور حکم خداوندی۔ ج ۲ ص ۲۵ و ج ۲ ص ۲۶ تا ج ۲ ص ۲۷
- حیوانات۔ جو شخص حیوانات کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتا ہر روز عشرہ وہی حیوان اس پر مسلط ہو کر اس کو ماریں گے بعض اس کو دانتوں سے کاٹیں گے اور بعض پاؤں سے روندیں گے۔ ج ۲ ص ۲۹
- اللہ نے حیوانات کی تخلیق انسانوں کی منافع کے لئے فرمائی ہے کہ سردیوں اور گرمیوں کے لباس ان کی آدن و چمڑوں سے بنائے جاسکتے ہیں۔ کھانے کے کام آتے ہیں سواری اور بار برداری کا فائدہ لیا جاسکتا ہے یہ حیوانات گھر کی زینت ہیں۔ ج ۲ ص ۱۹ وہ مادہ حیوانات جن سے دودھ حاصل ہوتا ہے اگر سوچا جائے تو اللہ کا کس قدر احسان ہے کہ خون اور گوشت کے درمیان سے خالص دودھ تیار کر کے انسان کو دیتا ہے۔ ج ۲ ص ۲۲

- حیوانوں کے چمڑوں اور آدن سے ہلکے پھلکے گھر بنائے جاسکتے ہیں۔ ج ۲ ص ۲۳
- حیوانات کی تفصیلات ج ۲ ص ۱۴۹۔ دریائی جانوروں نے ایک دفعہ حضرت سلیمان سے ایک دن کی خوراک کا مطالبہ کیا تو آپ نے منظور فرمایا آپ نے ایک ماہ تک دریا کے کنارے غلہ جمع کرایا جو پہاڑ بن گیا پس ایک دریائی جانور (مچھلی) نے سر باہر نکالا اور سب غلہ کو ایک لقمہ میں کھالیا اور حضرت سلیمان سے مزید خوراک کا مطالبہ کیا حضرت سلیمان نے اس سے پوچھا کہ سمندر میں تیری مثل کوئی اور جانور بھی ہے تو اس نے کہا ہزار ہا۔ ج ۲ ص ۱۴۹

حاملہ۔ عورت کو اللہ کی راہ میں موابطہ کا ثواب ملتا ہے۔ ج ۲ ص ۱۱۵

- ہر مومنٹ کے شکم میں جو کچھ ہے اس کو صرف اللہ ہی جانتا ہے۔ ج ۲ ص ۱۱۲
- حمل کا اسقاط بھی قتل نفس شمار ہوتا ہے ج ۲ ص ۲۵ حضرت مریم کا حمل ج ۲ ص ۱۲۳
- نمرود کے حکم سے بچنے کے لئے حضرت ابراہیم کی والدہ کے حمل کو اللہ نے مخفی رکھا حتیٰ کہ دایہ عورتوں کو باوجود گہری تفتیش کے بھی پتہ نہ چل سکا۔ ج ۲ ص ۱۵۳۔ حمل گرانے کا خون بہا۔ ج ۲ ص ۵۹
- حضرت موسیٰ کی والدہ کا حمل مخفی کر دیا گیا۔

○ حضرت فاطمہ حضرت امام حسین سے حاملہ ہوئیں تو غمگین تھیں اور جب حسین پیدا ہوئے تو غمگین تھیں۔ ج ۲ ص ۲۳

بچے کے محل و فصال کی کل مدت قرآن مجید نے تیس ماہ بتلائی ہے تو چونکہ دوسرے مقام پر دودھ کی مدت حولین کا ملین بتائی گئی ہے لہذا ثابت ہوا مدت حل چھ ماہ ہو سکتی ہے۔

عالمین عرش - ج ۱۳ ص ۹۵ ج ۱۴ ص ۹۵

○ حضرت حمزہؓ کی جنگ احد میں شہادت اور لاش کا مثلہ ج ۳۹ ص ۳۹ - حضرت حمزہ کے قاتل نے میلہ کذاب کو قتل کیا تھا - ج ۱۲ ص ۱۲

○ جعفر طیار اور حمزہ برادر محشر انبیاء کی گواہی دیں گے - ج ۱۳ ص ۸۵

○ حضرت حنظلہ (غیل ملائکہ) جس کی اسی رات شادی ہوئی تھی اور شب عروسی کی صبح کو جنگ احد تھا پس شامل ہوا اور شہید ہو گیا حضورؐ نے فرمایا کہ اس کو ملائکہ خود غسل دے رہے ہیں اسی لئے اس کا لقب (غیل ملائکہ) ہو گیا - ج ۲ ص ۲ - حضرت عیسیٰؑ کے بعد علاقہ یمن میں نبی مبعوث ہوا جس کا نام حنظلہ تھا ج ۲ ص ۲۱۸ - ج ۳ ص ۳۸ - امت نے ان کو قتل کر دیا - ج ۱۴ ص ۱۴

○ حور - زمین پر اترنے والے فرشتے جب واپس جاتے ہیں تو حوران جنت اُن سے خاک شفا بطور تبرک مانگتی ہیں - ج ۱۲ ص ۱۲

○ اولاد آدم کا سلسلہ چلانے کے لئے اللہ نے شیث کے لئے حور بھیجی جس کا نام نزہ تھا اور یافث کے لئے حور بھیجی جس کا نام منزلہ تھا پس شیث کا لڑکا اور یافث کی لڑکی اور پھر ان کے باہمی نکاح سے اولاد آدم بڑھی - ج ۱۶ ص ۱۶

○ جنتی لوگ ہر اکائش سے پاک و صاف ہو کر جنت میں پہنچیں گے تو حوریں ان کا استقبال کریں گی ج ۱۶ ص ۱۶ جب مومن کی طرف حور دیکھے گی تو اس کے نور سے عجلات جنت روشن ہو جائیں گے - ج ۱۵ ص ۱۵

○ حوران جنت پیار و محبت سے پیش آئیں گی - ج ۲۶ ص ۲۶

○ حور جمع ہے حوراء کی جس کا معنی ہے کشادہ جسم - ج ۱۳ ص ۱۳

○ قاضی الطرف کی تشریح ص ۱۸۷ حوران جنت کی تعریف ص ۱۹۰ حور عین کشادہ و سیاہ چشم ص ۱۹۴

○ ایک ایک جنتی کو سینکڑوں بلکہ ہزاروں کی تعداد میں حوریں ملیں گی ص ۲۱

○ سورہ نوح کے فضائل میں ہے کہ اس سورہ کی تلاوت کرنے والے کو سینکڑوں حوریں ملیں گی - ج ۱۴ ص ۱۴

○ حوراء - حضرت ثویٰ کی پیدائش ج ۱۵ ص ۱۵ - ج ۱۶ ص ۱۶ - ابلیس کا توا پر دوسرے ڈالنا - ج ۹ ص ۹ - آدم و حوا کا گریہ - ج ۹ ص ۹

○ حورائین کی تشریح ج ۲ ص ۲۲ - حورائین نے حضرت عیسیٰؑ سے مائدہ کے اترنے کا سوال کیا تو حضرت عیسیٰؑ نے دیکھا تو انکی پیش سرخ رنگ کے رومال میں ایک مائدہ اترا - ج ۱۸ ص ۱۸

## ○ حیات مسیح ج ۲۲ تا ۲۴

- حیض کا بیان - حیض و نفاس والی عورت پر قرآن مجید کی سورۃ نساء کا پڑھنا حرام ہے۔ مقدمہ ص ۲۳
- مسائل حیض ج ۲ تا ۵ - یہودیوں کی جن بدعاتوں کی وجہ سے ان پر عذاب آئے ایک وجہ یہ بھی تھی کہ ایام حیض میں عورتوں سے ہمبستری کرتے تھے۔ ج ۵ ص ۱۵
- حیض کا آنا عورت کے برونج کی علامت ہے۔ ج ۹ ص ۲۹

# خا

- خاک شفا کے خصوصیات ج ۲ ص ۱۴ - مٹی کا کھانا حرام ہے لیکن خاک شفا کو بطور علاج کے ایک نخود کے دانہ کے برابر تک کھایا جاسکتا ہے۔ ج ۵ ص ۵ نماز میں خاک شفا پر سجدہ کرنا مقبولیت نماز باعث ہے اور اعمال کی رد کا دث کے حجابات خاک شفا پر سجدہ کرنے سے دور ہر جاتھے ہیں۔ ج ۹ ص ۶
- خالد بن سنان عیسیٰ بن مریم سے کہ حضرت عیسیٰ اور خاتم الانبیاء کے درمیان چار نبی مبعوث ہوئے ان میں ایک کا نام خالد بن سنان تھا۔ ج ۹ ص ۵۵ - منقول ہے کہ حضرت سفیر بر سے پہلے عربوں میں دو نبی مبعوث ہوئے ایک خالد بن سنان عیسیٰ اور دوسرے قس بن ساعدہ۔ ج ۱۱ ص ۵
- خالد بن ولید - جنگ احد میں خالد بن ولید کا اسلامی فوج پر حملہ۔ ج ۳ ص ۵ و ص ۵
- علی کے قتل کے لئے خالد بن ولید کو تیار کیا گیا۔ ج ۱۱ ص ۱۱
- قول :- خالد بن ولید کو سیف اللہ کا لقب کسی نے نہیں دیا بلکہ اس نے اپنے لئے خود ہی تجویز کیا چنانچہ تفسیر ابن کثیر میں سورہ فتح کی آیت **هُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ** کے ذیل میں ہے کہ خالد نے خود کہا میں اللہ اور اس کے رسول کی تلوار ہوں پس اس کو سیف اللہ کہا گیا۔ جلد ۴ ص ۱۹
- خاموشی عبادت ہے جب تک مومن خاموش رہے اس کے نامہ اعمال میں نیکیاں لکھی جاتی ہیں (فرمان صادق) ج ۱ ص ۱۱ ابو ذر کا قول ہے کہ زبان نیکی و بدی کی کنجی ہے پس سونے اور چاندی کی طرح اس پر مہر لگاؤ ص ۱۱
- خبر واحد کی حجیت ج ۵ ص ۱۳ و ج ۹ ص ۲۹ و ج ۱۳ ص ۹
- خبیث چیزوں کو اللہ نے حرام کیا اور طہیات کو حلال کیا۔ ج ۹ ص ۲۹
- بعض خباثت کا ذکر ص ۲۹ - قوم لوط کی خبیث عادتیں: ج ۹ ص ۲۳

الْخَبِيثَاتُ کی تشریح - ج ۱ ص ۱۲

ختم قرآن

کی حد - مقدمہ تفسیر ص ۱۲ ماہ رمضان میں تیسرے دن ختم قرآن کرے تو خوب ہے - ج ۲ ص ۲۳

○ حضرت علیؑ ایک رکاب میں پاؤں رکھتے تو دوسری رکاب تک قرآن ختم کر لیتے تھے - مقدمہ تفسیر ص ۲۹

○ نماز تہجد میں ختم قرآن ص ۵۴ و ص ۵۵

○ ختم اللہ کی تفسیر ج ۵ ص ۵۴ - ختم کی وضاحت ص ۶۱ تا ص ۶۲ ج ۶ ص ۱۰۵

○ بروز محشر زبانوں پر مہر لگ جائے گی اور باقی اعضاء اپنے اعمال کا خود اعتراف کریں گے اور اعضاء کی گواہی

کا یہی مطلب ہے - ج ۱۳ ص ۲۸ - حضرت علیؑ علیہ السلام کی ولایت کے منکرین کے دلوں کا نوں درزبانوں

پر مہر لگی ہوئی ہے - ج ۱۴ ص ۱۴۱ - منافقوں کے دلوں پر ختم یعنی مہر ہوتی ہے کہ پیغمبرؐ کی بات ایک کان سے

سن کر دوسرے سے نکال دیتے تھے - ج ۱۳ ص ۱۴۵

○ خاتم الانبیاءؐ کا معجزہ قرآن تاقیامت رہے گا - مقدمہ تفسیر ص ۶۳

○ قرآن اور ختم نبوت ص ۹۵ - ختم نبوت کی عقلی دلیل ج ۷ ص ۸۸

○ حضورؐ نے فرمایا - میں خاتم النبیین ہوں ج ۱ ص ۱۸۱ - ختم نبوت ج ۱ ص ۲۰۱

○ ختمہ کرنا ملت ابراہیمی ہے - ج ۱ ص ۱۰۱ ج ۲ ص ۲۵۱

○ حضرت خدیجہؓ ام المؤمنین ان چار عورتوں میں سے ہیں - جن کو اللہ نے چُن لیا - ج ۳ ص ۲۲ و ص ۲۲۹ ج ۴ ص ۱۰۰

○ حضرت ابوطالب اور جناب خدیجہؓ اہل ایمان کے محسن ہیں ج ۱۱ ص ۱۱ - سب سے پہلے حضرت پیغمبرؐ کے

پچھے حضرت علیؑ اور خدیجہؓ نے نماز پڑھی ص ۱۱۹ - شب معراج حضورؐ نے شجرہ طوبی کا پھل کھایا جو مادہ تخلیقِ فاطمہؑ

بنا پس زمین پر واپس آئے تو جناب خدیجہؓ کے رحم میں وہ منتقل ہوا - ج ۱۳ ص ۱۳۳

○ اللہ نے فرمایا - زمین پر واپس پہنچا تو خدیجہؓ کو میرا سلام کہنا - ج ۱ ص ۲۵۹

○ جناب خدیجہؓ چونکہ خاتونِ جنت کی ماں ہے اس لئے مسلمانوں کو اس کی فضیلت گوارا نہیں - ج ۱ ص ۲۰۰

○ خرچ - راہِ خدا میں خرچ کرنا متقین کی نشانی ہے - ج ۲ ص ۵۲ و ص ۵۳ ص ۱۳۴ ص ۱۳۶ خرچ کا طریقہ ج ۱ ص ۱۵۲ و ص ۱۵۳

○ مساکین و مستحقین کو دے کر جتنا نا نہیں چاہیے ص ۱۵۸ شیطان راہِ خدا میں خرچ کرنے سے روکتا ہے ص ۱۵۹

○ راہِ خدا میں عمدہ چیز دینی چاہیے ص ۱۶۱ راہِ خدا میں خرچ کرنے کے آداب ص ۱۶۲ راہِ خدا میں خرچ نہ کرنے کے

کا عذاب ج ۱ ص ۱۰۰ - حدیثِ قدسی میں ہے ماں میرا ہے اور فقرا میری عیال ہیں پس جو شخص میرے مال

کو خرچ کرنے سے میری عیال پر بخل کرے گا اس کو جہنم میں داخل کر دوں گا - ج ۱ ص ۱۰۰

○ جو بھی راہِ خدا میں خرچ کرے خدا اس کو بدلہ دیتا ہے - ج ۱ ص ۲۵ - مومن کی علامت راہِ خدا میں خرچ ج ۱ ص ۱۶۵



- قیامت کے دن سوال ہوگا کہ ال کہاں سے کیا تھا اور کہاں خرچ کیا تھا؟ ج ۱ ص ۱۰۰
- مومن وہ ہے جو اپنے اوپر خرچ کرنے میں خوشنود و سخاوت پر خرچ کرنے کو زیادہ پسند کرے ج ۱ ص ۱۰۰
- اللہ کی راہ میں خرچ کرنا جنت کی نشانی ہے ج ۱ ص ۱۰۰
- خزانہ دھونڈنے کا طریق ج ۱ ص ۱۰۰
- خضاب لگانا ج ۱ ص ۱۰۰
- خوشبو خوشبو کا استعمال کرنا مستحب ہے ج ۱ ص ۱۰۰
- حضرت موسیٰ میں حضرت خضر کا تمام ہے ج ۱ ص ۱۰۰
- درمیان میں ہوا تو ان دونوں کو بھلا اور پھینکا ج ۱ ص ۱۰۰
- حضرت خضر کی طولانی زندگی ج ۱ ص ۱۰۰
- حضرت موسیٰ کا دامن خالی ہو مالا حکم وہ اولیٰ العزم پیغمبر تھے ج ۱ ص ۱۰۰
- حضرت خضر دیاؤں میں رہتے ہیں ج ۱ ص ۱۰۰
- حضرت خضر اور حضرت علی کا مکالمہ ج ۱ ص ۱۰۰
- خلق اور اس کے احکام ج ۱ ص ۱۰۰
- اللہ نے زمین کو مناسب طریقہ پر خلق فرمایا نہ گرم نہ سرد نہ نرم نہ سخت تاکہ انسان اس پر آسانی سے ہو و بیش کو سکین ج ۱ ص ۱۰۰
- اللہ ج ۱ ص ۱۰۰
- اس کے اثر کن سے مخلوق پیدا ہوتی ہے ج ۱ ص ۱۰۰
- مٹی سے خلق فرمایا ج ۱ ص ۱۰۰
- حسن الخلقین ج ۱ ص ۱۰۰
- خلقت آدم ج ۱ ص ۱۰۰
- خلق و اختیار ج ۱ ص ۱۰۰
- کیا اللہ کسی علاوہ کو آیا اور خالق ہے ج ۱ ص ۱۰۰
- اللہ کے سوا کسی کو خالق یا رازق کہنا درست نہیں ج ۱ ص ۱۰۰
- تخلیق و افعال ج ۱ ص ۱۰۰
- مزین ہے ج ۱ ص ۱۰۰
- اللہ نے انسان کو بہترین شکل و صورت پر خلق فرمایا ج ۱ ص ۱۰۰

خمنفر یہ حرام ہے ج ۱۱ د ۲۵ و ۲۱۲ خمنفر یہ چودھ طے ہے یہاں ہے اس کے حرام ہے ص ۱۵

○ بعض اہل بیت خمنفر کی شکل میں مسخ ہوئی ج ۱۵۱ د ۱۵۲ خمنفر یہ نجس العین ہے ج ۱۵۸ د ۱۵۹

خلیفہ و خلافت خلیفہ رسول کا انتخاب مقدمہ تفسیر ص ۹۱ محمد مصطفیٰ کا بانٹین وہ ہو سکتا ہے جو کہ شیعہ تمام

انبیاء پر حکومت کر سکتا ہو (کیونکہ حضور خود پیدا الانبیاء سے) لہذا اس کا معصوم ہونا بھی ضروری ہے ص ۹۹

○ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَہ - ج ۱۵۱ د ۱۵۲ علی پر دلیل ص ۱۵۱ علی خلیفہ اللہ بھی ص ۱۵۱ د ۱۵۲

○ جب اللہ سے مراد علی خلیفہ رسول ہے ج ۱۵۱ د ۱۵۲ خلافت علی ج ۱۵۱ د ۱۵۲ علی اور حدیث غدیر ص ۱۵۱

○ قائم الانبیاء کا خلیفہ اور بانٹین وہ ہو سکتا ہے جو ان کی صفات کا جامع ہو جس طرح وہ عالمی بنے تھے یہ

○ عالمی امام ہوگا اور اس میں ہر پورا کرنے والا سوائے علی کے کوئی دوسرا نہیں ہے ج ۱۵۱ د ۱۵۲

○ جس طرح موسیٰ نے اردن کو امن دیا تھا حضرت پیغمبر نے بھی علی کو امن دے فرمایا تھا ج ۱۵۱ د ۱۵۲

○ حدیث برات دلیل خلافت ج ۱۵۱ د ۱۵۲ علامہ علی کا استدلال اَجْعَلُمُ سَعَادَةَ الْعَالَمِ اِنَّمَا دِلِیْلِ خَلِیْفَتِیْ عَلِیٌّ ص ۱۵۱ د ۱۵۲

○ كُتُوْا مَعَ الْمَوْدُوْعِیْنَ - دلیل خلافت ہے ج ۱۵۱ د ۱۵۲ یوت کل ذی فضل دلیل خلافت علی ہے ج ۱۵۱ د ۱۵۲

○ اَنَا وَ مَنِ اتَّبَعَنِ دلیل خلافت ج ۱۵۱ د ۱۵۲ مقصد معراج و باتین حقین خلافت علی اور شادی بتوں ج ۱۵۱ د ۱۵۲

○ مقصد معراج خلافت علی ج ۱۵۱ د ۱۵۲ حضرت پیغمبر نے اپنے خلیفہ کی نامزدگی تصریح کے بجائے کنایہ کے رنگ میں کی ج ۱۵۱ د ۱۵۲

○ نفس خلافت ج ۱۵۱ د ۱۵۲ وعظہ عشرہ کے موقع پر خلافت علی کا اعلان ج ۱۵۱ د ۱۵۲ خلیفہ رسول کا مقام ج ۱۵۱ د ۱۵۲

○ ستارہ جس کے گھر پر اترے گا وہ خلیفہ ہوگا ج ۱۵۱ د ۱۵۲

○ امام علی رضا علیہ السلام سے کلمہ اس طرح مروی ہے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَ خَلِیْفَتُهُ حَقًّا - ج ۱۵۱ د ۱۵۲

○ شیعوں کے نزدیک خلیفہ رسول وہ ہے جس کو اللہ منتخب فرمائے ج ۱۵۱ د ۱۵۲ حضرت قحطان نے خلافت کو قبول نہ کیا اور

○ حضرت داؤد نے قبول کر لیا ج ۱۵۱ د ۱۵۲ آیت الایت حضرت علی کی خلافت پر دلیل واضح ہے ص ۱۵۱ د ۱۵۲

○ جنس کا بیان ج ۱۵۱ د ۱۵۲ نفس حضرت عیسیٰ کی شریعت میں بھی تھا ج ۱۵۱ د ۱۵۲

○ خواہش نفس ہی انسان کو خدا سے دور رکھتی ہے ج ۱۵۱ د ۱۵۲ خواہش نفس انسان کی دشمن ہے ص ۱۵۱ د ۱۵۲ یہودیوں کی خواہش تھی کہ

○ بیت المقدس ہی قبضہ ہے پس یہودیت سے نکل کر اسلام قبول کرنا لوگوں کو کعبہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا دشوار تھا پس توحید قبلہ

○ کا حکم ان کو خواہش نفس کے خلاف جہاد کرنے کا حکم تھا ج ۱۵۱ د ۱۵۲

○ خواہش کو کچنا جہاد عظیم ہے ج ۱۵۱ د ۱۵۲ حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا مجھے تم پر دو چیزوں کا خطرہ ہے ایک خواہش کی اتباع

○ اور دوسرے طویل ال ج ۱۵۱ د ۱۵۲ وہ شخص ظاہر ہے جو نفس کی اتباع کرے اور پس امیدیں رکھے ج ۱۵۱ د ۱۵۲ حدیث قدسی میں ہے میں اپنے پیغمبر

○ کو پانچ چیزوں میں رکھتا ہوں پانچویں یہ ہے کہ میں نے اپنی رضا کو خواہش نفس کی مخالفت میں رکھا ہے اور لوگ اس کی خواہش کی

- اطاعت میں طلب کرتے ہیں پس وہ کیسے پاسکتے ہیں۔ ج ۱۱ ص ۲۵۹
- ہلاک کرنے والی تین چیزیں ہیں (۱) بخل (۲) خواہش نفس کی اتباع (۳) خود پسندی۔ ج ۱۲ ص ۲۵۱
- خواہش ختم ہی نہیں ہوتی ایک کے بعد دوسری خواہش بڑھتی چلی جاتی ہے اسی لئے حدیث قدسی میں ہے انسان کو نہیں سیر کرتی مگر قبر کی مٹی ج ۱۳ ص ۲۱۱۔ بعض لوگ اپنی خواہش کو معبود سمجھتے ہیں۔ ج ۱۳ ص ۱۱
- خواب میں وہی چیز نظر آ سکتی ہے جو عالم بیداری میں دیکھنے کے قابل ہو پس خدا چونکہ عالم بیداری میں نظر نہیں آ سکتا لہذا جو شخص کہے کہ میں نے خواب میں خدا کو دیکھا ہے وہ جھوٹا ہے مقدمہ تفسیر ص ۱۸۵
- عالم خواب میں روح کی کچھ آزادی ج ۱ ص ۳ تا ص ۳۹۔ خواب میں زندگی۔ ج ۱ ص ۱۹
- خواب کی چار قسمیں (۱) خواب من جانب اللہ (۲) دوسرے شیطانی (۳) مزاج کی خرابی کی وجہ سے (۴) افکار کی زیادتی سے پہلی قسم کا خواب الہام ہے باقی تینوں قسمیں اضطراب و اضطراب ہیں۔ ج ۱ ص ۲۳
- خواب کی حقیقت ج ۱ ص ۱ تا ص ۱۱۔ حضرت یعقوب کا خواب ج ۱ ص ۱۲
- مومن کا خواب نبوت کا ایک جزو ہے۔ ج ۱ ص ۳۹
- حضرت یوسف نے زندان مصر میں قیدیوں سے فرمایا کہ میں خواب کی تعبیر جانتا ہوں ج ۱ ص ۲۲ و ص ۲۵
- بادشاہ مصر کا خواب ج ۱ ص ۲ تا ص ۱۲ حضرت یوسف کی تعبیر ص ۱۲
- حضرت یوسف کی ماں مر چکی تھی لیکن تعبیر خواب کو آنکھوں سے دیکھنے کے لئے زندہ کی گئی ج ۱ ص ۸۵
- تعبیر خواب ج ۱ ص ۸۵ تا ص ۸۹ حضور نے خواب میں دیکھا کہ بندر آپ کے منبر پر پانچ رے تھے۔ ج ۱ ص ۳۹
- جادو گروں نے خواہش کی تھی کہ ہم موسیٰ کی نیند دیکھنا چاہتے ہیں چنانچہ ان کے لئے موقع فراہم کیا گیا پس انہوں نے دیکھا کہ موسیٰ کو خواب میں اور عیساٰ بصورت ار دھا پہرہ سے رہا ہے کہنے لگے یہ معجزہ ہے جادو نہیں کیونکہ جادو نیند کی حالت میں باقی نہیں رہتا۔ ج ۱ ص ۱۹
- جو شخص سورہ انبیاء لکھ کر اپنی کمر سے باندھ لے وہ خواب میں عجائبات دیکھے گا۔ ج ۱ ص ۲۱۲ (جو شخص سوتے وقت ۶۶ دفعہ آیت نور پڑھ کر سوئے تو عالم خواب میں عجائبات دیکھے گا)
- فرعون نے خواب میں دیکھا کہ بیت المقدس کی جانب سے ایک آگ آئی جس نے مصر کا رخ کیا اور چھا گئی اس کو تعبیر یہ بتلائی کہ بنی اسرائیل سے ایک آدمی آئے گا جو تیری حکومت کی تباہی کا باعث ہوگا چنانچہ اس نے بنی اسرائیل پر ظالم شروع کر دیئے ج ۱ ص ۱۱ حضرت ابراہیم کو فرزند کے ذبح کرنے کا حکم خواب میں ملا۔ ج ۱ ص ۵۵
- خواب میں قبض نفس ہوتا ہے اور موت میں قبض روح ہوتا ہے۔ ج ۱ ص ۱۲۵
- حضرت یونس نے خواب میں مسجد الحرام کا داخلہ دیکھا تھا۔ ج ۱ ص ۸۵
- عائشہ بنت عبدالمطلب کا جبک بدر سے پہلے خواب کہ ایک شتر سوار کہتا ہے موت کی تیاری کر لو ج ۱ ص ۱۵۱ بخت نصر نے خواب دیکھا اور مقامی بخومی اس کی تعبیر بتائے کہ تو بک قتل کروا دینا یاں نے تعبیر بتائی کہ تو تین تک قتل ہو جائیگا چنانچہ وہ تعبیر حرف بحرف صحیح نکلی۔ ج ۱ ص ۱۵۵



- سورہ دخان کو لکھ کر سرانے رکھ کر سوئے تو خواب میں اچھائی دیکھے گا۔ ج ۱۵ ص ۲۵
- انبیاء کے خواب دو طرح کے ہوتے ہیں ایک یہ کہ آنے والے واقعہ کو بعینہ دیکھیں جس طرح حضور نے فتح مکہ خواب میں دیکھی دوسرے یہ کہ ایسی چیز جس کی تاویل آنے والا واقعہ ہو جس طرح حضرت یوسف کا خواب گیارہ ستاروں اور چاند و سورج کا سجدہ ج ۱۵ ص ۵
- نو نریری - بنی آدم کی نو نریری کا فرشتوں کو پہلے سے خطرہ تھا ج ۱۵ ص ۴۹۔ یہودی قبائل کو ادس نریری کے ساتھ مل کر نو نریری ج ۱۳ ص ۱۳
- اللہ کی راہ میں قتل ہونے والے زندہ ہوتے ہیں۔ ج ۱۹ ص ۱۹
- ایسا نعل جس سے منہ میں خون آجائے روزدار کے لئے مکروہ ہے۔ ج ۲۲ ص ۲۲
- حضرت علی کو جنگ احد میں صرٹ سامنے کی طرف سے ستر زخم لگے تھے۔ ج ۲ ص ۲
- امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جو لوگ ہمارے قاتلوں کو مومن سمجھتے ہیں ان کے لباس قیامت تک ہمارے خون آلودہ رہیں گے۔ ج ۱ ص ۱۲
- ہر جانور کا خون حرام ہوتا ہے۔ ج ۱ ص ۱۹ و ۲ ص ۲۶۔ حلال جانور کی ذبح کے وقت چار رگیں کاٹی جائیں تاکہ زیادہ سے زیادہ خون نکل جائے۔ ج ۱ ص ۱۲۔ خون کی قیمت سحت میں شمار ہے۔ ص ۱۱
- فرعونوں پر انیولے عذابوں میں سے ایک عذاب خون تھا کہ ان کیلئے پانی خون بن جاتا تھا۔ ج ۱ ص ۱۵ و ج ۱ ص ۱۸
- حضرت پیغمبر کی بد دعا سے چالیس منافقین پر خون کا عذاب آیا۔ جن کے ناک اور منہ سے خون جاری رہتا تھا اور ان کو کارودہ داخل جہنم ہو گئے۔ ج ۱ ص ۱۵۔ خون جہنہ رکھنے والے جانوروں کا خون نجس ہوتا ہے البتہ ملل ذبح شدہ جانور کا خون جو اندر رہ جاتا ہے وہ نجس نہیں ہوتا لیکن حرام ہوتا ہے۔ ج ۱ ص ۲۸
- حضرت یوسف کے بھائی یوسف کی قیاس پر چھوٹا خون لگا کر واپس آئے اور کہا کہ یوسف کو بھڑیئے نے کھایا ہے۔ ج ۱ ص ۱۹
- غصہ کے وقت اولاد یعقوب کے جسم سے زرد رنگ کا خون ٹپکتا تھا۔ ج ۱ ص ۲۹
- حضرت یحییٰ اور حضرت حسین دونوں کی شہادت پر آسمان خون رویا۔ ج ۱ ص ۱۳۹
- سورہ لقمان کو لکھ کر زخم پر لٹکانے سے خون بند ہو جائے گا۔ ج ۱ ص ۱۲
- قتل خطا کا بدلہ قتل نہیں بلکہ خون بہا ہوتا ہے۔ اگر آزاد غلام کو قتل کرے تو قصاص نہیں بلکہ خون بہا لیا جائیگا اور اگر مرد عورت کو قتل کرے تو دو صورتیں ہیں یا تو مرد سے خون بہا لیا جائے گا یا قصاص کی صورت میں نصف دیت عورت کے ولی کو ادا کرنی پڑے گی۔ ج ۱ ص ۲۱۳۔ اگر عہدی قتل میں وارث مقتول قصاص معاف کرے خون بہا پر راضی ہو جائے تو قاتل سے قصاص معاف ہو جائے گا۔ ج ۱ ص ۲۱۲
- صل کے خون بہا کی تفصیل ج ۱ ص ۵۹
- **خون** - مومن کا ایمان خوف ورجا کے درمیان ہوتا ہے۔ ج ۱ ص ۲۱۱ ج ۱ ص ۲۱۲ ج ۱ ص ۱۳۲
- خوف ورجا میں فرق ج ۱ ص ۲۱۱ بچہ خوفزدہ ہو یعنی ڈرتا ہو تو سورہ غاشیہ اس پر پڑھی جائے اس کو سکون ہو گا۔ ج ۱ ص ۲۱۱

○ بہنم کے پہلے دروازہ پر مرقوم ہے ۱۱، اللہ سے امید وابستہ کرنے والا نیک بخت ہے ۱۲، اللہ کا خوف رکھنے

والا بے خوف ہے ۱۳، اللہ کے غیر سے امید وابستہ کرنے والا اللہ کے غیر سے خوفزدہ رہے گا ۱۴،

○ وہ لوگ بد بخت ہیں جو اللہ کی نافرمانی کرتے ہوئے اس سے ڈرتے نہیں ۱۵، ج ۱۳

○ خوف خدا میں روزا شیعہ کی علامت ہے ۱۶، ج ۱۴

○ خوف خدا میں آنسو کا ایک قطرہ محشر کی ذلت سے بچاتا ہے ۱۷، ج ۱۵

○ محبتیں کی چار علامتیں ۱۸، اللہ کے ذکر سے ان کے دل خوفزدہ ہوں ۱۹، مصیبت پر مہربان ۲۰، ناز واکراہ

○ ۲۱، خدا داد رزق سے حقوق ادا کریں ۲۲، ج ۱۶

○ جس کے دل میں اللہ کا ڈر ہے اُسے اعمال حسنہ کی بجا آوری میں سستی نہ کرنی چاہیے ۲۳، ج ۱۷

○ تین چیزیں نجات دینے والی ہیں ۱، رضا و غضب کی دونوں حالتوں میں عدل کو قائم رکھنا ۲، نفاذِ حق کی

دونوں حالتوں میں میانہ روی کو قائم رکھنا ۳، پوشیدہ و ظاہر دونوں حالتوں میں خوف خدا رکھنا ۴، ج ۱۸

○ اللہ کی گرفت سے بڑھ کر ہونا مومن کی شان نہیں ہے ۱۹، ج ۱۹

○ ایک عورت کی کہانی جس کے دل میں خوف خدا تھا پس اس کی دھج سے اس مرد کے دل میں بھی خوف خدا

پیدا ہو گیا جو اس سے زنا کا ارادہ رکھتا تھا پس تائب ہو گیا ۲۰، ج ۱۹، ج ۱۹

○ خوف خدا کی ایک آنسو بہنم کے سمندر میں کو خشک کرنے کے لئے کافی ہے حضرت امام مہر صادق علیہ السلام نے فرمایا

کہ بروزِ محشر ہر آنسو کے گرتے گرتے آنکھیں نور میں آئیں گی ۲۱، جو دنیا میں حرام سے کچی رہی ہوں ۲۲، ہورات کو اطاعت خدا

میں بیدار رہی ہوں ۲۳، ہوا ثنائے شب میں خوف خدا سے رونی ہوں ۲۴، جس شخص کے دل میں اللہ

کا خوف ہو خدا ہر شے کے دل میں اس کا خوف پیدا کر دیتا ہے اور جو اللہ سے نہیں ڈرتا وہ ہر شے سے ڈرتی

ہے ۲۵، ج ۱۹

○ **غیرایت** غیر ایت کرنے کے آداب میں سے ہے کہ جتنا لے نہیں اگر کوئی شخص سائل سے ترش روی کرے یا پیچھے

لے کر پیچھے ہٹے یا کچھ دینے کے بعد اس سے کوئی کام کر دے ان صورتوں میں احسان کی جزا باطل

ہو جاتی ہے اور اگر سائل خود ترش کلامی یا ترش روی کرے یا بے جا سوال کرے تو درگزر کرنا بہتر ہے۔

حضرت علیؑ نے حضرت سے پوچھا کہ کوئی اچھی بات سناؤ تو حضرت نے کہا کہ مالدار لوگوں کی فقر پر شفقت

اگر ثواب کے لئے ہو تو خوب ہے آپ نے فرمایا اس سے بہتر سناؤ تو حضرت غاموش ہوئے آپ نے فرمایا

اس سے بہتر ہے کہ فقراء و گم از راہ خود داری اللہ پر توکل کر کے مالدار لوگوں کے سامنے ہاتھ پیرا

پھوڑ دیں ۲۶، ج ۱۹



بِسْمِ اللَّهِ الْخَيْرِ میں لیر کی شرح اور یہ کہ اللہ ناعلیٰ خیر ہے ج ۲۱

○ خیانت - خیانت سے حاصل کردہ مال حرام ہے ج ۲۴ - خیانت کرنا گناہ کبیرہ ہے - ج ۲۶

○ جس شخص میں مین عادتیں پائی جاتی ہیں وہ منافق ہے خواہ اپنے آپ کو مومن کہلانے والا نمازی اور روزہ دار ہی ہو (۲۱) جھوٹا (۲۱) وعدہ شکنی کرنے والا (۲۱) خیانت کرنے والا ج ۲۶

○ جو شخص جس چیز کی خیانت کرے گا بروز محشر اسے گردن پرٹھا کر مشور ہوگا ج ۲۶

○ آل محمد کے حقوق پر پردہ ڈالنا امت اسلامیہ کی خیانت ہے - ج ۲۹

○ امانت میں خیانت کو نامومن کی شان نہیں ہے - ج ۱۶ ج ۵ کفر و شرک بھی خیانت ہے ج ۲۵

○ حضرت نوح کی بیوی کی خیانت یہ تھی کہ اپنے شوہر کو دیوانہ اور پاگل کہتی تھی - اور حضرت لوط کی بیوی کی خیانت یہ تھی کہ اپنے شوہر نبی کی رازداری میں خیانت کرتی تھیں - ازواج نبی کی بدنامی میں شک کرنا گناہ ہے - ج ۲۳

○ ج ۲۳ ج ۱۸ خیانت کرنے والے پر خدا کی لعنت ج ۲۴

○

○

○

○

○

# الدال

○ دانیال - دانیال پیغمبر کو بخت نصر نے کنوئیں میں ڈال دیا یہ کنواں بابل کے قریب تھا بیت المقدس کے نبی کو دہی

سہولی کہ بابل کے کنوئیں میں دانیال کو غذا پہنچاؤ چنانچہ وہ نبی اُسے غذا پہنچاتا رہا آخر بخت نصر نے خواب میں دیکھا

کہ اس کا سر لوسہ کا پاؤں پتیل کے اور سینہ سونے کا ہے تعبیر دریافت کی لیکن نجومی نہ بتا سکے تو سب کو

قتل کر دیا حضرت دانیال نے خواب اور تعبیر دونوں بتا دیئے اور فرمایا تو تین دن تک قتل ہو جائے گا پس حضرت

دانیال کو اس نے کنوئیں سے باہر نکالا اور کہا کہ اگر تیسرے دن میں قتل نہ ہوا تو تجھے قتل کر دوں گا چنانچہ تیسرے

دن عالم پریشانی میں گھر سے باہر نکلا اور غلام کو حکم دیا کہ تلوار لے لو اور جو بھی تیرے سامنے آئے اُسے قتل کر دو

خواہ میں خود ہی کیوں نہ ہوں پس غلام نے اس کو قتل کر دیا اور یہ غلام ایرانی نسل کا تھا جس کا بخت نصر

کو پتہ نہ تھا اور حضرت دانیال نے کہا تھا کہ تجھے ایرانی نسل کا غلام قتل کرے گا - ج ۱۴

○ بخت نصر کے اور خدا نے بہمن بن اسفندیار کو بھیجا اس نے بنی اسرائیل کے قیدیوں کو آزاد کیا اور حکومت

دانیال کے حوالہ کر دی - ج ۱۴

داؤدؑ۔ داؤد کے متعلق وارد ہے کہ گھوڑے پر زین رکھی جاتی تھی تو زین رکھنے کی مدت میں وہ زبورِ مستم کر لیا کرتے تھے۔ مقدمہ تفسیر ص ۵

○ طاوت و جالوت کی لڑائی میں حضرت داؤد نے جالوت کو قتل کیا۔ پس طاوت نے حسب وعدہ اپنی رومی داؤد سے بیاہ دی اور بعد میں طاوت کے بعد تخت حکومت پر فائز ہوئے۔ ج ۱۳ ص ۱۲۳۔ حضرت داؤد کی شجاعت ص ۱۲۴۔ ۱۲۵۔ کفر کرنے والے بنی اسرائیل پر داؤدؑ عیسیٰ کی لعنت ہے ج ۱ ص ۱۵۲

○ حضرت داؤدؑ پر وحی ہوئی کہ جو شخص میرے اوپر اعتماد کرے تو میں اس کی حفاظت کے اسباب خود پیدا کرتا ہوں اور جو مجھے چھوڑ کر غیر پر محروسہ کرے تو میں زمین و آسمان کے اندر اس کی کامیابی کے وسائل قطع کر دیتا ہوں۔ ج ۱ ص ۱۶۲

○ حضرت داؤد کے گھر میں ایک سو بیویاں تھیں۔ ج ۲ ص ۲۴۲۔ حضرت داؤد کو دی گئی کتاب کا نام زبور ہے ج ۳ ص ۲۴۲۔ حضرت داؤد کا فیصلہ ج ۹ ص ۲۴۱۔ داؤد کے وحی کا تعین ص ۲۴۱۔ داؤد زور کا موجد ہے ص ۲۴۲

○ حضرت داؤد کو وحی ہوئی اگر تمام اہل سما وارض مجھ سے مانگیں اور ہر مانگنے والے کو پوری دنیا کا ستر گنا دیتا جاؤں تب بھی میرے خزانہ میں کمی واقع نہ ہوگی۔ جس طرح نوک سوزن کو سمندر میں ڈبو کر نکالنے سے سمندر کے پانی میں کمی نہیں آتی۔ ج ۱ ص ۱۴۹۔ وراثت انبیاء حضرت سلیمانؑ داؤد کے وارث تھے ص ۲۲۸ تا ص ۲۳۰

○ حضرت داؤد کے زمانہ میں اللہ نے سلیمانؑ کو فیصلہ کی فہم عطا کی تاکہ داؤد کے بعد ان کی جانشینی میں شک نہ ہو۔ ج ۲ ص ۲۴۲

○ حضرت داؤد و لقمان کا زمانہ ایک تھا لیکن لقمان اُن سے بڑے تھے جس دن داؤد نے جالوت کو قتل کیا تھا اس دن لقمان بھی ساتھ تھے۔ ایک دن حضرت لقمانؑ ملنے آئے تو داؤد زور بنا رہے تھے پوچھنا چاہا کہ کیا کر رہے ہو لیکن خاموش رہے جب زور تیار ہو گئی اور حضرت داؤد نے اپنے جسم پر پہن لی اور فرمایا کہ یہ لڑائی کا بہترین لباس ہے حضرت لقمانؑ نے کہا خاموشی بہت بڑی دانشمندی ہے لیکن اپنانے والے کم ہیں۔ ج ۱ ص ۱۳۱

○ حضرت داؤد کا ذکر ان کی حکومت کا لحن اور ان کی کاریگری۔ ج ۱ ص ۲۲۶ تا ص ۲۲۸

○ حضرت داؤد کا واقعہ ان کی قوت و طاقت اور شجاعت و جہاد و جلال و عصمت داؤد۔ ج ۱ ص ۸۲ تا ص ۸۸

○ حضرت داؤد پر غلط الزام ج ۱ ص ۲۴۲ حضرت داؤد و سلیمان حکمران بنی تھے۔ ج ۱ ص ۲۲۳ لیکن حضرت داؤد نے زندگی بھر کہا کروٹی کھائی اور شاہی خزانہ رفاہ عامہ کے لئے وقف رہا اسی طرح حضرت سلیمانؑ شہنشاہ ہونے کے باوجود محنت مزدوری کر کے گزارا کرتے تھے اور بیت المال کو مستحقین پر تقسیم فرماتے تھے۔ ج ۱ ص ۲۲۵

**داڑھی**۔ اللہ کے نزدیک تین آدمی مکرم ہیں (۱) مسلم سفید ریش (جس کے داڑھی کے بال سفید ہوں) (۲) امام عادل (۳) عامل قرآن مقدمہ تفسیر ص ۲۹ داڑھی رکھنا ملت ابراہیمی ہے ج ۱ ص ۱۱۰۔ داڑھی منڈوانا حرام ہے ج ۱ ص ۱۱۰۔  
 ○ داڑھی میں کنگھی کرنا مستحب ہے۔ ج ۲ ص ۲۵۰۔ حضرت پیغمبر داڑھی پر اوپر سے نیچے اور نیچے سے اوپر کی طرف چالیس دفعہ کنگھی پھیرتے تھے حضرت صادق علیہ السلام ہر نماز کے بعد کنگھی کیا کرتے تھے ص ۲۵۰۔  
 رسول اللہ کی داڑھی گھنی تھی ج ۲ ص ۲۵۰۔ حضرت موسیٰ کا حضرت ہارون کی داڑھی پکڑنے کا مطلب ج ۱ ص ۹۹۔  
 کی داڑھی میں موسیٰ علیہ السلام کا ہاتھ ج ۱ ص ۱۱۰۔ حضرت ابراہیم نے اپنی داڑھی میں سفید بال دیکھا پس صبر پر درگاہ بجالائے ص ۲۳۹۔ نماز کی حالت میں داڑھی کھلانا منافی خشوع ہے ج ۱ ص ۵۴۔ اس امت کا بد بخت وہ ہے جو یا علی تیری داڑھی کو رنگین کرے گا۔ ج ۱ ص ۵۳۔ معاویہ کی داڑھی غبیش زمین کی پیداوار کی طرح۔ ج ۲ ص ۲۱۰۔

**دخان**۔ سورہ دخان کے فضائل و خواص۔ ج ۱ ص ۲۵۵۔ دخان کی تفسیر ص ۲۶۱۔

**درد و شریف**۔ حضرت موسیٰ نے حکم پر درگاہ اپنی قوم کو محمد آل محمد پر درد پڑھنا تعلیم فرمایا تو اس کی برکت سے ان کے معائب دور ہو گئے اور عورتوں نے درد کو درد زبان بنایا تو فرعونوں کو ان کی آبروریزی پر قدرت نہ ہو سکی اور فرعون کے تشدد کے باوجود بنی اسرائیل کی تعداد میں کمی نہ ہوئی۔ ج ۱ ص ۱۰۵۔  
 ○ بنی اسرائیل کو جس گائے کے زبح کا حکم ہوا وہ ایسے نوجوان کی تھی جو محمد آل محمد پر درد پڑھتا تھا ج ۱ ص ۱۲۴۔  
 ○ محمد آل محمد پر درد کا ثبوت ج ۱ ص ۲۰۲۔ دعا سے قبل و بعد درد پڑھنے سے دعا مقبول ہوتی ہے ج ۱ ص ۱۳۸۔  
 ○ درد پڑھنا آل محمد کی تعظیم ہے ج ۱ ص ۱۲۰۔ منقول ہے کہ نماز جماعت کی پہلی صف پر فرشتے درد بھیتے ہیں ج ۱ ص ۱۶۰۔

○ ہر روز درد و شریف ایک سو دفعہ اور ہر جمعہ ایک ہزار دفعہ پڑھنا وسعت رزق کا موجب ہے۔  
 ○ حدیث میں ہے جمعہ کے شب و روز میں درد و سلام زیادہ پڑھا کر د۔ ج ۱ ص ۲۱۰۔ درد کی برکت سے زندگی میں اضافہ۔ ج ۱ ص ۱۲۵۔

○ ایک حدیث میں ہے کہ جمعہ کے دن یارات میں ایک دفعہ درد پڑھنا ایک ہزار نیکی کے برابر ہے ج ۱ ص ۲۲۰۔  
**درس معرفت**۔ سورہ فاتحہ کی آیات میں غور و فکر معرفت توحید کا درس ہے۔ ج ۱ ص ۱۱۰۔

عبادت کے تین مرتبے ہیں عبادت عرفان، عبادت خوف اور عبادت طمع اور سب سے بلند درجہ عبادت عرفان کا ہے اس لئے دعوت عبادت سے دعوت معرفت کا مقام مقدم ہے۔ ج ۱ ص ۱۶۲۔

○ مراتب معرفت ج ۱ ص ۱۲۰ معرفت کے موضوع پر نتیجہ نیز عقلی بحث ج ۱ ص ۱۲۰۔ درس معرفت ج ۱ ص ۱۲۰۔  
 ج ۱ ص ۱۲۰۔

تفکر برائے معرفت۔ ج ۱ ص ۱۳۔ درس آموز مثال ج ۱ ص ۹ عبادت معرفت ج ۱ ص ۲۵۱ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا بیان حق ترجمان اگر ہو سکے تو ایسی زندگی گزار دو جس میں تمہیں کوئی نہ پہچانے اور اسی موضوع پر حضرت علی علیہ السلام کی تقریر جس میں آپ نے فرمایا ہماری معرفت رکھنے والوں کے لئے نجات کی امید ہے سوائے تین قسم کے لوگوں کے (۱) ظالم حکمران کا دست (۲) ناجائز خواہش رکھنے والا (۳) اعلانیہ فاسق ج ۱ ص ۲۳۸ حضرت سلیمانؑ کے سامنے ہدہ کے بیان پر علامہ طبرسی کا تبصرہ ج ۱ ص ۲۳۹۔  
 ○ امام حسین علیہ السلام نے سائل کو فرمایا المعروف بقدر المعرفۃ یعنی کسی پر احسان اتنا کرنا چاہیے جس قدر اس کی معرفت ہو۔ ج ۱ ص ۱۲۳

دربار شام میں سجادؑ ج ۱ ص ۲۲۴۔ دربار شام میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کا داخلہ ج ۱ ص ۵۵  
 درجات۔ درجات یقین و معرفت و تقویٰ ج ۱ ص ۲۲ تا ص ۲۴ دص ۵ ج ۱ ص ۱۶۵ ج ۱ ص ۲۲۴  
 درخت۔ شجرہ کی تحقیق جس سے حضرت آدمؑ کو روکا گیا تھا ج ۱ ص ۹۵

○ مروی ہے سخاوت جنت کا درخت ہے جس کی شاخیں دنیا میں پھیلی ہوئی ہیں پس جو شخص اس کی کسی شاخ سے وابستہ ہو وہ اس کو جنت میں لے جائیگی اسی راہ بخل بھی جہنم کا ایک درخت ہے جس کی شاخیں دنیا میں پھیلی ہوئی ہیں۔ پس جس نے اس کی کسی شاخ سے تمک کیا وہ اس کو جہنم میں لے جائے گی۔ ج ۱ ص ۲۹

○ وہ درخت کھجور کے تھے جن پر جادوگروں کو چھانسی دی گئی جو موسیٰؑ پر ایمان لائے تھے۔ ج ۱ ص ۲  
 شجرہ طیبہ اور شجرہ خبیثہ۔ ج ۱ ص ۱۵۳

○ جس غار میں اصحاب کہف داخل ہوئے اس کے دروازہ پر پھلدار درخت تھے انہوں نے پھلے پھلے کھائے اور پھر اندر داخل ہو کر سو رہے۔ ج ۱ ص ۸۷ شجرہ ملعونہ سے بنی امتیہ مراد ہیں۔ ج ۱ ص ۱۶۲ ج ۱ ص ۲۷۱  
 حضرت موسیٰؑ نے جس درخت سے آگ کے شعلے دیکھے اور پھر آگ لینے کے لئے وہاں پہنچے وہ عذاب کا درخت تھا جس سے اللہ نے کلام کیا۔ ج ۱ ص ۱۴، ج ۱ ص ۳۳

○ حضرت زکریاؑ ایک درخت کے نول میں چھپے ہوئے تھے کہ یہودیوں نے اس کو آہ سے کاٹ دیا پس حضرت زکریاؑ شہید ہو گئے اور یہ مشورہ ان کو شیطان نے دیا تھا۔ ج ۱ ص ۲۵

○ بادشاہ عادل ہو تو درختوں کے پھلوں میں برکت ہوتی ہے اور ظلم سے برکت چلی جاتی ہے ج ۱ ص ۵

○ بعضوں نے کہا ہے کہ ایک کامعنی درختوں کا جھنڈ ہے اور وہ حضرت شعیب کی قوم کا مسکن تھا۔ ج ۱ ص ۱۸۹، ج ۱ ص ۲۱



درختوں سے سرسبز مقام کو سینا کہتے ہیں اور طور سینا اسی سے ہے۔ ج ۱ ص ۱۲

○ مردی ہے کہ عرش کے نیچے ایک درخت ہے جس کے ہر مرتبہ پر ایک ذمی روح کا نام درج ہے پس جس کی موت آتی ہے اس کے نام کا پتہ درخت سے ٹوٹ کر ملک الموت کے سامنے اگرتا ہے پس وہ اس کی روح قبض کر لیتا ہے۔ ج ۱ ص ۱۲

○ سرسبز درخت سے آگ پیدا کرنے پر اللہ قادر ہے۔ ج ۱ ص ۳۱

○ جنت میں ایک درخت ہے جس کا نام طوبی ہے اس کی شاخ ہر مومن گھر میں ہوگی۔ ج ۱ ص ۱۲

○ ایک روایت میں ہے کہ طوبی کا درخت حضرت علی علیہ السلام کے گھر میں ہوگا۔ ج ۱ ص ۱۲

○ جنت میں ایک درخت ہے جس کا ایک پتہ ایک لاکھ آدمی پر سایہ فگن ہوگا اس کے دائیں طرف

شراب طہور کا چشمہ ہے اور بائیں طرف آب حیات کا چشمہ ہے۔ ج ۱ ص ۱۲

○ جنت میں ایک درخت ہے جو تسبیح پر درگاہ کرتے ہوئے جھومتا ہے۔ ج ۱ ص ۱۲

○ پیغمبر کے حکم سے درخت کا چل کر آنا۔ ج ۱ ص ۱۲

○ جس درخت کے نیچے بیعت رضوان واقع ہوئی وہ کیسے کا درخت تھا۔ ج ۱ ص ۱۲

○ جنگ احد میں حضرت علی کی تلوار ٹوٹ گئی تو پیغمبر نے درخت خرما کی شاخ توڑ کر دی جو تلوار بن گئی ج ۱ ص ۱۲

درد۔ سورہ یونس کی آیت ۵۴ قَدْ جَاءَ ثَكْمُهَا بِرُحْمٍ كَرِيمٍ کی جاسے تو درد سینہ ختم ہو جائے گا۔ باذن اللہ۔

ج ۱ ص ۱۲، سورہ الذاریات کو دھو کر پینے سے درد شکم ختم ہوگا۔ انشاء اللہ اور اس کو لکھ کر اپنے پاس رکھنے سے

وضع حمل میں آسانی ہوگی ج ۱ ص ۱۲۔ سورہ المرسلات کو لکھ کر پیاز کے پانی سے دھو کر پینے سے درد شکم

دور ہوگا۔ ج ۱ ص ۱۵۔ سورہ عم کو دھو کر پینا درد شکم کے لئے مفید ہے ج ۱ ص ۱۶

○ سورہ حم سجدہ کو لکھ کر دھوئے اور اسی پانی سے آٹا خمیر کر کے خشک کرے اور اس کا سفوف بنا کر اپنے پاس

رکھے اس کی ایک چمکی لینے سے درد دل ختم ہوگا۔ ج ۱ ص ۱۶ سورہ دھو کر پینے سے درد دل ختم ہوگا ج ۱ ص ۱۶

○ برتن پر سورہ حم سجدہ کو لکھے اور آبِ باران سے دھوئے پھر اس پانی میں مسمرہ کو کھل کر کے خشک کرے۔ وہ

درد چشم بلکہ آنکھ کی ہر بیماری کے لئے فائدہ مند ہے ج ۱ ص ۱۶ نیز سورہ خُشْعِشَق کی بھی یہی خاصیت منقول

ہے ج ۱ ص ۱۶۔ سورہ دخان کو دھو کر پینے سے درد شقیقہ اور درد شکم کی تکالیف سے نجات ہوگی ج ۱ ص ۱۵

○ سورہ العادیات لکھ کر آبِ باران سے دھو کر پیئے تو دردوں سے نجات ملے گی انشاء اللہ ج ۱ ص ۱۵

○ سورہ ملک کی آیت ۲۴ کو سات دفعہ پڑھ کر دم کرنے سے ڈاڑھ کا درد ختم ہوگا۔ ج ۱ ص ۱۶

درگزر کرنا۔ غصہ کو ضبط کرنا اور احسان کرنا متقین کا شیعہ ہے۔ ج ۱ ص ۱۵۔ امام زین العابدین علیہ السلام اور



○ امام حسن علیہ السلام کے واقعات منہ ۵۵ درگزر کرنا اخلاق پیغمبر میں سے ہے۔ ج ۳، ص ۵۳ تا ۵۴

○ درگزر کرنا اہل جنت کی نشانیوں میں سے ہے۔ ج ۱۲، ص ۲۱۴

○ دسترخوان۔ جو حضرت عیسیٰ کی دعا سے نازل ہوا۔ ج ۱۸۲، ص ۱۸۳

○ دشمن علیؑ رہنا فتن ہوتا ہے۔ مقدمہ تفسیر ص ۱۲۶، ص ۱۲۷ ج ۳۲، دشمن علیؑ رسوا ہوتے رہے ص ۸۴

○ چھوٹے پیر و مرید بروز قیامت ایک دوسرے سے بیزار ہوں گے۔ ج ۲، ص ۲۰۴

○ حضرت علیؑ کی ولایت سے برگشتہ کرنا بھی قتل کے برابر گناہ ہے۔ ج ۲، ص ۲۱۳

○ بہترین عمل اللہ کے دوستوں سے تولا کرنا اور دشمنوں سے تبرک کرنا ہے۔ ج ۵، ص ۱۱۹

○ دشمنان علیؑ کی نشاندہی از کتاب بخاری۔ ج ۱۲۳، مفصل بیان تا ص ۱۲۹

○ دشمنان علیؑ ج ۲۴، ص ۱۸۵، آل کا دشمن نبی کا دشمن ہے۔ ج ۱۳، ص ۱۳۵

○ علیؑ کے فضائل سن کر دشمن علیؑ کا جلا اور عذاب خدا میں گرفتار ہونا۔ ج ۱۹، ص ۱۹۲

○ دشمنان آل محمدؐ کا طریقہ دشمنی۔ ج ۱۵، ص ۱۵۶

○ دشمن سے نجات پانا اور دشمن کو مغلوب کرنا۔

(۱) دس دن کا عمل سنچر سے شروع کرے ہر روز ۱۲۰۰ دفعہ پڑھے۔ یا مَنْ يَكْفِي مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَلَا يَكْفِي

مِنْهُ شَيْءٌ فَالْكَفِيُّ شَرُّ اَعْدَائِي كَيْفَ شِئْتَ يَا قَوِي يَا غَنِي يَا مَلِي يَا دُفِي

(۲) دس دفعہ پڑھے۔ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ كَفَيْتَ وَخَمَعَتْ دُشْمَنُكَ مِنْكَ مَحْفُوظ رُتَبَہ گاہ۔

(۳) اِنَّا نَحْنُ نَزَلْنَا السَّمٰوٰتِ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ کہ ایک جگہ ایک ہزار ایک دفعہ پڑھے۔ ۱۰۰۱

(۴) پورا ہاکی خاک پر اَوْ مِنْ كَانَ مَثِيًّا تَا لَا يَنْكُرُوْنَ سات دفعہ پڑھ کر دشمن کی طرف پھینکے تو دشمن مغلوب ہوگا۔

(۵) قُلْ جَاءَ الْحَقُّ تَا قَرِيبٌ کچھ کر دیر ان کوئیں کے پانی سے دھو کر دشمن کے گھر پھرنے سے دشمن غلام پر قادر نہ ہو سکے گا (واللہ اعلم)

(۶) دس دن کا عمل۔ پابندی وحدت زبان و مکان طہارت۔

روزانہ ایک ہزار دفعہ سورۃ الفیل پڑھے اور دسویں دن جاری پانی میں بیجہ کر یہ دعا پڑھے:- اَللّٰهُمَّ اَنْتَ

الْحَاحِصُ الْمُحِيطُ بِكُنُوفَاتِ السَّرَابِ وَالصَّمَائِرِ اَللّٰهُمَّ عَزَّ الظَّالِمُ وَقَلَّ النَّاصِرُ

وَ اَنْتَ الْمُظْلِعُ الْعَالِمُ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ مَا لِكُ فَاَهْلِكَ اَللّٰهُمَّ سَرِبْ لَهُ سَرْبَالٌ

الْفَوَانِ وَفَيْضُهُ الرَّذَى - اس کے ہر دس دفعہ کہے اَللّٰهُمَّ اَقْصِفْهُ پھر کہے - فَاْخْذْهُمْ  
اَللّٰهُ يَبْدُوْهُمْ وَمَا كَانَ لَهُمْ مِنَ اَللّٰهِ مِنْ وَّاقٍ - دشمن ہر گاہ (سیکڑوں کے  
لئے یہ کام نہ کرے)

(۷) دشمن کے شر سے بچنے کے لئے آیات کفایت کی روزانہ تلاوت کرے ۲۳۳۸ بار وَكُفِيَ بِاللّٰهِ  
وَلِيًّا وَكُفِيَ بِاللّٰهِ وَكِيلًا وَكُفِيَ بِاللّٰهِ نَصِيْرًا وَكُفِيَ بِاللّٰهِ عَلِيْمًا وَكُفِيَ بِاللّٰهِ شَهِيدًا  
وَكَفِيَ بِاللّٰهِ حَسِيْبًا -

(۸) مجلس واحد میں ۱۲ ہزار دفعہ پڑھے - اَمَّنْ يُجِيبُ الْمَضْطَرَّ اِذَا دَعَا وَيكْتَفِ السَّوْءَ

(۹) لَا اِلَهَ اِلَّا اَنْتَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِيْنَ - ستر ہزار دفعہ پڑھے - پہلے پانچ دن پانچ ہزار سے کم نہ پڑھے

(۱۰) روزانہ ستر دفعہ پڑھے - یا اللہ یا محمد یا علی یا فاطمہ یا صاحب الزمان ادرکنی ولا تھبکینی

(۱۱) دشمن پر غلبہ حاصل کرنے کے لئے سورہ اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ کو ۱۱ دن ہر روز گیارہ مرتبہ

وحدت مکان وحدت زمان ولہارت کے ساتھ باشرائط پڑھے اور نقش مذکور کو زرد رنگ کے  
کیڑے پر بروز ہفتہ ساعت عطار دے لکھ کر اپنی ٹوپی یا پگڑی میں رکھے - اشار اللہ دشمن مغلوب  
ہوگا - نقش کو مشک و گلاب و زعفران سے بکھٹے - وہ نقش یہ ہے -

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۷۸۶

اِذَا جَاءَ	نَصْرُ اللّٰهِ	وَالْفَتْحُ	وَرَأَيْتَ	النَّاسَ	يَدْخُلُونَ	فِي دِيْنٍ	اَللّٰهُ
نَصْرُ اللّٰهِ	وَالْفَتْحُ	وَرَأَيْتَ	النَّاسَ	يَدْخُلُونَ	فِي دِيْنٍ	اَللّٰهُ	اَفْوَجَا
وَالْفَتْحُ	وَرَأَيْتَ	النَّاسَ	يَدْخُلُونَ	فِي دِيْنٍ	اَللّٰهُ	اَفْوَجَا	فَسَبَّحْ
وَرَأَيْتَ	النَّاسَ	يَدْخُلُونَ	فِي دِيْنٍ	اَللّٰهُ	اَفْوَجَا	فَسَبَّحْ	بِحَمْدِ
النَّاسَ	يَدْخُلُونَ	فِي دِيْنٍ	اَللّٰهُ	اَفْوَجَا	فَسَبَّحْ	بِحَمْدِ	رَبِّكَ
يَدْخُلُونَ	فِي دِيْنٍ	اَللّٰهُ	اَفْوَجَا	فَسَبَّحْ	بِحَمْدِ	رَبِّكَ	وَاسْتَغْفِرْ
فِي دِيْنٍ	اَللّٰهُ	اَفْوَجَا	فَسَبَّحْ	بِحَمْدِ	رَبِّكَ	وَاسْتَغْفِرْ	اِنَّهٗ كَانَ
اَللّٰهُ	اَفْوَجَا	فَسَبَّحْ	بِحَمْدِ	رَبِّكَ	وَاسْتَغْفِرْ	اِنَّهٗ كَانَ	تَوَابًا

(۱۲) دشمن کا نام دوسین کے درمیان امتزاج کر کے لکھ کر اپنے ہاتھ میں رکھے پس دشمن مغلوب ہوگا مثلاً دشمن

کا نام ہے - زید - زید د کو سین کے درمیان اس طرح لکھے - س ز س ی س د س - سر صید س -

(۱۳) سورہ تَبَّتْ کے اعداد ۸۲۶ کی مثلث پڑ کر کے پاس رکھیں -

۷۸۶

فَسَيُفِيحُهُم	اللَّهُ وَهُد	السَّيِّح	الْعَلِيم
الْعَلِيم	السَّيِّح	اللَّهُ وَهُد	فَسَيُفِيحُهُم
اللَّهُ وَهُد	فَسَيُفِيحُهُم	الْعَلِيم	السَّيِّح
السَّيِّح	الْعَلِيم	فَسَيُفِيحُهُم	اللَّهُ وَهُد

(۱۴) دشمن کے نام کے عدد سورۃ تبت کے اعداد میں جمع کر کے ۳۶۰ منفی کریں اور ۹ پر تقسیم کر کے حاصل قسمت کا مربع پُر کر کے پاس رکھیں۔

(۱۵) دشمن کو مطیع کرنے کے لئے مشک و زعفران و گلاب سے لکھ کر اپنے پاس رکھئے۔  
دُعَا برائے ظہور حجت :- اَللّٰهُمَّ كُنْ بَوَلِيَّتْ

اَلْحُجَّةُ ثَبِّ اَلْحَسَنَ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ اَبَائِهِ فِي هَذِهِ السَّاعَةِ  
وَلَيْسَا وَحَافِظًا وَقَائِدًا وَنَاصِرًا وَدَلِيْلًا وَغِيْنَا حَتَّى تُسْكِنَهُ  
اَرْضَكَ طَوْعًا وَتُمَتِّعَهُ فِيهَا طَوِيْلًا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ  
وَعَجِّلْ فَرَجَهُمْ وَسَقِّلْ مَخْرَجَهُمْ وَاَهْلِكَ اَعْدَاءَهُمْ اَجْمَعِيْنَ۔

مقدمہ تفسیر ص ۱۰ ج ۱۹۴

- حضرت علیؑ کی دعا اور بد دعا ج ۱ ص ۱۶۶۔ حضرت ابراہیمؑ کی دعا اور حضرت پیغمبرؐ کا فرمان کہ میں اپنے باپ ابراہیمؑ کی دعا کا نتیجہ ہوں۔ ج ۲ ص ۱۵۱۔ حضرت ابراہیمؑ کی رزقِ اولاد کے لئے دعا ج ۲ ص ۱۵۴۔
- ماہ رمضان میں دعا ج ۲ ص ۲۲۱۔ قبولیتِ دعائیں تاخیر ج ۲ ص ۲۳۴۔
- فاسق کو اپنے مال کا امین نہیں بنانا چاہیے ورنہ بصورت دیگر اگر نقصان ہو جائے تو ایسے شخص پر بد دعا کرنا بے سود ہے۔ ج ۲ ص ۱۱۹ و ص ۱۲۰۔ افعال و ضوکی دعائیں۔ ج ۵ ص ۶۶۔
- محمد دآل محمدؐ کے وسیلہ سے دعا مانگی جائے تو مقبول ہوتی ہے۔ ج ۵ ص ۲۱۰۔
- بہترین دعا وہ ہے جو کیسوی اور چپکے سے مانگی جائے۔ ج ۵ ص ۲۲۵۔
- بلعم بن باعور کی بد دعا ج ۳ ص ۱۳۱۔ خدا کسی کی دعا یا بد دعا کے قبول کرنے کا پابند نہیں ہے ج ۳ ص ۱۳۳ و ص ۱۳۴۔
- تَخَلَّقُوا بِاَخْلَاقِ اللّٰهِ کی تفسیر ج ۳ ص ۱۳۶۔ دعا کی تاکید و طریقہ ج ۳ ص ۱۳۹۔
- دل میں غور و خیر خدا رکھنے والے کی دعا مستجاب ہوتی ہے۔ ج ۳ ص ۱۴۰۔
- منافق کے لئے دعا کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ج ۳ ص ۱۴۱۔ مشرک کے لئے دعا کرنا بے سود ہے ص ۱۴۲۔
- حضرت موسیٰؑ کی فرعون کے لئے بد دعا۔ ج ۳ ص ۱۴۵۔
- حضرت یوسفؑ کی کنوئیں میں دعا ج ۳ ص ۱۴۶۔ قیدیوں کے لئے دعا ص ۱۴۷۔

- حضرت یعقوب کی دعا ص ۵۰۔ دعائے فرج ص ۹۴۔ رسالتا ب کی دعا ص ۱۱۰۔ دعا کرنا پکارنا ص ۱۱۵
- حضرت ابراہیم کی دعا و دعوت ص ۱۱۰۔ انسان کا دعا مانگنا ص ۱۱۰۔ نماز وتر میں دعائے قنوت ص ۱۱۰
- اصحاب کہف کی دعا ص ۹۲۔ اصحاب رقیم کی دعا ص ۵۲۔ حضرت زکریا کی دعا ص ۱۳۹۔ دعا ص ۱۳۹
- حضرت ابراہیم کی آزر کے لئے دعا ص ۱۵۳۔ دعا ص ۱۵۳۔ حضرت ابراہیم نے سفید بال دیکھا تو پوچھا پروردگار! یہ کیا ہے؟ تو جواب ملا یہ وقار ہے پس آپ نے دعا کی کہ اے اللہ میرے وقار کو زیادہ کر۔ ص ۱۳۴
- دعا کے وقت ہاتھوں کو بلند کرنے کا مقصد ص ۱۱۰۔ دعا ص ۱۱۰
- حضرت موسیٰ کی دعا ص ۱۱۰۔ دعا ص ۱۱۰۔ آیات قرآنیہ علی کی وزارت کے لئے حضرت یوسف کی دعا ص ۱۱۰
- آتش غرودی میں جانے سے پہلے حضرت ابراہیم کی دعا۔ ص ۲۳۵۔ مقام عرفات میں دعا قبول ص ۲۵
- لوگ غیر اللہ سے مانگتے ہیں لیکن اللہ ان کو دے دیتا ہے پس وہ سمجھتے ہیں کہ غیر اللہ نے ہماری دعاؤں کو منظور کیا ہے پس وہ زیادہ گمراہ ہوتے ہیں ص ۱۱۰۔ مومن کی شان ہے کہ جس قدر عبادت میں اضافہ ہوتا ہے اتنا ہی عظمت و جلال پروردگار ان کے دلوں میں زیادہ ہوتی ہے اور مومن کا ایمان خوف ورجا کے درمیان ہوتا ہے ص ۱۱۰۔ دعا بہت بڑی عبادت ہے۔ ص ۱۸۹۔ دعا ص ۱۱۰
- دعا اللہ کی ذات سے ہی مخصوص ہونی چاہیے ص ۱۱۰۔ والدین کی نافرمانی ایسا گناہ ہے جو دعا کو نامقبول بناتا ہے اور عذاب کو قریب لاتا ہے ص ۱۱۰۔ مومن پر اللہ کا احسان ہے کہ اس کے مرنے کے بعد بھی لوگوں کی دعاؤں کا دروازہ اس کے لئے کھلا رہتا ہے۔ ص ۱۳۵
- حضرت یونس کو قوم پر بد دعا کرنے پر تنبیہ ص ۱۱۰۔ دعا ص ۱۱۰
- انسان دعا سے نہیں تھکتا۔ ص ۱۹۳۔ زراعت کے وقت دعا۔ ص ۲۰۵
- آری محمد کے شیعوں دعا سے پہلے تہامی عبادات کو پورا کروں گا ص ۱۲۵۔ زنا سے تائب کی دعا۔ ص ۱۴۲
- دعا ص ۱۱۰
- امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا تین آدمیوں کی دعا قبول نہیں ہوتی (۱) نافرمان عورت پر شوہر کی بد دعا کا کوئی اثر نہیں ہوتا اس لئے کہ مرد چاہے تو اسے طلاق دے سکتا ہے (۲) جس نے کسی کو قرضہ دیا اور لکھوایا نہیں اگر وہ انکار کر دے تو قرض خواہ پر اس کی بد دعا مقبول نہیں ہوتی (۳) کسی کے پاس کھانے کو کچھ نہ ہو اور گھر کی چار دیواری میں بند ہو کر اللہ سے دعا مانگے اور کھائے نہیں اس کی دعا مقبول نہ ہوگی۔ ص ۱۱۰
- دعائے قنوت شیعوں کی علامت ہے ص ۲۳۳۔ دعا ص ۲۳۳۔ دعائے قنوت کا بیان ص ۹

○ دتر کے قنوت میں ستر دفعہ استغفار متقین کی نشانی ہے۔ ج ۱۶ ص ۱۲

دعوتِ عشیرہ کے دن جب ابولہب نے مجمع کو منتشر کر دیا تو حضرت ابوطالب نے عرض کی کہ میں آپ کے حکم کو قبول کرنے والا ہوں۔ بے شک آپ خدا کے احکام پورے کریں میں تابعدار رہوں گا ج ۱ ص ۲۱

○ دعوتِ عشیرہ کے موقع پر حضرت علیؑ نے لبیک کہی آپ نے وعدہ فرمایا کہ جو میرا ساتھ دے گا وہ میرے بعد

میرا خلیفہ ہوگا ایک روایت میں ہے کہ شعب میں اس دعوت کا انتظام تھا۔ چالیس اکابر قریش شریک

دعوت تھے تمام کتب سیر میں واقعہ موجود ہے حضرت ابوطالب اور حضرت علیؑ یعنی ان دو باپ بیٹوں کے

علاوہ کسی نے بھی حضورؐ کی دعوت پر لبیک کہنے کی جرأت نہ کی۔ ج ۱ ص ۲۱ تا ص ۲۱

○ دعوتِ عشیرہ کے موقع پر عقبہ بن ربیعہ کا رد عمل ج ۱ ص ۱۵ دعوتِ عمل ج ۱ ص ۲۱

○ دعوتِ حق کا بیان ج ۱ ص ۱۵ دعوتِ غور و فکر ج ۱ ص ۲۱ دعوتِ برائے معرفت توحید ج ۱ ص ۲۲ ج ۱ ص ۸۳

○ دعوتِ فکر برائے دلائل علیؑ ج ۱ ص ۱۳ دعوتِ انصاف برائے ارباب فکر ج ۱ ص ۲۶ ج ۱ ص ۱۹۲ ج ۱ ص ۱۱۳

○ اگر کوئی شخص نیکی کی دعوت دے تو اس کے نامہ اعمال میں ان لوگوں کی نیکیاں بھی درج ہونگی جنہوں نے

اس کی دعوت کو قبول کر کے نیکیاں کی تھیں اور اگر کوئی شخص برائی کی دعوت دے تو اس کے نامہ اعمال میں

ان تمام لوگوں کی برائیاں بھی درج ہونگی جنہوں نے اس کی دعوت کو قبول کر کے وہ برائیاں کی تھیں ج ۱ ص ۲۰

دقیانوس۔ ملک روم کا بادشاہ تھا۔ افسوس نامی شہر اس کا پایہ تخت تھا اس کا زمانہ سنہ ۲۵۰ء کے قریب ہے ج ۱ ص ۸۳ یہ

دراصل ایران کا بادشاہ تھا اور مسلمان بادشاہ کے مرنے کے بعد حکومت روم پر بھی اس نے قبضہ کر لیا تھا ص ۸۴

دُنْبہ۔ فدیر اسمعیلؑ کوہِ سمر کی چوٹی سے جبریلؑ نے پتھر کر چھری کے نیچے ٹاڈا دیا۔ ج ۱ ص ۶۱

○ مردی ہے کہ یہ دُنْبہ بہشت سے آیا اور آسمان سے اتر کر کسی ماں کے شکم سے نہیں۔ ج ۱ ص ۶۲

دُنْیا۔ دنیا کی قیمت اگر پر محمدؐ کے برابر بھی اللہ کے نزدیک ہوتی تو کسی کافر کو ایک گھونٹ پانی بھی نصیب نہ ہوتا ج ۱ ص ۶۲

○ دنیا مومن کے لئے قید خانہ اور کافر کے لئے جنت ہے ج ۱ ص ۶۲۔ دنیا دار امتحان ہے۔ ج ۱ ص ۵۹

دیدارِ خدا ناممکن ہے دنیا و آخرت میں ج ۱ ص ۶۱ ان سات میں سے ایک دُنْبہ ہے جو ماں کے شکم سے نہیں ج ۱ ص ۶۵

دھریہ عقیدہ کی تردید اللہ نے اپنے اختیار سے تمام عالم کو خلق فرمایا ہے نہ کہ مادہ و طبیعت سے اور نہ خود بخود بغیر

مادہ کے چیزیں بن گئیں ج ۱ ص ۹۰ ج ۱ ص ۲۲ تدبیر الامور دھرمیت کو باطل کرتا ہے ج ۱ ص ۶۲ کفر کی پانچ قسمیں

اور ان کی تردید پہلی دھریوں کا کفر اور اس کا بطلان ج ۱ ص ۱۱۱ مادہ و طبیعت کے پرستاروں کی تردید ج ۱ ص ۲۸

○ خیر و شر کے الگ الگ خالق کہنے والوں کی تردید ج ۱ ص ۶۲ ج ۱ ص ۶۴۔ دھریوں کی تردید ج ۱ ص ۱۳

دودھ۔ جس عورت کا دودھ کم ہو سورہ جبر زعفران سے لکھ کر دھو کر پیئے تو دودھ زیادہ ہوگا۔ ج ۱ ص ۱۶



- سورہ یسین کو دھوا کر پینے سے بھی دودھ زیادہ ہوتا ہے۔ سچ ۱۱ سورہ ق کا پینا بھی دودھ بڑھاتا ہے۔ سچ ۱۱
- مومنین کو دودھ پلانے کیلئے مرنے کی تلاش سچ ۱۱ سچے کو دودھ پلانے والی اگر روزہ نقصان دے تو افطار کرے اور پھر قضا کرے۔ سچ ۲۲
- عورت کا بچے کو ایک دفعہ دودھ پلانا راہِ خلا میں غلام آزاد کرنے کے برابر ہے۔ سچ ۱۲ دج ۱۱
- اللہ کی نشانیں میں سے ہے کہ گوبر اور خون کے درمیان سے وہ خالص دودھ تیار کر کے انسانوں تک پہنچاتا ہے۔ سچ ۱۲۳ و ۲۲۵
- دینِ خدا سے انحراف نہ کی بڑی سورت سورہ آل عمران آیت ۱۱۰ سچ ۱۲۴ ضرورت دین سچ ۲۵
- دین میں اختلاف سچ ۱۲۴ دج ۱۲۴ دین اسلام سچ ۱۲۴ دین اسلام دین فطرت ہے اور حضرت ابراہیم
- اسی دین فطرت یعنی اسلام پر تھے سچ ۱۲۴ دج ۱۲۴ دین اسلام پر تھے یعنی تمام ادیان باطلہ سے کنارہ کش تھے سچ ۲۲۱
- اسلام کے علاوہ کوئی دوسرا دین اللہ کے نزدیک قابل قبول نہیں ہے سچ ۲۴۱
- آیت اکمال دین سچ ۱۲۴ اکملت لکم دینکم ۱۲۴ بروز غدیر اترمی سچ ۱۲۹
- بادشاہ حبشہ نجاشی کے سامنے حضرت جعفر طیار نے دین اسلام کی وضاحت کی سچ ۱۵۴
- کفار حضرت شعیب سے کہتے تھے کہ تم ہمارے دین پر پٹ کڑو سچ ۱۲۴
- اگر خدا جبر و اکراہ سے چاہتا تو سب لوگوں کا دین ایک ہوتا۔ سچ ۱۲۴ دج ۱۲۴ سچ ۱۲۴ دج ۱۲۴
- دین فطرت ہے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی امیر المؤمنین ولی اللہ سچ ۱۲۴ و ۱۲۲
- یہ دین نیا نہیں بلکہ وہی ہے جس کی تمام انبیاء تبلیغ کرتے ہیں۔ سچ ۱۲۴ دین میں کوئی جبر و اکراہ نہیں ہے۔ سچ ۱۲۴ و ۱۲۵ دج ۱۲۴
- دین میں فساد اور اختلاف و انتشار کا بیج انہوں نے بویا جنہوں نے اقتدار کی خاطر بیعت غدیر کو توڑا۔ سچ ۱۲۴

د

ڈاکو کی سزا - سچ ۹۵

- سورہ عتہ یثکون کی تلاوت کرنے والا پوروں اور ڈاکوؤں سے محفوظ رہے گا۔ سچ ۱۶۱

## ذال

- ذبح - مقتول کو زندہ کرنے کے لئے بنی اسرائیل کو لگائے کے ذبح کرنے کا حکم سچ ۱۲۴ تا ۱۲۶
- حلال جانور ذبح کے بغیر مرنے والے تو حرام ہوتا ہے لیکن مرنے والے جانور کو اگر مرنے سے پہلے ذبح کر لیا جائے تو حلال ہے۔ سچ ۱۲۴
- نسب شدہ پتھروں (تہوں) پر ذبح ہونے والا حرام ہے سچ ۱۲۴ و ۱۲۵ ذبح کے شرائط سچ ۱۲۴ تا ۱۲۵
- غیر ذبح جانور کا کھانا حرام ہے البتہ اضطراری حالت میں کھانا معاف ہے۔ سچ ۱۲۵
- ذبح کے احکام سچ ۱۲۵ تا ۱۲۸۔ احرام عمرہ میں شکار کے کفارہ کا جانور کعبہ کے سامنے اور احرام حج میں شکار کے کفارہ کا جانور منیٰ میں ذبح کرے۔ سچ ۱۲۸

- فرعون بنی اسرائیل کے لوگوں کو ذبح کرتا تھا اور لوہیوں کو زندہ رکھتا تھا۔ ج ۱۵ ص ۱۵
- حضرت ابراہیمؑ کو فرزند کے ذبح کرنے کا حکم۔ ج ۵ ص ۵ ذبح اللہ کون ہے؟ ص ۶
- حضرت اسمعیلؑ کے ذبح اللہ ہونے کے دلائل ص ۱۲۔ ذبح عظیم ص ۱۴ ص ۱۵
- امام زین العابدینؑ اپنے غلاموں کو ملاح نجر سے پہلے ذبح کرنے سے منع کرتے تھے۔ ج ۲۴ ص ۲۴
- ذخیرہ اندوزی "اسلام اور سرمایہ داروں" کے عنوان کے تحت مفصل بحث۔ ج ۳ ص ۱۶ تا ص ۱۶
- نیز نقدی کے وجود کے عنوان کے تحت بھی اس مسئلہ کو بیان کیا گیا ہے۔ ج ۲ ص ۱۶
- ذخیرہ شدہ رقم کے ساتھ بروز عشر آتش جہنم سے گرم کر کے ذخیرہ اندوزوں کو داغا جائے گا۔ ج ۱۶ ص ۱۶
- ذخیرہ اندوزی کرنے والے کے لئے عذاب جہنم کی پیش کش۔ ج ۲ ص ۱۶
- ذخیرہ اندوزی کو روکنا ہی غربت زدہ لوگوں کی غربت کا علاج ہے نہ کہ ضبط تولید ج ۱ ص ۱۶
- اللہ کی تمام مخلوق میں ذخیرہ اندوزی کی عادت تین قوموں میں ہے: انسان، چوہا، چوڑی ج ۱ ص ۱۶
- اور ان تینوں میں سے انسان بدترین ذخیرہ اندوز ہے۔

- ذکرِ خدا۔ تم میرا ذکر کرو میں تمہارا ذکر کروں گا۔ تسبیح فاطمہؑ اللہ کا ذکر کثیر ہے۔ ج ۱۶ ص ۲۲
- بہترین انسان وہ ہے جس کا بولنا ذکر ہو۔ ج ۱۵ ص ۱۵۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا جو شخص چالیس دن تک
- اللہ کے ذکر کی مدت مقرر کرے خدا اس کو دنیا سے بے نیاز کر دے گا اور اس پر اس کے نفس کی بیماری بخلاں
- واضح فرمادے گا اور اس کے دل میں حکمت کو جگہ دے گا اور اس کی زبان پر حکمت کو جاری کرے گا ج ۱ ص ۱۶
- اللہ کے ذکر سے اطمینان قلب حاصل ہوتا ہے ج ۱۳ ص ۱۳۔ اہل ذکر کون ہیں؟ ج ۱ ص ۱۳
- وَلَذِكْرِ اللَّهِ أَكْبَرُ ج ۱ ص ۱۳ اذْكُرُوا اللَّهَ ذِكْرًا كَثِيرًا ج ۱ ص ۱۳۔ ذکر کثیر تسبیحات اربعہ ہیں
- لِيَغْفِرَ لَكَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَالْخِزْيَانُ فِي تَوْبِهِ ج ۱ ص ۱۵ تا ص ۱۵
- ذوالفقار۔ جنگ احد میں حضرت علیؑ کی تلوار ٹوٹ گئی تو پیغمبرؐ نے شاخ نرما توڑ کر دی جو تلوار آبدار بن گئی۔ آخر وہ بھی ٹوٹ گئی آخر آپؐ نے ذوالفقار دے دی اور حضرت جبریلؑ نے آسمان زمین کے درمیان سنہری کرسی پر بیٹھ کر یہ شعر
- پڑھا۔ لَا فِثَى إِلَّا عَلَى لَا سَيْفٍ إِلَّا ذَا الْفَقَارِ ج ۱ ص ۱۵

- کانت ضویات علی بن ابی طالب ابکارا کان اذا اعقلی قدوا اذا اعتوض قط یعنی حضرت علیؑ کی ضربیں نمی زدنی ہوتی تھیں اور پر سے وار کرتے تو چمیر ڈالتے اور ایک جانب سے وار کرتے تو کاٹ ڈالتے تھے۔ ج ۱ ص ۱۵

- ذوالفقار عطیہ پروردگار ج ۱ ص ۱۵ تا ص ۱۵

- ذوالکفل نبی۔ ج ۱ ص ۱۵ بعض کہتے ہیں کہ ذوالکفل حضرت ایساؑ کا دوسرا نام ہے۔ ج ۱ ص ۱۵

○ یہ حضرت ایوب کے فرزند تھے ان کا نام بشیر تھا اور لقب ذوالکفل تھا۔ ج ۱ ص ۱ اور ملک شام کے بادشاہ تھے ذوالحکار عسی اس نے پیغمبر اسلام کے بعد نبوت کا دعویٰ کیا اور آخر کار غیر در دہلی کے ہاتھوں مارا گیا۔ ج ۵ ص ۱۲

ذوالقربی۔ سے مراد رسول اللہ کے قرابت دار ج ۲ ص ۲۳

○ ذات ذوالقربی حق سے مراد مذک ہے۔ ج ۹ ص ۲۲ و ص ۲۳

ذوالقرنین۔ حضرت خضر ذوالقرنین کی فوج میں بھرتی ہوئے اور افسر اعلیٰ بن گئے۔ ج ۱ ص ۱۲

○ ذوالقرنین کا ذکر ج ۱ ص ۱۲ تا ص ۱۲۸۔ یورپی اقوام سکندر کے زمانہ میں غیر مذہب قومیں تھیں اور درندہ صفت انسان تھے۔ پس سکندر ذوالقرنین نے سکندری کے ذریعے ان کا راستہ بند کر کے امن قائم کیا۔ ج ۱ ص ۱۲۹

## الراء

○ راجعاً کہنے سے مسلمانوں کو روک دیا گیا کیونکہ یہودی اس کا معنی توہین رسول لیتے تھے۔ ج ۱ ص ۱۵۳

رویت خدا۔ بنی اسرائیل نے رویت خدا کا سوال کیا۔ ج ۲ ص ۱۱

○ موسیٰ نے کہا کہ رب آدنی (اے اللہ مجھے دیدار کرا) جواب ملا کہ شافی یعنی تو ہرگز نہ دیکھ سکے گا۔ پس تجلی ہوئی

موسیٰ بے ہوش ہوئے پہاڑ ریزہ ریزہ ہوا۔ ج ۱ ص ۹ و ص ۹

○ رویت خدا کا قول باطل ہے۔ ج ۱ ص ۱۳ تا ص ۱۴

راسخون۔ سورہ فاتحہ کے راز درموز راسخون فی العلم ہی جان سکتے ہیں۔ ج ۱ ص ۱۱

○ مقطعات قرآنیہ کو بھی راسخون فی العلم ہی جان سکتے ہیں۔ ج ۲ ص ۱۹ ج ۱ ص ۱۹

○ راسخون فی العلم کی وضاحت ج ۲ ص ۱۹ تا ص ۲ ج ۱ ص ۱۵

○ راز۔ انبیاء و ائمہ کا راز افشاء کرنے والے ج ۲ ص ۳۱۔ موسیٰ کی دایہ نے راز فاش نہیں کیا۔ ج ۱ ص ۱۸ و ۱۹

○ منافق مسلمانوں کا راز فاش کرتے تھے۔ ج ۱ ص ۲۵ و ص ۲۶

رافضی۔ شیعوں سے نفرت دلانے کے لئے ملاؤں نے ان کو رافضی کہنا شروع کر دیا پس جو بھی ایک دفعہ

رافضی کا نام سنا ہے اس کے جسم پر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ پس شیعہ کا نام بھی سنا پسند نہیں کرتا

چنانچہ امیر طرمطار بادشاہ نے شیعہ کا نام سنا تو گھبرا گیا اور کہا تم مجھے رافضی بنانا چاہتے ہو؟ ج ۱ ص ۲۰

○ امام جعفر صادق علیہ السلام نے لفظ رافضی کی تشریح فرمائی۔ ج ۱ ص ۸۹ و ص ۹۰

رات دن میں کمی و بیشی اور موسموں کا تبادلہ یہ سب دہود خالق مدبر کے دہود پر دلائل ہیں ج ۲ ص ۲۰ ج ۱ ص ۱۹



کھل گئے دوسٹ نے دیکھا کہ ایک چھوٹا سا پتھر تھا پس جبریل نے اس کو دو ٹکڑے کیا یوسف نے دیکھا تو اس میں ایک کپڑا تھا جبریل نے پوچھا  
 بتاؤ اس کپڑے کا راز کون ہے؟ جواب دیا کہ اللہ ہے جبریل نے کہا اٹھ فرماتا ہے کہ میں ساتوں زمینوں کی گہرائی میں پتھر کے اندر چھپے سے  
 کپڑے کو فراموش نہیں کرتا تو تجھے کیسے معلوم سکتا ہوں کہ تو نے رہائی کی درخواست ایک بندے سے کی ہے لہذا ابھی چند برس اور بھی گزرا رہا ہے  
 ○ رزق کی بے قدری سبب رزق کی باعث بنتی ہے قرآن مجید میں ایک بستی کا ذکر ہے جس کا ذکر اللہ نے وسیع رزق دیا تو انہوں نے رزق کے ٹکڑے کو تنہا  
 کرنا شروع کر دیا پس اللہ نے باران رحمت روک لی اور قحط ڈال دیا پس نتیجہ یہ ہوا کہ وہ نجس آلود روٹی کے ٹکڑے ان کو کھانے پڑے۔

○ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ میرے والد اس زمانہ سے ہاتھ صاف نہ کرتے تھے جس کوئی کھانا لگا ہوا ہو جب تک کہ پہلے ہوش  
 لیں اور میں بھی دست و پاؤں پر گئے ہوتے تھے روٹی کے ٹکڑوں کو تلاش کرتا ہوں تو میرے غلام کہتے ہیں پھر اپنے بستی والوں کی مثال دی اور فرمایا کھانے  
 کے بعد میں انگلیوں کو چاٹ بھی لیتا ہوں الخ الخ ۲۴ ص ۱۱۱۔ رزق خلق اور تقسیم ۲۴ ص ۱۱۱۔ رزق تقسیم ۲۴ ص ۱۱۱۔ رزق تقسیم ۲۴ ص ۱۱۱۔ رزق تقسیم ۲۴ ص ۱۱۱۔  
 رازق نہیں کہا جا سکتا ۲۴ ص ۱۱۱۔ شب قدر میں سال بھر کے رزق کا فیصلہ ہوتا ہے۔ ج ۲ ص ۲۶

○ زیارت امام حسین رزق و عمر میں زیادتی کا موجب ہے۔ ج ۲ ص ۲۶

○ اصحاب رس کا بیان ج ۱ ص ۱۶۶ تا ص ۱۷۱۔ ج ۱ ص ۱۱۳

○ رسم قل خوانی مقدمہ تفسیر ص ۱۴۴ تا ص ۱۴۵۔ عربوں کی بد عادات و رسوم ج ۲ ص ۲۶۱۔ ج ۲ ص ۲۱۱

○ غلط رسوم ج ۱ ص ۱۶۱۔ مشرکین مکہ میں رسم تھی کہ عورتیں مرد بیت اللہ کا طواف ننگے ہو کر کرتے تھے۔ ج ۲ ص ۲۳

○ جاہلی رسوم مدارس دینیہ کی کثرت سے ہی ختم ہو سکتی ہیں۔ ج ۱ ص ۱۹۴۔ لڑکیوں کو زندہ درگور کرنے کی رسم۔ ج ۱ ص ۱۸۱ تا ص ۱۸۲

○ اچھی رسم قائم کرنے والے کو ثواب پہنچتا رہے گا جب تک اس پر عمل ہوتا رہے گا اسی طرح بری رسم ایجاد کرنے  
 والے پر عتاب کا وزن بڑھتا رہے گا جب تک اس پر عمل ہوتا رہے گا۔ ج ۱ ص ۱۸۱۔ ج ۱ ص ۱۸۱

○ رسم پردہ اور حقیقت پردہ ج ۱ ص ۱۳۲

○ حضرت لوطؑ کی قوم بُری رسوم میں مبتلا تھی پس ان پر عذاب آیا۔ ج ۱ ص ۱۸۱

○ رشوت۔ یہودی عوام کو اپنے علماء کا رشوت خور ہونا معلوم تھا پھر بھی ان کی تقلید کرتے تھے ج ۱ ص ۱۲۸۔ ج ۱ ص ۹۴

○ رشوت حرام ہے۔ ج ۱ ص ۱۴۴۔ رشوت سخت ہے (حرام ہے) ج ۱ ص ۱۱۱۔ ص ۱۵۳

○ کفار مکہ کے دند نے شاہ حبشہ نجاشی کو جو رشوت دی وہ اس نے واپس کر دی۔ ج ۱ ص ۱۵۵

○ رشوت نور پر اللہ کا غضب ہوتا ہے۔ ج ۱ ص ۲۳۸

○ رضا۔ علیؑ نے بستر پیغمبرؐ پر سو کر شبِ ہجرت رضائے پر درگازے لی ج ۱ ص ۱۸۱

○ راضیۃ مَرْضِیَّة کا مصداق ذاتِ حسینؑ ہے ج ۱ ص ۲۲۱



- سورہ بقیہ کے آخر میں من لوگوں کو رضا پر در دگار کی سند دی گئی ہے وہ شیعان علیؑ ہیں۔ ج ۱۴ ص ۲۴۷
- بیعت رضوان میں جو صحابہ شریک تھے ان سے خدا راضی ہے بشرطیکہ خاتم ایمان پر ہوا ہو۔ ج ۱۳ ص ۷۲
- کسی کے فعل پر راضی ہونے والا اسی فعل کا فاعل سمجھا جائے گا پس جو لوگ امام حسینؑ کے قاتلوں پر راضی ہیں وہ بھی قاتلان حسینؑ میں شامل ہیں جن سے حضرت مہدیؑ انتقام لیں گے۔ ج ۱۳ ص ۱۳۹ د ج ۱ ص ۲۵۸ د
- ج ۱ ص ۱۹۱ د ج ۱ ص ۲۵۲ آیت رَضِیَ اللہُ عَنْہُ وَ رَضُوا عَنْہُ کی تشریح ج ۱ ص ۱۱۳ د ص ۱۱۲ تا ص ۱۱۳
- رضاع کے احکام ج ۱ ص ۱ تا ص ۸ حضرت یوسفؑ کی دودھ پلانے والی کے بچے کا نام بشیر تھا جو حضرت یعقوبؑ کی طرف حضرت یوسفؑ کی قمیص اور نعل لایا بقول مشہور ج ۱ ص ۸۲ د رضاعی محرمات یعنی رضاع کی وجہ سے حرام ہونے والی عورتیں ج ۱ ص ۱۵۵ رضاع کے شرائط ص ۱۵۶
- مولیٰؑ پر ہر مرضعہ کا دودھ حرام کر دیا گیا اگر کارماں نے ہی دودھ پلایا۔ ج ۱ ص ۱۸۱ د ج ۱ ص ۱۸۱
- حمل در رضاع کی کل مدت دو سال ہیں۔ ج ۱ ص ۲۳
- دوسری دودھ پلانے والی عورت کے مقابلہ میں ماں کی رضاعت کا حق مقدم ہے ج ۱ ص ۱۴ ص ۱۵۵ د
- حضرت مریمؑ کی رضاعی ماں حضرت زکریاؑ کی بیوی تھیں۔ ج ۱ ص ۲۲
- روزہ۔ ماہ رمضان کے فضائل ج ۱ ص ۲۱۹ روزہ کے احکام ج ۱ ص ۲۱۹ تا ص ۲۳۸ روزہ واعتکاف ص ۲۳۹
- روزہ عید غدیر تمام زندگی کے روزوں سے افضل ہے ج ۱ ص ۳۶۔ اسی دن حضرت ابراہیمؑ نے نارغردی سے نجات کی خوشی میں روزہ رکھا اور مولیٰؑ نے ہارونؑ کے وصی مقرر کرنے کی خوشی میں روزہ رکھا ج ۱ ص ۳۶
- اگر ایک شخص نے عید غدیر کا مستحب روزہ رکھا ہوا ہو اور دوسرا کوئی مومن عید غدیر کی خوشی میں اس کو کھانے پر مدعو کرے تو اس کو روزہ جلائے بغیر دعوت قبول کرے اور کھانا کھائے پس دوسرا ثواب مل جائیگا ج ۱ ص ۲۵۸ د
- کفار کے روزے پے درپے رکھے جاتے ہیں۔ ج ۱ ص ۱۶۹
- مؤمن کے علامات میں سے دن کو روزہ رکھنا ج ۱ ص ۱۶۶۔ ایک حدیث میں ہے جس نے ماہ رمضان کا ایک روزہ قضا کیا وہ ایمان سے خارج ہوا۔ ج ۱ ص ۱۶۸
- رہبانیت۔ صحابی رسولؐ عثمان بن مظعونؓ نے ترک دنیا پر عہد کر لیا۔ دن کو روزہ رات کو عبادت اور تمام لذات کا ترک شیوہ بنا لیا حضرت پیغمبرؐ نے اس کے گھر پہنچ کر تنبیہ فرمائی کہ میرے دین میں رہبانیت نہیں ہے بے شک روزہ بھی رکھو اور بے روزہ بھی رہو بالکل تارک دنیا نہ بنو بلکہ شریعت کی حدود کے اندر رہ جا کر کام کرو میری امت کی سیاحت روزہ ہے اور رہبانیت جہاد ہے۔ ج ۱ ص ۱۶۲ د ج ۱ ص ۲۵۸
- ایک راہب اور دوسرا نائب ان کی عبرت آموز اور نصیحت آموز کہانی۔ ج ۱ ص ۱۶۶

○ رہبانیت کی تفسیر ج ۱ ص ۲۲۸

روح۔ انسان کے تمام اعضا میں موجود ہے اگر چلی جائے تو سب بے کار ہے لیکن تمام اعضا میں ہوتے ہوئے تمام اعضا کے ادراک سے باہر ہے اسی طرح اللہ پوری کائنات میں موجود ہے لیکن سب کے ادراک سے باہر ہے جس طرح عالم اصغر یعنی جسم انسانی کا مدبر روح ہے اسی طرح عالم اکبر کا مدبر اللہ ہے۔

○ روح ہر حصہ میں ہے لیکن کسی کو نظر نہیں آتا اسی طرح اللہ ہر جگہ ہے لیکن نظر نہیں آتا۔

○ جس طرح انسانی عقل تمام اعضا سے روح کا وجود منواتی ہے کہ اگر روح نہ ہوتی تو اعضا بے کار ہوتے اسی طرح عقل کل رسول اللہ تمام عالم سے وجود باری منوانے کے لئے ہیں۔ پوری تفصیل مقدمہ تفسیر ص ۱۴۳ تا ص ۱۴۸

○ انسان دو اہم ہزوں سے مرکب ہے ایک جسم دوسرے روح پس روح محل معرفت ہے اور جسم محل عمل ج ۱ ص ۱۶

○ روح جسم غصری سے آزاد ہو کر متعدد مقامات پر چشم زدن میں پہنچتا ہے۔ بحوث لطیف ج ۳ ص ۲ تا ص ۲۴

○ روح القدس کی تشریح ج ۱ ص ۱۳۹۔ مریم کو عیسیٰ کی بشارت اسی نے دی تھی۔ ج ۳ ص ۲۳۲

○ ولایت علیؑ اسلام کے ڈھانچے میں روح کی حیثیت رکھتی ہے ج ۵ ص ۴

○ ملک الموت روحیں قبض کرتا ہے ج ۲ ص ۲۲۶۔ کافروں کی روح سختی سے قبض کرتے ہیں۔ ج ۲ ص ۲۴

○ عالم ذر میں تمام ارواح کو توحید و نبوت و امامت کی دعوت دی گئی تھی جنہوں نے وہاں قبول کی تھی وہ یہاں بھی قبول کرتے ہیں اور جنہوں نے وہاں انکار کیا تھا وہ یہاں بھی انکار کرتے ہیں۔ ج ۲ ص ۲۴ تا ص ۲۵

○ ارواح سے اقرار اطاعت ج ۲ ص ۱۴۵۔ روح آدمؑ کے پتلے خاکی میں داخل ہوئی۔ چپنیک کی ماسم کھل گئے محمدؐ

کہا اور یہ جمعہ کا دن تھا۔ پس فرشتوں کو سجدہ کا حکم ہوا چونکہ اسی دن فرشتے آدمؑ کے سامنے جھکے تھے پس

یہ دن اولاد آدمؑ کے لئے عید کا دن قرار دیا گیا۔ ج ۱ ص ۱۶۹

○ اسرار روحانیہ ج ۱ ص ۱۸۳۔ انبیاء میں پانچ روحیں موجود ہوتی ہیں (۱) روح القدس (۲) روح ایمان (۳) روح القہر

(۴) روح شہوت (۵) روح بدن۔ ج ۱ ص ۱۸۳ و ج ۲ ص ۱۳۲ و ج ۲ ص ۲۸ ج ۱ ص ۱۹۵

○ روح کی تفسیر ج ۱ ص ۱۹۶ ج ۱ ص ۱۶۶۔ روح کے متعلق سوال ج ۱ ص ۱۶۶ روح کی حقیقت ج ۱ ص ۱۶

○ حضرت ادیس کی قبض روح کی کیفیت ج ۱ ص ۱۵۹۔ ایک روایت میں ہے کہ روح کو سب سے پہلے حضرت

آدمؑ کے قدموں میں جاری کیا گیا ج ۱ ص ۲۲۵۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جو ہمارے حق میں ایک

شعر کہے اس کی روح القدس سے تائید ہوتی ہے ج ۱ ص ۲۲۱ روح اور نفس کی تفسیر ج ۱ ص ۱۲۵

○ نفع سور کے بعد تمام ارواح کی حالت یہ ہوگی کہ مومنوں کے ارواح نورانی اور کافروں کے ارواح سیاہ ہوں گے

اور اپنے اجسام میں داخل ہوں گے جس طرح دنیا میں تھے۔ ج ۱۳ ص ۱۳

○ ارواح کفار وادی برہوت میں اور ارواح مومنین وادی سلام میں رہتے ہیں۔ ج ۲۰ ص ۲۰

○ رُوحِ حَامِنِ اُمِّیْنِ ج ۲۲ ص ۲۲۔ ج ۲۴ ص ۲۴۔ ملائکہ اور رُوحِ اولوالامر کے پاس اترتے ہیں۔ ج ۲۵ ص ۲۵

○ زمین۔ قرضہ کی ضمانت کے طور رکھا جاتا ہے۔ ج ۱۸ ص ۱۸

○ ریا کاری۔ کئے اعمال سب باطل قاری قرآن مالدار اور مجاہد جنہوں نے ریا کی خاطر عمل کیا تھا۔ دربار توحید میں پیش ہوں گے تو ان کے اعمال ٹھکرا دیئے جائیں گے (کیونکہ ریا کے لئے تھے) ج ۱۵ ص ۱۵

○ ایک آدمی کا دوز بند تھیل و تکبیر پڑھ رہا تھا۔ حضورؐ نے فرمایا کیا تم کسی بہرے کو بلا رہے ہو ج ۱۷ ص ۱۷

○ ریا سے کیا ہوا اصل ضبط (ضائع) ہو گا ج ۱۹ ص ۱۹۔ ریا کو شرک سے تعبیر کیا گیا ہے ج ۱۳ ص ۱۳

○ حدیث میں ہے کہ ریا کاری تنگی رزق کا موجب بنتی ہے ج ۱۲ ص ۱۲ تکلف کرنے والے کا ظاہر ریا اور باطن منافقت

ہوتی ہے ج ۱۱ ص ۱۱ جو کام اللہ کے لئے کیا جائے اس کو ریا سے پاک ہونا چاہیے

## زائر

○ زبور۔ حضرت داؤد سوامی پر زین رکھنے کا حکم دیتے تھے اور زین رکھنے سے پہلے زبور کو ختم کر لیتے تھے مقدمہ تفسیر

○ حضرت داؤد پر نازل ہونے والی کتاب کا نام زبور ہے ویسے ہر کتاب کو زبور کہتے ہیں ج ۲۳ ص ۲۳

○ زبور اور کتاب کے معنی میں فرق یہ ہے کہ لکھی ہوئی کو کتاب کہتے ہیں اور پتھر یا دیوار پر کندہ شدہ کو زبور کہا جاتا ہے۔ ج ۲۶ ص ۲۶

○ زہر۔ حضرت داؤد نے زہر بنانے کی ایجاد کی اللہ فرماتا ہے ہم نے داؤد کو صنعت لبوس تعلیم دی اور لبوس ہر جنگی ہتھیار کو کہتے ہیں اور مردی ہے کہ آپ ہر روز ایک زہر تیار کر لیتے تھے کیونکہ ان کے ہاتھ میں گولہ گندھے ہوئے آٹے کی طرح نرم ہو جاتا تھا۔ ج ۲۲ ص ۲۲ درج ۲۲ ص ۲۲

○ ایک دن زہر بنا رہے تھے تو حضرت لقمان اگر بیٹھ گئے خیال آیا پوچھ لوں کیا بنا رہے ہو؟ پس چپ رہے

جب زہر تیار ہوئی تو داؤد نے خود پہن کر کہا کیا اچھا جنگی لباس ہے تو حضرت لقمان نے کہا خاموشی بہت

برہمی حکمت ہے حضرت داؤد نے کہا بے شک آپ کا لقب حکیم بجا ہے ج ۱۳ ص ۱۳

○ زرد رنگ کی گائے ذبح کرنے کا نبی اسرائیل کو حکم ہوا تھا حدیث میں ہے کہ جو شخص زرد رنگ کا بوتا پہنے جب تک بوتا

اس کے پاؤں میں رس ہے گا اس کو خوشی نصیب ہوگی اور مال و علم نصیب ہوگا۔ ج ۱۳ ص ۱۳

نرقوم۔ جب حضورؐ نے آیت پڑھی جس میں زقوم کو دوزخیوں کی غذا کہا گیا ہے تو ابن زبیری نے فوراً کہہ دیا کہ بربر کی زبان میں ممکن اور کھجور کو زقوم کہتے ہیں عوام چونکہ زقوم سے آشنا نہ تھے پس ابو جہل نے اپنی کنیز سے کہا کہ جاؤ زقوم لے آؤ پس وہ کھجوروں پر ممکن ڈال کر لے آئی ابو جہل نے حاضرین کو اس کے کھانے کی دعوت دی اور کہا یہی وہ زقوم ہے جس سے محمدؐ ہیں ڈرتا ہے۔ ج ۱ ص ۱۳ ص ۱۳ ص ۱۳

نرقوۃ۔ زکوۃ کا حکم ج ۱ ص ۱۳۔ زکوۃ نہ ادا کرنے والے کا عذاب۔ ج ۲ ص ۹ ج ۱ ص ۱۳ ص ۱۳

○ زکوۃ نہ ادا کرنے کے مہمان سے ابو بکر کے حکم سے جن لوگوں کو قتل کیا گیا وہ مرتد نہیں بلکہ بچے مسلمان تھے۔

(مالک بن نویرہ اور اس کا خاندان بنی یربوع اور بنو حنیفہ) ہاں ان کا قصور یہ تھا کہ علیؑ کو چھوڑ کر کسی دوسرے

کو خلیفہ رسولؐ نہیں مانتے تھے ج ۱ ص ۱۳ زکوۃ ادا نہ کرنے والے کی مذمت ج ۱ ص ۱۳

○ وہ حق جس کی ادائیگی نہ کرنے پر گرفت ہوگی وہ زکوۃ ہے اور جس کی عدم ادائیگی پر مواخذہ نہیں ہوگا وہ فصل کی

کٹائی کے موقع پر سائلین کو مٹھی بھر دینا ہے ج ۱ ص ۱۳ انگوٹھی کی زکوۃ علیؑ نے دی ج ۱ ص ۱۳

○ مومن کی نشانیں میں سے ہے زکوۃ ادا کرنا ج ۱ ص ۱۳ دج ۱ ص ۱۳ زکوۃ نہ ادا کرنا فقر کو لاتا ہے ج ۱ ص ۱۳

○ زکوۃ کا بیان اور مفصل احکام ج ۱ ص ۱۳۔ ثعلبہ کا واقعہ جو غریب تھا پھر حضورؐ کی دعا سے مالدار ہوا اور زکوۃ

کے حکم سے انکاری ہو کر زمرہ منافقین میں شامل ہو گیا۔ ج ۱ ص ۱۳ ص ۱۳

○ وجوب زکوۃ کا حکم ج ۱ ص ۱۳۔ بحار الانوار کی ایک روایت میں ہے کہ موسیٰؑ نے اپنی قوم کو زکوۃ ادا کرنے کا حکم دیا۔

ہو ایک ہزار میں سے ایک تھا پس قادر دن نے ایک عورت کو دو ہزار رشوت دے کر موسیٰؑ پر زنا کی تہمت

لگانے کا منصوبہ بنایا اور آخر حضرت موسیٰؑ کی بد دعا سے نوزائید سمیت زمین میں دھنس گیا ج ۱ ص ۱۳ حضرت علیؑ کی

زکوۃ انگوٹھی پر رازی کا اعتراض اور اس کا جواب ج ۱ ص ۱۳

نرقریا کا حضرت مریمؑ کی کفالت کا ذکر ج ۲ ص ۲۲۔ زکریاؑ کو یحییٰؑ کو بشارت ج ۲ ص ۲۲

○ حضرت زکریاؑ کی دعا برائے طلب اولاد ج ۱ ص ۱۳۔ حضرت زکریاؑ کے وعظ سے حضرت یحییٰؑ کا گریہ ج ۱ ص ۱۳

نزلزلہ قیامت سے زمین کو بلا محفوظ ہوگی۔ ج ۲ ص ۱۳

○ قوم صالحؑ زلزلہ اور دھماکہ سے غرق ہوئی۔ ج ۱ ص ۱۳ ج ۱ ص ۱۳

○ حضرت شعیبؑ کی قوم بھی زلزلہ سے ہلاک ہوئی۔ ج ۱ ص ۱۳

○ مردی ہے جب زنا عام ہو تو زلزلے زیادہ آتے ہیں۔ ج ۱ ص ۱۳۔ زنا کاری زلزلوں کو لاتا ہے ج ۱ ص ۱۳

○ زلزلہ قیامت ج ۱ ص ۱۳

زینبیا۔ زینبیا سے حضرت یوسفؑ کی شادی ہوئی ۱۱

زمزم۔ حضرت اسمعیلؑ کے پاؤں رگڑنے کی جگہ سے جاری ہوا۔ ج ۱ ص ۱۸

زمزم آیات بنیات میں سے ہے ج ۱ ص ۱۱ حضرت عباس بن عبدالمطلب کے پاس زمزم سے حاجیوں کو پانی پلانے کی ڈبئی تھی اور عثمان بن شیبہ کعبہ کا کلیدار تھا۔ ان دونوں نے حضرت علیؑ پر اپنے اپنے عہدے کا فخر کیا تو آیت اتری اَجْعَلْتُمْ مِيقَاتِنَا حُجًّا آیت ۱۹ سورہ براءت ج ۱ ص ۱۳

زمزم کے کنارے ایک دن حضرت عباسؑ بیٹھے تھے کہ ایک شامی نے اعتراض کیا کہ علیؑ کے ہاتھوں کئی مومن قتل ہوئے ہیں تو ابن عباسؑ نے جواب دیا کہ حضرت موسیٰؑ خضرؑ کے قتل کی حقیقت کو نہ سمجھ سکے اور اس کو بے گناہ سمجھ کر حضرت خضرؑ پر معترض ہوئے حالانکہ خضرؑ کے فعل میں اللہ کی رضا تھی اسی طرح ان کے قتل میں بھی اللہ کی رضا تھی لیکن جاہل اس کی حقیقت کو کیسے سمجھ سکتے ہیں۔ ج ۱ ص ۱۲ و ص ۱۳

ایک مرتبہ زمزم کے کنارہ پر ابن عباسؑ اور ابوذر غفاریؓ آکر بیٹھے اور انہوں نے حضرت علیؑ کو حالت رکوع میں انگوٹھی دینے کی اور آیت ولایت اترنے کی چشم دید حکایت بیان کی ج ۱ ص ۱۹

زندگی۔ جو شخص حج سے فارغ ہو کر اگلے سال کی حج کی نیت کرے اس کی زندگی بڑھ جاتی ہے ج ۱ ص ۱۵ زنا کرنے سے زندگی گھٹ جاتی ہے ج ۱ ص ۲۰ مردی ہے کہ زیارت حسینؑ کرنے والے کی زندگی میں اضافہ ہوتا ہے ج ۱ ص ۱۳ اور تارک زیارت کی عمر و رزق میں کمی ہوتی ہے ج ۱ ص ۲۲

زندہ کو مردہ سے اور مردہ کو زندہ سے نکالنے کا مطلب ج ۱ ص ۲۱

لڑکیوں کو زندہ درگور کرنے کی مذمت ج ۱ ص ۲۵ و ج ۱ ص ۲۱ ج ۱ ص ۲۵ ج ۱ ص ۲۱

زنا کی سزا تو ریت میں بھی رجم تھی لیکن یہودی علماء امراء طبقہ سے رشوت سے کو تو ریت میں تحریف کر دیتے تھے ایک دفعہ یہودیوں کے امراء طبقہ میں سے کسی نے زنا کیا تو اس کو رجم سے بچانے کے لئے حضرت پیغمبرؐ سے دریافت کیا گیا تو آپؐ نے بھی سزائے رجم بیان فرمائی ج ۱ ص ۲۱ و ج ۱ ص ۲۱

زنا سے توبہ کرنے والے کا واقعہ ج ۱ ص ۵۲

زنا ظاہر ہو یا پوشیدہ سب حرام ہے ج ۱ ص ۲۵ ج ۱ ص ۲۹

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ایمان کے ہوتے ہوئے انسان زنا نہیں کر سکتا ج ۱ ص ۱۹

حضرتؑ نے فرمایا بروز عشر سات شخص اللہ کی رحمت کے سایہ میں ہوں گے (۱) امام عادل (۲) جوان عابد

(۳) محب مسجد (۴) وہ دو شخص جو اللہ کی اطاعت میں اکٹھے ہوں (۵) وہ شخص جو تنہائی میں اللہ کی عظمت کو

یاد کر کے روئے (۶) وہ شخص جس کو تنہائی میں کوئی عورت زنا کی دعوت دے اور وہ کہے کہ میں اللہ سے



دُڑا ہوں (۷) وہ شخص جو خفیہ صدقہ کرے جُ ۲۷ زنا کاری زلزلوں کو لاتنی ہے۔ ج ۱۲۱

شب معراج حضورؐ نے زانی مردوں اور زانیہ عورتوں کو عذاب شدید میں گرفتار دیکھا۔ ج ۲۶۲ و ۲۶۳

وَلَا تَقْرَبُوا الشَّامَةَ ج ۲۷ اگر کوئی شخص کسی کو اپنی عورت سے زنا کرتا ہوا دیکھے تو اس کے لئے اس کا قتل جائز ہے۔ ج ۲۵

زنا کی شرعی سزا ج ۲۸۔ قذف یعنی زنا کی تہمت لگانے کی سزا ج ۲۸ و ۲۹

عباد الرحمن یعنی اللہ کے خاص بندے ان کی ایک علامت یہ ہے کہ وہ زنا نہیں کرتے۔ ج ۱۸

زنا گناہانِ کبیرہ میں سے ہے۔ ج ۱۳ و ۱۵ بڑھا زانی جنت کی بونہ سونگھے گا۔ ج ۱۳

ایک بادشاہ نے اپنے بیٹے یا بہن سے زنا کیا اور پھر اپنے گناہ پر پردہ ڈالنے کے لئے بہن بیٹی کے نکاح کو قانونی شکل دے دی پس بہن لوگوں نے یہ قانون تسلیم کر لیا ان کو انعامات دیئے گئے اور جنہوں نے انکار کیا،

انہیں آگ کی بھری ہڈی تختیوں میں بھونک دیا گیا اور وہی لوگ اصحابِ الاغدر ہیں۔ ج ۱۳

زنا سے توبہ کرنے والا ج ۱۶ و ج ۱۷

زمین کی تخلیق مقدم ہے یا آسمان کی؟ سوال و جواب ج ۱۷

زمین و آسمان کا مالک اللہ ہے ج ۱۷ و ج ۱۸

زمین کی صفات حسنہ اور آگ سے افضلیت ج ۱۸

زمین و آسمان کی پیدائش چھ دنوں میں ج ۱۹ و ج ۲۰

زمین کے صفات و خصوصیات ج ۲۰ و ۲۱

زمین و آسمان کا کوئی دوسرا سجدہ صرف اللہ کے لئے ہے۔ ج ۲۱

بروز عشر زمین تبدیل کی جائے گی۔ ج ۲۲

زمین پر اللہ نے دریا و نہریں انسانی ضرورت کے لئے پیدا کیں۔ ج ۲۲

موسىٰ کی بددعا سے قارون کو زمین نے نگل لیا۔ ج ۲۳

سات زمینیں ج ۲۴۔ زمین کی تخلیق میں انسانی منافع ج ۲۴ و ۲۵

زمین زندہ انسانوں کا ممکن اور مردہ انسانوں کا مدفن ہے ج ۲۵

نہ بدو تقویٰ۔ امام محمد باقر علیہ السلام سے فرمایا میرے شیعوں کو کہہ دینا کہ میں تمہارا ضامن نہیں ہوں مگر پرہیزگاری

اور تقویٰ کے ساتھ ج ۲۵ تقویٰ کے مراتب ج ۲۵

پرہیزگاری کا معنی ہے اللہ کی حرام کردہ چیزوں سے بچنا۔ ج ۲۶ ائمہ کا ترک لذات ج ۲۶ تا ۲۸

- حضرت یحییٰ کا زہد و تقویٰ ج ۲۹ ص ۱۶۱ عثمان بن مظعون کا زہد - ج ۱ ص ۱۶۱
- حضرت پیغمبرؐ نے فرمایا مجھے پسند ہے کہ اللہ کا عبد دینی بن کر ایک دن شکم سیر اور دو دن ناکے سے رہوں ج ۱ ص ۱۶۱
- امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا زہد کا آخری درجہ درخ کا پہلا زمینہ ہے اور درخ کا آخری درجہ یقین کی پہلی منزل ہے اور یقین کا آخری درجہ رضوان پروردگار کی پہلی منزل ہے فوت ہونے والی چیز کا ارمان نہ کرو اور مل جانے والی چیز پر خوشی کا اظہار نہ کرو - ج ۱ ص ۲۲۴
- زید بن عارثہ جو حضورؐ کا متبنی تھا اس کا زینب سے نکاح ہوا پھر اس نے اس کو اپنی مرضی سے طلاق دے دی تو حضرت پیغمبرؐ نے حکم پر درکار اس سے شادی کر لی - ج ۱ ص ۱۱۶
- امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا جنہوں نے مچھلی کا شکار کیا وہ مسخ ہو گئے تو کیا ہو گا ان لوگوں کا جنہوں نے اولاد پیغمبرؐ کو ناحق قتل کیا اور ان کی حومت کی ہتک کی؟ ج ۱ ص ۱۲
- آپؐ نے فرمایا ہمارے نانا ہمارے حق میں احسان کرنے کی امت کو فرمائش کر گئے تھے لیکن مسلمانوں نے ہمیں اتنے دکھ پہنچائے کہ اگر وہ ستانے کی وصیت کر جاتے تو مسلمان ہمیں اس سے زیادہ دکھ نہ پہنچا سکتے - ج ۲ ص ۱۳۳
- ایک شخص نے امام زین العابدینؑ سے گستاخانہ کلام کیا تو آپؑ اس کے گھر چلے گئے اس کو خیال آیا کہ شاید بدلہ دینے آئے ہیں لیکن آپؑ نے فرمایا بھائی جو کچھ تو نے مجھے کہا ہے اگر حق تھا تو میں اس کی اللہ سے معافی مانگتا ہوں اور اگر غلط تھا تو میں آپؑ کو معاف کرتا ہوں - پس فوراً اس نے معافی مانگ لی - ج ۲ ص ۱۳۳
- آپؑ واقعہ کربلا کے بعد ۲۵ برس متواتر روئے ج ۲ ص ۱۳۳
- آپؑ سے احوال پرسی کی گئی تو آپؑ نے فرمایا ہماری حالت ایسی ہے جس طرح فرعونؑی دور میں بتی لٹکی کی تھی - ج ۲ ص ۱۳۹
- امام زین العابدین علیہ السلام دربار شام میں پہنچے تو وہاں کا گراں طوق ان کی گردن میں تھا - ج ۳ ص ۲۲۴

# سین

سات چیزیں جو ماں کے شکم سے نہیں ہیں (امام حسنؑ سے شاہ روم کا سوال) ج ۲ ص ۲۵۰ سات آدمیوں پر رحمت ج ۳ ص ۱۳۳

سام بن نوح کو حضرت علیؑ کا ٹھوکہ مار کر زندہ کرنا۔ ج ۱ ص ۲۰۳

سانپ بروز محشر زکوٰۃ ادا نہ کرے واسے پر مسلط ہوگا بصورت انزال۔ ج ۲ ص ۹

○ سانپ بچھو چوسے کا حالت احرام میں مارنا بھی جائز ہے۔ ج ۲ ص ۱۶

○ عصلے موسیٰ کا سانپ بننا ج ۱ ص ۱۶۱ ج ۱ ص ۱۹۱ ج ۱ ص ۲۲۵ ج ۱ ص ۳۵

○ حضرت پیغمبرؐ نے موسیٰ والا معجزہ دکھایا۔ ج ۱ ص ۵۰۔ یہ سانپ ان سات میں سے ہے جو ماں کے شکم سے نہیں آئے

○ غاریں سانپ نے حضرت ابوبکرؓ کو کاٹا۔ ج ۱ ص ۵۳

○ حضرت یوسفؑ کو جس کنوئیں میں گرایا گیا اس میں سانپ تھے لیکن حضرت یوسفؑ کو نہ کاٹا۔ ج ۱ ص ۱۵۱

○ جہنم کے زہریلے سانپ جو کافر پر قبر میں مسلط ہوں گے۔ ج ۱ ص ۲۱۵

○ سوال کیا گیا کہ جادو گروں کے سانپ دیکھ کر حضرت موسیٰؑ گھبر گئے تھے لیکن آگ سے حضرت ابراہیمؑ نہ گھبرائے

○ حضرت جعفر صادقؑ نے جواب دیا کہ حضرت ابراہیمؑ کی صلب میں محمدؐ و آل محمدؐ کے انوار تھے۔ ج ۱ ص ۱۳۶ و ۱۳۷

○ جو شخص ہرن کی جھلی پر سورہ نمل لکھ کر گھر میں رکھے تو سانپ بچھو بھیڑیا بادل لکنا وغیرہ موزی جانور داخل

نہ ہوں گے۔ ج ۱ ص ۲۲۲۔ ہر نماز کے بعد آیۃ الکرسی کا پڑھنا سانپ بچھو کا تعویذ ہے۔ ج ۱ ص ۱۳۶

○ سائبہؓ۔ بحیرہ وسیلہ اور عامی کی تشریح ج ۱ ص ۱۴۵ و ۱۴۶۔ سائبہ وغیرہ کے متعلق مشرکین کا احتجاج ج ۱ ص ۱۰۵

○ ملک سبا اور ملک سبا بلقیس کا ذکر ج ۱ ص ۲۳۹ قوم سبا کا واقعہ ج ۱ ص ۱۳۹

○ سارہ۔ ایک قول ہے کہ حضرت لوطؑ کی بہن تھی۔ ج ۱ ص ۵۵

○ حضرت سارہ کو بچے کی خوشخبری اور لفظ اہل بیت سے خطاب ج ۱ ص ۱۲۶ ج ۱ ص ۱۸۵ ج ۱ ص ۵۶

○ ابراہیمؑ نے عراق سے ہجرت کی تو سارہ ہمراہ تھی ملک شام کی سرحد پر کھم آنی سے بات چیت ج ۱ ص ۵۴

○ بادشاہ نے مسلمان ہو کر حضرت ابراہیمؑ کو سارہ کی خدمت کے لئے دیدیا ج ۱ ص ۵۵

○ سالبون اولون کی تشریح ج ۱ ص ۱۱۳۔ سابق الایمان علی ہے ج ۱ ص ۱۱۵

○ سالبون ج ۱ ص ۱۹۶ و ۱۹۷۔ سابقین چارہیں ہا بل مومن آل فرعون حبیب بنار اور علیؑ۔

○ سامری۔ بنی اسرائیل کے پاس جو قبطیوں کے زیورات تھے ان کو آگ میں ڈال کر گولہ بنایا اور جبریلؑ کی گھوڑی

کے قدموں کی مٹی اٹھا کر اس میں ڈال دی تو اس سے آواز پیدا ہوئی پس سامری کے کہنے سے بنی اسرائیل

نے اس کی پوجا شروع کر دی۔ ج ۱ ص ۱۰۸ و ج ۱ ص ۱۹۵

○ جس طرح ہارون کی مخالفت کرنے والا سامری تھا اسی طرح اس امت میں علیؑ کی مخالفت کرنے والا

اس امت کا سامری ہے ج ۱ ص ۱۹۱

- اور حضرت پیغمبرؐ نے فرمایا بروز محشر تیسرے نمبر پر میری امت کے سامری کا جھنڈا ہوگا ج ۲۹ حضرت موسیٰؑ کی امت ہارونؑ کے منع کرنے کے باوجود گوسالہ پرستی سے باز نہ آئی اور امت محمدیہ حضرت علیؑ کی انعام و محبت کے باوجود اپنے دور کے سامری کی اطاعت کرتی رہی۔ ج ۶ ص ۹۹ و ص ۹۸ سامری اور گوسالہ ج ۱ ص ۱۰۰ و ص ۱۰۱
- سامری کے متعلق خیالات ج ۱ ص ۱۹ حضرت موسیٰؑ نے سامری کو قوم سے نکالی دیا اور وہ مبتلا عذاب ہوا۔ ج ۱ ص ۱۰۰ سب گونا گونا شیعہ کی طرف سب صحابہ کی نسبت دینا افتراء ہے کیونکہ شیعہ مذہب کی رو سے سب کرنا اور گالی دینا فعل حرام ہے اور سیرت اکملہ اہلبیت کے خلاف ہے مقدمہ تفسیر ص ۱۱
- سب کرنا گناہ ہے۔ تم جھوٹے خداؤں کی پوجا کرنے والوں کو سب نہ کرو ورنہ وہ تمہارے حقیقی خدا کو سب کریں گے حضرت پیغمبرؐ نے فرمایا یا علیؑ جو تجھے سب کرے گا گویا اس نے مجھے سب کیا۔ ج ۲ ص ۲۶
- ستارہ۔ حضرت ابراہیمؑ نے ستارہ پرستی جنہیں کی تھی بلکہ ان لوگوں کو سمجھانے کا ایک طریقہ اختیار کیا تھا کہ تمہارے عقیدہ کے مطابق چلو ستارہ کو خدا مان لیں لیکن دیکھیں کہ اس میں خدائی صفات بھی ہیں جب وہ ڈوبا تو فرمایا ڈوبنے والے کو خدا نہیں کہا جا سکتا ج ۲ ص ۲۳
- یوسفؑ کے لئے گیارہ ستاروں کا عجرہ خراب تھا جس کی تعبیر اس کے گیارہ بھائیوں کی اطاعت تھی ج ۱ ص ۱۰۰
- ستارہ قطبی جو جانب شمال میں افق سے ۳۲ درجے بلند ہے بعض مقامات پر اس کو دائیں کندھے کی سیہ پر رکھا جائے تو منہ قبلہ کعبہ کی طرف ہوجاتا ہے۔ ج ۱ ص ۵۲
- ہر ستارے کا مدار جدا ہے ص ۱۲ ج ۲ ص ۱۲۵ یہ ستارے آسمان دنیا کی زینت ہیں۔ ج ۲ ص ۱۲۵
- علم نجوم ص ۵۰ والنجوم کی تفسیر ج ۱ ص ۱۴ تا ص ۱۵۰
- سیارات سبعہ۔ چاند عطارد زہرہ زحل مریخ مشتری زحل۔ ہر ایک کا آسمان الگ ہے ج ۱ ص ۱۵۰
- سجدہ۔ قرآن مجید میں چار سورتیں ہیں جنہیں سجدہ واجب ہے۔ الحمد سجدہ۔ حم سجدہ۔ النجم۔ العلق مقدمہ تفسیر ص ۱۰۰
- حضرت آدمؑ کے سجدہ کا حکم اور ابلیس کا انکار ج ۱ ص ۱۵۰ تا ص ۱۵۱ اور علم نجوم کا ماہر تھا ج ۱ ص ۱۵۱
- بنی اسرائیل کو سجدہ کرتے ہوئے دروازہ سے گزرنے کا حکم تھا وہ بابِ حطہ یعنی باب استغفار تھا اور پیغمبرؐ نے فرمایا میری امت کے لئے علیؑ بابِ حطہ ہے ج ۱ ص ۱۵۱
- حبشہ کی طرف ہجرت کرنے والا اسلامی گروہ ۷۲ زن و مرد اور بچوں پر مشتمل تھا نجاشی کا سلام کیا لیکن سجدہ نہ کیا نجاشی نے پوچھا تم نے سجدہ کیوں نہیں کیا تو انہوں نے جواب دیا کہ ہم صرف اللہ کا سجدہ کرتے ہیں اور بس ج ۱ ص ۱۵۱
- سجدہ شکر شعیان علیؑ کی علامت ہے ج ۱ ص ۲۳۔ سجدہ و ذکر سجدہ ج ۱ ص ۵۵۔ ج ۱ ص ۱۵۱
- ابلیس سجدہ آدمؑ کے حکم میں شامل تھا ج ۱ ص ۱۵۱۔ قرآنی سجدہ سے ان کا طریقہ اور ذکر سجدہ ج ۱ ص ۱۵۱ و ص ۱۵۲

○ سجدہ تغلیبی ۸ ج ص ۵۶ سجدہ صرف اللہ کے لئے ہے ۸ ج ص ۱۱ سجدہ تکوینی و سجدہ تشریفی ۸ ج ص ۱۱

○ ملائکہ کا سجدہ کس نوعیت کا تھا۔ ۸ ج ص ۱۱

○ فرشتوں کی ایک جماعت ہے جب سے پیدا ہوئے ہیں سجدہ میں ہیں اور ان کے آنسوؤں کے قطرات سے فرشتے پیدا ہوتے ہیں وہ بروز قیامت سجدہ سے سر اٹھائیں گے اور کہیں گے اے پروردگار! جو تیری عبادت کا حق تھا ہم ادا نہیں کر سکے ۸ ج ص ۱۱

○ دو سجدے ہر رکعت میں ارکان نماز میں سے ہیں ۸ ج ص ۵۶۔ سجدہ سہو ۸ ج ص ۵۹

○ ہر شی اللہ کا سجدہ کرتی ہے لیکن ذی العقول کا سجدہ تشریفی اور باقیوں کا تکوینی ہے۔ ۸ ج ص ۱۱

○ بد بد نے سیماں کو رپڑ دی کہ ملکہ بلقیس اور اس کی قوم سورج کا سجدہ کرتے ہیں۔ ۸ ج ص ۲۳۶ تا ۲۴۱

○ چاند سورج کا سجدہ نہ کر و بلکہ اللہ کا سجدہ کر دج ۸ ج ص ۱۸۹

○ سحیحین کی تشریح ج ۱ ص ۱۸۹

○ سحت۔ ہر روایت و منثور پیغمبر سے مروی ہے۔ سحت یہ چیزیں ہیں۔ کتے کی قیمت، بندر کی قیمت، سوز کی قیمت

شراب کی قیمت، مردار کی قیمت، خون کی قیمت، نہ حیوان کی مادہ سے ملانے کی اجرت، رونے والیوں کی

اجرت، گانے والیوں کی اجرت، جادوگر و قیافہ شناس کی اجرت، مردار جانوروں کی کھال کی قیمت،

بت بنانے کی اجرت، سفارش کا ہدیہ، جہاد میں جانے کی اجرت۔ ایک روایت میں رشوت زنا کی

اجرت، خیانت، امام مال یتیم سود اور ہر شے کی قیمت یہ سب سحت میں داخل ہیں۔ ۸ ج ص ۱۱۹ و ۱۲۰

○ سخاوت۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جو شخص اپنے مال سے حق واجب نکال کر مستحقین تک

پہنچا دے وہ سخی ہے اور جو حقوق واجبہ ادا نہ کرے وہ بخیل ہے۔ ۸ ج ص ۱۲۳

○ مستحقین کی پہلی صفت سخاوت ہے ۸ ج ص ۱۲۴ مالدار انسان کی زینت سخاوت ہے ۸ ج ص ۱۲۳

○ معصوم نے فرمایا بہتر وہ ہیں جو سخی ہیں اور بدتر وہ ہیں جو بخیل ہیں۔ ۸ ج ص ۲۵۴

○ سدرۃ المنتہی کا ایک پتہ ایک بڑی جماعت کو سایہ دے سکتا ہے ۸ ج ص ۲۶۳

○ شب معراج جب حضور تمام سدرۃ المنتہی تک پہنچے تو جبریل رک گئے اور حضور آگے چلے گئے ۸ ج ص ۱۵۳ و ۱۵۴

○ سعادت و نحوست ایام ج ۱ ص ۱۸۲ تا ۱۸۳

○ سعد نامی ایک شخص نبی امیہ میں سے تھا اور معصوم اس کو سعد النخیر کے نام سے پکارتے تھے۔ ۸ ج ص ۱۶۲

○ سفر۔ ماہ رمضان کا روزہ سفر مباح میں ناجائز ہے اور بعد میں اس کی قضا لازم ہے ۸ ج ص ۲۱۸۔ شرائط سفر ص ۲۱۸

○ ماہ رمضان میں سفر کے متعلق احکام و ہدایات ج ۲ ص ۲۳ تا ۲۳۲



○ سفر کے اخراجات اور واپسی تک گھر والوں کے خرچہ رقم پاس ہوتو حج واجب ہے بشرطیکہ روکاٹ کوئی نہ ہو ج ۱۹ ص ۱۹

○ اگر عورت کے لئے حرم میسر نہ ہو لیکن سفر پر امن ہو تو حج کو جاسکتی ہے۔ ج ۲ ص ۱۹

○ سفر کے ایام میں شرائط کے ساتھ نماز قصر ہوتی ہے نماز قصر اور اس کے مسائل ج ۲ ص ۲۳ تا ۲۴

○ اگر سفر میں دشمن کا خطرہ لاحق ہو تو نماز خوف پڑھی جائے گی۔ ج ۲ ص ۲۴

○ زمین میں سفر کر کے انسان عبرت و نصیحت حاصل کر سکتا ہے۔ ج ۱ ص ۲۴

○ سفر میں سورہ الطور کی تلاوت کرنے والا ناپسندیدہ امور سے محفوظ رہتا ہے ج ۱ ص ۲۴

○ سفینہ۔ اللہ نے اپنی حکمت و مصلحت سے پانیوں کو کشتیوں کے بوجھ اٹھانے کی طاقت دیکر ان لوگوں کو سہولت دے دی۔ ج ۲ ص ۲۶

○ حضرت خضرؑ نے کشتی کو شکاف کر کے ڈبو دیا۔ ج ۱ ص ۱۱۳

○ بادشاہ وقت چالو کشتیوں کو ضبط کر رہا تھا اس لئے خضرؑ نے کشتی کو عیب دار کر کے بچا دیا۔ ج ۱ ص ۱۱۶

○ حضرت نوحؑ کو کشتی بنانے کا حکم ہوا اور اس میں ہر جنس کا بوجھ بوجھ سوار کرنے کا بھی حکم ہوا۔ ج ۲ ص ۲۱

○ کشتی نوحؑ کا حلیہ ج ۱ ص ۲۱۔ پانی کے سفر کے لئے کشتیاں بھی اللہ نے مسخر کیں۔ ج ۱ ص ۲۲

○ حضرت نوحؑ کی کشتی پانی میں چلی کر باعث نجات ہوئی ج ۱ ص ۱۶۹

○ سفیان ثوری نے امام جعفر صادق علیہ السلام پر عمدہ لباس پہننے کا اعتراض کیا آپ نے فرمایا میں نے اوپر لوگوں کے لئے اچھا لباس پہنا اور اندر اپنے بدن کے لئے کھردرا لباس پہنا ہے لیکن تو نے اوپر لوگوں کے دکھا دے کے لئے کھردرا پہن رکھا ہے اور اپنے نفس کے لئے اندر عمدہ لباس پہنا ہے آپ نے اوپر کا کپڑا اٹھایا تو ایسا ہی تھا۔ ج ۲ ص ۲۴

○ سقر۔ جہنم کا ایک طبقہ ہے جس کا نام سقر ہے۔ ج ۱ ص ۱۴۴

○ سقراط کو جب اپنے زمانہ کے نبی کی بعثت کی خبر سنائی گئی تو اس نے کہا میں خود ہدایت یافتہ ہوں مجھے

کسی دوسرے ہادی کی ضرورت نہیں ہے۔ ج ۱ ص ۱۶۴

○ سکینہ۔ تابوت بنی اسرائیل میں سکینہ تھا۔ ج ۱ ص ۱۳

○ اللہ نے اپنا سکینہ اپنے رسولؐ پر نازل کیا (غار ثور میں) ج ۱ ص ۱۵

○ اللہ نے مومنوں کے قلوب میں سکینہ (سکون) نازل فرمایا سکینہ سے مراد دلائل و براہین جن کی بدولت ان

کے دلوں میں سکون و اطمینان پیدا ہو گیا۔ ج ۱ ص ۶۶

- سلیمانؑ** پر جادو کی تہمت لگائی گئی حالانکہ سلیمانؑ نے کفر نہیں کیا بلکہ شیطانوں نے کیا۔ حج ۱۴۸
- غزالی نے سر العالمین میں لکھا ہے کہ حضرت علیؑ نے ہواگوٹھی رکوع میں دی تھی وہ سلیمانؑ کی تھی۔ حج ۱۴۴
- حضرت علیؑ نے فرمایا میرا ملک سلیمانؑ بن داؤدؑ کے ملک سے بڑا ہے۔ حج ۱۱۲
- ہر ہر پرندے کے پاس وہ علم تھا جو سلیمانؑ کے پاس نہ تھا۔ حج ۱۳۶
- سلیمانؑ نبیؑ کے گھر میں تین سو بیویوں کے علاوہ سات سو کنیریں تھیں حج ۱۴۱
- حضرت سلیمانؑ نے حضرت داؤدؑ کے فیصلہ کو تبدیل کر لیا حج ۲۴۱ سلیمانؑ کی حکومت حج ۲۴۳
- حضرت سلیمانؑ نے باوجود انتہائی بندمی اور شکاری شور و غل کے زمین پر دھیمی آواز سے بولنے والی چوٹی کی آواز سن لی۔ حج ۲۲۱
- حضرت سلیمانؑ کے لشکر کا یومیہ خرچہ سات کمر غلہ تھا۔ حج ۱۴۹ حضرت سلیمانؑ کا قصہ حج ۲۲۴
- حضرت سلیمانؑ کی فوجی چھاؤنی تین سو میل کی حدود میں تھی۔ حج ۲۳۱
- حضرت سلیمانؑ کے لئے ہوا مسخر تھی تیز رد گھوڑے کی درواہ کی مسافت ان کا تخت ہوا میں ایک دن میں پہنچتا تھا۔ حج ۲۱۸
- بیت المقدس کی تعمیر حج ۲۲۹ حضرت سلیمانؑ کی موت حج ۲۳۵
- حضرت سلیمانؑ کے لئے سورج واپس پٹا گھوڑوں کا معائنہ کر رہے تھے کہ نماز قضا ہو گئی حج ۱۷۱
- حضرت سلیمانؑ کا امتحان۔ حج ۱۷۱ ملک سلیمانؑ جن انسان چرند پرند حشرات الارض اور ہوا پر حکومت حج ۱۷۱
- شہنشاہ ہونے کے باوجود مزدوری کر کے اپنا اور بچوں کا پیٹ پالتے تھے۔ حج ۲۳۵
- سلمانؑ**۔ اگر دین آسمان سے معلق ہوتا تو ایرانی لوگ وہاں سے بھی حاصل کر لیتے حج ۱۷۱
- سلمانؑ منہ اہل البیت حج ۱۷۱۔ خندق کی کھدائی میں سلمانؑ کو حضورؐ نے اپنا ساتھی بنایا۔
- سلمانؑ فخریت کے زمانہ میں بھی اندرونی طور پر حضورؐ پر ایمان رکھتا تھا۔ حج ۱۱۹
- سلمانؑ نے کہا جو جبریل کا دشمن وہ میکائیل کا بھی دشمن ہے۔ حضورؐ نے فرمایا اے سلمانؑ! آیت نے تیری تصدیق کر دی ہے۔ حج ۱۴۵
- سلمانؑ نے بی بی سے کہا کہ آپ بدعا نہ کریں۔ بی بی نے فرمایا میرا حق غضب ہوا طمانچہ مارا گیا۔ دروازہ گرا میں نے صبر کیا اب کیسے صبر کروں؟ تو سلمانؑ نے عرض کی علیؑ نے ایسا فرمایا ہے تو بی بی نے سر جھکا لیا۔ حج ۵۴
- سلمانؑ و ابو دجانہ انصاری اور مالک اشتر حضرت قائم کے ہمراہ ہوں گے حج ۱۷۱

○ سلمانؓ سے مروی ہے میں حضورؐ کے ہمراہ تھا آپ نے ایک خشک درخت کی ٹہنی کو ہلایا تو اس کے پتے گرے آپ نے فرمایا جب وضو کر کے مومن نماز پڑھتا ہے تو اس کے گناہ اسی طرح گر جاتے ہیں۔ ج ۱ ص ۲۴

○ حدیث بساط میں سلمانؓ شامل تھا۔ ج ۱ ص ۲۵

○ سلمانؓ ابوذرؓ صہیب عمار اور جناب نادار صحابہ تھے جن کے متعلق امراء کہتے تھے کہ ہمیں ان سے بدبو آتی ہے پس قرآن مجید کی آیت اتری کہ آپ ان لوگوں کا ساتھ نہ چھوڑیں۔ ج ۱ ص ۲۶

○ سلمانؓ سے بارہ اماموں والی روایت منقول ہے اور حضورؐ نے فرمایا میرے بارہویں جانشین کے ہمراہ تو بھی زندہ ہو کر اٹھے گا تو غوثی کے مارے آنکھوں سے آنسو آگئے اور کہا اب موت کی کوئی پردہ نہیں ہے ج ۱ ص ۲۷

○ سلمانؓ کے لئے جنگ خندق پہلا جنگ تھا ج ۱ ص ۲۸ بشارت والی آیت کا مصداق ہے سلمانؓ ج ۱ ص ۲۹

○ سلمانؓ کو پیغمبرؐ کا آخری زمانہ کے مسلمانوں کی غلط کاریاں بتانا اور سلمانؓ کا ردنا۔ ج ۱ ص ۳۰

○ جب آیت اتری کہ اگر تم گمراہ ہو جاؤ تو خدا تم سے بہتر لوگ لائے گا لوگوں نے پوچھا وہ کون ہیں؟ سلمانؓ حضورؐ کے پاس بیٹھا تھا آپ نے اس کے زانو پر ہاتھ رکھ کر فرمایا وہ یہ لوگ ہیں۔ ج ۱ ص ۳۱

○ دو صحابیوں نے سلمانؓ و اسامہؓ کا گلہ کیا تو آپؐ نے ان کو دیکھ کر فرمایا تمہارے منہ سے گوشت کی بدبو آتی ہے انہوں نے جواب دیا حضورؐ! ہم نے گوشت کھایا ہی نہیں۔ آپؐ نے فرمایا، تم نے سلمانؓ و اسامہؓ کا گلہ کیا ہے۔ ج ۱ ص ۳۲

○ سلمانؓ کو ساتھ لے کر حضرت علیؓ نے معجزہ دکھایا۔ ج ۱ ص ۳۳

○ حضرت علیؓ نے سورج سے کلام کیا جبکہ اس موقع پر عمارؓ و سلمانؓ دونوں موجود تھے۔ ج ۱ ص ۳۴

○ سلام۔ رسول اللہؐ کے بعض غریب و مسکین صحابہ سے مالدار لوگ نفرت کرتے تھے اور کہتے تھے کہ آپؐ ان لوگوں کو اپنے پاس سے اٹھا دیں۔ اللہ نے حضورؐ کو ایسا کرنے سے منع فرمایا اور حکم ہوا کہ جب آپؐ کے پاس یہ غریب لوگ آئیں تو آپؐ ان کو سلام علیکم کہیں چنانچہ جب وہ آتے تھے تو حضورؐ سلام علیکم کی پہلی کرتے تھے اور فرماتے تھے اللہ کا شکر ہے جس نے میری امت میں ایسے لوگ پیدا کئے جن پر پہلے سلام کرنے کا مجھے حکم ملا ہے۔ ج ۱ ص ۳۵

○ اعراف پر کھڑے ہوئے گنہگار مومن جنت میں جانے والوں کو سلام کہیں گے اور خود بھی جنت کے امیدوار ہوں گے۔ ج ۱ ص ۳۶

○ امام محمد باقر علیہ السلام نے دربار ہشام میں شاہ و رعایا سب کو ایک ہی سلام سے خطاب کیا۔ ج ۱ ص ۳۷

○ حضرت پیغمبرؐ نے فرمایا ہر چھوٹے بڑے کو سلام کہنا عقلمند کی نشانی ہے۔ - ج ۱ ص ۲۸

○ خدا کی جانب سے بہشتیوں کو ہدیہ و تحفہ کے طور پر سلام پہنچے گا۔ - ج ۱ ص ۲۵

○ سلام کے چار معانی ہیں ۱، سلام کہنا ۲، ایک پودا ہے ۳، سلامت کی جمع سلام ہے ۴، اللہ کا نام ہے، اسی سے ہے دارالسلام۔ - ج ۱ ص ۲۲

○ یعقوب دیرسٹ کی ملاقات میں سلام کی پہلی یعقوب نے کی تھی۔ - ج ۱ ص ۲۳

○ سلام اولاد آدم کے لئے تحفہ ہے اور حضرت پیغمبرؐ نے فرمایا جنت میں جانے کا آسان نسخہ ہے۔

أَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَافْتَشُوا السَّلَامَ وَصَلُّوا فِي اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ نِيَامَ وَادْخُلُوا الْجَنَّةَ

بِسَلَامٍ - یعنی کھانا کھلاؤ سلام ہر ایک کو کرو نماز شب پڑھو جبکہ لوگ سوئے ہوئے ہوں۔ پس سلامتی

سے جنت میں چلے جاؤ۔ - ج ۱ ص ۱۹، ج ۱ ص ۱۸، ج ۱ ص ۱۷، ج ۱ ص ۱۵، شب معراج آسمانی فرشتوں نے عرض کی کہ زمین پر

پہنچ کر علیؑ کو ہمارا سلام کہنا۔ - ج ۱ ص ۱۶، خدیجہ کو اللہ کا سلام - ج ۱ ص ۲۵۹۔

○ حدیث بساط میں ہے کہ اصحاب کہف نے صرف علیؑ کو سلام کا جواب دیا اور انہوں نے سوال کے جواب

میں کہہ دیا کہ ہم صرف نبی یا وصی نبی کو ہی سلام کرنا جانتے ہیں۔ - ج ۱ ص ۲۴

○ حضرت موسیٰ و خضرؑ کی ملاقات اور موسیٰ کا سلام کہنا حضرت نے جواب میں کہا اے بنی اسرائیل کے پیغمبرؑ تجھ

پر میرا بھی سلام ہو موسیٰ نے پوچھا تجھے میرے پیغمبر ہونے کا علم کیسے ہے تو خضرؑ نے جواب دیا جس نے

تجھے میرا پتہ بتایا مجھے اسی نے بتایا۔ - ج ۱ ص ۱۱

○ اپنے گھروں میں داخل ہوتے وقت بھی سلام کہنا چاہیے اگر گھر میں کوئی آدمی موجود نہ ہو تو اس طرح

کہے السَّلَامُ عَلَيْنَا مِنْ رَبِّنَا اللّٰهُ نے اس کو اپنا تحفہ قرار دیا ہے اور امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ

اپنے گھر والوں کو سلام کیا کرو تا کہ خیر و برکت ہو - ج ۱ ص ۱۵، شب قدر میں ملائکہ اولیاء اللہ پر سلام کہتے ہیں - ج ۱ ص ۱۶

○ مومن سے ملک الموت کی ملاقات کے وقت ملک الموت مومن کو سلام کرے گا۔ - ج ۱ ص ۲۰

○ بہشتیوں کو کہا جائے گا اَدْخُلُوهَا بِسَلَامٍ امینین ج ۱ ص ۲۶ اور فرشتے اللہ کی طرف سے ان کو سلام

پہنچائیں گے۔ - ج ۱ ص ۲۱

○ مومن لوگ بہشت میں کوئی دوسری بات نہ سنیں گے بلکہ مومن بھائیوں کی جانب سے سلام سلام کی

مدد سنیں گے۔ - ج ۱ ص ۱۸

سوال کرنا اللہ کو پسند نہیں حدیث میں ہے کہ جو شخص گذرا ہو سکے کے باوجود سوال کرے وہ بروز محشر بدنامیہر

کے ساتھ اٹھے گا۔ - ج ۱ ص ۱۶

- حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہمارے شیعہ وہ ہیں جو کتے کی طرح بھونکیں نہیں کو سے کی طرح لالچی نہ ہوں اور ہمارے دشمن سے سوال نہ کریں خواہ بھوک سے مرہی جائیں۔ ج ۱۶ ص ۱۶
- سود خوری۔ سود کھانے کا گناہ اور مسائل ج ۱۶ ص ۱۶ تا ص ۱۶ ص ۱۶
- سود سے منع ج ۱۶ ص ۱۶۔ سود سحت کی قسم ہے۔ ج ۱۶ ص ۱۶۔ یہودیوں پر لعنت کی وجہ سود خوری تھی ج ۱۶ ص ۱۶
- سود خوری گناہان کبیرہ میں سے ہے۔ ج ۱۶ ص ۱۶ دن ۱۱ ص ۱۱۔ سود خور آل فرعون کی طرح آگ کی بھٹی میں جھونکے جائیں گے۔ ج ۱۶ ص ۱۶
- سود خوری پر مفصل نوٹ ج ۱۶ ص ۱۶۔ سود خور جہنم میں اٹھے لٹکائے جائیں گے۔ ج ۱۶ ص ۱۶۔
- سورج۔ حضرت ابراہیمؑ نے فرد کے سامنے توحید کے اثبات میں احتجاج کیا تھا کہ خدا مشرق سے اُبھارتا ہے اگر تو خدا ہے تو اسے مغرب سے اُبھار دے پس وہ شرمندہ ہوا۔ ج ۱۶ ص ۱۶
- حضرت علیؑ کے لئے سورج غروب کے بعد مغرب سے واپس پٹنا اس مسئلہ پر بحث ج ۱۶ ص ۱۶
- رد شمس جنگ صفین سے واپسی پر بابل کے علاقہ میں۔ ج ۱۶ ص ۱۶۔ زمان پیغمبر میں رد شمس۔ ج ۱۶ ص ۱۶
- ابو منصور مظفر واعظ کا واقعہ ج ۱۶ ص ۱۶
- حضرت ابراہیمؑ سورج یا چاند دستار پرست نہ تھے بلکہ ان کی پرستش کرنے والوں سے ان کے مسلمات کی روشنی میں بات کر رہے تھے کہ چلو میں تمہارے عقیدہ کے مطابق اپنا رب مان لیتا ہوں لیکن جب ان کا غروب دیکھا تو ان کی پرستش کرنے والوں کو سمجھایا کہ دیکھو جس میں تغیر ہو یا طلوع و غروب ہو وہ رب نہیں ہو سکتے لہذا میں تو ان کو سب نہیں مان سکتا بلکہ اس کو خدا مانتا ہوں جو ان سب کا خالق ہے پس توحید کو سمجھانے کا ایک مؤثر طریقہ کار تھا۔ ج ۱۶ ص ۱۶
- شمس و قمر کو اللہ نے حساب کے لئے بنایا ہے کہ شمس کے دور سے سال اور چاند کے دور سے مہینہ بنتا ہے۔ ج ۱۶ ص ۱۶ دن ۱۱ ص ۱۱
- سورج کا مغرب سے طلوع کرنا علامہ ظہور نئے ہے۔ ج ۱۶ ص ۱۶، چاند سورج سے روشنی لیتا ہے ج ۱۶ ص ۱۶۔ مفصل بیان تا ص ۱۵۳
- سورج و چاند اللہ کے حکم کے سامنے مستقر ہیں۔ ج ۱۶ ص ۱۶ یہ دونوں اللہ کی نشانیاں ہیں۔ ج ۱۶ ص ۱۶
- سورج کو گہن لگے تو نماز کسوف (نماز آیات) واجب ہوتی ہے۔ ج ۱۶ ص ۱۶
- حضرت علیؑ کا سورج سے کلام کرنا ج ۱۶ ص ۱۶ حضرت یوشع بن نون کے لئے سورج کا پٹنا۔ ج ۱۶ ص ۱۶
- سورج بوقت طلوع اصحاب کہف کی دائیں جانب اور بوقت غروب بائیں جانب ہوتا ہے۔ ج ۱۶ ص ۱۶



○ مشرقی ممالک میں جب ذوالقرنین پہنچے تو اس وقت یہ لوگ متمدن نہیں تھے اور لباس کی قید سے آزاد تھے چنانچہ ارشاد قدرت ہے کہ سورج کے علاوہ ان کا کوئی ستر نہ تھا مغرب الشمس اور مطلع الشمس سے مراد غالباً مغرب اقصیٰ اور مشرق اقصیٰ ہے یعنی جہان تک حضرت ذوالقرنین پہنچ سکے تھے۔ ج ۱ ص ۱۲۵

○ سورج اور چاند اپنے اپنے محوروں پر گردش کرتے ہیں۔ ج ۲ ص ۲۲۳

○ اگر یہ لوگ سورج کو اتار کر میرے دائیں ہاتھ پر رکھ دیں تب بھی کلمہ حق کی تبلیغ سے نہ رکوں گا۔ ج ۳ ص ۲۴

○ حضرت سلیمانؑ کے لئے سورج پناہ ج ۹ ص ۹۱۔ حضرت اعلیٰ کے لئے رد شمس ج ۳ ص ۵۱

○ چار شخصیتوں کے لئے سورج واپس پٹا را، وصی موسیٰ یوشع بن نون ۱۲، حضرت سلیمانؑ ۱۳، حضرت رسالتاؐ

محمد مصطفیٰؐ ۱۴، حضرت علی علیہ السلام ج ۵ ص ۵۲

سید کو بروز عشرت پیغمبرؐ کی قرابت فائدہ دے گی۔ ج ۵ ص ۱۴۵

# الشَّيْن

شادی۔ حضرت اسمعیلؑ کی قبیلہ جرم میں پہلی شادی۔ ج ۱ ص ۱۴۵

○ مرد کے لئے چار تک شادیاں جائز ہیں۔ ج ۱ ص ۱۴۵۔ شادی برکت و رزق کی موجب ہوا کرتی ہے۔ ج ۱ ص ۱۳۴

○ لڑکی کی بروقت شادی نہ کرنا گناہ ہے۔ ج ۱ ص ۲۶۱۔ شادی کی پیش کش کو رد کرنا درست نہیں ہے۔ ج ۱ ص ۱۳۴

○ زلیخا دیوسفؑ کی شادی ج ۱ ص ۹۱۔ رسول اللہؐ کی زیادہ شادیوں پر اعتراض اور اس کا جواب۔ ج ۱ ص ۱۳۹

○ جاہلوں کی بد رسم بیوہ عورت کی شادی نہ کرنا۔ ج ۱ ص ۲۱۵

○ معراج کے مقاصد میں سے ایک مقصد اعلیٰ و بتوں کی شادی تھی ج ۱ ص ۲۶۴

○ جس عورت کی شادی نہ ہوتی ہو سورہ طہ کو دھو کر اس پانی سے غسل کرے شادی جلد ہوگی۔ ج ۱ ص ۱۶۹

○ شادی کرنے کا حکم ج ۱ ص ۱۳۲۔ حضرت سلیمانؑ کو ملکہ بلقیس سے شادی ج ۱ ص ۲۵۲

○ حضرت موسیٰؑ کی حضرت شعیبؑ کی لڑکی سے شادی۔ ج ۱ ص ۳۲۲۔ حضرت لوطؑ کی دوسری شادی اور حضرت

ابراہیمؑ کی تسارہ سے شادی ج ۱ ص ۲۵۲ شادی کا خواہشمند سورہ احزاب لکھ کر اپنے پاس رکھے تو شادی جلد ہوگی ج ۱ ص ۱۵۴

○ طلحہ عائشہ سے شادی کرنے کا خواہشمند تھا۔ ج ۱ ص ۲۰۹

**شب قدر**۔ شب قدر میں قرآن نازل ہوا اور شب قدر ماہ رمضان کا دل ہے۔ ج ۲ ص ۲۳

○ ہر انسان کی اجل شب قدر میں ملک الموت کو بتائی جاتی ہے پس وہ اس پر عمل کرتی ہے۔ ج ۲ ص ۲۳

○ شب قدر ۲۳ ماہ رمضان کی رات ہے اور اسی کو لیلہ مبارکہ کہا گیا ہے۔ ج ۲ ص ۲۵

○ شب قدر میں روح اور ملائکہ نبی یا دھٹی نبی کے پاس رہتے ہیں اور صبح کو واپس جاتے ہیں۔ ج ۲ ص ۲۵

○ شب قدر کی تعیین اور فضیلت اور ملائکہ کی آمد ج ۲ ص ۲۴ تا ص ۲۶

**شتر مرغ** کے انڈے اگر حالت احرام میں توڑ دے تو اتنے ہی آدمی اور نہ اونیٹ اونٹنیوں پر بٹھائے پس جتنے بچے نکلیں ان کی قربانی دے۔ ج ۲ ص ۱۶

**شجاعت** حیدر گوار۔ جنگ صفین میں ایک بار باریک قیص کے ساتھ بغیر زرہ کے مصروف جہاد تھے تو حضرت

حسن مجتبیٰ نے عرض کی۔ اباجان! یہ کیوں؟ تو آپ نے فرمایا۔ رَأَى أَبَاكَ لَا يُبَالِي وَقَعَ عَلَى

النُّوْثِ أَذْوَ قَعَ النُّوْثِ عَلَيْهِ یعنی تیرے باپ کو پرواہ نہیں کہ موت پر جا پڑے یا موت اس

پر آ پڑے۔ ج ۲ ص ۱۴ و ص ۱۵

○ جنگ احد میں جب یار بھاگ گئے تو نسیم نامی عورت نے اپنے بیٹے کے شہید ہونے کے بعد اس کی تلوار

سے لی اور جہاد شروع کر دیا اور پیغمبر کے ارد گرد پروانہ دار گھومتی رہی اور آپ کی حفاظت کا فریضہ ادا کیا،

چنانچہ حضور نے فرمایا کہ ان بھاگنے والوں سے تو یہ نسیم افضل ہے۔ ج ۲ ص ۲۹ و ص ۳۰

○ شیخ طوسی قدہ اور عالم معتزلی سنی کے درمیان مناظرہ میں ابو بکر کی شجاعت پر دلچسپ بحث ج ۲ ص ۱۲ و ص ۱۳

○ میدان صفین میں عباس بن ربیع بن عارث بن عبد المطلب کی شجاعت پر حضرت علیؑ خود عباس کا لباس

پہن کر وارد میدان ہوئے اور جوہر شجاعت دکھائے ج ۲ ص ۱۲۔ حنین میں علیؑ کی شجاعت ج ۲ ص ۳۲

○ اِذَا اِغْتَلَى تَدَا اِذَا اِغْتَرَضَ قَطَّ عَلِيٍّ كِي مَنْرَتِي نَسْ رَاكُ کی ہوتی تھیں جب اوپر سے مارتے تو

پیر دیتے تھے اور جب ایک طرف سے مارتے تو برابر دو جھٹوں میں کاٹ دیتے تھے۔ ج ۲ ص ۲۱

○ امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ علیؑ بڑے بہادر تھے لیکن کعبہ میں پیغمبر کا بوجھ نہ اٹھا سکے کیا

دبہر ہے؟ پھر آپ کا جواب۔ ج ۲ ص ۱۳ و ص ۱۴

**شریعت**۔ گزشتہ شریعتوں کے مقابلہ میں شریعت اسلامی نہایت سہل ہے۔ ج ۲ ص ۱۸ تا ص ۱۸

**شراب**۔ شراب کی مذمت، شراب و شطرنج کی مذمت۔ ج ۲ ص ۱ تا ص ۱۳۔ شرابی کو بے وقوف اور

بے عقل کہا گیا ہے ج ۲ ص ۱۱ و ص ۱۱۹۔ شراب خورد مش بت پرست کے ہے ج ۲ ص ۲ حرمت شراب ج ۲ ص ۱۳

○ شراب کی قیمت سست ہے ج ۲ ص ۱۱ مسخ ہونی والوں کی برائیوں میں ایک برائی شراب خوری بھی تھی۔ ج ۲ ص ۱۵

- شراب کے بارے میں دس آدمیوں پر لعنت ہے۔ ۱۔ کاشت کنندہ ۲۔ محافظ ۳۔ پھرنے والا۔
- ۴۔ پینے والا ۵۔ پلانے والا ۶۔ اٹھانے والا ۷۔ جس کی طرف لایا جائے ۸۔ بائع ۹۔ مشتری
- ۱۰۔ اس کی قیمت کھانے والا ۱۱۔

- بعض روایات میں زنا کاری چوری اور شراب نوشی کو ظلم کہا گیا ہے۔ ۱۲۔
- ناقہ کے قتل کی وجہ شراب نوشی تھی۔ ۱۳۔ جس نے شراب پیادہ ایمان سے خارج ہے۔ ۱۴۔
- شراب نجس ہے ۱۵۔ (فقہائے نزدیک شراب کی نجاست پشاب کی نجاست سے بھی زیادہ ہے چنانچہ اگر مجبوری کے عالم میں شراب اور پشاب سامنے ہوں تو پشاب کو اختیار کرے شراب نہ پیئے، شراب نوشی گناہ کبیرہ ہے۔ ۱۶۔

- شرابی کی چالیس دن تک نماز قبول نہیں ہوتی اور جہنم میں اس کو صدید پلایا جائے گا۔ ۱۷۔
- شراب شیطان کا مشروب ہے ۱۸۔ مسکر کا معنی شراب ۱۹۔
- کیا مومن شراب پیتا ہے؟ ۲۰۔ اگر سورۃ المؤمنوں کو لکھ کر شرابی کے گھے میں ڈالیں تو وہ شراب سے نفرت کرے گا ۲۱۔

- شراب و شرب ان گناہوں میں سے ہیں جو بے عزتی کے موجب ہیں۔ ۲۲۔
- شراب نوشی کی سزا میں حضرت علیؑ نے ولید بن عقبہ کو اتنی تازیانہ مارا تھا۔ ۲۳۔
- شراب میں چار دنیاوی عیب ہیں بے ہوشی سرد روی ق اور پشاب کی زیادتی ۲۴۔ لیکن جنت کی شراب ان عیبوں سے پاک ہے کیونکہ جنت کی شراب پاکیزہ ہوگی۔ ۲۵۔ شرابا طہرا ۲۶۔
- منقوش ۲۷۔

- شطرنج اور تاش وغیرہ جس میں ۲۸۔ شطرنج کی حرکت ۲۹۔
- شفا۔ آیات قرآنیہ میں شفا ہے مقدمہ تفسیر ۳۰۔
- سورۃ فاتحہ کا پڑھنا باعث شفا ہے ۳۱۔ خاک شفا ۳۲۔
- قرآنی داسلامی تعلیمات امراض روحانیہ کے لئے باعث شفا ہیں ۳۳۔
- حضورؐ سے منقول ہے کہ مَنْ یعنی کھمبی کا پانی امراض چشم کے لئے باعث شفا ہے۔ ۳۴۔
- اللہ کے فرمان کی اطاعت موجب شفا ہے اس پر جرح کرنا دانشمندی نہیں۔ ۳۵۔
- سورۃ النعام کو مشک و زعفران سے لکھ کر پھر دھو کر پینے سے دلوں دردوں سے شفا حاصل ہوگی۔ ۳۶۔
- شہد کو اللہ نے شفا قرار دیا ہے شفاءٌ لِلنَّاسِ۔ سورۃ فصلی ۳۷۔

○ حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام نے پیٹ کے مریض کو قرآنی نسخہ تعلیم فرمایا یا جس کے تین اجزاء ہیں۔  
 (۱) شہد باعث شفا ہے (۲) بارش کا پانی جو باعث برکت ہے (۳) عورت کے حق مہر سے کوئی چیز جس کو  
 قرآن نے **هٰنِثًا مَرِيئًا** کہا ہے مریض نے ان تینوں چیزوں کو ملا کر استعمال کیا۔ وہ شفا یاب ہو  
 گیا۔ ج ۱ ص ۱۵۱

○ سورہ قصص کو لکھ کر آب باراں سے دھو کر پینے سے تمام دردوں سے شفا یابی کی ضمانت ہے۔ ج ۱ ص ۶  
 ○ اور سورہ عنکبوت و لقمان و سجده و فاطر سے بھی یہی فوائد منقول ہیں۔ ج ۱ ص ۶۵ و ص ۱۲ و ص ۱۳۵ و ص ۲۵۵  
 ○ سورہ یسین اور سورہ مومن کو لکھنا اور پینا بھی شفا یابی کی ضمانت ہے۔ ج ۱ ص ۱۳ و ص ۱۴ و ج ۱ ص ۱۶  
**شفا عت** - تارک نماز کے لئے شفاعت نہ ہوگی۔ ج ۱ ص ۱۲۔ محمد و محمد شفاعت کریں گے۔ ج ۱ ص ۱۰۲  
 ص ۱۴۵۔ ج ۱ ص ۸۸۔ ج ۱ ص ۲۰۲۔ ج ۱ ص ۱۶۸۔ ج ۱ ص ۲۲۸۔ ج ۱ ص ۱۰۶۔ ج ۱ ص ۱۳۲ و ص ۱۶۶

○ نماز تہجد پڑھنے والوں کو اپنے اہل خانہ کے متعلق شفاعت کا حق دیا جائے گا۔ ج ۱ ص ۲۳  
 ○ بعض لوگوں کو شفاعت پہنچے گی جبکہ جہنم میں جل کر ان کے چہرے سیاہ ہو چکے ہوں گے۔ ج ۱ ص ۹۸  
 ○ مسجد کو فر اپنے نمازیوں کے لئے شفاعت کرے گی۔ ج ۱ ص ۲۵  
 ○ شفاعت اور نصرت میں فرق ج ۱ ص ۲۰  
 ○ گنہگار مومنوں کے لئے شفاعت کا دروازہ کھلا ہے۔ ج ۱ ص ۱۳۸

○ حضرت رسالت باذن پروردگار اپنی امت کی شفاعت کریں گی۔ سابق انبیاء کو بھی حق شفا حاصل ہوگا۔  
 اور امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ایک ایک مومن قبیلہ مفرد و ربیعہ کے افراد کے برابر گنہگاروں کی شفاعت  
 کریں گے ج ۱ ص ۲۴۵ و ص ۲۴۶ حضرت پیغمبر کا حق شفاعت دنیاوی حکومتوں اور زندگی دنیا سے مترکنا افضل  
 ہے ج ۱ ص ۹۵۔ شفاعت کا حق ان کو حاصل ہوگا جن کو اللہ اذن دے گا۔ ج ۱ ص ۱۲۱

○ حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا میرے شیعوں اور موالیوں میں سے ہر ایک اپنے ہمسایوں اور دوستوں  
 کے حق میں شفاعت کرے گا۔ ج ۱ ص ۱۴۹ و ص ۲۶۹۔ جناب خاتون جنت سے شفاعت کریں گی۔ ج ۱ ص ۱۳۸  
**مشرک**۔ حضرت پیغمبر کی وصیت ہے کہ اللہ کے ساتھ شرک نہ کرنا ج ۱ ص ۱۳۸۔ جو کسی وقت بھی شرک کی بنیاد  
 میں اکودہ رہ چکا ہو وہ کبھی عہدہ امامت کے لائق نہیں ہو سکتا۔ ج ۱ ص ۱۴۲

○ غیر خدا کو پکارنے کی مذمت ج ۱ ص ۱۴۹۔ شرک کی نفی پر دلائل ج ۱ ص ۱۶۲ و ص ۱۶۳ و ص ۱۶۴  
 ○ غیر اللہ کا سجدہ کرنا شرک ہے ج ۱ ص ۸۸۔ کیا مومن شرک کرتے ہیں؟ ج ۱ ص ۹۵ شرک عملی سے منع ج ۱ ص ۱۳۲  
 ○ جس اثنان سے منع ج ۱ ص ۲۵۸ مشرکوں کے شرک کی اصلی بنیاد ج ۱ ص ۱۶۹ ج ۱ ص ۱۳۸ و ص ۱۳۹ شرک کی نفی ج ۱ ص ۱۶۱

○ تارک صلوٰۃ مشرک ہے ج ۱ ص ۱۱۱ و ص ۱۱۲ فرشتوں کو خدا کا خطاب کہ جن لوگوں نے تمہاری پرستش کی ہے کیا تم نے ان کو کہا تھا ج ۱ ص ۱۵۱۔ مشرکین کو تنبیہ ج ۱ ص ۱۶۵۔ بت پرستی اور پیر پرستی ج ۱ ص ۱۵۵ و ص ۱۵۶  
○ مشرکین مکہ فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں سمجھ کر ان کو پوجتے تھے ج ۱ ص ۱۵۴۔ شرک سے بچنے کی تنبیہ ج ۱ ص ۱۱۳  
○ مشرکین کے رویے کی مذمت ج ۱ ص ۱۲۶ و ص ۱۲۷ و ص ۱۲۸۔ شرک گناہ کبیرہ ہے ج ۱ ص ۱۵۸  
○ جو لوگ شعائر اللہ اور فرائض مقدسہ کی تعظیم و احترام کو شرک سمجھتے ہیں ان کے دندان شکن جوابات ج ۱ ص ۲۸  
○ شعبا پیغمبر کو بنی اسرائیل نے قتل کیا۔ ج ۱ ص ۱ و ص ۱۱

○ شعب ابیطالب کا ذکر ج ۱ ص ۲۰۳

○ شعائر اللہ کی تعظیم تقویٰ ہے ج ۱ ص ۲۸ ج ۱ ص ۳۲، صفا و مردہ شعائر اللہ ہیں۔ ج ۱ ص ۲۰۳

○ شعائر اللہ کی تفسیر ج ۱ ص ۱۵۱

○ شعر شہنا روزہ دار کے لئے مکروہ ہے مگر مطالب حق پر شوق اشعار میں کراہت نہیں ہے ج ۱ ص ۲۲۸

○ اشعار حضرت ابوطالب مشتمل بر عقائد اسلامیہ ج ۱ ص ۲۰۴۔ مسجد میں شعر خوانی سے منع ج ۱ ص ۲۹

○ شعر خوانی (جو بے پردہ ہو) شیطانی فعل ہے ج ۱ ص ۱۸۲۔ سورۃ الشعراء کے فضائل ج ۱ ص ۱۸۹

○ شعراء کے معنی کی وضاحت ج ۱ ص ۲۲ پیغمبر کی طرف شعر و شاعری کی نسبت کی تردید۔ ج ۱ ص ۲۹

○ شعری کا معنی ج ۱ ص ۱۶۲

○ شعیب۔ حضرت موسیٰ کو عصا دیا تھا ج ۱ ص ۱۱۲ ج ۱ ص ۱۵۴ حضرت شعیب کی امت پر عذاب آیا کیونکہ ان کی امت کے نیک لوگ بڑوں کو نہ منع کرتے تھے اور نہ ان سے نفرت کرتے تھے ج ۱ ص ۲۸  
○ عذاب بوقت دوم پھرایا ج ۱ ص ۱

○ حضرت شعیب کا ذکر ج ۱ ص ۵۹ و ج ۱ ص ۲۳۲ ج ۱ ص ۲۱۱ اصحاب مدین سے مراد حضرت شعیب کی قوم ہے۔ ج ۱ ص ۹۵

○ اصحاب ایکہ اصحاب مدین دونو پیغمبر حضرت شعیب تھے ج ۱ ص ۱۸۹ ج ۱ ص ۱۱۳ حضرت موسیٰ فرعونوں کا قتل کرنے کے بعد وہاں سے بھاگے اور حضرت شعیب کے پاس پہنچے ج ۱ ص ۸۳ ج ۱ ص ۲۸ اور ایک روایت میں ہے کہ اصحاب رس کے نبی بھی شعیب تھے ج ۱ ص ۱۵۱

○ حضرت ذوالکفل کے بعد حضرت شعیب مبعوث ہوئے۔ ج ۱ ص ۱۰۳

○ شکم مادر میں کلام ج ۱ ص ۲۲۶

○ شک عمر و نبوت ج ۱ ص ۱۰۴



شکر کی دو قسمیں ہیں ایک ذات پر اور دوسرا احسانات پر اور الحمد للہ کہنے میں دونوں شکر آجاتے ہیں ج ۱۳  
 ○ شاکرین کی تفسیر ج ۱۱ ص ۱۱۱ جس کے پاس شکر ہو زیادتی نعمت سے محروم نہیں ہوتا ج ۱۲ ص ۱۱۵ و ص ۱۱۶  
 ○ ناشکری کی مذمت ج ۱۵ ص ۱۵۴ و ج ۱۹ ص ۱۹۴ - صبر و شکر کی وضاحت - ج ۱۵ ص ۱۵۴ و ص ۱۵۵ - ج ۱۶ ص ۱۶۵ و ص ۱۶۶

شکار - بھلی کا شکار بزرگ ہفتہ بنی اسرائیل پر حرام تھا ج ۱۱ ص ۱۱۹ اپنے بچوں اور بیوی کے گزارہ کے لئے شکار جائز ہے  
 البتہ لہو و لعب کے طور پر شکار کرنا حرام ہے حضرت ابراہیم جب ایک مرتبہ حضرت اسمعیلؑ کو ملنے گئے  
 تھے تو وہ شکار کے لئے باہر گئے ہوئے تھے ج ۱۵ ص ۱۵۵

○ شکاری کتے کے ذریعے کئے ہوئے شکار کے بعض احکام ج ۱۵ ص ۱۵۵ تا ص ۱۵۶ ملک العلماء کا لطیفہ ص ۱۵۶  
 ○ شکاری کتے کی خرید و فروخت جائز ہے ج ۱۵ ص ۱۵۶ اور غیر شکاری کتے کی قیمت سحت ہے ج ۱۱ ص ۱۱۱  
 ○ حالت احرام میں شکار کا حکم ج ۱۱ ص ۱۱۶ تا ص ۱۱۷ شکار محرم کے متعلق یحییٰ بن انتم کا سوال اور حضرت امام محمد تقیؑ  
 کا دندان شکن جواب - ج ۱۵ ص ۱۵۵

شمعون حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے آسمان پر جانے سے پہلے حضرت شمعون کو اپنا وصی نامزد فرمایا تھا ج ۱۱ ص ۱۱۶  
 ○ حضرت یوسفؑ کے بھائیوں میں ایک کا نام شمعون تھا جس کو حضرت یوسفؑ نے اپنے پاس رکھ لیا تھا  
 جبکہ دوسرے بھائی بن یامین کو لانے کے لئے واپس کنعان گئے تھے ج ۱۵ ص ۱۵۵ حضرت شمعونؑ کے عیسیٰ کے  
 وصی ہونے کی تاریخ یوم غدیر تھی ج ۱۵ ص ۱۵۵ حضرت شمعونؑ کا انطاکیہ کی طرف مبلغ بن کر جانا - ج ۱۳ ص ۱۳۱

شہدائین آب باران اور عورت کے مہر میں سے کسی شے کو ملانا - پیٹ کی تکلیف کے لئے نسخہ - ج ۱۱ ص ۱۱۱  
 ○ حضرت پیغمبرؐ نے شہدائے استعمال کیا تو عائشہؓ و حفصہؓ نے سازش کی کہ آپؐ نے مٹا دیا ہے - ج ۱۵ ص ۱۵۵

شہر حرام - یعنی حرمت والا مہینہ (ماہ رجب ذوالقعدہ ذوالحجہ اور محرم) ج ۱۵ ص ۱۵۵  
 شہاب ثاقب - قوم جنات کو آسمانوں پر جانے سے روکتے ہیں - ج ۱۳ ص ۱۳۳ ج ۱۵ ص ۱۵۵ ج ۱۶ ص ۱۶۵  
 شہادت - شہدائی زندگی - ج ۱۶ ص ۱۶۶ تا ص ۱۶۷

○ شہداء احد کی فہرست ج ۱۵ ص ۱۵۵ شہداء بیر معونہ کا غم ج ۱۵ ص ۱۵۵  
 ○ برکت شہادت حضرت علیؑ نے کہا تھا - فُؤَاتِ بَرَاتِ الْكَعْبَةِ ج ۱۵ ص ۱۵۵ حضرت پیغمبرؐ نے فرمایا یا علیؑ  
 تجھے اس امت کا بدترین آدمی شہید کرے گا ج ۱۵ ص ۱۵۵ حضرت موسیٰؑ پر ایمان لانے والے باد و گردوں کی شہادت  
 ج ۱۵ ص ۱۵۵ جو شخص ہر رات سورہ کہف کی تلاوت کرے اس کی موت شہادت ہوگی - ج ۱۵ ص ۱۵۵  
 ○ شہادت حسینؑ کی پیشین گوئی ج ۱۳ ص ۱۳۱ شہادت حضرت زکریاؑ ج ۱۵ ص ۱۵۵ شہادت سعد بن معاذؓ ج ۱۳ ص ۱۳۱

○ حضرت محسن بن علی علیہ السلام کی شہادت کی پیشین گوئی - ج ۱ ص ۲۳

○ حضرت پیغمبرؐ نے خیمبر میہودیہ عورت کی زہر سے شہادت پائی ج ۱ ص ۵۳

**اقول :-** ہم کافی تحقیق اور جستجو کے بعد اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ یہ صاحبان اقتدار کی اپنے گھناؤنے جرم پر پردہ

ڈالنے کی ایک سازش ہے ورنہ چند سال تک زہر بدن میں رہ کر آہستہ آہستہ عمل کرتی رہے یہ ناممکن ہے

حالانکہ زہر کا کام ہے نظام بدن کو درہم برہم کر دینا اور خون انسانی کو خراب کر دینا اگر زہر جزو بدن بن جائے

تو پھر وہ نظام بدن کو خراب کر دینا اور اگر زہر جزو بدن بن جائے تو پھر وہ نظام بدن کو خراب نہیں کرتی بلکہ

موافق ہو جایا کرتی ہے اس میں شک نہیں کہ حضورؐ کو زہر دی گئی لیکن نہ کہ خیمبر میں بلکہ گھر میں اب سوال پیدا

ہوتا ہے کہ کس نے یہ جہالت کی تو اس کا انکشاف صحیح بخاری سے ہوتا ہے - ہماری کتاب اصحاب رسول دیکھیے

○ شہید اولیٰ محمد بن ابی مصنف کتاب لعمہ دمشقہ کا سامعہ شہادت - ج ۱ ص ۱۹

○ مومن کی موت شہادت ہے مَنْ مَاتَ عَلَى حُبِّ آلِ مُحَمَّدٍ مَاتَ شَهِيدًا ج ۱ ص ۲۲

شیخی فرماتے ج ۱ ص ۱۵ - ہماری ذاتی تحقیق یہ ہے کہ شیخ احمد احصائی کا دامن ان الزامات سے پاک ہے جو اس کی طرف

منسوب ہیں - ج ۱ ص ۱۱

**اقول :-** بعض علماء قم سے تبادلہ خیالات ہوا تو انہوں نے بھی ہمارے اس خیال کی تصدیق فرمائی اور جن

کو شیخی کہا جاتا ہے وہ بھی دوسرے شیعوں کی طرح پانچ اصول دین اور دس فروع دین کے قائل ہیں

اچانک شیخی اور غالی کی تفریق بعض مولویوں کی تنگ ظرفی کے نتیجے میں ہے -

شیر - حضرت موسیٰ علیہ السلام جب داخل دربار فرعون ہوئے تو شیر آپ کے قدموں میں گز گئے - ج ۱ ص ۳۵

**شیطان** کے شر سے بچنے کے لئے سورہ بقرہ کی پہلی چار آیتیں اور آیت الکرسی کو پڑھنا چاہیے ج ۱ ص ۴۵

○ شیطان گمراہی کو اللہ کی طرف منسوب کرتا ہے - ج ۱ ص ۴۵ نمازی انسان سے شیطان خوفزدہ رہتا ہے ج ۱ ص ۴۵

اور شب جمعہ سورہ صافات کو پڑھنا ج ۱ ص ۴۵

○ شیاطین نے حکومت سلیمان کے اندر جادو کو ترویج دی ج ۱ ص ۱۴ شیاطین اپنے اولیاء کی طرف وحی کتے

ہیں ج ۱ ص ۱۵ شیطان کو زنجیروں میں جکڑ کر پیش کیا جائے گا تو ایک دوسرے شخص کو اس کے ساتھ پیش

کیا جائے گا شیطان ازراہ عبرت پوچھے گا یہ میرا ثانی کون ہے؟ تو جواب ملے گا یہ وہ ہے جس نے علیؑ

کے خلاف بغاوت کی تھی - ج ۱ ص ۱۵ - ولایت پیغمبرؐ کی رات شہاب ثاقب کے ذریعے شیطانوں کو

آسمانوں سے روک دیا گیا - ج ۱ ص ۱۵

○ لوگوں کو گمراہ کرنے کے لئے شیطان کے جال مختلف ہیں ج ۱ ص ۱۵ ا و ص ۱۵ ج ۱ ص ۱۵

- شیطان مومن کو ولایت علی سے نہیں ہٹا سکتا البتہ باقی بڑے کام کرا لیتا ہے۔ ج ۲ ص ۲۴
- ہر زمانہ کا شیطان اپنے پیروکاروں کے ہمراہ داخل جہنم ہوگا ج ۱ ص ۱۹
- جن لوگوں نے شیطان کی اطاعت کی گویا انہوں نے شیطان کو اللہ کے برابر ٹھہرایا ج ۱ ص ۴
- شیطان کا حضرت سلیمان سے انگوٹھی حاصل کرنا شیعہ عقیدہ کے خلاف ہے ج ۱ ص ۹۲
- شیطان کی چالی ج ۱ ص ۹۵۔ شیطان کا اطاعت گزار جہنم میں شیطان کا ساتھی ہوگا۔ ج ۱ ص ۲۲۵
- شیطان نے ایک عابد کو گمراہ کیا (ایک حکایت) ج ۱ ص ۲۵۵
- **ثبوت**۔ حضرت آدمؑ نے حضرت شیثؑ کو اپنا وصی نامزد کیا لیکن امت آدمؑ نے اس سے وفانہ کی ج ۱ ص ۱
- **شیعہ**۔ قرآن سے شیعہ کا تمک اس کے ثبوت میں تصریحات علمائے شیعہ علی علمائے شیعہ شیعوں کا کردار و عمل اور شیعوں پر بہتان کہ ان کا قرآن پر ایمان نہیں اور اس کا مدلل جواب (مفصل بحث مقدمہ تفسیر میں از ص ۱۱۲ تا ص ۱۱۹) ملاحظہ فرمائیں ج ۱ ص ۱
- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ کے متعلق شیعہ عقیدہ کہ آیا جزو سورہ ہے یا نہیں مقدمہ تفسیر ص ۱۲
- شیعہ عقیدہ کی رو سے یا علی مدد کہنا اَیُّکَ شَیْعَیْنِ کے منافی نہیں ج ۱ ص ۳
- متقین علی کے شیعہ ہیں ج ۱ ص ۵۔ شیعہ کی مروت کے وقت مضموم آتے ہیں ج ۱ ص ۱۸
- شیعوں کو تنبیہ ج ۱ ص ۳ و ص ۱۱ و ص ۲۳ ج ۱ ص ۱۱
- برذر مشرک شیعہ گنہگار شیعوں کی شفاعت کریں گے ج ۱ ص ۱۰ ج ۱ ص ۲۰ ج ۱ ص ۲۰
- جو عالم جاہل شیعوں کو جہالت سے نکال کر نور علم تک پہنچائے اس کے سر پر نورانی تاج ہوگا ج ۱ ص ۱۳
- شیعہ وہ ہے کہ جس محلہ میں آباد ہو اس میں اس سے بڑھ کر امین اور دیانت دار دوسرا کوئی نہ ہو ج ۱ ص ۱۳
- سلطان غازان خان کا مذہب حقہ شیعہ کو قبول کرنے کا مفصل واقعہ ج ۱ ص ۲ تا ص ۲۰
- قوم شیعہ کی خصوصیات ج ۱ ص ۲۱۔ شیعہ قوم کی بدعملی قابل انوس ہے ص ۲۳
- شیعہ ابن محمدؑ ان ہی سے ہیں۔ ج ۱ ص ۲۱ ج ۱ ص ۱۹ قوم شیعہ پر امام رازی کا اعتراض اور اس کا دندان شکن جواب ج ۱ ص ۲۵
- شیعہ فرقہ بہتر فرقوں میں سے ناجی فرقہ ہے ج ۱ ص ۲۹ حکومت بصرہ کی ملازمت سے منع ج ۱ ص ۱۵۳ ج ۱ ص ۱۶۰
- شیعہ آل محمدؑ کو خدا کا شریک نہیں مانتے ج ۱ ص ۱۸ و ص ۱۱ ج ۱ ص ۱۶
- حضرت ابراہیمؑ نے الزار دیکھے اور شیعوں کی علامات دریافت کیں۔ ج ۱ ص ۲۳
- شیعہ ائمہ کے ساتھ مشورہ ہوں گے۔ ج ۱ ص ۱۳ و ج ۱ ص ۱۱۔ شیعہ صابر ہیں۔ ج ۱ ص ۱۲

○ تارک صلوٰۃ مشرک ہے ج ۱۱ ص ۱۱۱ فرشتوں کو خدا کا خطاب کہ جن لوگوں نے تمہاری پرستش کی ہے کیا تم نے ان کو کہا تھا ج ۱ ص ۲۵۱۔ مشرکین کو تنبیہ ج ۱ ص ۲۶۵۔ بت پرستی اور پیر پرستی ج ۱ ص ۵۱ و ص ۱۴۵  
○ مشرکین مکہ فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں سمجھ کر ان کو پوجتے تھے ج ۱ ص ۵۴۔ شرک سے بچنے کی تنبیہ ج ۱ ص ۱۱۳  
○ مشرکین کے رویے کی مذمت ج ۱ ص ۱۲۴ و ص ۱۲۹ و ص ۱۳۲۔ شرک گناہ کبیرہ ہے ج ۱ ص ۱۵۸  
○ جو لوگ شعائر اللہ اور ضرائح مقدسہ کی تعظیم و احترام کو شرک سمجھتے ہیں ان کے دندان شکن جوابات ج ۱ ص ۲۸  
○ شعبا پیغمبر کو بنی اسرائیل نے قتل کیا۔ ج ۱ ص ۱ و ص ۱۱

○ شعب ابطال کا ذکر ج ۱ ص ۲۰۳

○ شعائر اللہ کی تعظیم تقویٰ ہے ج ۱ ص ۲۸ ج ۱ ص ۳۲، صفا و مردہ شعائر اللہ ہیں۔ ج ۱ ص ۲۰۳

○ شعائر اللہ کی تفسیر ج ۱ ص ۱۵۱

○ شعر پڑھنا روزہ دار کے لئے مکروہ ہے مگر مطالب حق پر مشتمل اشعار میں کراہت نہیں ہے ج ۱ ص ۲۲۸

○ اشعار حضرت ابوطالب مشتمل بر عقائد اسلامیہ ج ۱ ص ۲۰۴۔ مسجد میں شعر خوانی سے منع ج ۱ ص ۲۹

○ شعر خوانی (جو بے ہودہ ہو) شیطانی فعل ہے ج ۱ ص ۱۸۴۔ سورۃ الشعراء کے فضائل ج ۱ ص ۱۸۹

○ شعراء کے معنی کی وضاحت ج ۱ ص ۲۲ پیغمبر کی طرف شعر و شاعری کی نسبت کی تردید۔ ج ۱ ص ۲۹

○ شعری کا معنی ج ۱ ص ۱۲۲

○ شعیب۔ شعیب نے حضرت موسیٰ کو عصا دیا تھا ج ۱ ص ۱۱۲ ج ۱ ص ۱۴۱ حضرت شعیب کی امت پر عذاب

آیا کیونکہ ان کی امت کے نیک لوگ بڑوں کو نہ منع کرتے تھے اور نہ ان سے نفرت کرتے تھے ج ۱ ص ۲۵

عذاب بوقت دوپہر آیا ج ۱ ص ۱

○ حضرت شعیب کا ذکر ج ۱ ص ۵۵ و ص ۵۹ ج ۱ ص ۲۳۲ ج ۱ ص ۲۱۱ و اصحاب مدین سے مراد حضرت شعیب کی

قوم ہے۔ ج ۱ ص ۹۵

○ اصحاب ایکہ و اصحاب مدین دونوں پیغمبر حضرت شعیب تھے ج ۱ ص ۸۹ ج ۱ ص ۱۱۳ حضرت موسیٰ فرعونوں کا

قتل کرنے کے بعد وہاں سے بھاگے اور حضرت شعیب کے پاس پہنچے ج ۱ ص ۸۳ ج ۱ ص ۲۸ اور ایک روایت

میں ہے کہ اصحاب رس کے نبی بھی شعیب تھے ج ۱ ص ۱۶۱

○ حضرت ذوالکفل کے بعد حضرت شعیب مبعوث ہوئے۔ ج ۱ ص ۱۰۳

○ شکم مادر میں کلام ج ۱ ص ۲۲۲

○ شک عمر در نبوت ج ۱ ص ۵۴

شکر کی دو قسمیں ہیں ایک ذات پر اور دوسرا احسانات پر اور الحمد للہ کہنے میں دونوں شکر آجاتے ہیں حج ۱۳  
 ○ شاکرین کی تفسیر حج ۱۴ جس کے پاس شکر ہو زیادتی نعمت سے محروم نہیں ہوتا حج ۱۳ حج ۱۵ و حج ۱۴  
 ○ ناشکری کی مذمت حج ۱۵ حج ۱۴ حج ۱۳ - صبر و شکر کی وضاحت - حج ۱۴ حج ۱۵ و حج ۱۳  
 حج ۱۴ و حج ۱۵

شکار - بھلی کا شکار بزرگ ہفتہ بنی اسرائیل پر حرام تھا حج ۱۱ اپنے بچوں اور بیوی کے گزارا کے لئے شکار جائز ہے  
 البتہ لہو و لعب کے طور پر شکار کرنا حرام ہے حضرت ابراہیم جب ایک مرتبہ حضرت اسمعیل کو ملنے گئے  
 تھے تو وہ شکار کے لئے باہر گئے ہوئے تھے حج ۱۵  
 ○ شکاری کتے کے ذریعے کئے ہوئے شکار کے بعض احکام حج ۱۳ تا حج ۱۴ ملک العلماء کا لطیفہ حج ۱۴  
 ○ شکاری کتے کی خرید و فروخت جائز ہے حج ۱۴ اور غیر شکاری کتے کی قیمت سحت ہے حج ۱۴  
 ○ حالت احرام میں شکار کا حکم حج ۱۴ تا حج ۱۵ شکار محرم کے متعلق یحییٰ بن اکثم کا سوال اور حضرت امام محمد تقی  
 کا دندان شکن جواب - حج ۱۵

شمعون حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے آسمان پر جانے سے پہلے حضرت شمعون کو اپنا وصی نامزد فرمایا تھا حج ۱۴  
 ○ حضرت یوسفؑ کے بھائیوں میں ایک کا نام شمعون تھا جس کو حضرت یوسفؑ نے اپنے پاس رکھ لیا تھا  
 جبکہ دوسرے بھائی بن یامین کو لانے کے لئے واپس کنعان گئے تھے حج ۱۵ حضرت شمعونؑ کے عیسیٰ کے  
 وصی ہونے کی تاریخ یوم غدیر تھی حج ۱۴ حضرت شمعونؑ کا انطاکیہ کی طرف مبلغ بن کر جانا - حج ۱۳  
 شہداء میں آب باراں اور عورت کے مہر میں سے کسی شے کو ملانا - پیٹ کی تکلیف کے لئے نسخہ - حج ۱۴  
 ○ حضرت پیغمبرؐ نے شہداء استعمال کیا تو عائشہؓ و حفصہؓ نے سازش کی کہ آپؐ نے مغانہ کھایا ہے - حج ۱۴

شہر حرام - یعنی حرمت والا مہینہ (ماہ رجب ذوالقعدہ ذوالحجہ اور محرم) حج ۱۵  
 شہادت - قوم جنات کو آسمانوں پر جانے سے روکتے ہیں - حج ۱۳ حج ۱۴ حج ۱۵  
 شہادت - شہداء کی زندگی - حج ۱۴ تا حج ۱۵

○ شہداء احد کی فہرست حج ۱۴ شہداء بصریہ کا غم حج ۱۴ و حج ۱۵  
 ○ بوقت شہادت حضرت علیؑ نے کہا تھا - فُتُوتُ بِوَبِّ الْكَعْبَةِ حج ۱۴ حضرت پیغمبرؐ نے فرمایا یا علیؑ  
 تجھے اس امت کا بدترین آدمی شہید کرے گا حج ۱۵ حضرت موسیٰؑ پر ایمان لانے والے جادو گروں کی شہادت  
 حج ۱۴ جو شخص ہر رات سورہ کہف کی تلاوت کرے اس کی موت شہادت ہوگی - حج ۱۴  
 ○ شہادت حسینؑ کی پیشین گوئی حج ۱۳ شہادت حضرت زکریاؑ حج ۱۵ شہادت سعد بن معاذؓ حج ۱۳



○ حضرت حسن بن علی علیہ السلام کی شہادت کی پیشین گوئی۔ ج ۱۳ ص ۲۳

○ حضرت پیغمبر نے خیمہ ریہودہ عورت کی زہر سے شہادت پائی ج ۱۳ ص ۵۳

**اقول :-** ہم کافی تحقیق اور جستجو کے بعد اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ یہ صاحبانِ اقتدار کی اپنے گنہگاروں کے جرم پر پردہ

ڈالنے کی ایک سازش ہے ورنہ چند سال تک زہر بدن میں رہ کر آہستہ آہستہ عمل کرتی رہے یہ ناممکن ہے

حالانکہ زہر کا کام ہے نظام بدن کو درہم برہم کر دینا اور خون انسانی کو خراب کر دینا اگر زہر جزد بدن بن جائے

تو پھر وہ نظام بدن کو خراب کر دینا اور اگر زہر جزد بدن بن جائے تو پھر وہ نظام بدن کو خراب نہیں کرتی بلکہ

موافق ہو جایا کرتی ہے اس میں شک نہیں کہ حضور کو زہر دی گئی لیکن نہ کہ خیمہ میں بلکہ گھر میں اب سوال پیدا

ہوتا ہے کہ کس نے یہ جہارت کی تو اس کا انکشاف صحیح بخاری سے ہوتا ہے۔ ہماری کتاب احبابِ رسول دیکھیے۔

○ شہید اول محمد بن ابی مصنف کتاب لعمہ و شقیہ کا سامعہ شہادت۔ ج ۱۳ ص ۱۶۹

○ مومن کی موت شہادت ہے مَن مَاتَ عَلَى حُبِّ آلِ مُحَمَّدٍ مَاتَ شَهِيدًا ج ۱۳ ص ۲۲

○ شیخی فرقمہ ج ۱۳ ص ۱۹۔ ہماری ذاتی تحقیق یہ ہے کہ شیخ احمد احسائی کا دامن ان الزامات سے پاک ہے جو اس کی طرف

منسوب ہیں۔ ج ۱۳ ص ۱۱

**اقول :-** بعض علماء نے تم سے تبادلہ خیالات ہوا تو انہوں نے بھی ہمارے اس خیال کی تصدیق فرمائی اور جن

کو شیخی کہا جاتا ہے وہ بھی دوسرے شیعوں کی طرح پانچ اصول دین اور دس فروع دین کے قائل ہیں۔

○ اب جکی شیخی اور فالسی کی تفریق بعض مولویوں کی تنگ ظرفی کے نتیجے میں ہے۔

○ شیر۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام جب داخل دربار فرعون ہوئے تو شیر آپ کے قدموں میں گز گئے۔ ج ۱۳ ص ۳۵

○ شیطان کے شر سے بچنے کے لئے سورہ بقرہ کی پہلی چار آیتیں اور آیت الکرسی کو پڑھنا چاہیے ج ۱۳ ص ۵۴

○ شیطان گمراہی کو اللہ کی طرف منسوب کرتا ہے۔ ج ۱۳ ص ۱۱۔ شیطان خود فردہ رہتا ہے ج ۱۳ ص ۱۱

○ اور شب مجسمہ سورہ صافات کو پڑھنا ج ۱۳ ص ۱۱

○ شیاطین نے حکومت سلیمان کے اندر جادو کو ترویج دی ج ۱۳ ص ۱۴۔ شیاطین اپنے اولیاء کی طرف وحی کہتے

ہیں ج ۱۳ ص ۱۵۔ شیطان کو زنجیروں میں جکڑ کر پیش کیا جائے گا تو ایک دوسرے شخص کو اس کے ساتھ پیش

کیا جائے گا۔ شیطان ازراہ عبرت پرچھے گا یہ میراثانی کون ہے؟ تو جواب ملے گا یہ وہ ہے جس نے علیؑ

کے خلاف بغاوت کی تھی۔ ج ۱۳ ص ۱۵۔ ولایت پیغمبر کی رات شہاب ثاقب کے ذریعے شیطانوں کو

آسمانوں سے روک دیا گیا۔ ج ۱۳ ص ۱۵

○ لوگوں کو گمراہ کرنے کے لئے شیطان کے جال مختلف ہیں ج ۱۳ ص ۱۵۔ ج ۱۳ ص ۱۵

- شیطان مومن کو دلایت علی سے نہیں ہٹا سکتا البتہ باقی برے کام کرا لیتا ہے۔ ج ۲ ص ۲۴
- ہر زمانہ کا شیطان اپنے پیروکاروں کے ہمراہ داخل جہنم ہوگا ج ۱ ص ۱۶
- جن لوگوں نے شیطان کی اطاعت کی گویا انہوں نے شیطان کو اللہ کے برابر ٹھہرایا ج ۱ ص ۴
- شیطان کا حضرت سیدنا سے انگوٹھی حاصل کرنا شیعہ عقیدہ کے خلاف ہے ج ۱ ص ۱۵
- شیطان کی چالی ج ۱ ص ۹۵۔ شیطان کا اطاعت گزار جہنم میں شیطان کا ساتھی ہوگا۔ ج ۱ ص ۲۳۵
- شیطان نے ایک عابد کو گمراہ کیا (ایک حکایت) ج ۱ ص ۲۵۴
- **شہادت**۔ حضرت آدمؑ نے حضرت شیثؑ کو اپنا وصی نامزد کیا لیکن امت آدمؑ نے اس سے وفانہ کی ج ۱ ص ۱
- شیعہ۔ قرآن سے شیعہ کا تسک اس کے ثبوت میں تصریحات علماء شیعہ عمل علماء شیعہ کیوں کا کردار و عمل اور شیعوں پر بہتان کہ ان کا قرآن پر ایمان نہیں اور اس کا مدلل جواب (مفصل بحث مقدمہ تفسیر میں از ص ۱۱۲ تا ص ۱۱۹) ملاحظہ فرمائیں ج ۱ ص ۱
- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کے متعلق شیعہ عقیدہ کہ آیا جزو سورہ ہے یا نہیں مقدمہ تفسیر ص ۱۳۶
- شیعہ عقیدہ کی رو سے یا علی مدد کہنا اِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ کے منافی نہیں ج ۱ ص ۳
- متقیں علیؑ کے شیعہ ہیں ج ۱ ص ۵۲۔ شیعہ کی موت کے وقت معصوم آتے ہیں ج ۱ ص ۱۸۴
- شیعوں کو تنبیہ ج ۱ ص ۳۳۔ ص ۱۱۴ ج ۱ ص ۲۳۱
- بروز مشرک شیعہ گنہگار شیعوں کی شفاعت کریں گے ج ۱ ص ۱۰۴ ج ۱ ص ۲۰۳ ج ۱ ص ۲۰۲
- ہو عالم جاہل شیعوں کو جہالت سے نکال کر نور علم تک پہنچائے اس کے سر پر نورانی تاج ہوگا ج ۱ ص ۱۳۴
- شیعہ وہ ہے کہ جس محلہ میں آباد ہوا اس میں اس سے بڑھ کر امین اور دیانت دار دوسرا کوئی نہ ہو ج ۱ ص ۱۳۵
- سلطان غازان خان کا مذہب حقہ شیعہ کو قبول کرنے کا مفصل واقعہ ج ۱ ص ۲ تا ص ۲۰۲
- قوم شیعہ کی خصوصیات ج ۱ ص ۲۱۴۔ شیعہ قوم کی بدعقلی قابل انوس ہے ص ۲۳۱
- شیعیان آل محمدؐ ان ہی سے ہیں۔ ج ۱ ص ۲۶۱ ج ۱ ص ۱۹۴۔ قوم شیعہ پر امام رازی کا اعتراض اور اس کا دندان شکن جواب ج ۱ ص ۲۵۵
- شیعہ فرقہ بہتر فرقوں میں سے ناجی فرقہ ہے ج ۱ ص ۵۹ حکومت بور کی ملازمت سے منع ج ۱ ص ۱۶۵
- شیعہ آل محمدؐ کو خدا کا شریک نہیں مانتے ج ۱ ص ۱۸۱ ص ۱۸۲ ج ۱ ص ۱۹۳
- حضرت ابراہیمؑ نے انوار دیکھے اور شیعوں کی علامات دریافت کیں۔ ج ۱ ص ۲۳۳
- شیعہ ائمہ کے ساتھ محذور ہوں گے۔ ج ۱ ص ۹۳ ج ۱ ص ۱۸۱۔ شیعہ صابر ہیں۔ ج ۱ ص ۱۲۵

- مقدمہ فذک پر رازی کی بحث و جواب - ج ۱ ص ۱۲۶
- شیعوں کا مذہب غیر متغیر نہیں ہے ج ۱ ص ۱۵۵ دعا کا طریقہ ج ۱ ص ۱۱۸
- شیعوں کا غم حسینؑ میں ردنا بدعت نہیں ہے ج ۱ ص ۱۵۵ فرشتوں سے شیعیان علیؑ کی محبت کا عہد لیا گیا ہے ج ۱ ص ۱۲۶
- یا علیؑ تو اور تیرے شیعہ جنت میں جائیں گے - ج ۱ ص ۱۵۵ ج ۱ ص ۱۲۶ ج ۱ ص ۲۵۵
- قائم کی آمد پر مخصوص شیعہ ائمہیں گے - ج ۱ ص ۱۵۵ ج ۱ ص ۲۵۵
- شیعہ کون ہیں؟ ج ۱ ص ۱۱۳ شیعہ جنتی کا مکان ج ۱ ص ۱۵۵
- شیعوں کو نصیحت و تنبیہ ج ۱ ص ۱۵۵ - ایک شیعہ گنہگار کا واقعہ ج ۱ ص ۱۵۵ ج ۱ ص ۱۵۵
- نبی کی بیویوں کے متعلق شیعوں کا عقیدہ ج ۱ ص ۱۵۵ - مقام شیعہ ج ۱ ص ۱۳۵
- حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا تمہیں بی نام (شیعہ) مبارک ہو ج ۱ ص ۲۵۵
- حضرت ابراہیمؑ پر شیعہ کا اطلاق ج ۱ ص ۱۵۵ شیعہ اور محب میں فرق ص ۱۵۵
- گنہگار شیعوں کی آئمہ سفارش کریں گے - ج ۱ ص ۱۵۵ ج ۱ ص ۲۵۵
- معاذیہ کے دور میں شیعیان علیؑ پر مظالم ج ۱ ص ۱۵۵
- حضرت پیغمبرؐ نے فرمایا یا علیؑ اللہ نے تیرے شیعوں کو سات انعامات عطا فرمائے ہیں (۱) موت کے وقت آسانی
- (۲) وحشت قبر کے وقت انس (۳) غلٹ قبر کے وقت نور (۴) گنہگار کے وقت امن (۵) میزان میں انصاف
- (۶) پل صراط سے عبور (۷) سب سے پہلے داخلہ جنت ج ۱ ص ۱۵۵ ج ۱ ص ۲۵۵
- بروز محشر کافر کہے گا کاش میں تراب (شیعہ) ہوتا - ج ۱ ص ۱۵۵

# صاد

- صادقؑ پر عرش ایک چشمہ ہے جس سے حضرت پیغمبرؐ نے شب معراج وضو کیا تھا ج ۱ ص ۲۶۱
- سورہ مت کے فضائل ج ۱ ص ۱۵۵ - سورہ صفات کے فضائل ج ۱ ص ۱۵۵
- صدقہ - جہنم کے ایک دروازہ پر مرقوم ہے کہ میں صدقہ دینے والوں پر حرام ہوں ج ۱ ص ۱۵۵
- صدقہ کا ثواب ج ۱ ص ۱۵۵ ج ۱ ص ۱۵۵ - صدقہ جاریہ ج ۱ ص ۱۵۵ ج ۱ ص ۱۵۵ - صدقہ کے اقسام ج ۱ ص ۱۵۵ ج ۱ ص ۱۵۵ -
- صدقہ کا مصرف ج ۱ ص ۱۵۵ ج ۱ ص ۱۵۵ ج ۱ ص ۱۵۵ - صدقہ کا مصرف ج ۱ ص ۱۵۵ ج ۱ ص ۱۵۵ -

- خفیہ صدقہ دینا اللہ کو محبوب ہے ج ۱ ص ۱۵۰۔ صدقہ کے فوائد ج ۱ ص ۷۵
- (صدقہ اللہ کے ہاتھ پر جاتا ہے) کی وضاحت ج ۱ ص ۱۶۱ نیک کاموں میں خرچ کرنا بھی صدقہ ہے۔ ج ۱ ص ۲۵
- لوگوں کو خوش کرنے کے لئے صدقہ دینا شرکِ عملی ہے ج ۱ ص ۱۳۳ صدقہ گناہوں کا کفارہ ہے ج ۱ ص ۱۴۹
- کیا جو کچھ پیغمبر چھوڑ جائیں وہ سب صدقہ ہوا کرتا ہے؟ اس مفروضہ کا مدلل جواب ج ۱ ص ۱۴۵ تا ص ۱۴۷ اور کیا باگیرِ مذکر بھی ایک صدقہ کی حیثیت سے تھی؟ وضاحت ج ۱ ص ۱۱۱
- صادقین کے ساتھ ہونے کا معنی اور صادقین کا مصداق ج ۱ ص ۱۳۳ و ص ۱۳۴ صداقت اور حق ج ۱ ص ۹
- پیغمبر کی تصدیق کرنے والا سب سے پہلا شخص حضرت ابوطالب ہے ج ۱ ص ۲۱۱
- صابی۔ بعض کہتے ہیں کہ حضرت نوح کے دین پر تھے اور بعض کے نزدیک حضرت داؤد کے پیرو تھے ج ۱ ص ۱۴
- صالح کا ذکر ج ۱ ص ۲۲۲ و ج ۱ ص ۱۸۹ و ج ۱ ص ۲۵۲
- حضرت صالح کی وفات حضرت موت کے علاوہ میں ہوئی اسی لئے اس کو حضرت موت کہا جاتا ہے ج ۱ ص ۲
- قوم عاد کی طرف مبعوث ہونے والا نبی صالح تھا۔ ج ۱ ص ۱۵۵
- حضرت صالح کی ناتہ ان سات جانوروں میں سے ہے جو ماں کے شکم سے پیدا نہیں ہوئے ج ۱ ص ۲۵۲
- حضرت صالح سے ناتہ کا معجزہ قوم ثمود نے طلب کیا تھا۔ ج ۱ ص ۱۳
- صاحب الامر کے معنی کی وضاحت ج ۱ ص ۱۲
- صحابہ کا طرزِ عمل اور خلافت۔ مقدمہ تفسیر ص ۱ تا ص ۹
- صحابہ اور علمِ قرآن۔ مقدمہ تفسیر ص ۱۵
- صحابہ کے دلوں میں آلِ رسول کی حرمت مقدمہ تفسیر ص ۱۶
- بعض صحابہ پیغمبر کی وفات کے بعد مرتد ہو گئے تھے۔ ج ۱ ص ۲۹
- جنگِ احمیہ صحابہ کا کردار ج ۱ ص ۳ و ص ۵۹ و ص ۶۳ و ص ۶۷
- صہیب بلال عمار اور خطاب صحابہ پیغمبر جو کفار کی ایذا دہانوں کے بعد ہجرت کر کے مدینہ میں پہنچے قرآن مجید میں ان کی تعریف موجود ہے۔ ج ۱ ص ۲۱
- صحابہ میں سے امراء طبقہ کو تنبیہ اور سرزنش ج ۱ ص ۹
- صلح حدیبیہ کی تفصیل اور بعض صحابہ کا کردار ج ۱ ص ۱۳ و ص ۱۵
- صحابہ کو پیغمبر کی مجلس کے آداب کی تلقین ج ۱ ص ۱۳ و ص ۱۵
- صحابہ کے باہمی جھگڑے ج ۱ ص ۱۳ تا ص ۱۵

○ پیغمبر کے عبادت میں شریک صحابہ ج ۱ ص ۱۳

○ حضرت پیغمبر کے ایک نابینا صحابی ابن ام کلثوم سے ایک امیر صحابی کی نفرت اور خدائی میرز نش ج ۱ ص ۱۴

صحرائے سینا - بنی اسرائیل کا صحرائے سینا میں آنا اور رہنا - ج ۲ ص ۱۱۳

○ بنی اسرائیل کے صحرائے سینا میں ۲۰ سالہ زندگی کے اہم نکات - ج ۲ ص ۱۱۱

صحف - حضرت ابراہیمؑ پر ۳۰ رمضان کو صحیفہ نازل ہوئے ج ۲ ص ۱۲۲

○ حضرت آدمؑ پر دس صحیفہ شیت پر پچاس اور یس پر تیس ابراہیمؑ پر دس کل صحیفہ ایک تیسویں ج ۲ ص ۲۰۹

صبر - اِسْتَعِيْنُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ الْاَيَةُ ج ۲ ص ۱۹۷

○ صبر کرنے والوں کو جنت کی خوشخبری - ص ۱۹۵ - حضرت امام حسین علیہ السلام کا صبر ص ۱۹۹

○ کیا رونا غم حسینؑ میں ہے؟ اس کا جواب ص ۲ ہلاکو خان کے پوتے کے بیٹے سلطان غازان خان

کے دربار کا ایک واقعہ اور پھر امیر طرمطار کے مشورہ سے اس کا شیعہ ہونا اس کے بعد شاہ خدا بندہ کے

دربار میں خفی و شافعی مناظرہ اور پھر امیر طرمطار کے مشورہ سے علامہ حلیؒ کو بلا کر شیعہ دینی کے مابین مناظرہ

اور آخر شاہ خدا بندہ کا شیعہ ہونا ج ۲ ص ۲۰۲

○ صبر و تقویٰ کی فضیلت ج ۲ ص ۳۵ و ص ۵۵

○ صبر کی حقیقت ج ۲ ص ۱۱۱ عورت کے صبر کا ثواب ایک لطیفہ کی شکل میں - ج ۲ ص ۱۱۵ و ص ۱۱۹

○ صبر و شکر کا بیان - حضرت موسیٰ علیہ السلام ایک عابد کے پاس پہنچے جو صابر و شاکر تھا اور بادل اس کا تابع

تھا پس اس نے بادل کو بلا کر حضرت موسیٰؑ کو سوار کر کے وطن واپس پہنچایا - ج ۲ ص ۱۹۵ و ص ۱۹۹

○ صبر کا انجام ج ۲ ص ۱۱۱ - حضرت خضرؑ نے حضرت موسیٰؑ سے کہا تھا کہ آپ میرے ساتھ رہ کر صبر نہ کر سکیں

گئے اور حضرت موسیٰؑ نے صبر کرنے کا وعدہ کیا اور ان کے ہمراہ ہوئے - ج ۲ ص ۱۹۹

○ حضرت ایوبؑ کا صبر ج ۲ ص ۲۲۲ - تلقین صبر ج ۲ ص ۱۱۱ ج ۲ ص ۱۳۱ و ص ۱۳۲ و ج ۲ ص ۲۴۹ و ج ۲ ص ۲۵۱ تا ص ۲۵۳

○ مفصل قصہ ج ۲ ص ۵۵ - صبر کا انجام خیر ج ۲ ص ۱۵۲ و ص ۱۵۹ و ص ۱۶۵ - صابر کامل الایمان ہوتا ہے ج ۲ ص ۲۱۱

○ حضرت پیغمبرؐ نے شب معراج تین مقامات پر صبر کا عہد کیا (۱) اپنی ضروریات پر دوسروں کی ضروریات کو

ترجیح دینے پر صبر (۲) کفار مشرکین کی تکذیب و طعنہ زنی پر صبر (۳) جہاد کرتے ہوئے ہر جسمانی تکلیف

پر صبر ج ۲ ص ۲۳۹

○ منقول ہے کہ تنگی رزق سے بھی مومنوں کے صبر کو آزماتا ہے - ج ۲ ص ۲۱۲

○ صراط - جو شخص اپنے بیٹے کو قرآن کا علم پڑھائے تو قرآن اس کو پل صراط سے بھیجی کی طرح پار کرے گا مقدمہ ص ۲۵



○ صراط مستقیم کی تلاش مقدمہ ص ۱۶۳۔ ماہ رمضان میں اخلاق کو پاکیزہ رکھنے والوں کے قدم پل صراط سے گزر رہے نہ ڈگمگائیں گے ج ۲۲ ص ۲۲۔ حضرت علیؑ پل صراط سے مومنوں کو پار کریں گے ج ۱۵ ص ۱۵ ج ۱۳ ص ۱۳ ج ۱۴ ص ۱۴

○ صراط مستقیم سے مراد علیؑ اور ان کی اولاد ادھیائے ظاہرین ہیں ج ۲۶ ص ۲۶ شیطان صراط مستقیم پر سے لوگوں کو گمراہ کرتا ہے اور چونکہ صراط مستقیم سے مراد حضرت علیؑ ہے لہذا شیطان علیؑ کے ماننے والوں کو گمراہ کرنے کی کوشش میں رہتا ہے اور ان کو ہی نیک کاموں مثلاً نماز دروزہ وغیرہ سے روکتا ہے ج ۱۵ ص ۱۵ بعض مفسرین نے اعتراف کا معنی صراط لیا ہے۔ ج ۳۴ ص ۳۴

○ تفسیر برہان میں منقول ہے کہ عمر بن خطابؓ نے اعتراض کیا کہ حضورؐ آپؐ علیؑ کو ہارونؑ سے تشبیہ دیتے ہیں۔ حالانکہ ہارونؑ کا قرآن میں ذکر موجود ہے اور علیؑ کا قرآن میں کہیں ذکر نہیں تو آپؐ نے فرمایا کیا اللہ نے نہیں فرمایا **هَذَا صِرَاطٌ عَلَیْ مُسْتَقِیْمٍ** ج ۱۸۲ ص ۱۸۲ تفسیر سورہ حجر۔ صراط مستقیم علیؑ ہے ج ۱ ص ۱

○ پل صراط سے وہ ہی گذر سکے گا جس کے پاس حضرت علیؑ کی طرف سے اجازت نامہ ہوگا ج ۳۶ ص ۳۶

○ صراط پر آں محمدؐ کا نور ج ۱۴ ص ۱۴

○ مضیہ بنت عبد المطلب کے ساتھ عمر کا گستاخانہ کلام ج ۱۶۳ ص ۱۶۳

○ صفادہ کا ذکر ج ۲۰۳ ص ۲۰۳

○ صلح۔ دو آدمیوں یا دو گروہوں کے درمیان صلح کرانے کے لئے سورہ طہ کا نقش فائدہ مند ہے ج ۱۶۹ ص ۱۶۹

○ دو لڑنے والوں کے درمیان صلح کرانا بہت بڑی دینی خدمت ہے۔ ج ۱۳ ص ۱۳ تا ص ۱۴

○ صلح حدیبیہ کی طرف اشارہ ج ۳ ص ۳ ج ۱۳ ص ۱۳ ج ۱۵ ص ۱۵ ج ۱۶ ص ۱۶ ج ۱۷ ص ۱۷ ج ۱۸ ص ۱۸ ج ۱۹ ص ۱۹ ج ۲۰ ص ۲۰ ج ۲۱ ص ۲۱ ج ۲۲ ص ۲۲ ج ۲۳ ص ۲۳ ج ۲۴ ص ۲۴ ج ۲۵ ص ۲۵ ج ۲۶ ص ۲۶ ج ۲۷ ص ۲۷ ج ۲۸ ص ۲۸ ج ۲۹ ص ۲۹ ج ۳۰ ص ۳۰ ج ۳۱ ص ۳۱ ج ۳۲ ص ۳۲ ج ۳۳ ص ۳۳ ج ۳۴ ص ۳۴ ج ۳۵ ص ۳۵ ج ۳۶ ص ۳۶ ج ۳۷ ص ۳۷ ج ۳۸ ص ۳۸ ج ۳۹ ص ۳۹ ج ۴۰ ص ۴۰ ج ۴۱ ص ۴۱ ج ۴۲ ص ۴۲ ج ۴۳ ص ۴۳ ج ۴۴ ص ۴۴ ج ۴۵ ص ۴۵ ج ۴۶ ص ۴۶ ج ۴۷ ص ۴۷ ج ۴۸ ص ۴۸ ج ۴۹ ص ۴۹ ج ۵۰ ص ۵۰ ج ۵۱ ص ۵۱ ج ۵۲ ص ۵۲ ج ۵۳ ص ۵۳ ج ۵۴ ص ۵۴ ج ۵۵ ص ۵۵ ج ۵۶ ص ۵۶ ج ۵۷ ص ۵۷ ج ۵۸ ص ۵۸ ج ۵۹ ص ۵۹ ج ۶۰ ص ۶۰ ج ۶۱ ص ۶۱ ج ۶۲ ص ۶۲ ج ۶۳ ص ۶۳ ج ۶۴ ص ۶۴ ج ۶۵ ص ۶۵ ج ۶۶ ص ۶۶ ج ۶۷ ص ۶۷ ج ۶۸ ص ۶۸ ج ۶۹ ص ۶۹ ج ۷۰ ص ۷۰ ج ۷۱ ص ۷۱ ج ۷۲ ص ۷۲ ج ۷۳ ص ۷۳ ج ۷۴ ص ۷۴ ج ۷۵ ص ۷۵ ج ۷۶ ص ۷۶ ج ۷۷ ص ۷۷ ج ۷۸ ص ۷۸ ج ۷۹ ص ۷۹ ج ۸۰ ص ۸۰ ج ۸۱ ص ۸۱ ج ۸۲ ص ۸۲ ج ۸۳ ص ۸۳ ج ۸۴ ص ۸۴ ج ۸۵ ص ۸۵ ج ۸۶ ص ۸۶ ج ۸۷ ص ۸۷ ج ۸۸ ص ۸۸ ج ۸۹ ص ۸۹ ج ۹۰ ص ۹۰ ج ۹۱ ص ۹۱ ج ۹۲ ص ۹۲ ج ۹۳ ص ۹۳ ج ۹۴ ص ۹۴ ج ۹۵ ص ۹۵ ج ۹۶ ص ۹۶ ج ۹۷ ص ۹۷ ج ۹۸ ص ۹۸ ج ۹۹ ص ۹۹ ج ۱۰۰ ص ۱۰۰

○ صلح حسنؑ دین کی حفاظت کے پیش نظر تھی۔ ج ۵ ص ۵ ج ۱۳ ص ۱۳ ج ۱۴ ص ۱۴ ج ۱۵ ص ۱۵ ج ۱۶ ص ۱۶ ج ۱۷ ص ۱۷ ج ۱۸ ص ۱۸ ج ۱۹ ص ۱۹ ج ۲۰ ص ۲۰ ج ۲۱ ص ۲۱ ج ۲۲ ص ۲۲ ج ۲۳ ص ۲۳ ج ۲۴ ص ۲۴ ج ۲۵ ص ۲۵ ج ۲۶ ص ۲۶ ج ۲۷ ص ۲۷ ج ۲۸ ص ۲۸ ج ۲۹ ص ۲۹ ج ۳۰ ص ۳۰ ج ۳۱ ص ۳۱ ج ۳۲ ص ۳۲ ج ۳۳ ص ۳۳ ج ۳۴ ص ۳۴ ج ۳۵ ص ۳۵ ج ۳۶ ص ۳۶ ج ۳۷ ص ۳۷ ج ۳۸ ص ۳۸ ج ۳۹ ص ۳۹ ج ۴۰ ص ۴۰ ج ۴۱ ص ۴۱ ج ۴۲ ص ۴۲ ج ۴۳ ص ۴۳ ج ۴۴ ص ۴۴ ج ۴۵ ص ۴۵ ج ۴۶ ص ۴۶ ج ۴۷ ص ۴۷ ج ۴۸ ص ۴۸ ج ۴۹ ص ۴۹ ج ۵۰ ص ۵۰ ج ۵۱ ص ۵۱ ج ۵۲ ص ۵۲ ج ۵۳ ص ۵۳ ج ۵۴ ص ۵۴ ج ۵۵ ص ۵۵ ج ۵۶ ص ۵۶ ج ۵۷ ص ۵۷ ج ۵۸ ص ۵۸ ج ۵۹ ص ۵۹ ج ۶۰ ص ۶۰ ج ۶۱ ص ۶۱ ج ۶۲ ص ۶۲ ج ۶۳ ص ۶۳ ج ۶۴ ص ۶۴ ج ۶۵ ص ۶۵ ج ۶۶ ص ۶۶ ج ۶۷ ص ۶۷ ج ۶۸ ص ۶۸ ج ۶۹ ص ۶۹ ج ۷۰ ص ۷۰ ج ۷۱ ص ۷۱ ج ۷۲ ص ۷۲ ج ۷۳ ص ۷۳ ج ۷۴ ص ۷۴ ج ۷۵ ص ۷۵ ج ۷۶ ص ۷۶ ج ۷۷ ص ۷۷ ج ۷۸ ص ۷۸ ج ۷۹ ص ۷۹ ج ۸۰ ص ۸۰ ج ۸۱ ص ۸۱ ج ۸۲ ص ۸۲ ج ۸۳ ص ۸۳ ج ۸۴ ص ۸۴ ج ۸۵ ص ۸۵ ج ۸۶ ص ۸۶ ج ۸۷ ص ۸۷ ج ۸۸ ص ۸۸ ج ۸۹ ص ۸۹ ج ۹۰ ص ۹۰ ج ۹۱ ص ۹۱ ج ۹۲ ص ۹۲ ج ۹۳ ص ۹۳ ج ۹۴ ص ۹۴ ج ۹۵ ص ۹۵ ج ۹۶ ص ۹۶ ج ۹۷ ص ۹۷ ج ۹۸ ص ۹۸ ج ۹۹ ص ۹۹ ج ۱۰۰ ص ۱۰۰

○ صلح رجبی۔ ج ۱۵ ص ۱۵

○ صندوق موسیٰؑ ج ۱ ص ۱۔ اصحاب کہف کے نام و سفر نامہ ایک صندوق میں محفوظ تھا ج ۱ ص ۱

○ صنوبر۔ (شاہ درخت) قوم رس اس کی پوجا کرتی تھی۔ ج ۱ ص ۱

○ صلوات۔ صبر کرنے والوں پر صلوات ہے ج ۱ ص ۱ ج ۲ ص ۲ ج ۳ ص ۳ ج ۴ ص ۴ ج ۵ ص ۵ ج ۶ ص ۶ ج ۷ ص ۷ ج ۸ ص ۸ ج ۹ ص ۹ ج ۱۰ ص ۱۰ ج ۱۱ ص ۱۱ ج ۱۲ ص ۱۲ ج ۱۳ ص ۱۳ ج ۱۴ ص ۱۴ ج ۱۵ ص ۱۵ ج ۱۶ ص ۱۶ ج ۱۷ ص ۱۷ ج ۱۸ ص ۱۸ ج ۱۹ ص ۱۹ ج ۲۰ ص ۲۰ ج ۲۱ ص ۲۱ ج ۲۲ ص ۲۲ ج ۲۳ ص ۲۳ ج ۲۴ ص ۲۴ ج ۲۵ ص ۲۵ ج ۲۶ ص ۲۶ ج ۲۷ ص ۲۷ ج ۲۸ ص ۲۸ ج ۲۹ ص ۲۹ ج ۳۰ ص ۳۰ ج ۳۱ ص ۳۱ ج ۳۲ ص ۳۲ ج ۳۳ ص ۳۳ ج ۳۴ ص ۳۴ ج ۳۵ ص ۳۵ ج ۳۶ ص ۳۶ ج ۳۷ ص ۳۷ ج ۳۸ ص ۳۸ ج ۳۹ ص ۳۹ ج ۴۰ ص ۴۰ ج ۴۱ ص ۴۱ ج ۴۲ ص ۴۲ ج ۴۳ ص ۴۳ ج ۴۴ ص ۴۴ ج ۴۵ ص ۴۵ ج ۴۶ ص ۴۶ ج ۴۷ ص ۴۷ ج ۴۸ ص ۴۸ ج ۴۹ ص ۴۹ ج ۵۰ ص ۵۰ ج ۵۱ ص ۵۱ ج ۵۲ ص ۵۲ ج ۵۳ ص ۵۳ ج ۵۴ ص ۵۴ ج ۵۵ ص ۵۵ ج ۵۶ ص ۵۶ ج ۵۷ ص ۵۷ ج ۵۸ ص ۵۸ ج ۵۹ ص ۵۹ ج ۶۰ ص ۶۰ ج ۶۱ ص ۶۱ ج ۶۲ ص ۶۲ ج ۶۳ ص ۶۳ ج ۶۴ ص ۶۴ ج ۶۵ ص ۶۵ ج ۶۶ ص ۶۶ ج ۶۷ ص ۶۷ ج ۶۸ ص ۶۸ ج ۶۹ ص ۶۹ ج ۷۰ ص ۷۰ ج ۷۱ ص ۷۱ ج ۷۲ ص ۷۲ ج ۷۳ ص ۷۳ ج ۷۴ ص ۷۴ ج ۷۵ ص ۷۵ ج ۷۶ ص ۷۶ ج ۷۷ ص ۷۷ ج ۷۸ ص ۷۸ ج ۷۹ ص ۷۹ ج ۸۰ ص ۸۰ ج ۸۱ ص ۸۱ ج ۸۲ ص ۸۲ ج ۸۳ ص ۸۳ ج ۸۴ ص ۸۴ ج ۸۵ ص ۸۵ ج ۸۶ ص ۸۶ ج ۸۷ ص ۸۷ ج ۸۸ ص ۸۸ ج ۸۹ ص ۸۹ ج ۹۰ ص ۹۰ ج ۹۱ ص ۹۱ ج ۹۲ ص ۹۲ ج ۹۳ ص ۹۳ ج ۹۴ ص ۹۴ ج ۹۵ ص ۹۵ ج ۹۶ ص ۹۶ ج ۹۷ ص ۹۷ ج ۹۸ ص ۹۸ ج ۹۹ ص ۹۹ ج ۱۰۰ ص ۱۰۰

○ اللہ کی صلوات کا مقصد رحمت بھیجنا ہے۔ ج ۱ ص ۱ ج ۲ ص ۲ ج ۳ ص ۳ ج ۴ ص ۴ ج ۵ ص ۵ ج ۶ ص ۶ ج ۷ ص ۷ ج ۸ ص ۸ ج ۹ ص ۹ ج ۱۰ ص ۱۰ ج ۱۱ ص ۱۱ ج ۱۲ ص ۱۲ ج ۱۳ ص ۱۳ ج ۱۴ ص ۱۴ ج ۱۵ ص ۱۵ ج ۱۶ ص ۱۶ ج ۱۷ ص ۱۷ ج ۱۸ ص ۱۸ ج ۱۹ ص ۱۹ ج ۲۰ ص ۲۰ ج ۲۱ ص ۲۱ ج ۲۲ ص ۲۲ ج ۲۳ ص ۲۳ ج ۲۴ ص ۲۴ ج ۲۵ ص ۲۵ ج ۲۶ ص ۲۶ ج ۲۷ ص ۲۷ ج ۲۸ ص ۲۸ ج ۲۹ ص ۲۹ ج ۳۰ ص ۳۰ ج ۳۱ ص ۳۱ ج ۳۲ ص ۳۲ ج ۳۳ ص ۳۳ ج ۳۴ ص ۳۴ ج ۳۵ ص ۳۵ ج ۳۶ ص ۳۶ ج ۳۷ ص ۳۷ ج ۳۸ ص ۳۸ ج ۳۹ ص ۳۹ ج ۴۰ ص ۴۰ ج ۴۱ ص ۴۱ ج ۴۲ ص ۴۲ ج ۴۳ ص ۴۳ ج ۴۴ ص ۴۴ ج ۴۵ ص ۴۵ ج ۴۶ ص ۴۶ ج ۴۷ ص ۴۷ ج ۴۸ ص ۴۸ ج ۴۹ ص ۴۹ ج ۵۰ ص ۵۰ ج ۵۱ ص ۵۱ ج ۵۲ ص ۵۲ ج ۵۳ ص ۵۳ ج ۵۴ ص ۵۴ ج ۵۵ ص ۵۵ ج ۵۶ ص ۵۶ ج ۵۷ ص ۵۷ ج ۵۸ ص ۵۸ ج ۵۹ ص ۵۹ ج ۶۰ ص ۶۰ ج ۶۱ ص ۶۱ ج ۶۲ ص ۶۲ ج ۶۳ ص ۶۳ ج ۶۴ ص ۶۴ ج ۶۵ ص ۶۵ ج ۶۶ ص ۶۶ ج ۶۷ ص ۶۷ ج ۶۸ ص ۶۸ ج ۶۹ ص ۶۹ ج ۷۰ ص ۷۰ ج ۷۱ ص ۷۱ ج ۷۲ ص ۷۲ ج ۷۳ ص ۷۳ ج ۷۴ ص ۷۴ ج ۷۵ ص ۷۵ ج ۷۶ ص ۷۶ ج ۷۷ ص ۷۷ ج ۷۸ ص ۷۸ ج ۷۹ ص ۷۹ ج ۸۰ ص ۸۰ ج ۸۱ ص ۸۱ ج ۸۲ ص ۸۲ ج ۸۳ ص ۸۳ ج ۸۴ ص ۸۴ ج ۸۵ ص ۸۵ ج ۸۶ ص ۸۶ ج ۸۷ ص ۸۷ ج ۸۸ ص ۸۸ ج ۸۹ ص ۸۹ ج ۹۰ ص ۹۰ ج ۹۱ ص ۹۱ ج ۹۲ ص ۹۲ ج ۹۳ ص ۹۳ ج ۹۴ ص ۹۴ ج ۹۵ ص ۹۵ ج ۹۶ ص ۹۶ ج ۹۷ ص ۹۷ ج ۹۸ ص ۹۸ ج ۹۹ ص ۹۹ ج ۱۰۰ ص ۱۰۰



- مقدمہ فدک پر رازی کی بحث و جواب - ج ۱ ص ۱۴
- شیعوں کا مذکب غیر متزلزل ہے ج ۱ ص ۱۵ دعا کا طریقہ ج ۱ ص ۱۱
- شیعوں کا غم حسینؑ میں روزا بدعت نہیں ہے ج ۱ ص ۱۶ زشتوں سے شیعان علیؑ کی محبت کا عہد لیا گیا ہے ج ۱ ص ۲۶
- یا علیؑ تو از تیرے شیعہ جنت میں جائیں گے - ج ۱ ص ۱۸ ج ۱ ص ۱۹ و ص ۲۱ ج ۱ ص ۲۲ و ص ۲۵
- قائم کی آمد پر مخصوص شیعہ اٹھیں گے - ج ۱ ص ۲۰ ج ۱ ص ۲۵
- شیعہ کون ہیں؟ ج ۱ ص ۲۱ شیعہ جنتی کا مکان ج ۱ ص ۲۱
- شیعوں کو نصیحت و تنبیہ ج ۱ ص ۱۱ - ایک شیعہ گنہگار کا واقعہ ج ۱ ص ۱۲ و ص ۱۴
- نبی کی بیویوں کے متعلق شیعوں کا عقیدہ ج ۱ ص ۱۲ - مقام شیعہ ج ۱ ص ۱۳
- حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا تمہیں یہ نام (شیعہ) مبارک ہو ج ۱ ص ۲۵
- حضرت ابراہیمؑ پر شیعہ کا اطلاق ج ۱ ص ۱۲ شیعہ اور محب میں فرق ج ۱ ص ۱۲
- گنہگار شیعوں کی آئمہ سفارش کریں گے - ج ۱ ص ۲۹ و ص ۲۵
- معاد یہ کسے دور میں شیعان علیؑ پر مظالم ج ۱ ص ۱۲
- حضرت پیغمبرؐ نے فرمایا یا علیؑ اللہ نے تیرے شیعوں کو سات انعامات عطا فرمائے ہیں (۱) موت کے وقت آسانی
- (۲) وحشت قبر کے وقت انس (۳) غلٹ قبر کے وقت نور (۴) گہرا ہٹ کے وقت امن (۵) میزان میں انصاف
- (۶) پل صراط سے عبور (۷) سب سے پہلے داخلہ جنت ج ۱ ص ۲۶ و ص ۲۵
- بروز عشر کا فرکیہ گاکاش میں تراب (شیعہ) ہوتا - ج ۱ ص ۱۶

# صاد

- صادقؑ پر عرش ایک چشمہ ہے جس سے حضرت پیغمبرؐ نے شب معراج و منوکیا تھا ج ۱ ص ۲۶
- سورہ ص کے فضائل ج ۱ ص ۱۲ - سورہ صافات کے فضائل ج ۱ ص ۳۱
- صدقہ - جہنم کے ایک دروازہ پر مرقوم ہے کہ میں صدقہ دینے والوں پر حرام ہوں ج ۱ ص ۲۶
- صدقہ کا ثواب ج ۱ ص ۱۲ و ص ۱۳ - صدقہ جاریہ ج ۱ ص ۱۲ درج ۱ ص ۱۲ - صدقہ کے اقسام ج ۱ ص ۱۳ -
- صدقہ کا مصرف ج ۱ ص ۱۲ ج ۱ ص ۱۳ اصلاح بین الناس بھی ایک صدقہ ہے - ج ۱ ص ۱۵

- خفیہ صدقہ دینا اللہ کو محبوب ہے ج ۱ ص ۱۵۰ صدقہ کے فوائد ج ۱ ص ۱۵۰
- (صدقہ اللہ کے ہاتھ پر جاتا ہے) کی وضاحت ج ۱ ص ۱۵۰ نیک کاموں میں خرچ کرنا بھی صدقہ ہے۔ ج ۱ ص ۱۵۰
- لوگوں کو خوش کرنے کے لئے صدقہ دینا شرک عملی ہے ج ۱ ص ۱۵۰ صدقہ گناہوں کا کفارہ ہے ج ۱ ص ۱۵۰
- کیا جو کچھ پیغمبر بھیڑ جائیں وہ سب صدقہ ہوا کرتا ہے؟ اس مفروضہ کا مدلل جواب ج ۱ ص ۱۵۰ تا ص ۱۵۱ اور کیا باگیر ذلک بھی ایک صدقہ کی حیثیت سے تھی؟ وضاحت ج ۱ ص ۱۵۰
- صادقین کے ساتھ ہونے کا معنی اور صادقین کا مصداق ج ۱ ص ۱۵۰ صدقات اور حق ج ۱ ص ۱۵۰
- پیغمبر کی تصدیق کرنے والا سب سے پہلا شخص حضرت ابوطالب ہے ج ۱ ص ۱۵۰
- صابی بعض کہتے ہیں کہ حضرت نوح کے دین پر تھے اور بعض کے نزدیک حضرت داؤد کے سپرد تھے ج ۱ ص ۱۵۰
- صالح کا ذکر ج ۱ ص ۱۵۰ و ج ۲ ص ۱۵۰ و ج ۲ ص ۱۵۰
- حضرت صالح کی وفات حضرت موت کے علاقہ میں ہوئی اسی لئے اس کو حضرت موت کہا جاتا ہے ج ۱ ص ۱۵۰
- قوم عاد کی طرف مبعوث ہونے والا نبی صالح تھا۔ ج ۱ ص ۱۵۰
- حضرت صالح کی ناتمہ ان سات جانوروں میں سے ہے جو ماں کے شکم سے پیدا نہیں ہوئے ج ۱ ص ۱۵۰
- حضرت صالح سے ناتمہ کا معجزہ قوم ثمود نے طلب کیا تھا۔ ج ۱ ص ۱۵۰
- صاحب الامر کے معنی کی وضاحت ج ۱ ص ۱۵۰
- صحابہ کا طرز عمل اور غلالت۔ مقدمہ تفسیر ص ۱ تا ص ۹
- صحابہ اور علم قرآن۔ مقدمہ تفسیر ص ۱۵
- صحابہ کے دلوں میں آل رسول کی حرمت مقدمہ تفسیر ص ۱۶
- بعض صحابہ پیغمبر کی وفات کے بعد مرتد ہو گئے تھے۔ ج ۱ ص ۲۹
- جنگ احد میں صحابہ کا کردار ج ۱ ص ۳ تا ص ۵۹ و ص ۶۳ و ص ۶۴ و ص ۶۵
- صہیب بلاء عمار اور جناب صحابہ پیغمبر جو کفار کی ایذا دہانوں کے بعد ہجرت کر کے مدینہ میں پہنچے قرآن مجید میں ان کی تعریف موجود ہے۔ ج ۱ ص ۲۱
- صحابہ میں سے امراء طبقہ کو تنبیہ اور سرزنش ج ۱ ص ۹۶
- صلح حدیبیہ کی تفصیل اور بعض صحابہ کا کردار ج ۱ ص ۹۳ تا ص ۹۵ و ص ۹۶
- صحابہ کو پیغمبر کی مجلس کے آداب کی تلقین ج ۱ ص ۹۳ تا ص ۹۵
- صحابہ کے باہمی جھگڑے ج ۱ ص ۹۳ تا ص ۹۵

○ پیغمبر کے عبادت میں شریک صحابہ ج ۱ ص ۱۳

○ حضرت پیغمبر کے ایک نابینا صحابی ابن ام کثوم سے ایک امیر صحابی کی نفرت اور خدائی ہیز نش ج ۱ ص ۱۵

○ صحرائے سینا - بنی اسرائیل کا صحرائے سینا میں آنا اور رہنا - ج ۱ ص ۱۳

○ بنی اسرائیل کے صحرائے سینا میں ۲۰ سالہ زندگی کے اہم نکات - ج ۱ ص ۱۱

○ صحت - حضرت ابراہیمؑ پر ۳ رمضان کو صحیفے نازل ہوئے ج ۱ ص ۲۳

○ حضرت آدمؑ پر دس صحیفے شیت پر پچاس اور یس پر تیس ابراہیمؑ پر دس کل صحیفے ایک تئیس ج ۱ ص ۲۹

○ صبر - اسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ الْاَيَةُ ج ۱ ص ۱۹

○ صبر کرنے والوں کو جنت کی خوشخبری - ص ۱۹ حضرت امام حسین علیہ السلام کا صبر ص ۱۹۹

○ کیا رونما غم حسینؑ میں ہے؟ اس کا جواب ص ۲ ہلاکو خان کے پوتے کے بیٹے سلطان غازان خان

کے دربار کا ایک واقعہ اور پھر امیر طرمطار کے مشورہ سے اس کا شیعہ ہونا اس کے بعد شاہ خدا بندہ کے

دربار میں حنفی و شافعی مناظرہ اور پھر امیر طرمطار کے مشورہ سے علامہ حلی کو بلا کر شیعہ دینی کے مابین مناظرہ

اور آخر شاہ خدا بندہ کا شیعہ ہونا ج ۲ ص ۲

○ صبر و تقویٰ کی فضیلت ج ۴ ص ۳۵ و ص ۵

○ صبر کی حقیقت ج ۴ ص ۱۱ عورت کے صبر کا ثواب ایک لطیفہ کی شکل میں - ج ۴ ص ۱۱ و ص ۱۱۹

○ صبر و شکر کا بیان - حضرت موسیٰ علیہ السلام ایک عابد کے پاس پہنچے جو صابر و شاکر تھا اور بادل اس کا تابع

تھا پس اس نے بادل کو بلا کر حضرت موسیٰ کو سوار کر کے وطن واپس پہنچایا - ج ۴ ص ۱۹ و ص ۱۹۵

○ صبر کا انجام ج ۴ ص ۱۲۵ - حضرت خضرؑ نے حضرت موسیٰؑ سے کہا تھا کہ آپ میرے ساتھ رہ کر صبر نہ کریں

گئے اور حضرت موسیٰؑ نے صبر کرنے کا وعدہ کیا اور ان کے ہمراہ ہوئے - ج ۴ ص ۱۹

○ حضرت ابراہیمؑ کا صبر ج ۹ ص ۲۲۴ - تلقین صبر ج ۱ ص ۱۳ و ص ۱۳۱ و ج ۲ ص ۱۹ تا ص ۱۰

○ مفصل قصہ ج ۱ ص ۹۵ - صبر کا انجام خیر ج ۱ ص ۱۵۴ و ص ۱۵۹ و ص ۱۶۵ - صابر کامل الایمان ہوتا ہے ج ۱ ص ۲۱

○ حضرت پیغمبرؐ نے شب معراج تین مقامات پر صبر کا عہد کیا (۱) اپنی ضروریات پر دوسروں کی ضروریات کو

ترجیح دینے پر صبر (۲) کفار و مشرکین کی تکذیب و طعنہ زنی پر صبر (۳) جہاد کرتے ہوئے ہر جسمانی تکلیف

پر صبر ج ۱ ص ۲۳

○ مفقود ہے کہ تنگی رزق سے بھی مومنوں کے صبر کو آزماتا ہے - ج ۳ ص ۲۱

○ صراط - جو شخص اپنے بیٹے کو قرآن کا علم پڑھائے تو قرآن اس کو پل صراط سے بھیجی کی طرح پار کرے گا مقدمہ ص ۲۸

○ صراط مستقیم سے مراد علی اور ان کی اولاد اوصیائے طاہرین ہیں ج ۲۶۷ شیطان صراط مستقیم پر سے لوگوں کو گمراہ کرتا ہے اور چونکہ صراط مستقیم سے مراد حضرت علی ہے لہذا شیطان علی کے ماننے والوں کو گمراہ کرنے کی کوشش میں رہتا ہے اور ان کو ہی نیک کاموں مثلاً نماز درود وغیرہ سے روکتا ہے ج ۲۷۱

○ بعض مفسرین نے اعراف کا معنی صراط لیا ہے۔ ج ۳۴

○ تفسیر برہان میں منقول ہے کہ عمر بن خطاب نے اعتراض کیا کہ حضور اکرم علی کو بارون سے تشبیہ دیتے ہیں۔

حالانکہ ہاردن کا قرآن میں ذکر موجود ہے اور علی کا قرآن میں کہیں ذکر نہیں تو آپ نے فرمایا کیا اللہ نے نہیں

فَرِيَا هَذَا صِرَاطِ عَلِيِّ مُسْتَقِيمٌ ۝ ۱۸۲ ۝ تَفْسِيرُ سُورَةِ هَجَرٍ - صِرَاطِ مُسْتَقِيمٍ عَلِيٌّ هِيَ نَجْمٌ

○ میں صراط سے وہ ہی گذر سکے گا جس کے پاس حضرت علیؑ کی طرف سے اجازت نامہ ہو گا ج ۳۶

○ صراط یہ ایک محمد کا نورج ۱۲ ص ۶

○ مصفیہ بنت عبدالمطلب کے ساتھ عمر کاگ تاخانہ کلام ج ۱۶۳

○ صفایرودہ کا ذکر ج ۲ ص ۲۰۳

صلح ۔ دو آدمیوں یا دو گروہوں کے درمیان صلح کرانے کے لئے سورہ طہ کا نقش فائدہ مند ہے ج ۹ ص ۱۶۹

○ دولہ نے والوں کے درمیان صلح کرانا بہت بڑی دینی خدمت ہے۔ ج ۳ ص ۹۸ تا ۱۰۱

○ صلح حدیبیہ کی طرف اشارہ ج<sup>۳</sup> ص ۹ دج<sup>۳</sup> م ۵، ۶، ۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵

صلح حسن دین کی حفاظت کے پیش نظر تھی۔ ج ۵ ص ۱۳ ج ۱۳ ص ۹۱

صلواتی ۱۰۸

صندوق موسیٰؑ ج ص ۱۶۔ اصحاب کہف کے نام و سفر نامہ ایک صندوق میں محفوظ تھا ج ص ۹۱۔

صنوبر - (شاہ درخت) قوم رس اس کی پوجا کرتی تھی۔ اناج ص ۱۱۷

صلوات - صبر کرنے والوں پر صلوات ہے ج ۱ ص ۱۹ ص ۲۰

اللہ کی صلوات کا مقصد رحمت ہمیں ہے۔ ج۔ ۲۳ ص ۲۱۱





# ضاد

**ضبط اعمال** اور ضبط اعمال کا فرق۔ مقدمہ تفسیر ص ۲۴۴۔ احباط اعمال کے ذیل میں ملاحظہ ہو نیز ج ۱ ص ۱۹ اور ج ۱ ص ۱۳۳ پر بھی وضاحت کی گئی ہے اور اس کا خلاصہ یہ ہے کہ کسی کے صحیح اعمال کو کسی دوسری غلطی کی وجہ سے جزا سے محروم کرنا ضبط ہے اور ظلم ہے لیکن کسی کے اعمال کا باطل ہونے کی وجہ سے جزا سے محروم ہونا ضبط ہے اور یہ عین عدل ہے مثلاً عبادت کی صحت میں عقیدہ کی درستی شرط ہے پس جو عبادت عقیدہ فاسدہ ہے ہو وہ باطل اور ضبط ہے لائق جزا نہیں لیکن اس کے مقابلہ میں عقیدہ صحیحہ کے ساتھ بجالانے والے کی جزا کو کالعدم قرار دینا ضبط ہے اور ظلم ہے۔

# الطباء

**طیب ہندی** سے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی گفتگو۔ مقدمہ تفسیر ص ۱۵۱۔  
 دربار ہارون میں انگریز ڈاکٹر نے قرآن کی جامعیت پر اعتراض کرتے ہوئے کہا کہ اس میں طب کا کوئی ذکر نہیں تو اسلامی مفکر علی بن حسین بن داؤد نے برجستہ جواب دیا کہ قرآن مجید نے کلوا واشربوا ولا تسرفوا کہہ کر ساری طب کو ایک جملہ میں بند کر کے رکھ دیا ہے تو ڈاکٹر نے تسلیم ختم کر دیا۔ ج ۱ ص ۱۶۶  
 ○ ارسطاطالیس حکیم سکندر ذوالقرنین کا استاد تھا اور سکندر کی فتوحات کے بعد ارسطو کی کوششوں سے دنیا کے گوشے گوشے میں علوم طبیبہ و دیگر علوم کے مدارس جاری کئے گئے۔ ج ۱ ص ۱۲۳  
 ○ معذہ کی تکلیف اور بدہضمی کا علاج امام جعفر صادق علیہ السلام نے بتایا کہ کھانا صرف دو وقت کھایا کرو اور درمیان میں کچھ نہ کھاؤ اور قرآن مجید کی اس آیت سے استدلال فرمایا۔ وَلَهُمْ رِزْقُهُمْ فِيهَا بُكْرَةً وَعَشِيًّا۔ آپ نے فرمایا اس سے تجاوز کرنے سے بدن کا نظام فاسد ہو جاتا ہے۔ ج ۱ ص ۱۵۱  
 ○ قرآن مجید میں طبی مشورے موجود ہیں لیکن ان کا صحیح علم انہی لوگوں کو ہے جو قرآن کے ظاہر و باطن کو جان سکتے ہیں چنانچہ ایک درد شکم میں مبتلا مریض نے حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے اپنے درد کی

شکایت کی تو آپ نے فرمایا اس کا علاج قرآن مجید میں موجود ہے وہ یہ کہ اپنی بیوی کے مال سے کوئی شی خرید لو شہدے لو اور بارشش کا پانی ان تینوں اجزاء کو ملا کر پی لو اس نے بیوی سے کچھ لے کر اس کی شہد خرید لی اور بارشش کا پانی پی لیا اور در دشکم سے مکمل شفا یاب ہو گیا۔ حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا قرآن مجید میں اللہ نے بیوی کے عطا کردہ مال کے متعلق فرمایا **كُلُوهُ هَنِيئًا مَرِيئًا** اور بارشش کے پانی کو مبارک کہا اور شہد کے متعلق فرمایا کہ اس میں شفا ہے تو تینوں جب ملیں گی تو ہنیا مریتا بھی ہوگی ج ۳ ص ۱۱۱ اور میں نے خود اس نسخہ کو آزمایا ایک دفعہ کالا باغ میں سید منور حسین شاہ مرحوم کے پیٹ میں تکلیف تھی اور کوئی علاج کارگر نہ ہوا تو مذکورہ بالا نسخہ استعمال کرتے ہی فوراً ٹھیک ہو گئے تھے۔

**برائے مطالب عظیمہ :-** ۱۰۰ دفعہ طہ ایک دفعہ قل ھو اللہ احد اسی طرح ۸ دفعہ دھرائے اس کے بعد سورہ قتل ھو اللہ احد کو ۱۴ دفعہ پڑھنے انشاء اللہ مقصد پورا ہوگا۔

**طہ** کے اعداد کا مربع بڑکی کے اچھے رشتے کے لئے اور جادو سے حفاظت کے لئے ابتداء ۸۱۳ سے ۹۹ کرے اور خانہ ۱۳ میں ایک زیادہ کرے۔

طہ۔ سورہ طہ کے فضائل ج ۹ ص ۱۶۹۔ لفظ طہ کی تحقیق ص ۱۴۱ مت ۱۰۔

**طلب علم کی اہمیت اور طلب علم کی ضرورت پر مقدمہ تفسیر کے اوائل میں روشنی ڈالی گئی ہے نیز تفسیر کی دوسری جلد میں ص ۱۳۳ و ص ۱۳۴ پر مزید گفتگو کی گئی ہے طالب علم کی مدد کرنا ایک کسے بدلم میں ایک لاکھ کا ثواب ہے ج ۳ ص ۱۱۱**

○ جن لوگوں کے لئے جنت کی بشارت دی گئی ہے ان میں ساتھون بھی ہیں اور بعض علماء نے فرمایا ان سے

مراد زمین میں طلب علم کے لئے سفر کرنے والے ہیں۔ ج ۳ ص ۱۳۱ بعظمت علم اور طلب علم کے آداب ج ۳ ص ۱۱۱

○ حضرت پیغمبر کو طلب علم کی فہمائش کی گئی **قُلْ رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا** ج ۳ ص ۲۰۴ حضرت لقمان نے اپنی

وصیتوں میں علم کی اہمیت پر زور دیا اور طلب علم کو ضروری قرار دیا ج ۳ ص ۱۳۲

**طلب اولاد**۔ شہرہ اور بیوی کی باہمی ہمبستری میں طلب اولاد کی نیت مستحب ہے۔ ج ۳ ص ۲۳۶

○ سورہ آل عمران کو زعفران سے لکھ کر اپنے پاس رکھنے کی برکت سے اللہ اولاد عطا فرماتا ہے ج ۳ ص ۱۸۵

طلب اولاد کے لئے عمل ج ۲ ص ۲۴۱ و ج ۳ ص ۱۰۱

طلاق ان کو کہا جاتا ہے جو اسلام کے دبدبہ سے مرغوب ہو کر فتح مکہ کے بعد حلقہ اسلام میں داخل ہوئے

جیسے ابوسفیان وغیرہ ج ۳ ص ۱۶۶

○ فتح مکہ کی تدریس تفصیل تفسیر کی آخری جلد میں از صفحہ ۲۷۵ تا ص ۲۸۵ ملاحظہ فرمائیں۔

**طلاق عدت**۔ طلاق سنت اور اس کے شرائط اور پھر بائن اور رجعی کی تفصیلات ج ۳ ص ۲۸۵ تا ص ۲۹۲ ج ۳ ص ۲۹۲ تا ص ۲۹۵

○ طلاق اور ظہار میں فرق - ج ۱ ص ۱۵۰ - اگر دخول سے پہلے طلاق ہو تو عورت نصف حق مہر کی حقدار ہوتی ہے - ج ۱ ص ۲۰۵

○ تین قسم کے لوگوں کی دُعاستجاب منہیں ہوتی ان میں سے ایک وہ ہے جس کی عورت نافرمان ہو اس کی بددعا اس لئے قبول نہیں کہ وہ اس کو طلاق دیکر گلو خلاصی کر سکتا ہے - ج ۱ ص ۲۶ سورہ طلاق ج ۱ ص ۲۵۵

طلوع فجر - ماہ رمضان میں کھانے پینے کا آخری وقت طلوع فجر ہے ج ۱ ص ۲۳۰ - نماز تہجد کا آخر اور نماز صبح کا اول وقت طلوع فجر ہے - ج ۱ ص ۲۵۵ و ص ۲۵۵

تطہیر بن خویلد - نبوت کا جھوٹا دعویٰ ارتقا جس کی زبان پیغمبر میں سرکوبی کی گئی - ج ۱ ص ۱۲۲

طلحہ - عائشہ سے شادی کرنے کا خواہشمند تھا - ج ۱ ص ۲۰۹

طالوت - طالوت کا انتخاب اور معیار انتخاب ج ۱ ص ۱۲۳ و ج ۱ ص ۱۲۴ - طالوت و جالوت کی لڑائی - ج ۱ ص ۱۲۳

طولانی زندگی - حضرت قائم آل محمد علیہ السلام کی طولانی زندگی پر اعتراض کرنے والے اگر تاریخ انسانیت کا مطالعہ کریں تو ان کو معلوم ہوگا کہ بہت سے انسان ایسے گذرے ہیں جن کی زندگیاں کافی طولانی تھیں اور اب تک زندہ رہنے والوں میں حضرت ادریسؑ حضرت ایساؑ حضرت خضرؑ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا تذکرہ کتب میں موجود و مسطور ہے - قدرے تفصیل کے لئے تفسیر کی جلد ۹ ص ۱۱۹ ملاحظہ ہو -

طائف - حجاز میں ایک مشہور شہر ہے - کفار مکہ نے ایک یہ بھی اعتراض کیا تھا کہ اگر خدا نے انسانوں کی تبلیغ کے لئے کوئی اپنا نامزدہ نامزد کرنا ہوتا تو مکہ اور طائف کے شہروں میں کسی نامور بارسوخ شخصیت کو نامزد فرماتا - چنانچہ مکہ سے ولید بن مغیرہ کا اور طائف سے عروہ بن مسعود ثقفی کا نام انہوں نے لیا تھا اور سورہ زخرف میں ان کے اس سوال کو منہایت سختی سے ٹھکرایا گیا - ج ۱ ص ۲۳۱ اور حضور اہل مکہ کی زیادتیوں سے گہرا کہ حضرت ابو طالب کی وفات کے بعد بنفس نفیس طائف میں تشریف لائے تھے اور جب آپ نے تبلیغ فرمائی تو اہل طائف نے آپ پر پتھر برسائے چنانچہ کیمیدہ خاطر وہاں سے واپس آئے مکہ منہجے سے پہلے جب مقام نخلہ میں پہنچے تو قوم جن کی ایک جماعت نے قرآن سنا اور حضور کی نبوت پر ایمان لائے - ج ۱ ص ۲۳۰ و ص ۲۳۱

طواف - کعبہ کے ارد گرد چکر لگانا طواف کہلاتا ہے اس کے اقسام و طریقہ ج ۱ ص ۲۳ تا ص ۲۴ مذکور ہے -

○ منقول ہے کہ کفار مکہ مرد و عورتیں ننگا ہو کر طواف کیا کرتے تھے ان کا خیال تھا کہ جن کپڑوں میں گناہ کر چکے ہیں وہ اس قابل نہیں کہ بوقت طواف جسم پر موجود ہوں - ج ۱ ص ۲۳ و ص ۲۵

○ منقول ہے کہ باہر سے وارد ہونے والا کوئی مسافر یا دیہاتی اگر طواف کرتا تو رسم یہ تھی کہ جس لباس میں وہ طواف کرتا تھا بعد از طواف اس کو صدر قم میں وہ لباس دینا پڑتا تھا کیونکہ طواف کے بعد وہ اس لباس کو پہنا اچھا نہ سمجھتے تھے جس میں وہ طواف کرتے تھے اس لئے دیہاتی لوگ اکثر عاریتاً یا کرایہ پر لباس حاصل کر کے اس میں طواف کر لیتے تھے چنانچہ بیرونجات سے آنے والوں کیلئے لباس ہمسایہ کرایہ وصول کرنا ایک کاروبار تھا آدمی کو عاریتہ یا کرایہ پر لباس نہ مل سکتا اور اپنے پاس بھی وافر لباس نہ ہوتا - تو وہ

ننگا ہو کر طواف کر لیا کرتے تھے چنانچہ ایک خوبصورت عورت ایک دفعہ طواف کے لئے آئی تو اس کو عاریۃ یا کراہیہ پر لباس مہیا نہ ہو سکا تو اس نے ننگا ہونا گوارا کر لیا اور بعد میں لباس کو صدقہ کرنا گوارا نہ کیا چنانچہ حضرت علی علیہ السلام جب سورہ برأت کی تبلیغ کے لئے تشریف لائے تو اعلان کر دیا کہ آج کے بعد کوئی بھی ننگا ہو کر بیت اللہ کا طواف نہیں کرے گا۔ ج ۱۲ ص ۱۳

○ ایک روایت میں ہے کہ کعبہ کے آس پاس اللہ کی ایک سو بیس رحمتیں ہیں۔ ساٹھ طواف کرنے والوں کے لئے چالیس نمازوں کے لئے اور باقی بیس زائرین کعبہ کے لئے ہیں۔ ج ۲ ص ۲۲

طاغوت۔ حاکم ہور کی طرف فیصلہ سے جانا ایسا ہے جس طرح طاغوت کی طرف سے جانا۔ ج ۲ ص ۲۴

○ طاغوت کا معنی و مصداق۔ بعض روایات میں غاصب حقوق اک محمد کو طاغوت کیا گیا ہے۔ ج ۳ ص ۱۳۹

○ طاغوت کے بجا رمی۔ ج ۵ ص ۱۳۶ و ج ۲ ص ۲۵ و ج ۱ ص ۱۱۶

طاعون۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی حکم عدولی پر قوم موسیٰ طاعون کے عذاب میں مبتلا ہوئی اور ایک گھنٹہ کے اندر ان کے ہزاروں آدمی لقمۂ اجل ہو گئے۔ ج ۴ ص ۱۱۳ ج ۵ ص ۱۱۴ ج ۶ ص ۱۱۵

طوبی۔ جنت میں ایک درخت ہے جس کی اصل حضرت پیغمبر کے گھر میں ہوگی اور شاخیں جنتوں کے گھروں میں پہنچیں گی۔ ج ۱ ص ۱۹

○ دوسری روایت میں طوبی کی اصل حضرت امیر علیہ السلام کے گھر میں ذکر کی گئی ہے (طوبی لہم و حسن غایب)

شب معراج حضرت پیغمبر نے طوبی کا پھل کھایا تھا ج ۱ ص ۱۳۲ و ص ۱۳۳ و ص ۱۳۴۔ طوبی درخت کا ایک

ایک پتہ ایک لاکھ آدمیوں پر سایہ فگن ہو سکتا ہے۔ ج ۹ ص ۱۲۵

طوفان۔ حضرت آدم کے لئے قبۂ نور اترتا تھا جس کو طوفان نوح کے وقت اٹھایا گیا تھا۔ ج ۲ ص ۱۸۱ ج ۳ ص ۱۸۲

○ آل فرعون پر جو متعدد عذاب نازل ہوئے ان میں سے ایک عذاب طوفان بھی تھا۔ ج ۲ ص ۱۸۱ ج ۳ ص ۱۸۲ ج ۴ ص ۱۸۳

○ طوفان نوح کے بعد حضرت آدم کی نسل حضرت نوح سے چلی اس لئے یہ آدم ثانی ہیں۔ ج ۴ ص ۱۸۴

○ حضرت پیغمبر کے زمانہ میں اسلام پر طوفان کا عذاب بھی آیا۔ ج ۵ ص ۱۸۵

○ طوفان نوح۔ ج ۱ ص ۲۱۳ تا ص ۲۱۴ ج ۶ ص ۱۸۵

○ ذوالقرنین کا زمانہ نوح کے بعد ہے اور انہوں نے مکان بنانے کی ابتداء فرمائی۔ ج ۶ ص ۱۸۶

○ قوم سبا پر طوفانی عذاب (سبیل العرم) ج ۱ ص ۲۱۴

○ طور۔ بنی اسرائیل کی طرف سے رویت خدا کا سوال اور کوہ طور پر حضرت موسیٰ کا جانا۔ ج ۶ ص ۱۸۷

○ کوہ طور کا قوم بنی اسرائیل کے سردوں پر بلند ہونا۔ ج ۶ ص ۱۸۸

○ حضرت موسیٰ کا وعدہ طور اور چالیس راتوں کا قیام حج ص ۸۴ حضرت موسیٰ کے طور پر جانے کے بعد قوم کی گوسالہ پرستی اور حضرت ہارون سے قوم کا برتاؤ حج ص ۹۶ حضرت پیغمبر نے معراج پر جاتے ہوئے طور پر بھی دو رکعت نماز پڑھی تھی حج ص ۹۹

○ طور کی لفظی تشریح حج ص ۶۳ - طسح کی تاویل میں بعضوں نے طاء سے مراد طور لیا ہے - حج ص ۱۹

○ حضرت موسیٰ کا کوہ طور پر پہلی دفعہ گذر اور کلام کی ابتداء حج ص ۳۴ حضرت موسیٰ کی وفات طور پر حج ص ۶۰

○ سورہ الطور کے خواص و فوائد حج ص ۱۳۴

○ طاہر و حلال میں فرق حج ص ۲۳ طہارت حیوان مذکور حج ص ۲۴ حنیفیت طاہرہ حج ص ۱۸ ایت تطہیر حج ص ۱۸۵

○ طاہر و طیب حج ص ۱۵ طہارت حج ص ۱۵۵ طہر حج ص ۱۲ حج ص ۱۳۱

○ طہیات کا بیان حج ص ۴۹، طیب و خبیث برابر نہیں حج ص ۱۴۳ و ص ۲۵

○ **البلد الطیب** - حضرت امام حسن سے معاذیر نے پوچھا تیری اور میری ڈاڑھی کا قرآن میں کہاں ذکر ہے تو آپ نے آیت پڑھی جس کا مقصد ہے کہ پاکیزہ زمین اچھا فصل لگاتی ہے اور خبیث زمین کم لگاتی ہے - حج ص ۶۲

○ طیبین مومنین کو فرشتے سلام کریں گے حج ص ۲۰ - طیب مردوں کے لئے طیب عورتیں - حج ص ۱۴

# ظلم

ظلم - ظلم کی تین قسمیں ہیں - حج ص ۴ اپنے نفس پر ظلم، مخلوق پر ظلم اور خدا پر ظلم اور احادیث میں ہے کہ خدا پر ظلم ہے شرک کرنا اور یہ ناقابل بخشش ہے اور بندوں کا حق کھانا ایسا ظلم ہے جس کا بدلہ لیا جائے گا اور اپنے نفس پر ظلم اگر اللہ چاہے تو بخش دے شرک ہوائے نفس کا کرشمہ ہے بندوں پر ظلم غضب کا نتیجہ ہے اور اپنے نفس پر ظلم شہوت کی پیادار ہے پس ہوائے نفس سے کفر و بدعت جنم لیتے ہیں - غضب خود پسندی اور تکبر کی جڑ ہے اور شہوت حرص اور بخل کی محرک ہوتی ہے حج ص ۴۴ جہنم کے پہلے دروازہ پر تحریر ہے جھوٹوں بخیلوں اور ظالموں پر اللہ کی لعنت ہے ص ۴۹

○ ظالم کو عہدہ امامت نہیں مل سکتا - یہاں ظلم سے مراد ہر قسم کا گناہ ہے ص ۱۴

○ اک محمد پر ظلم کرنے والوں کا برا حشر - حج ص ۲۹ اور مروی ہے کہ جب لرگ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر



کے فریضہ کو ترک کر دیں تو خدا ان پر ظالم حاکم کو مسلط کر دیتا ہے۔ ج ۲ ص ۲۵ زنا چوری اور شراب خوردی کو ظلم کہا گیا ہے۔ ج ۲ ص ۲۳

- افتراء کذب اور آیات کو بھٹکانا ظلم ہے ج ۲ ص ۲۳ حق ولایت کی تکذیب کرنے والا ظالم ہے۔ ج ۲ ص ۲۳
- مومن کے اوصاف میں سے ہے کہ وہ دوسرے مومن پر ظلم نہیں کرتا ج ۱ ص ۱۶ اکل رسول پر ظلم ج ۱ ص ۲۲
- اللہ پر افتراء بڑا ظلم ہے ص ۱۵۵ ظالموں کی طرف جھکاؤ کی ہنسی ص ۱۲۹ مظلوم کو خدا ظالم سے بدلہ دلاتا ہے چنانچہ حدیث میں ہے مَنْ اَذَى جَارَكَ وَرَثَتَهُ اللهُ دَارَكَ جَوَانِبَهُ سَيَاهُ بِظُلْمِ كَرَامَتِهِ اور تکلیف دیتا ہے خدا اس ہمایہ کو اس کا وارث بنا دیتا ہے ج ۱ ص ۱۴۹ حضرت ابراہیم کی دعا۔ اے اللہ مجھے اور میری اولاد کو بت پرستی سے محفوظ رکھ کیونکہ شرک بہت بڑا ظلم ہے اور امامت کا عہدہ ظالم حاصل نہیں کر سکتا۔ ص ۱۵۸
- ظالم کی تباہی کے لئے سورہ نعل مکہ کر عمل کیا جاسکتا ہے۔ ج ۱ ص ۱۹۶ ظالم کی توبہ ص ۲۲۲
- ظلم پستی کردار کا آخری درجہ ہے ج ۲ ص ۲۳۔ برادر محشر ظالم کو اپنے اعمال بد کی سزا ملے گی اور مظلوم کے بعض گناہوں کا بوجھ بھی اس پر ڈال دیا جائے گا جس طرح کہ مظلوم کو ظالم کی بعض نیکیاں دی جائیں گی ج ۱ ص ۱۶
- سورہ حج کا عمل ظالم حکمران کا اقتدار ختم کرنے کے لئے ج ۱ ص ۱۶ مظلوموں کو اقتدار ملے گا اور ظالموں کو بدلہ دیا جائے گا۔ زمانہ رجعت ج ۱ ص ۱۵۴
- کسی پر ظلم کرنا یا مظلوم کی مدد کرنے کے باوجود اس کی مدد نہ کرنا بدترین گناہوں میں سے ہے ج ۱ ص ۱۲
- حضرت لقمان حکیم نے اپنی وصیتوں میں ظالم کا ساتھ دینے سے منع فرمایا ہے ص ۱۳۲
- ظالم اور مقصد کی تشریح ج ۱ ص ۲۶۵۔ ظالم کو ظلم کا بدلہ دینا ظلم نہیں بلکہ عدل ہے ج ۱ ص ۲۱۶
- تین ایسے شخص جن پر اگر ظلم نہ کیا جائے تو وہ ظلم کرتے ہیں ۱۔ کمینہ فطرت ۲۔ زور جبر ۳۔ ملوک غلام ج ۱ ص ۲۱۴
- ظلمات ثلاث کی تشریح ج ۱ ص ۱۱۳
- ظہور قائم آل محمد۔ ج ۱ ص ۱۹۹۔ ج ۳ ص ۲۴۔ ج ۲ ص ۱۱۱۔ ج ۲ ص ۲۴۲۔ ج ۱ ص ۲۱۲۔ ج ۱ ص ۲۵۲
- حضرت قائم آل محمد کی آمد کا معجزہ یہ ہوگا کہ اس دور کے موجودہ تمام کالائت سے ان کا قدم آدم پر ہوگا ج ۱ ص ۱۱۱ اور حضرت موسیٰ کا پتھر ان کے پاس ہوگا ج ۱ ص ۱۱۱ جزیرہ خضر کا قبضہ ج ۱ ص ۱۹۶ قائم کی آمد کے بعد سد سکندری توڑا جائے گا ج ۱ ص ۱۲۸ آدم قائم ج ۱ ص ۱۵۲۔ ج ۱ ص ۱۹۶۔ ج ۱ ص ۲۱۴۔ ج ۱ ص ۱۵۲۔ ج ۱ ص ۲۵۲۔ ج ۱ ص ۱۳۱
- ایک بنی اسرائیل کے داعی کا چاندنی رات میں آنے والے قائم کی علامات کا بیان کرنا اور ادھر اچانک حضرت موسیٰ کی آمد ج ۱ ص ۱۵۳
- ظاہر و باطن قرآن ج ۱ ص ۱۱۲۔ ج ۱ ص ۱۶۴۔ ج ۱ ص ۱۵۴

○ ظہار کا بیان۔ حج ۱۵۷ ص ۲۳۲

# العَيْن

عبدالطلب - حضرت پیغمبر محمد مصطفیٰ کے دادا تھے۔ انہوں نے منت مانی تھی کہ اگر اللہ مجھے دس فرزند عطا فرمائے تو میں اس کی رضا کے لئے ایک بچہ قربان کروں گا چنانچہ اللہ نے دس فرزند ان کو عطا فرمائے۔ اور قربانی کا قرعہ عبد اللہ کے نام پر آیا پھر دوبارہ حضرت عبد اللہ کا نام پھر سہ بارہ بھی آخرا راونٹوں کا فدیہ دیا گیا اس لئے حضورؐ نے فرمایا تھا کہ میں دو ذبیحوں کا فرزند ہوں ایک حضرت اسماعیل اور دوسرے حضرت عبد اللہ۔ حج ۶۳

○ حضرت عبدالمطلب کی اہمیت سے گفتگو اور واقعہ اصحاب النیل ج ۱ ص ۲۶۴

○ عبادت گزار برصیفانامی جس کو شیطان نے بہکا دیا رجب ۱۲۵۷ھ بطعم بن باعور کا واقعہ ج ۱ ص ۱۳۱

○ عبادتِ علیؑ پر اعتراض اور اس کا دندان شکن مدلل و مہربن جواب ج ۱ ماہِ عبادتِ ابلیس ج ۱۴

○ عبادت ج ۱۶ دم ۲۹ ج ۲۳ عبادت کی حقیقت معرفت و فکر ہے ۹۵ ج ۱۶ دم ۱۹۵ ص ۲۲۳

○ ایک عابد کی حضرت ابراہیم سے بات چیت ج ۱ ص ۱۵۴۔ حضرت یحییٰ کی عبادت ج ۱ ص ۱۵۵۔ مَا عِبَدُكَ خَوْفًا

مِنْ نَارِكَ وَلَا طَمَعًا فِي جَنَّتِكَ بَلْ وَجَدْتُكَ أَهْلًا لِلْعِبَادَةِ وَفَعَيْدَتِكَ بِمَقُولِهِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ ع ٢٥٨

دعا مانگنا بہت بڑی عبادت ہے ج ۱۶۱۔ عبادت کی دعوت عامہ ج ۶۹ عبدیت منہ ج ۲۳۴ ج ۱۹۵

ج ۱ ص ۱۷۶ ص ۲۵۱

○ عباد اور عبید میں فرق - ج ۳ ص ۲۴۵

**عبرت** - ج<sup>۱</sup> ۸۸ ص ۱۱ و ص ۱۲ و ص ۱۳ ج<sup>۲</sup> ۵۵ ر ج ص ۹ و ص ۱۴ و ص ۱۵ ج<sup>۳</sup> ۱۰۲ و ص ۱۰۳

خ متا خ متا ۲۲۲ ج متا ۳۱۰ ج متا ۹۹ ج متا ۳۸ ج متا ۱۵۲ ج متا ۱۴۱ ج متا ۱۸ ج متا ۲۰ ج متا ۱۵۳ ج متا ۲۲۳ ج متا ۱۲ ج متا ۱۲ ج متا

ص ۱۶ ج ۳۲ ص ۳۵ و ص ۱۶ و ص ۱۹ قزم احتساب کا انکشاف ج ۳ ص ۳۳

**عہدت**۔ طلاق کی عہدت ۶ منہ عہدت وفات ۸۳ عہدت کی مصلحت ج ۳ ص ۱۱۱

عزاداری - عزاداری کی غرض و غایت - مقدمہ تفسیر ص ۱۱ - عزاداری پر خرچ کرنا ص ۱۱

○ عزاداری کے مراسم میں اصلاح کی ضرورت ص ۲۵

عزائم کا ذکر - ص ۱۴۵ و ص ۱۴۸

عرش کا ذکر - اللہ کے عرش پر ہونے کا مقصد یہ نہیں کہ وہ مکان کا پابند ہے بلکہ مقصد یہ ہے کہ تمام علوی و سفلی مخلوقات

پاس کو ہمت حاصل ہے چنانچہ ص ۱۴۵ اور ص ۱۴۶ و ص ۱۴۷ و ص ۱۴۸ و ص ۱۴۹ پر اسی کی طرف اشارہ موجود ہے

تخلیق ارض و سما اور عرش کا پانی پر ہونے کا مقصد ص ۱۴۶ - شب معراج سبب حضرت پیغمبر عرش پر پہنچے تو دیکھا

ساتی عرش پر علی کا نام تحریر تھا - ص ۱۴۶ - عرش کے سامنے مقام محمود ہے جہاں حضرت پیغمبر بروز معشر تشریف

فرما ہوں گے - ص ۱۴۶

○ عالمین عرش - ص ۱۴۳ و ص ۱۴۴

عزری نامی ایک بت تھا جس کی زمانہ جاہلیت میں پوجا کی جاتی تھی اور ایک قول کے مطابق عزری نامی ایک

بہت بڑا درخت تھا جس کی قبیلہ غطفان عبادت کرتے تھے - ص ۱۵۱

عدل - عورتوں کے معاملہ میں عدل اسلامی کی تشریح ص ۹۹ و ص ۱۰۰

○ عدل و انصاف کا حکم ص ۱۰۰ و ص ۱۰۱ - مفسدین کو سزا عین عدل ہے ص ۱۹۵

○ بعض مسلمانوں کا حضور کی عدالت پر اعتراض اور اس کا جواب ص ۱۰۱ - حضرت یوسف کی عادلانہ حکومت

ص ۱۰۱ و ص ۱۰۲ - حضرت مہدی زمین کو عدل سے پُر کریں گے ص ۱۰۳

عثمان - کا جمع قرآن مقدمہ تفسیر ص ۱۳۱ - عثمان کا قرآن جلانا - مقدمہ ص ۱۴۱ - جنگ احد میں ص ۱۴۱

○ آیت میں سرزنش ص ۱۱۱ و ص ۱۱۲ و ص ۱۱۳ - عثمان بن مظعونؓ صحابی رسول کا ذکر ص ۱۱۲ و ص ۱۱۳

○ عَبَسَ وَ تَوَلَّى کا مصداق - ص ۱۴۵

عرس کی رسم بد - ص ۱۴۵

عصائے موسیٰ میں کراماتی پہلو ص ۱۰۱ و ص ۱۰۲ و ص ۱۰۳ - عصا کی حقیقت ص ۱۱۱ و ص ۱۱۲ و ص ۱۱۳

عصا کی فضیلت - ص ۱۰۱ و ص ۱۰۲

○ حضرت پیغمبر کا معجزہ عصا ص ۱۰۱ و ص ۱۰۲ - عصائے موسیٰ والواح آل محمد کے پاس ہیں ص ۱۰۱ و ص ۱۰۲

○ عصائے سلیمان کا معجزہ ص ۱۰۲ - عصائے بلقیس جو سلیمان کے امتحان کے لئے بھیجا گیا تھا - ص ۱۰۳

○ عصمت انبیاء - مقدمہ تفسیر ص ۱۹۲ و ص ۱۹۳ و ص ۱۹۴ - حضرت آدمؑ کا جنت سے خردج منافی عصمت نہیں ص ۱۹۴

○ حضرت آدمؑ کی عصمت پر اعتراض اور اس کا جواب ص ۱۰۲ و ص ۱۰۳ - عہدہ امامت ظالم کو نہیں دیا جاسکتا پس

امام وہ ہو سکتا ہے جو معصوم ہو۔ ج ۱ ص ۱۶۰۔ چونکہ انبیاء معصوم ہوتے ہیں لہذا ان کا صحیح مقام وہی ہو سکتا ہے جو معصوم ہو ج ۱ ص ۱۶۰ صفت عصمت اور ہے۔ ج ۱ ص ۲۰۵ ج ۱ ص ۱۰۵۔ عصمت یوسف ج ۱ ص ۲۲

○ حضرت یونس کی عصمت پر بحث ج ۱ ص ۱۶۲ حضرت ابراہیم کی عصمت ج ۱ ص ۲۰۵ حضرت موسیٰ کا قبلی کو قتل کر کے اپنی طرف ظلم کی نسبت دینا اور اس کی توجیہ ج ۱ ص ۲۵۰ حضرت داؤد کا امتحان اور مقام عصمت ج ۱ ص ۲۵۰ حضرت سلیمان کی عصمت پر بحث ج ۱ ص ۲۵۰

عقل کا مقام ج ۱ ص ۱۶۹، بے عقل پر کنٹرول کا حکم ج ۱ ص ۱۱۵۔ عقل کی عظمت ج ۱ ص ۱۶۰ ج ۱ ص ۱۰۵ عکرمہ۔ عکرمہ ابن ابی جہل کا اسلام قبول کرنا۔ ج ۱ ص ۱۶۱

عکاظ۔ عربوں میں سالانہ اجتماع کے لئے ایک مقام مخصوص تھا جس کو عکاظ کہتے ہیں یہاں ایک عظیم اجتماع ہوا کرتا تھا اور یہ اجتماع ناستق و فاجر لوگوں تک محدود نہیں تھا بلکہ عرب کے دانش ور بھی اس میلہ میں شریک ہوتے تھے۔ شعراء عرب اور فصحاء و بلغاء و ادبا کا جم غفیر یہاں ہوتا تھا۔ پس شعراء اپنا کلام منظوم اور خطباء اپنا کلام منشور و النشور کے طبقہ میں پیش کرتے تھے پس شاعر اعظم یا خطیب اعظم یا ادیب اعظم کا ایک بورڈ کے ذریعے انتخاب عمل میں لایا جاتا تھا چنانچہ اسی میلہ میں حضور تشریف لائے اور قرآن مجید کی بعض آیات کی تلاوت فرمائی جس کے سامنے فصحاء و بلغاء و خطباء و ادباء کی گردنیں جھک گئیں اور قرآن مجید کو بے مثال و لا جواب کلام قرار دیتے ہوئے انہیں ماننا پڑا کہ یہ انسانی کلام نہیں ہے۔

○ حضرت پیغمبر نے زید بن حارثہ کو اسی اجتماع میں تشریف لاکر اس کے باپ سے قیمتہ خرید فرمایا تھا۔ اور یہی زید حضرت پیغمبر کا متبنی تھا ج ۱ ص ۱۶۰۔ عکاظ کی طرف آتے ہوئے مقام نخلہ پر آپ نماز پڑھ رہے تھے کہ قوم جن کے بعض افراد نے شرف اسلام قبول کیا۔ ج ۱ ص ۱۶۰ ج ۱ ص ۱۰۵

○ حضرت علی قرآن کی رو سے چوتھے خلیفہ ہیں۔ پہلا آدم، دوسرا داؤد، تیسرا ہارون چوتھا علی خلیفہ پیغمبر ہے۔ ج ۱ ص ۱۶۰ ج ۱ ص ۱۰۵۔

○ حضرت علی کو اللہ نے منتخب فرمایا اور پیغمبر نے غدیر میں اعلان کیا۔ مقدمہ ص ۹ ج ۱ ص ۲۵۰ ص ۱۰۶ ص ۱۳۹ ج ۱ ص ۱۱۵ ص ۱۱۹۔ مقدمہ ص ۸۵۔ ج ۱ ص ۱۶۰

○ حضرت حماد کو پیغمبر کا فرمان کہ اختلاف کی صورت میں علی کو نہ چھوڑنا۔ ج ۱ ص ۲۵۰ ص ۱۰۶

○ حضرت علی کا مقام ج ۱ ص ۱۶۰ تا ص ۱۳۹ علی کی نامزدگی۔ ج ۱ ص ۱۶۰ ج ۱ ص ۱۰۵۔ مقام علی مقدمہ ص ۸۵ ج ۱ ص ۱۱۵

○ حضرت علی کی ایک ہزار رکعت روزانہ نماز پر اعتراض اور اس کے دندان شکن جوابات۔ مقدمہ تفسیر ص ۸۵

○ علی مع القرآن مقدمہ ص ۱۶۰ ج ۱ ص ۲۰۶ ج ۱ ص ۲۶۰ ج ۱ ص ۲۶۰ صحابہ کا اعتراف ص ۸۵۔ دعویٰ سکونی ص ۸۵

- علیؑ کے اندر انبیاء کے کمالات موجود ہیں۔ مقدمہ ص ۱۹۔ ایک رکاب سے دوسری رکاب تک ختم قرآن مقدمہ ص ۴۹
- بغض علیؑ منافق کی نشانی ہے۔ مقدمہ ص ۱۲۔ علیؑ حافظ قرآن ہے۔ مقدمہ ص ۱۳۲
- حضرت علیؑ کا مقام۔ مقدمہ ص ۱۵۸۔ موازنہ مقدمہ ص ۱۶۱۔ صراط مستقیم۔ مقدمہ ص ۱۶۳۔ ج ۱ ص ۱۴۵
- علیؑ کے پاس صحابہ کی جماعت کا آنا بقول ابن قتیبہ مقدمہ ص ۱۶۷۔ علیؑ کی محبت بمقدمہ ص ۱۶۸۔ ج ۱ ص ۱۴۵
- حضرت علیؑ کی مناجات۔ اے اللہ میں تیری عبادت نہ جہنم کے ڈر سے اور نہ جنت کے لالچ میں کرتا ہوں۔ بلکہ اس لئے تیری عبادت کرتا ہوں کہ تو عبادت کے لائق ہے۔ ج ۱ ص ۱۵۲
- علیؑ باب خط ہے۔ ج ۱ ص ۱۱۵۔ علیؑ کا دشمن محمدؐ کا دشمن ہے۔ ج ۱ ص ۱۳۱۔ ج ۱ ص ۲۲۱
- أَنَا وَ عَلِيٌّ أَتَوَاهُذِهِ الْأُمَّةُ ج ۱ ص ۱۳۲۔ اہل الارض کی تائید علیؑ ہیں۔ ج ۱ ص ۲۶۳
- علیؑ کی دعا پر اعتراض کرنے والے کا انجام عبرتناک ج ۱ ص ۱۳۲۔ حدیث ثقلین۔ ج ۱ ص ۱۵۱۔ ج ۱ ص ۱۴۵
- علیؑ جامع اوصاف کمال ہے۔ ج ۱ ص ۲۱۱۔ عامل لوہ علیؑ ہیں۔ ج ۱ ص ۲۴۸
- علیؑ حبیل اللہ ہے ج ۱ ص ۱۵۵۔ کعبہ میں حضرت علیؑ کی دلالت۔ سعادت ج ۱ ص ۱۵۱۔ ج ۱ ص ۱۵۵
- جنگ احد میں حضرت علیؑ کے جسم اطہر پر سامٹھ سے زیادہ زخم لگے تھے۔ ج ۱ ص ۱۵۵۔ اسی زخم تھے ص ۶۲
- حضرت علیؑ منادی ہوں گے ج ۱ ص ۹۰۔ علیؑ گزشتہ انبیاء سے افضل ہیں۔ ج ۱ ص ۲۴۶
- حضرت علیؑ کو ہجرت کے وقت ابوسفیان کی شہادت ج ۱ ص ۹۹۔ دفاع عہد اور خلافت علیؑ ج ۱ ص ۱۵۵
- حضرت علیؑ کی مناجات۔ اے اللہ میرے خیر کے لئے کافی ہے کہ تو میرا پروردگار ہے اور میری عزت کے لئے کافی ہے کہ میں تیرا عبادت گزار ہوں۔ نیز عرض کی۔ اے اللہ میں نے تجھے اپنا رب پایا۔ جیسے میں چاہتا تھا۔ پس تو مجھے اپنا ایسا عہد قرار دے جیسے تو چاہتا ہے۔ ج ۱ ص ۱۴۵۔ ج ۱ ص ۱۴۵
- اَمَّنُوا دارِ دِہْرَا ہے تو ان کے رئیس و امیر حضرت علیؑ ہیں۔ ج ۱ ص ۱۴۵
- علم علیؑ ج ۱ ص ۱۶۱۔ ایک یہودی عالم سے سوال و جواب ج ۱ ص ۱۹۲۔ امام شکر مادر میں بھی سن سکتا ہے ج ۱ ص ۱۴۹
- مدینۃ العلم ج ۱ ص ۱۶۱
- حضرت علیؑ کے لئے رد شمس اور ابو منصور مظفر کا واقعہ ج ۱ ص ۱۵۵
- حضرت علیؑ صدیق ہیں۔ ج ۱ ص ۱۵۵۔ ج ۱ ص ۱۴۵۔ ج ۱ ص ۱۴۵۔ ج ۱ ص ۱۴۵
- حضرت علیؑ کے فضائل دوستوں اور دشمنوں نے چھپائے دوستوں نے ڈر سے اور دشمنوں نے حسد سے لیکن سب تشدد کا شکنجہ ڈھیل دیا اور زبانوں سے میرے اٹھے تو دنیا نے دیکھ لیا کہ علیؑ کے فضائل نے زمین و آسمان کی دستوں کو بھر دیا۔ ج ۱ ص ۱۵۵۔ حضرت علیؑ کے پاس ۷۲ اسم اعظم تھے۔ ج ۱ ص ۱۴۵



- مقام اعراف پر علی ہوں گے۔ ۲۴ ص ۲۔ علی کے ساتھ عثمان کا جھگڑا۔ ۱۵ ص ۱۵
- علی مع الحق۔ ۲ ص ۱۶۔ ۱ ص ۹۔ سیرت علیؑ ج ۱ ص ۲۔ میزان علیؑ ہے۔ ۱۴۹ ص ۱۴۹
- حضرت علیؑ کا بتول کو صبر کی تلقین کرنا۔ ۵ ص ۵۔ ربیع کا مطالبہ ج ۱ ص ۹۔ ۹ ص ۹۔ ۲۵۲ ص ۲۵۲
- حضرت علیؑ الواح موسیٰ کے عالم تھے اور یہ علم جبر تھا۔ ۲ ص ۲
- حضرت علیؑ نے راس الجبالوت سے امت موسیٰ کی فرقہ بندی کے متعلق سوال کیا ۲ ص ۲
- خلافت کے بارے میں حضرت علیؑ کی ابو بکر سے تفصیلی گفتگو اور سوال و جواب اور پھر عمر کی دخل اندازی۔ ۲۳۹ ص ۲۳۹
- تا ص ۲۴۲۔ علی اور امیر شام کے درمیان شاور و مشورہ کی مصالحتانہ کوشش۔ ۲ ص ۲۔ ۲۵ ص ۲۵
- روز میثاق حضرت علیؑ کی کا اقرار لیا گیا۔ ۲ ص ۱۳۔ مقدمہ ص ۱۵۔ ۱۶ ص ۱۶
- حضرت علیؑ میں اوصاف انبیاء موبودہ تھے۔ ۲ ص ۱۳۔ ۱۴ ص ۱۴
- سورہ برأت کی تبلیغ پر حضرت علیؑ کو مامور فرما کر حضرت پیغمبرؐ نے بھیجا۔ ۲ ص ۱۶۔ ۱۷ ص ۱۷
- مقام تغابن میں حضرت علیؑ نے اپنا اسلامی و ایمانی اقدام بیان فرمایا اور اللہ نے آیت نازل فرمائی۔ اَلْحَاجُّ الْاَیُّہُ ۲ ص ۲
- جنگ تبوک میں حضرت علیؑ مدینہ میں بحیثیت قائم مقام پیغمبرؐ کے ٹھہرے تھے ۲ ص ۲
- حضرت علیؑ سابق الایمان ہیں۔ ۲ ص ۱۱۔ مرنے والے کے سر ہانے علی۔ ۲ ص ۱۱
- حضرت علیؑ شاہد رسولؐ ہے۔ ۱۹ ص ۱۹۔ لسان صدق علیؑ ہیں۔ ۲ ص ۲
- اِذَا الْفُلُکَی قَدْ وَاذَّاعْتَزَّضَ قَطًا۔ یعنی حضرت علیؑ اوپر سے وار کرتے تھے تو برابر دو حصوں میں چیر دیتے تھے اور ایک جانب سے وار کرتے تھے تو دشمن کو دو حصوں میں تقسیم کر دیتے تھے۔ ۲ ص ۲
- جنت میں درخت طربی کی اصل علیؑ کے گھر میں اور شاخیں مومنوں کے گھروں میں ہوتی۔ ۲ ص ۱۳
- حضرت علیؑ کے بارے میں دو قسم کے لوگ ہلاک ہوں گے۔ حد سے بڑھانے والے ظالمی اور گھٹانے والے مقصر
- نا صبی اور یہ دونوں مرتے کفار کے حکم میں ہیں۔ ۲ ص ۲
- حضرت علیؑ کی مثال شب معراج ۲ ص ۲
- بانشین پیغمبرؐ کے ٹٹے ستارے کی آمد ۲ ص ۱۴
- حضرت علیؑ کی معراج دوش پیغمبرؐ پر ۲ ص ۱۴۔ ذکر علیؑ عبادت ج ۱ ص ۱۹
- علیؑ کی بت شکنی کا منظر ۲ ص ۱۴۔ ایذا علیؑ ایذا رسولؐ ہے۔ ۲ ص ۱۱
- حضرت علیؑ کا چادر پر سوار ہو کر اصحاب کعبہ کے پاس جا کر بات چیت کرنا حدیث بساط۔ ۲ ص ۱۴۔ ۲ ص ۱۴

- حضرت علیؑ اور حضرتؑ کی گفتگو ج ۱۲۱ - مونی و حضرتؑ کا علم حضرت علیؑ کے علم کے مقابلہ میں ج ۲۳۶
- حضرت علیؑ کے فضائل کی کوئی حد نہیں - ج ۱۳۲ - فضائل علیؑ بزبان پیغمبرؐ ج ۱۵۲
- حضرت علیؑ نے تلوار کیوں نہیں اٹھائی ؟ ج ۱۹۹ ، ج ۹۱
- حضرت علیؑ گلیوں کو چوں میں گشت کر کے بھولے ناتواں ناداد اور مسافر لوگوں کی خبر گیری کیا کرتے تھے اور دکانداروں کو مواعظ حسنہ سے سرفراز فرماتے تھے - ج ۱۱۱
- حضرت پیغمبرؐ کی تصدیق کرنے والے پہلے شخص حضرت علیؑ تھے - ج ۶۶
- حضرت علیؑ کی ابو بکر سے جناب فاطمہؑ کی عظمت کے موضوع پر بحث ج ۱۱۵ و ۱۱۶ و ۱۱۷
- شب معراج حضرت پیغمبرؐ نے ملک الموت سے تبادلہ خیالات کیا تو عزرائیلؑ نے جواب دیا کہ تمام ذوی الارواح کی روہیں میں قبض کرتا ہوں لیکن علیؑ اور آپؐ کی روہوں کا قبض کرنا میرے اختیار سے باہر ہے بلکہ اللہ خود ہی اپنی مشیت سے آپؐ کی روہوں کو قبض کرے گا - ج ۱۴۱ علیؑ کے باقی فضائل ج ۱۴۱
- حضرت پیغمبرؐ کا دعا مانگنا اے اللہ علیؑ کے صدقہ میں میری امت کے گناہ معاف کر دے اور علیؑ عرض کر رہے تھے کہ اے اللہ حضرت پیغمبرؐ کے صدقہ میں میرے شیعوں کے گناہ بخش دے - راوی ابن مسعود ج ۱۱۵
- حضرت علیؑ کی عبادت کی بلندی جس میں کوئی دنیاوی خیال نہیں - ج ۱۱۱
- صالح المؤمنین سے مراد حضرت علیؑ ہیں - ج ۱۴۱ علیؑ کا مقام بلند ص ۱۱۶ و ۱۱۷ ج ۲۶۶
- حضرت علیؑ کے اہل تراب لقب کی وجہ یہ ہے کہ زمین ان کی بدولت باقی ہے - ج ۱۲۱
- صحابہ کرامؓ علم کے معترف تھے مقدمہ ص ۱۹۱ - علم الکتاب حضرت علیؑ کے پاس ہے - ج ۱۲۲
- علم علیؑ - مقدمہ ص ۸۶ و ۸۷ و ۱۲۳ و ۱۲۴ و ۱۲۵ - حضرت علیؑ نے ابن عباسؓ کو فرمایا کہ اگر تفسیر کرنے بیٹھ جاؤں تو صرف فاتحہ کی تفسیر سے سترادف بار ہو سکتے ہیں - ابن عباسؓ کا قول ہے کہ میرا اور تمام صحابہ کا علم علیؑ کے علم کے مقابلہ میں ایسا ہے جیسے پانی کا ایک قطرہ سمندر کے مقابلہ میں - ج ۱۱۱ ج ۱۹۶
- اَنَا مَدِينَةُ الْعِلْمِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا ج ۱۱۱ و ۱۱۲ - نقطہ بار بسم اللہ ج ۲۶ و ۲۷
- حضرت علیؑ نے فرمایا اگر چاہوں تو چالیس ادب بار بسم اللہ کی تفسیر سے بار کردوں - ج ۲۶
- حضرت علیؑ کا علمی افتخار ج ۸۴ - علیؑ امام مہین ہے - ج ۱۱۱ - علم کتاب علیؑ کے پاس ہے - ج ۱۲۲
- حضرت علیؑ قرآن کے ظاہر و باطن کے عالم تھے - ج ۱۴۱ - مقدمہ ص ۱۵۱ - ج ۱۴۱
- حضرت علیؑ گذشتہ انبیاء سے افضل ہیں - ج ۱۲۶ و ۱۲۷ و ۱۲۸ و ۱۲۹ و ۱۳۰ و ۱۳۱ و ۱۳۲ و ۱۳۳ و ۱۳۴ و ۱۳۵ و ۱۳۶ و ۱۳۷ و ۱۳۸ و ۱۳۹ و ۱۴۰ و ۱۴۱ و ۱۴۲ و ۱۴۳ و ۱۴۴ و ۱۴۵ و ۱۴۶ و ۱۴۷ و ۱۴۸ و ۱۴۹ و ۱۵۰ و ۱۵۱ و ۱۵۲ و ۱۵۳ و ۱۵۴ و ۱۵۵ و ۱۵۶ و ۱۵۷ و ۱۵۸ و ۱۵۹ و ۱۶۰ و ۱۶۱ و ۱۶۲ و ۱۶۳ و ۱۶۴ و ۱۶۵ و ۱۶۶ و ۱۶۷ و ۱۶۸ و ۱۶۹ و ۱۷۰ و ۱۷۱ و ۱۷۲ و ۱۷۳ و ۱۷۴ و ۱۷۵ و ۱۷۶ و ۱۷۷ و ۱۷۸ و ۱۷۹ و ۱۸۰ و ۱۸۱ و ۱۸۲ و ۱۸۳ و ۱۸۴ و ۱۸۵ و ۱۸۶ و ۱۸۷ و ۱۸۸ و ۱۸۹ و ۱۹۰ و ۱۹۱ و ۱۹۲ و ۱۹۳ و ۱۹۴ و ۱۹۵ و ۱۹۶ و ۱۹۷ و ۱۹۸ و ۱۹۹ و ۲۰۰ و ۲۰۱ و ۲۰۲ و ۲۰۳ و ۲۰۴ و ۲۰۵ و ۲۰۶ و ۲۰۷ و ۲۰۸ و ۲۰۹ و ۲۱۰ و ۲۱۱ و ۲۱۲ و ۲۱۳ و ۲۱۴ و ۲۱۵ و ۲۱۶ و ۲۱۷ و ۲۱۸ و ۲۱۹ و ۲۲۰ و ۲۲۱ و ۲۲۲ و ۲۲۳ و ۲۲۴ و ۲۲۵ و ۲۲۶ و ۲۲۷ و ۲۲۸ و ۲۲۹ و ۲۳۰ و ۲۳۱ و ۲۳۲ و ۲۳۳ و ۲۳۴ و ۲۳۵ و ۲۳۶ و ۲۳۷ و ۲۳۸ و ۲۳۹ و ۲۴۰ و ۲۴۱ و ۲۴۲ و ۲۴۳ و ۲۴۴ و ۲۴۵ و ۲۴۶ و ۲۴۷ و ۲۴۸ و ۲۴۹ و ۲۵۰ و ۲۵۱ و ۲۵۲ و ۲۵۳ و ۲۵۴ و ۲۵۵ و ۲۵۶ و ۲۵۷ و ۲۵۸ و ۲۵۹ و ۲۶۰ و ۲۶۱ و ۲۶۲ و ۲۶۳ و ۲۶۴ و ۲۶۵ و ۲۶۶ و ۲۶۷ و ۲۶۸ و ۲۶۹ و ۲۷۰ و ۲۷۱ و ۲۷۲ و ۲۷۳ و ۲۷۴ و ۲۷۵ و ۲۷۶ و ۲۷۷ و ۲۷۸ و ۲۷۹ و ۲۸۰ و ۲۸۱ و ۲۸۲ و ۲۸۳ و ۲۸۴ و ۲۸۵ و ۲۸۶ و ۲۸۷ و ۲۸۸ و ۲۸۹ و ۲۹۰ و ۲۹۱ و ۲۹۲ و ۲۹۳ و ۲۹۴ و ۲۹۵ و ۲۹۶ و ۲۹۷ و ۲۹۸ و ۲۹۹ و ۳۰۰ و ۳۰۱ و ۳۰۲ و ۳۰۳ و ۳۰۴ و ۳۰۵ و ۳۰۶ و ۳۰۷ و ۳۰۸ و ۳۰۹ و ۳۱۰ و ۳۱۱ و ۳۱۲ و ۳۱۳ و ۳۱۴ و ۳۱۵ و ۳۱۶ و ۳۱۷ و ۳۱۸ و ۳۱۹ و ۳۲۰ و ۳۲۱ و ۳۲۲ و ۳۲۳ و ۳۲۴ و ۳۲۵ و ۳۲۶ و ۳۲۷ و ۳۲۸ و ۳۲۹ و ۳۳۰ و ۳۳۱ و ۳۳۲ و ۳۳۳ و ۳۳۴ و ۳۳۵ و ۳۳۶ و ۳۳۷ و ۳۳۸ و ۳۳۹ و ۳۴۰ و ۳۴۱ و ۳۴۲ و ۳۴۳ و ۳۴۴ و ۳۴۵ و ۳۴۶ و ۳۴۷ و ۳۴۸ و ۳۴۹ و ۳۵۰ و ۳۵۱ و ۳۵۲ و ۳۵۳ و ۳۵۴ و ۳۵۵ و ۳۵۶ و ۳۵۷ و ۳۵۸ و ۳۵۹ و ۳۶۰ و ۳۶۱ و ۳۶۲ و ۳۶۳ و ۳۶۴ و ۳۶۵ و ۳۶۶ و ۳۶۷ و ۳۶۸ و ۳۶۹ و ۳۷۰ و ۳۷۱ و ۳۷۲ و ۳۷۳ و ۳۷۴ و ۳۷۵ و ۳۷۶ و ۳۷۷ و ۳۷۸ و ۳۷۹ و ۳۸۰ و ۳۸۱ و ۳۸۲ و ۳۸۳ و ۳۸۴ و ۳۸۵ و ۳۸۶ و ۳۸۷ و ۳۸۸ و ۳۸۹ و ۳۹۰ و ۳۹۱ و ۳۹۲ و ۳۹۳ و ۳۹۴ و ۳۹۵ و ۳۹۶ و ۳۹۷ و ۳۹۸ و ۳۹۹ و ۴۰۰ و ۴۰۱ و ۴۰۲ و ۴۰۳ و ۴۰۴ و ۴۰۵ و ۴۰۶ و ۴۰۷ و ۴۰۸ و ۴۰۹ و ۴۱۰ و ۴۱۱ و ۴۱۲ و ۴۱۳ و ۴۱۴ و ۴۱۵ و ۴۱۶ و ۴۱۷ و ۴۱۸ و ۴۱۹ و ۴۲۰ و ۴۲۱ و ۴۲۲ و ۴۲۳ و ۴۲۴ و ۴۲۵ و ۴۲۶ و ۴۲۷ و ۴۲۸ و ۴۲۹ و ۴۳۰ و ۴۳۱ و ۴۳۲ و ۴۳۳ و ۴۳۴ و ۴۳۵ و ۴۳۶ و ۴۳۷ و ۴۳۸ و ۴۳۹ و ۴۴۰ و ۴۴۱ و ۴۴۲ و ۴۴۳ و ۴۴۴ و ۴۴۵ و ۴۴۶ و ۴۴۷ و ۴۴۸ و ۴۴۹ و ۴۵۰ و ۴۵۱ و ۴۵۲ و ۴۵۳ و ۴۵۴ و ۴۵۵ و ۴۵۶ و ۴۵۷ و ۴۵۸ و ۴۵۹ و ۴۶۰ و ۴۶۱ و ۴۶۲ و ۴۶۳ و ۴۶۴ و ۴۶۵ و ۴۶۶ و ۴۶۷ و ۴۶۸ و ۴۶۹ و ۴۷۰ و ۴۷۱ و ۴۷۲ و ۴۷۳ و ۴۷۴ و ۴۷۵ و ۴۷۶ و ۴۷۷ و ۴۷۸ و ۴۷۹ و ۴۸۰ و ۴۸۱ و ۴۸۲ و ۴۸۳ و ۴۸۴ و ۴۸۵ و ۴۸۶ و ۴۸۷ و ۴۸۸ و ۴۸۹ و ۴۹۰ و ۴۹۱ و ۴۹۲ و ۴۹۳ و ۴۹۴ و ۴۹۵ و ۴۹۶ و ۴۹۷ و ۴۹۸ و ۴۹۹ و ۵۰۰ و ۵۰۱ و ۵۰۲ و ۵۰۳ و ۵۰۴ و ۵۰۵ و ۵۰۶ و ۵۰۷ و ۵۰۸ و ۵۰۹ و ۵۱۰ و ۵۱۱ و ۵۱۲ و ۵۱۳ و ۵۱۴ و ۵۱۵ و ۵۱۶ و ۵۱۷ و ۵۱۸ و ۵۱۹ و ۵۲۰ و ۵۲۱ و ۵۲۲ و ۵۲۳ و ۵۲۴ و ۵۲۵ و ۵۲۶ و ۵۲۷ و ۵۲۸ و ۵۲۹ و ۵۳۰ و ۵۳۱ و ۵۳۲ و ۵۳۳ و ۵۳۴ و ۵۳۵ و ۵۳۶ و ۵۳۷ و ۵۳۸ و ۵۳۹ و ۵۴۰ و ۵۴۱ و ۵۴۲ و ۵۴۳ و ۵۴۴ و ۵۴۵ و ۵۴۶ و ۵۴۷ و ۵۴۸ و ۵۴۹ و ۵۵۰ و ۵۵۱ و ۵۵۲ و ۵۵۳ و ۵۵۴ و ۵۵۵ و ۵۵۶ و ۵۵۷ و ۵۵۸ و ۵۵۹ و ۵۶۰ و ۵۶۱ و ۵۶۲ و ۵۶۳ و ۵۶۴ و ۵۶۵ و ۵۶۶ و ۵۶۷ و ۵۶۸ و ۵۶۹ و ۵۷۰ و ۵۷۱ و ۵۷۲ و ۵۷۳ و ۵۷۴ و ۵۷۵ و ۵۷۶ و ۵۷۷ و ۵۷۸ و ۵۷۹ و ۵۸۰ و ۵۸۱ و ۵۸۲ و ۵۸۳ و ۵۸۴ و ۵۸۵ و ۵۸۶ و ۵۸۷ و ۵۸۸ و ۵۸۹ و ۵۹۰ و ۵۹۱ و ۵۹۲ و ۵۹۳ و ۵۹۴ و ۵۹۵ و ۵۹۶ و ۵۹۷ و ۵۹۸ و ۵۹۹ و ۶۰۰ و ۶۰۱ و ۶۰۲ و ۶۰۳ و ۶۰۴ و ۶۰۵ و ۶۰۶ و ۶۰۷ و ۶۰۸ و ۶۰۹ و ۶۱۰ و ۶۱۱ و ۶۱۲ و ۶۱۳ و ۶۱۴ و ۶۱۵ و ۶۱۶ و ۶۱۷ و ۶۱۸ و ۶۱۹ و ۶۲۰ و ۶۲۱ و ۶۲۲ و ۶۲۳ و ۶۲۴ و ۶۲۵ و ۶۲۶ و ۶۲۷ و ۶۲۸ و ۶۲۹ و ۶۳۰ و ۶۳۱ و ۶۳۲ و ۶۳۳ و ۶۳۴ و ۶۳۵ و ۶۳۶ و ۶۳۷ و ۶۳۸ و ۶۳۹ و ۶۴۰ و ۶۴۱ و ۶۴۲ و ۶۴۳ و ۶۴۴ و ۶۴۵ و ۶۴۶ و ۶۴۷ و ۶۴۸ و ۶۴۹ و ۶۵۰ و ۶۵۱ و ۶۵۲ و ۶۵۳ و ۶۵۴ و ۶۵۵ و ۶۵۶ و ۶۵۷ و ۶۵۸ و ۶۵۹ و ۶۶۰ و ۶۶۱ و ۶۶۲ و ۶۶۳ و ۶۶۴ و ۶۶۵ و ۶۶۶ و ۶۶۷ و ۶۶۸ و ۶۶۹ و ۶۷۰ و ۶۷۱ و ۶۷۲ و ۶۷۳ و ۶۷۴ و ۶۷۵ و ۶۷۶ و ۶۷۷ و ۶۷۸ و ۶۷۹ و ۶۸۰ و ۶۸۱ و ۶۸۲ و ۶۸۳ و ۶۸۴ و ۶۸۵ و ۶۸۶ و ۶۸۷ و ۶۸۸ و ۶۸۹ و ۶۹۰ و ۶۹۱ و ۶۹۲ و ۶۹۳ و ۶۹۴ و ۶۹۵ و ۶۹۶ و ۶۹۷ و ۶۹۸ و ۶۹۹ و ۷۰۰ و ۷۰۱ و ۷۰۲ و ۷۰۳ و ۷۰۴ و ۷۰۵ و ۷۰۶ و ۷۰۷ و ۷۰۸ و ۷۰۹ و ۷۱۰ و ۷۱۱ و ۷۱۲ و ۷۱۳ و ۷۱۴ و ۷۱۵ و ۷۱۶ و ۷۱۷ و ۷۱۸ و ۷۱۹ و ۷۲۰ و ۷۲۱ و ۷۲۲ و ۷۲۳ و ۷۲۴ و ۷۲۵ و ۷۲۶ و ۷۲۷ و ۷۲۸ و ۷۲۹ و ۷۳۰ و ۷۳۱ و ۷۳۲ و ۷۳۳ و ۷۳۴ و ۷۳۵ و ۷۳۶ و ۷۳۷ و ۷۳۸ و ۷۳۹ و ۷۴۰ و ۷۴۱ و ۷۴۲ و ۷۴۳ و ۷۴۴ و ۷۴۵ و ۷۴۶ و ۷۴۷ و ۷۴۸ و ۷۴۹ و ۷۵۰ و ۷۵۱ و ۷۵۲ و ۷۵۳ و ۷۵۴ و ۷۵۵ و ۷۵۶ و ۷۵۷ و ۷۵۸ و ۷۵۹ و ۷۶۰ و ۷۶۱ و ۷۶۲ و ۷۶۳ و ۷۶۴ و ۷۶۵ و ۷۶۶ و ۷۶۷ و ۷۶۸ و ۷۶۹ و ۷۷۰ و ۷۷۱ و ۷۷۲ و ۷۷۳ و ۷۷۴ و ۷۷۵ و ۷۷۶ و ۷۷۷ و ۷۷۸ و ۷۷۹ و ۷۸۰ و ۷۸۱ و ۷۸۲ و ۷۸۳ و ۷۸۴ و ۷۸۵ و ۷۸۶ و ۷۸۷ و ۷۸۸ و ۷۸۹ و ۷۹۰ و ۷۹۱ و ۷۹۲ و ۷۹۳ و ۷۹۴ و ۷۹۵ و ۷۹۶ و ۷۹۷ و ۷۹۸ و ۷۹۹ و ۸۰۰ و ۸۰۱ و ۸۰۲ و ۸۰۳ و ۸۰۴ و ۸۰۵ و ۸۰۶ و ۸۰۷ و ۸۰۸ و ۸۰۹ و ۸۱۰ و ۸۱۱ و ۸۱۲ و ۸۱۳ و ۸۱۴ و ۸۱۵ و ۸۱۶ و ۸۱۷ و ۸۱۸ و ۸۱۹ و ۸۲۰ و ۸۲۱ و ۸۲۲ و ۸۲۳ و ۸۲۴ و ۸۲۵ و ۸۲۶ و ۸۲۷ و ۸۲۸ و ۸۲۹ و ۸۳۰ و ۸۳۱ و ۸۳۲ و ۸۳۳ و ۸۳۴ و ۸۳۵ و ۸۳۶ و ۸۳۷ و ۸۳۸ و ۸۳۹ و ۸۴۰ و ۸۴۱ و ۸۴۲ و ۸۴۳ و ۸۴۴ و ۸۴۵ و ۸۴۶ و ۸۴۷ و ۸۴۸ و ۸۴۹ و ۸۵۰ و ۸۵۱ و ۸۵۲ و ۸۵۳ و ۸۵۴ و ۸۵۵ و ۸۵۶ و ۸۵۷ و ۸۵۸ و ۸۵۹ و ۸۶۰ و ۸۶۱ و ۸۶۲ و ۸۶۳ و ۸۶۴ و ۸۶۵ و ۸۶۶ و ۸۶۷ و ۸۶۸ و ۸۶۹ و ۸۷۰ و ۸۷۱ و ۸۷۲ و ۸۷۳ و ۸۷۴ و ۸۷۵ و ۸۷۶ و ۸۷۷ و ۸۷۸ و ۸۷۹ و ۸۸۰ و ۸۸۱ و ۸۸۲ و ۸۸۳ و ۸۸۴ و ۸۸۵ و ۸۸۶ و ۸۸۷ و ۸۸۸ و ۸۸۹ و ۸۹۰ و ۸۹۱ و ۸۹۲ و ۸۹۳ و ۸۹۴ و ۸۹۵ و ۸۹۶ و ۸۹۷ و ۸۹۸ و ۸۹۹ و ۹۰۰ و ۹۰۱ و ۹۰۲ و ۹۰۳ و ۹۰۴ و ۹۰۵ و ۹۰۶ و ۹۰۷ و ۹۰۸ و ۹۰۹ و ۹۱۰ و ۹۱۱ و ۹۱۲ و ۹۱۳ و ۹۱۴ و ۹۱۵ و ۹۱۶ و ۹۱۷ و ۹۱۸ و ۹۱۹ و ۹۲۰ و ۹۲۱ و ۹۲۲ و ۹۲۳ و ۹۲۴ و ۹۲۵ و ۹۲۶ و ۹۲۷ و ۹۲۸ و ۹۲۹ و ۹۳۰ و ۹۳۱ و ۹۳۲ و ۹۳۳ و ۹۳۴ و ۹۳۵ و ۹۳۶ و ۹۳۷ و ۹۳۸ و ۹۳۹ و ۹۴۰ و ۹۴۱ و ۹۴۲ و ۹۴۳ و ۹۴۴ و ۹۴۵ و ۹۴۶ و ۹۴۷ و ۹۴۸ و ۹۴۹ و ۹۵۰ و ۹۵۱ و ۹۵۲ و ۹۵۳ و ۹۵۴ و ۹۵۵ و ۹۵۶ و ۹۵۷ و ۹۵۸ و ۹۵۹ و ۹۶۰ و ۹۶۱ و ۹۶۲ و ۹۶۳ و ۹۶۴ و ۹۶۵ و ۹۶۶ و ۹۶۷ و ۹۶۸ و ۹۶۹ و ۹۷۰ و ۹۷۱ و ۹۷۲ و ۹۷۳ و ۹۷۴ و ۹۷۵ و ۹۷۶ و ۹۷۷ و ۹۷۸ و ۹۷۹ و ۹۸۰ و ۹۸۱ و ۹۸۲ و ۹۸۳ و ۹۸۴ و ۹۸۵ و ۹۸۶ و ۹۸۷ و ۹۸۸ و ۹۸۹ و ۹۹۰ و ۹۹۱ و ۹۹۲ و ۹۹۳ و ۹۹۴ و ۹۹۵ و ۹۹۶ و ۹۹۷ و ۹۹۸ و ۹۹۹ و ۱۰۰۰ و ۱۰۰۱ و ۱۰۰۲ و ۱۰۰۳ و ۱۰۰۴ و ۱۰۰۵ و ۱۰۰۶ و ۱۰۰۷ و ۱۰۰۸ و ۱۰۰۹ و ۱۰۱۰ و ۱۰۱۱ و ۱۰۱۲ و ۱۰۱۳ و ۱۰۱۴ و ۱۰۱۵ و ۱۰۱۶ و ۱۰۱۷ و ۱۰۱۸ و ۱۰۱۹ و ۱۰۲۰ و ۱۰۲۱ و ۱۰۲۲ و ۱۰۲۳ و ۱۰۲۴ و ۱۰۲۵ و ۱۰۲۶ و ۱۰۲۷ و ۱۰۲۸ و ۱۰۲۹ و ۱۰۳۰ و ۱۰۳۱ و ۱۰۳۲ و ۱۰۳۳ و ۱۰۳۴ و ۱۰۳۵ و ۱۰۳۶ و ۱۰۳۷ و ۱۰۳۸ و ۱۰۳۹ و ۱۰۴۰ و ۱۰۴۱ و ۱۰۴۲ و ۱۰۴۳ و ۱۰۴۴ و ۱۰۴۵ و ۱۰۴۶ و ۱۰۴۷ و ۱۰۴۸ و ۱۰۴۹ و ۱۰۵۰ و ۱۰۵۱ و ۱۰۵۲ و ۱۰۵۳ و ۱۰۵۴ و ۱۰۵۵ و ۱۰۵۶ و ۱۰۵۷ و ۱۰۵۸ و ۱۰۵۹ و ۱۰۶۰ و ۱۰۶۱ و ۱۰۶۲ و ۱۰۶۳ و ۱۰۶۴ و ۱۰۶۵ و ۱۰۶۶ و ۱۰۶۷ و ۱۰۶۸ و ۱۰۶۹ و ۱۰۷۰ و ۱۰۷۱ و ۱۰۷۲ و ۱۰۷۳ و ۱۰۷۴ و ۱۰۷۵ و ۱۰۷۶ و ۱۰۷۷ و ۱۰۷۸ و ۱۰۷۹ و ۱۰۸۰ و ۱۰۸۱ و ۱۰۸۲ و ۱۰۸۳ و ۱۰۸۴ و ۱۰۸۵ و ۱۰۸۶ و ۱۰۸۷ و ۱۰۸۸ و ۱۰۸۹ و ۱۰۹۰ و ۱۰۹۱ و ۱۰۹۲ و ۱۰۹۳ و ۱۰۹۴ و ۱۰۹۵ و ۱۰۹۶ و ۱۰۹۷ و ۱۰۹۸ و ۱۰۹۹ و ۱۱۰۰ و ۱۱۰۱ و ۱۱۰۲ و ۱۱۰۳ و ۱۱۰۴ و ۱۱۰۵ و ۱۱۰۶ و ۱۱۰۷ و ۱۱۰۸ و ۱۱۰۹ و ۱۱۱۰ و ۱۱۱۱ و ۱۱۱۲ و ۱۱۱۳ و ۱۱۱۴ و ۱۱۱۵ و ۱۱۱۶ و ۱۱۱۷ و ۱۱۱۸ و ۱۱۱۹ و ۱۱۲۰ و ۱۱۲۱ و ۱۱۲۲ و ۱۱۲۳ و ۱۱۲۴ و ۱۱۲۵ و ۱۱۲۶ و ۱۱۲۷ و ۱۱۲۸ و ۱۱۲۹ و ۱۱۳۰ و ۱۱۳۱ و ۱۱۳۲ و ۱۱۳۳ و ۱۱۳۴ و ۱۱۳۵ و ۱۱۳۶ و ۱۱۳۷ و ۱۱۳۸ و ۱۱۳۹ و ۱۱۴۰ و ۱۱۴۱ و ۱۱۴۲ و ۱۱۴۳ و ۱۱۴۴ و ۱۱۴۵ و ۱۱۴۶ و ۱۱۴۷ و ۱۱۴۸ و ۱۱۴۹ و ۱۱۵۰ و ۱۱۵۱ و ۱۱۵۲ و ۱۱۵۳ و ۱۱۵۴ و ۱۱۵۵ و ۱۱۵۶ و ۱۱۵۷ و ۱۱۵۸ و ۱۱۵۹ و ۱۱۶۰ و ۱۱۶۱ و ۱۱۶۲ و ۱۱۶۳ و ۱۱۶۴ و ۱۱۶۵ و ۱۱۶۶ و ۱۱۶۷ و ۱۱۶۸ و ۱۱۶۹ و ۱۱۷۰ و ۱۱۷۱ و ۱۱۷۲ و ۱۱۷۳ و ۱۱۷۴ و ۱۱۷۵ و ۱۱۷۶ و ۱۱۷۷ و ۱۱۷۸ و ۱۱۷۹ و ۱۱۸۰ و ۱۱۸۱ و ۱۱۸۲ و ۱۱۸۳ و ۱۱۸۴ و ۱۱۸۵ و ۱۱۸۶ و ۱۱۸۷ و ۱۱۸۸ و ۱۱۸۹ و ۱۱۹۰ و ۱۱۹۱ و ۱۱۹۲ و ۱۱۹۳ و ۱۱۹۴ و ۱۱۹۵ و ۱۱۹۶ و ۱۱۹۷ و ۱۱۹۸ و ۱۱۹۹ و ۱۲۰۰ و ۱۲۰۱ و ۱۲۰۲ و ۱۲۰۳ و ۱۲۰۴ و ۱۲۰۵ و ۱۲۰۶ و ۱۲۰۷ و ۱۲۰۸ و ۱۲۰۹ و ۱۲۱۰ و ۱۲۱۱ و ۱۲۱۲ و ۱۲۱۳ و ۱۲۱۴ و ۱۲۱۵ و ۱۲۱۶ و ۱۲۱۷ و ۱۲۱۸ و ۱۲۱۹ و ۱۲۲۰ و ۱۲۲۱ و ۱۲۲۲ و ۱۲۲۳ و ۱۲۲۴ و ۱۲۲۵ و ۱۲۲۶ و ۱۲۲۷ و ۱۲۲۸ و ۱۲۲۹ و ۱۲۳۰ و ۱۲۳۱ و ۱۲۳۲ و ۱۲۳۳ و ۱۲۳۴ و ۱۲۳۵ و ۱۲۳۶ و ۱۲۳۷ و ۱۲۳۸ و ۱۲۳۹ و ۱۲۴۰ و ۱۲۴۱ و ۱۲۴۲ و ۱۲۴۳ و ۱۲۴۴ و ۱۲۴۵ و ۱۲۴۶ و ۱۲۴۷ و ۱۲۴۸ و ۱۲۴۹ و ۱۲۵۰ و ۱۲۵۱ و ۱۲۵۲ و ۱۲۵۳ و ۱۲۵۴ و ۱۲۵۵ و ۱۲۵۶ و ۱۲۵۷ و ۱۲۵۸ و ۱۲۵۹ و ۱۲۶۰ و ۱۲۶۱ و ۱۲۶۲ و ۱۲۶۳ و ۱۲۶۴ و ۱۲۶۵ و ۱۲۶۶ و ۱۲۶۷ و ۱۲۶۸ و ۱۲۶۹ و ۱۲۷۰ و ۱۲۷۱ و ۱۲۷۲ و ۱۲۷۳ و ۱۲۷۴ و ۱۲۷۵ و ۱۲۷۶ و ۱۲۷۷ و ۱۲۷۸ و ۱۲۷۹ و ۱۲۸۰ و ۱۲۸۱ و ۱۲۸۲ و ۱۲۸۳ و ۱۲۸۴ و ۱۲۸۵ و ۱۲۸۶ و ۱۲۸۷ و ۱۲۸۸ و ۱۲۸۹ و ۱۲۹۰ و ۱۲۹۱ و ۱۲۹۲ و ۱۲۹۳ و ۱۲۹۴ و ۱۲۹۵ و ۱۲۹۶ و ۱۲۹۷ و ۱۲۹۸ و ۱۲۹۹ و ۱۳۰۰ و ۱۳۰۱ و ۱۳۰۲ و ۱۳۰۳ و ۱۳۰۴ و ۱۳۰۵ و ۱۳۰۶ و ۱۳۰۷ و ۱۳۰۸ و ۱۳۰۹ و ۱۳۱۰ و ۱۳۱۱ و ۱۳۱۲ و ۱۳۱۳ و ۱۳۱۴ و ۱۳۱۵ و ۱۳۱۶ و ۱۳۱۷ و ۱۳۱۸ و ۱۳۱۹ و ۱۳۲۰ و ۱۳۲۱ و ۱۳۲۲ و ۱۳۲۳ و ۱۳۲۴ و ۱۳۲۵ و ۱۳۲۶ و ۱۳۲۷ و ۱۳۲۸ و ۱۳۲۹ و ۱۳۳۰ و ۱۳۳۱ و ۱۳۳۲ و ۱۳۳۳ و ۱۳۳۴ و ۱۳۳۵ و ۱۳۳۶ و ۱۳۳۷ و ۱۳۳۸ و ۱۳۳۹ و ۱۳۴۰ و ۱۳۴۱ و ۱۳۴۲ و ۱۳۴۳ و ۱۳۴۴ و ۱۳۴۵ و ۱۳۴۶ و ۱۳۴۷ و ۱۳۴۸ و ۱۳۴۹ و ۱۳۵۰ و ۱۳۵۱ و ۱۳۵۲ و ۱۳۵۳ و ۱۳۵۴ و ۱۳۵۵ و ۱۳۵۶ و ۱۳۵۷ و ۱۳۵۸ و ۱۳۵۹ و ۱۳۶۰ و ۱۳۶۱ و ۱۳۶۲ و ۱۳۶۳ و ۱۳۶۴ و ۱۳۶۵ و ۱۳۶۶ و ۱۳۶۷ و ۱۳۶۸ و ۱۳۶۹ و ۱۳۷۰ و ۱۳۷۱ و ۱۳۷۲ و ۱۳۷۳ و ۱۳۷۴ و ۱۳۷۵ و ۱۳۷۶ و ۱۳۷۷ و ۱۳۷۸ و ۱۳۷۹ و ۱۳۸۰ و ۱۳۸۱ و ۱۳۸۲ و ۱۳۸۳ و ۱۳۸۴ و ۱۳۸۵ و ۱۳۸۶ و ۱۳۸۷ و ۱۳۸۸ و ۱۳۸۹ و ۱۳۹۰ و ۱۳۹۱ و ۱۳۹۲ و ۱۳۹۳ و ۱۳۹۴ و ۱۳۹۵ و ۱۳۹۶ و ۱۳۹۷ و ۱۳۹۸ و ۱۳۹۹ و ۱۴۰۰ و ۱۴۰۱ و ۱۴۰۲ و ۱۴۰۳ و ۱۴۰۴ و ۱۴۰۵ و ۱۴۰۶ و ۱۴۰۷ و ۱۴۰۸ و ۱۴۰۹ و ۱۴۱۰ و ۱۴۱۱ و ۱۴۱۲ و ۱۴۱۳ و ۱۴۱۴ و ۱۴۱۵ و ۱۴۱۶ و ۱۴۱۷ و ۱۴۱۸ و ۱۴۱۹ و ۱۴۲۰ و ۱

**عمل نام علیؑ**۔ دشمن کے دفع کرنے اور برکت کے لئے۔ نماز صبح کے بعد پڑھے۔ ۱۰ دفعہ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

یا قاهر العدو یا والی الولی یا مظهر العجائب یا مرتضیٰ علی

۲۔ پابندی مکان و زمان و طہارت کے ساتھ۔ دو رکعت نماز حاجت کے بعد بلا فاصلہ ۱۱۰ دفعہ درود شریف

اور اس کے بعد ایک ہزار پانچ سو ستر دفعہ یا علیؑ کا ورد کریں۔ اختتام پر اپنے مقصد کی دعا مانگ کر آخر میں دس دفعہ

درود شریف یہ دس راتیں مسلسل علی کرے کامیابی ہوگی۔ انشاء اللہ

۳۔ حل مشکلات کے لئے یا علیؑ کا نقش ثلث اپنے پاس رکھیں۔

۴۔ عباس کے عدد ۱۳۳ ہیں۔

نماز جمعہ کے بعد بلا فاصلہ بلا کلام ۱۳۳ مرتبہ کہے۔ یا کاشف الکوب عن وجہ الحسین اکشف

کوبی بحق اخیک الحسین۔

۵۔ ہمزاد کے لئے ۲۱ رات مسلسل باشرائط پڑھے۔ کہ بیعت رحمن حاضر ہو شیطان تجھے حضرت علیؑ کی آن

علی آیا علی آیا۔ تاریک کمرہ میں بیٹھ اور پشت کی طرف پرخاں ہو اور نظر کو اپنی سایہ کی گردن پر ٹکائے رکھے اور

ہاتھ میں چھڑی ہو اور اس کا اشارہ گردن کی طرف ہو۔

حصار کے لئے پڑھے۔ یا حافظ یا حفیظ یا رقیب یا وکیل یا اللہ آگے محمد پیچھے محمد دائیں ہاتھ کو

حضرت امام حسن بائیں ہاتھ کو حضرت امام حسین علیہ السلام کے تین دفعہ پھر حصار کرے۔

پاک ذات اللہ بحق لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ انگلی پر دم کر کے تین دفعہ پھر حصار کرے۔

۶۔ دشمن کی ہلاکت کے لئے (مومن کے لئے نہ کرے) دستے کہ زدی مرؤ بن قیس یا صاحب اسرار یک بار

دیگر برکت دشمن مازن یا جید کرار۔ یا حیدر کرار ۳۲۵ دفعہ تین رات مسلسل باشرائط پڑھے۔

دشمن کا تسور کر کے غیر متسلل چاقو کھول کر اس کا اشارہ دشمن کی طرف کرے۔

۷۔ تسخیر کے لئے صبح سویرے سورج کی آنکھ میں آنکھ ڈال کر ناد علیؑ پڑھے اور جب تک پڑھتا رہے آنکھ نہ جھپکے

پائے سات دفعہ روزانہ اور ۲۱ دن پڑھے۔

عالمین کا معنی اور مصداق ج ۱ ص ۱۵

**علم**۔ علم کی ضرورت۔ مقدمہ تفسیر ص ۱۲ علم کی اہمیت اور علماء کا مقام ص ۵ درج ص ۱۸ خ ص ۱۹ علم تفسیر کا مقام ج ۲ ص ۲۱

○ علوم کی ترتیب ص ۲۲ رزق کی تادیل علم ج ۵ ص ۵۳۔ علماء حق اور علماء سوء میں فرق ج ۱۲ ص ۱۲۵ ج ۲ ص ۲۰۵

○ علمائے صالحین کا مقام ج ۱۳ ص ۱۳۳ ج ۹ ص ۹۹ ج ۱۶ ص ۱۶۹ ج ۲۶ ص ۲۶۹۔ اہل علم کی فضیلت ج ۳ ص ۳۰۱ علم و عمل ج ۲ ص ۲۰۵

○ علم غیب ج ۱ ص ۱۴۵ ج ۱۴ ص ۱۴۵ ج ۲ ص ۲۲۱ ج ۳ ص ۳۱۲ ج ۴ ص ۴۱۲ ج ۵ ص ۵۱۲ ج ۶ ص ۶۱۲ ج ۷ ص ۷۱۲ ج ۸ ص ۸۱۲ ج ۹ ص ۹۱۲ ج ۱۰ ص ۱۰۱۲

- علم قرآن اور صحابہ - مقدمہ تفسیر ص ۱۵
- اللہ نے جاہلوں سے سیکھنے کا عہد بعد میں لیا اور علماء سے سکھانے کا عہد پہلے لیا۔ ج ۱ ص ۹۴
- عالم اور متعلم کے لئے آداب و فرائض - مقدمہ تفسیر ص ۲۰ علم کی عظمت و آداب ج ۱ ص ۱۱۱
- علماء سو کا حشر کیا ہوگا - مقدمہ تفسیر ص ۲۱۹ ج ۱ ص ۱۶۴ - علم کی تقلید واجب نہیں - مقدمہ تفسیر ص ۲۱۲ ص ۱ و ص ۲
- علماء سود بدترین ہیں - مقدمہ ص ۱۹ ج ۲ ص ۲۰۴ ج ۱ ص ۱۰۶ ص ۱۱۲ ص ۱۵۲ ص ۱۵۵ ص ۱۰۳ ج ۱ ص ۱۵۱ ص ۱۱۲ ج ۱ ص ۳۸
- ص ۲۳ ج ۱ ص ۱۱۹ ج ۱ ص ۱۶۴ - علماء سود کے حق میں دُعا مقبول نہیں ہوتی - مقدمہ ص ۳۰ سبط بن الجوزی مقدمہ ص ۸۴
- علماء یہود کا طرز عمل ج ۲ ص ۱۲۴ تا ص ۱۲۹ ج ۱ ص ۹۲ ج ۱ ص ۲۵۹ ج ۱ ص ۲۲ ج ۱ ص ۹ ج ۱ ص ۱۱۳
- علماء کے خلاف ہنگامہ ج ۱ ص ۲۴۹ - علم یوسف ج ۱ ص ۲۳ - علم صلی سلیان ج ۱ ص ۲۴۹
- اللہ کا علم عین ذات ہے - ج ۱ ص ۱۴۷
- علم پیغمبر ج ۱ ص ۱۰۸
- حضرت پیغمبر کا علم عین ذات نہیں ماکنت تذرئی کی تشریح ج ۱ ص ۲۲۱
- علمین کی تشریح - ج ۱ ص ۱۹۱
- علامات ظہور قائم - ج ۱ ص ۱۰۴ ج ۱ ص ۲۴۶ - علامت قیامت ج ۱ ص ۲۶۱ ج ۱ ص ۲۵
- عالم اکبر و عالم اصغر - مقدمہ تفسیر ص ۱۴۲ ج ۱ ص ۱۹۵ ج ۱ ص ۱۱۴
- علامات مومن - ج ۱ ص ۱۰ تا ص ۱۴ ج ۱ ص ۹۵ ج ۱ ص ۶۵ ج ۱ ص ۱۸
- عمار - حضرت عمارؓ سے ہی روایت منقول ہے کہ حضورؐ نے فرمایا اگر تمام لوگ ایک رخ کو اور تنہا علیؓ ایک رخ کو چلے تو تمام لوگوں کے رخ کو چھوڑ کر علیؓ کے رخ پر چلنا۔ ج ۱ ص ۵۲ ص ۱۲۴ ج ۱ ص ۱۸۸ ج ۱ ص ۲۴۰ - مقدادؓ و سلمانؓ و ابوذرؓ سے عمارؓ کا مرتبہ کم ہے۔ ج ۱ ص ۵۹ ج ۱ ص ۱۰۱ - ایک دفعہ عمارؓ نے حضرت امیرؓ سے اپنے مقروض ہونے کی شکایت کی تو آپؐ نے فرمایا کہ پتھر اٹھا لو اور میرے واسطے سے دُعا مانگو اللہ اس کو سونا بنا دے گا چنانچہ ایسا ہوا تو آپؐ نے فرمایا اس سے ضرورت کے مطابق ٹوڑ لو اور باقی رکھ دو اور فرمایا اس کو میرا واسطہ دو تو وہ نرم ہو جائے گا کیونکہ میرے ہی وسیلہ سے اللہ نے داؤدؑ پر لوہا نرم کیا تھا چنانچہ عمارؓ نے علیؓ کا واسطہ دیا تو وہ نرم ہو گیا اور عمارؓ نے اپنی ضرورت کے مطابق سے لیا پس باقی پہلے کی طرح پتھر ہو گیا۔ ج ۱ ص ۱۳۸
- عمار کا واقعہ اور تنقیہ ج ۱ ص ۲۴۵ - وابۃ الارض والی روایت عمارؓ سے منقول ہے۔ ج ۱ ص ۲۶۳
- عمارؓ سابطی صحابی امام جعفر صادق علیہ السلام کا واقعہ ج ۱ ص ۲۴۵
- حضرت پیغمبرؐ نے فرمایا تھا کہ اے عمارؓ تجھے باغی گروہ قتل کرے گا۔ ج ۱ ص ۸۰

○ عمرہ کا ذکر۔ ج ۲ ص ۲۳۔ عمرہ کا بیان۔ ج ۳ ص ۱۵۵۔ عمرہ قضا ج ۱ ص ۸۶

○ عمران تین گزرے ہیں ایک موسیٰ کے والد دوسرے مریم کے والد اور تیسرے ابوطالب جن کا نام عمران تھا ج ۲ ص ۲۱۸

○ جناب مریم کے والد عمران بن ماثان تھے ج ۲ ص ۲۱۹

○ عمر نے رات کو اپنی عورت سے ہمبستری کی جبکہ رات کو بھی روزہ فرض تھا۔ ج ۲ ص ۲۳۶

○ جنگ احد میں عمر ج ۲ ص ۵۹ جب لوگ چھوڑ بھاگے تو میں پہاڑ پر پڑھ گیا۔ ج ۲ ص ۵۹

○ اعلان غدیری کے بعد جب عمر بھی خلافت علی کا عہدہ چکا تو جبریل نے انسانی شکل میں آکر اعلان کیا کہ اس

عہدہ کو کوئی کافر ہی توڑے گا تو عمر کے پوچھنے پر پیغمبرؐ نے فرمایا وہ اعلان کرنے والا جبریل تھا۔ خبردار اس عہدہ کو توڑنے

کی کوشش نہ کرنا ورنہ خدا در رسولؐ و مومنین تم سے بے زار ہوں گے ج ۲ ص ۲۵۵۔ ہرنبی کی امت میں دوشیطان

گزرے ہیں جو ان کی موجودگی میں ان کو نقصان پہنچاتے رہے اور بعد میں امت کو گمراہ کرتے رہے اس نبی کی امت

میں چلتا اور زبیر دو آدمی تھے ج ۲ ص ۲۴۸

○ کاغذ قلم دوات مانگی گئی تو عمر نے حَسْبُنَا كِتَابُ اللہ کہہ کر ٹھکرا دیا ج ۳ ص ۱۳۱ ج ۳ ص ۸۳

○ حضرت علیؑ کی انگوٹھی کے بعد عمر نے بھی اسی کی نقل کی اور چالیس دن تک دیتا رہا لیکن آیت نہ اتری۔ ج ۳ ص ۱۳۳

○ احیاء العلوم نغالی سے منقول ہے کہ عمر حذیفہ سے پوچھا کرتا تھا کہ میرا نام منافقوں میں تو نہیں ہے۔ ج ۳ ص ۱۴۵

○ حضرت پیغمبرؐ سے جب کسی نے اپنے باپ کے متعلق پوچھا تو آپؐ نے فرمایا تیرا باپ وہ نہیں جس کی طرف

تو منسوب ہے تو عمر نے پیغمبرؐ کے سوال کے جواب میں کہا کہ میں اس قسم کا سوال کرتا ہی نہیں ہوں۔ ج ۳ ص ۱۴۵

○ جنگ حنین میں عمر کا کردار ج ۳ ص ۳۲۲۔ عمر نے خاتونِ جنت کی سند بھاڑ دی۔ ج ۳ ص ۲۳۰ ج ۳ ص ۱۱

○ حدیث بساط میں عمرو ابوبکر کا مقام ج ۳ ص ۵۲

○ حضرت علیؑ سے ابوبکر و عمر کی فدک کے بارے میں گفتگو ج ۳ ص ۱۱۵

○ عمر نے حضرت علیؑ کے قتل کی تجویز پیش کی جس کے لئے خالد بن ولید کو چنا گیا لیکن ناکامی ہوئی۔ ج ۳ ص ۱۱۶

○ جنگ خندق میں عمر کی بزدلی اور عمر بن عبدود سے مقابلہ کرنے سے گریز کا بہانہ۔ ج ۳ ص ۱۴۱ ج ۳ ص ۸۹

○ عمر نے اپنی بیٹی کے منہ پر طمانچہ مارا۔ ج ۳ ص ۱۸۵۔ حضرت علیؑ کا عمر سے احتجاج ج ۳ ص ۲۲۵

○ عمر کو حضرت پیغمبرؐ نے فرمایا کہ میری محبت کی نشانی ہے علیؑ سے محبت۔ ج ۳ ص ۲۲۵

○ ایک شخص کا عمر سے درخواست کرنا اور اس کا انجام ج ۳ ص ۲۲۶

○ عمر کا تجسس اور ایک مدینہ کی عورت کا عمر کو تنبیہ کرنا کہ تمہارا تجسس قرآن کے منافی ہے ج ۳ ص ۱۴۵

○ عمر کی ایک پادری سے گفتگو اور ناکامی پھر حضرت علیؑ کی مشککشتائی۔ ج ۳ ص ۲۲۳



- عمر کی بیہودلیوں سے میل جول ۳؎ ۲۴۳۔ عمر اور ہند مادرِ معاویہ ۳؎ ۲۴۱
- عمر نے بوقت موت جزع فزع کیا اور ابن عباس سے کہا کہ میری گھبراہٹ علی کی مخالفت کی وجہ سے ہے۔
- کاش پوری زمین سونا ہوتی اور میں سب کو ندیر دیکر اس گھبراہٹ سے نجات پاتا۔ ۳؎ ۹۵
- عمالقہ علاقہ کا مکہ پر غلبہ ۳؎ ۱۵۰۔ حضرت یثیع نے سات ماہ میں عمالقہ کے شہر اریحا کو فتح کیا۔ ۳؎ ۸۵
- عمالقہ حضرت موسیٰ کی قوم کو عمالقہ سے جہاد کا حکم ہوا وہ اس وقت ایک بستی میں آباد تھے جس کا نام اریحا تھا اور یہ بیت المقدس کے قریب تھی۔
- کیونکہ بیت المقدس کی بنیاد حضرت داؤد نے ڈالی تھی اس وقت قوم عمالقہ کا سردار عروج بن عنق تھا۔ ۳؎ ۱۱۳۔ یہودیوں نے صاف کہہ دیا تھا کہ ہم نہیں ٹریج
- تو اور تیرا خدا خود جا کر ان سے لڑو۔ ۳؎ ۱۱۳۔ ۳؎ ۱۱۳
- مصر کا بادشاہ قوم عمالقہ سے تھا جس کا اصل نام ریان بن ولید تھا۔ ۳؎ ۱۱۳
- عاد۔ عاد قوم کا مسکن احقاف تھا۔ ۳؎ ۱۱۳۔ بہت طاقتور قوم تھی ان پر مبعوث ہونے والا نبی صالح تھا ۳؎ ۱۱۳
- عوج۔ عوج بن عنق کا ذکر ۳؎ ۱۱۳۔ روایت کے اعتبار سے معلوم ہوتا ہے کہ عوج ایک فرضی شخصیت ہے اور سن گزشتہ افسانوں میں سے اس کا ذکر ایک افسانوی حیثیت رکھتا ہے چنانچہ ہم نے تفسیر میں بھی اس کی تردید کی ہے۔
- عربی زبان قرآن کی زبان ہے۔ ۳؎ ۱۱۳۔ حضرت یوسفؑ نے جب شاہ مصر سے عربی زبان میں گفتگو کی تو بادشاہ کے سوال کے جواب میں فرمایا یہ میرے چچا اسمعیل کی بولی ہے۔ ۳؎ ۱۱۳
- عورت صالحہ۔ حضرت راسلماؑ نے فرمایا جس شخص کو قلب شاکر لسان ذاکر اور عورت صالحہ مل جائے تو اس کو دین و دنیا کی خوبی مل گئی۔ ۳؎ ۱۱۳۔ حضرت پیغمبرؐ نے فرمایا اگر غیر اللہ کا سجدہ جائز ہوتا تو میں عورتوں کو حکم دیتا کہ شہر کا سجدہ کریں۔ ۳؎ ۱۱۳۔ حضرت لوطؑ کی پہلی بیوی بہت نیک تھی۔ ۳؎ ۱۱۳۔ اور حضرت اسمٰعیلؑ کی بیوی حضرت لوطؑ کی بیٹی تھی جس کا نام رباب بنت لوط تھا۔ ۳؎ ۱۱۳
- حضرت لوطؑ کی دوسری بیوی ایک فتنہ خیز ۳؎ ۱۱۳۔ عورت کا فتنہ ۳؎ ۱۱۳۔ ۳؎ ۱۱۳
- حضرت امام محمد تقی علیہ السلام کا یحییٰ بن اکثم سے سوال کرنا کہ وہ عورت کو کسی سے جو ایک دن رات میں ایک مرد پر پانچ دفعہ حلال اور پانچ دفعہ حرام ہو۔ ۳؎ ۱۱۳
- عورت کا شادی کے لئے انتخاب ۳؎ ۱۱۳۔ ۳؎ ۱۱۳
- عورت کی آزادی کا تصور۔ ۳؎ ۱۱۳ تا ۱۱۴۔ ۳؎ ۱۱۳
- عورت کی ایذا رسانی سے ممانعت ۳؎ ۱۱۳ تا ۱۱۴
- عورت پر اسلام کے احسانات ۳؎ ۱۱۳۔ ۱۱۴

- عورت و مرد میں مساوات ج ۱ ص ۱۲۷ و ج ۲ ص ۱۲۷
- عہد شکنی کی مذمت ج ۱ ص ۱۲۷ و ج ۲ ص ۱۲۷۔ یہودیوں سے حضرت محمد مصطفیٰ کی نبوت کے اقرار کا عہد لیا گیا تھا جس کو انہوں نے توڑ ڈالا۔ ج ۱ ص ۱۲۷ ہرنی نے امت سے اپنے دسی سے ونا کرنے کا عہد لیا۔ ج ۱ ص ۱۲۷
- ونائے عہد اور خلافت علی ج ۱ ص ۱۲۷ وناہ عہد کی تاکید ج ۱ ص ۱۲۷ وناہ عہد کی تاکید ج ۱ ص ۱۲۷
- عہد شکنی گناہ کبیرہ ہے۔ ج ۱ ص ۱۲۷ وناہ عہد کی تاکید ج ۱ ص ۱۲۷۔ عہد و پیمان جو کفار سے تھے ان کی چا ماہ مد مقرر کر دی گئی ج ۱ ص ۱۲۷
- فرزند ابن یعقوب کا عہد ج ۱ ص ۱۲۷ وناہ عہد کی تاکید ج ۱ ص ۱۲۷
- حضرت شعیب نے حضرت موسیٰؑ سے کمران کو اپنا داماد بنایا تھا ج ۱ ص ۱۲۷
- عید غدیر۔ ج ۱ ص ۱۲۷ وناہ عہد کی تاکید ج ۱ ص ۱۲۷۔ نماز عیدین ج ۱ ص ۱۲۷
- عائشہ کا قصہ انکث ج ۱ ص ۱۲۷۔ استرام عائشہ ج ۱ ص ۱۲۷۔ مومنوں کی ماں ج ۱ ص ۱۲۷
- واقعہ منافیہ پیغمبر کی دہریوں کی سازش ج ۱ ص ۱۲۷۔ ان شتو کا ج ۱ ص ۱۲۷
- عیب بھوٹی سے ممانعت۔ ج ۱ ص ۱۲۷ وناہ عہد کی تاکید ج ۱ ص ۱۲۷
- حضرت عیسیٰؑ۔ تاہم اکل محمد کے پیچھے نماز ادا کریں گے۔ مقدمہ تفسیر ج ۱ ص ۱۲۷
- حضرت عیسیٰؑ کے وحی حضرت شمعون تھے۔ ج ۱ ص ۱۲۷
- حضرت عیسیٰؑ کے معجزات ج ۱ ص ۱۲۷ وناہ عہد کی تاکید ج ۱ ص ۱۲۷
- حضرت عیسیٰؑ کی والدہ پر یہودیوں نے مہمت لگائی۔ ج ۱ ص ۱۲۷ وناہ عہد کی تاکید ج ۱ ص ۱۲۷
- حضرت عیسیٰؑ کی حضرت یحییٰ سے مشابہت ج ۱ ص ۱۲۷۔ حضرت عیسیٰؑ سات برس کی عمر میں مبعوث برسات ہوئے ج ۱ ص ۱۲۷
- حضرت مریم کو حضرت عیسیٰؑ کی بشارت ج ۱ ص ۱۲۷
- حضرت عیسیٰؑ کی ولادت اور حضرت خاتم الانبیاء کی ولادت میں ۵۶۹ سال شمس کا فاصلہ تھا۔ ج ۱ ص ۱۲۷ وناہ عہد کی تاکید ج ۱ ص ۱۲۷
- حضرت عیسیٰؑ سے پہلے بنی اسرائیل میں موسیٰؑ کے بعد ایک ہزار انبیاء کی بعثت ہوئی۔ ج ۱ ص ۱۲۷
- حضرت عیسیٰؑ نے بوقت گرفتاری محمدؐ و آل محمدؐ کے وسیع سے دعا مانگی تھی۔ ج ۱ ص ۱۲۷
- عیسائیوں کے تین گروہ ہیں۔ یعقوبیہ، نسطوریہ، ملکائیہ ج ۱ ص ۱۲۷
- حضرت عیسیٰؑ کے متعلق غلو کرنے والوں کو تنبیہ ج ۱ ص ۱۲۷
- نباشی کے دربار میں حضرت جعفر طیار کا حضرت عیسیٰؑ کے متعلق بیان ج ۱ ص ۱۲۷
- نزول مادہ ج ۱ ص ۱۲۷ وناہ عہد کی تاکید ج ۱ ص ۱۲۷۔ اور جنہوں نے خیانت کی سوہ کی شکل میں مسخ ہو گئے۔ ج ۱ ص ۱۲۷
- حضرت عیسیٰؑ کی طرف منسوب تھے ج ۱ ص ۱۲۷۔ حضرت عیسیٰؑ کا وعظ ج ۱ ص ۱۲۷

- حضرت عیسیٰ کا کہنا کہ میں اپنے باپ کی طرف جانا ہوں۔ توضیح مطلب ج ۱ ص ۱۷
- حضرت عیسیٰ کی ولادت کربلا میں۔ ج ۱ ص ۱۷ تا ص ۱۸ حضرت عیسیٰ کی امت کے ۲۷ فرقے صرف ایک ناجی ج ۱ ص ۱۷
- حضرت ہدیٰ کی آمد اور حضرت عیسیٰ کا نزول ج ۱ ص ۱۷ ج ۱ ص ۱۷
- حضرت عیسیٰ کے پاس اسم اعظم کے دو حوت تھے۔ ج ۱ ص ۱۷
- حضرت عیسیٰ کے متعلق کفار مکہ کی حضرت پیغمبر سے گفتگو اور عنادی روایت ج ۱ ص ۱۷
- حضرت عیسیٰ شب قدر میں آسمان کی طرف اٹھائے گئے۔ ج ۱ ص ۱۷
- حضرت عیسیٰ کی امت میں نبات پانے والے ج ۱ ص ۱۷
- حضرت عیسیٰ کی پیشین گوئی ج ۱ ص ۱۷ حضرت عیسیٰ کس حیثیت سے دوبارہ تشریف لائیں گے۔ مقدمہ تفسیر ص ۱۷
- عیسیٰ بن زید بن علی بن الحسین کی لڑکی فوت ہوئی تو وہ اس بات پر بہت روئے کہ کاش ان کی لڑکی کو آخر عمر تک یہ بھی معلوم نہ ہو سکا کہ میں سید زادی ہوں۔ مقدمہ تفسیر ص ۱۷

## غایت

- غار ثور کا ذکر ج ۱ ص ۱۹۱۔ غار ثور کا محل وقوع ج ۱ ص ۱۹۲۔ آیت غار سے فضائل کا استنباط اور ان کا جواب ج ۱ ص ۱۹۲ تا ص ۱۹۳
- غار قیم ج ۱ ص ۱۹۲۔ حدیث بساط میں علی کا غار کے دروازہ پر جانا ج ۱ ص ۱۹۳
- وہ سات آدمی جو وقیانوس کے ڈر سے نکلے تھے اور اب تک غار میں موجود ہیں۔ مفصل قصہ ج ۱ ص ۱۹۳ تا ص ۱۹۴
- اِنْ اَصْبَحَ مَاءٌ كَثْفًا غَوْرًا حضرت قائم آل محمد کی غیبت کی طرف اشارہ ہے۔ ج ۱ ص ۱۹۴
- غدیری اعلان۔ مقدمہ تفسیر ص ۱۹۳ و ص ۱۹۴ ج ۱ ص ۱۹۲۔ حدیث غدیر ج ۱ ص ۱۹۲ تا ص ۱۹۳۔ میثاق غدیر ج ۱ ص ۱۹۳ و ص ۱۹۴
- خم غدیر کا دور ج ۱ ص ۱۹۳ تا ص ۱۹۴۔ عہد غدیر ج ۱ ص ۱۹۳ و ص ۱۹۴ ج ۱ ص ۱۹۳ تا ص ۱۹۴ و ص ۱۹۴ و ص ۱۹۵
- غرقابی فرعون۔ ج ۱ ص ۱۹۵۔ موسیٰ اور ہارون کی دعا اور غرقابی فرعون میں چالیس برس کا فاصلہ تھا ج ۱ ص ۱۹۵
- جبرئیل کا شکل انسانی فرعون پر اتنا مہمت کرنا اور اس سے نافرمان غلام کی ہنر کا تعین کرنا کہ وہ دریا میں غرق کر دیا جائے چنانچہ جبرئیل نے اس سے لکھوا لیا اور جب وہ غرق کرنے لگا تو اس کا نوشتہ اس کے سامنے پیش کیا کہ یہ تیرا اپنا فیصلہ ہے۔ ج ۱ ص ۱۹۵ و ص ۱۹۵

غروبِ آفتاب کی نشانی مشرقی سرخی کا زوال ہے جو افطار صوم اور نماز مغرب کا وقت ہے۔ ۱۳۸

غزواتِ نبویہ کی فہرست ج ۲۴ - غزوہ بنو نضیر کی تفصیل ج ۲۴ - غزوہ بنو قریظہ ج ۱۸۵

غسل جنابت سنت ابراہیمی ہے۔ ج ۱ مٹا۔ غسل جنابت کا ثواب۔ ج ۲ مٹا۔ غسل حیض کا بیان ج ۳ مٹا۔

○ غل میت ۱۴۴ ج ۲۴۴ غل یرم غدیر مستحب ہے ۳۵۴ ج ۲۴۴ غل جنابت کا دھوب ۱۴۴ ج ۲۴۴ غل میت ۱۴۴ ج ۲۴۴

○ غسّ جعبہ و عیدین پنج ص ۲۷۰ قوم لوط کی دیگر برائیوں میں سے ایک برائی یہ بھی تھی کہ وہ غسّ جنابت نہ کرتے تھے۔ پنج

۵۵ ج ۱۳ ص ۱۳۰

○ حضرت مریمؑ کے لئے اللہ نے منہر پیدا کر دی تاکہ غسل بھی کر لیں اور پانی بھی پئیں ج ۱۴ ص ۱۲۷۔ جنتی لوگ داخلہ جنت سے

پہلے شرابِ طہور کے چٹھے سے غسل کریں گے جس کی وجہ سے حسد و کینہ وغیرہ کی آلائشوں سے پاک ہوجائیں گے

ج ۹ ص ۱۶۵ غزل مجموعہ اور اس کے آداب ج ۴ ص ۲۲

○ خلیل ملائکہ حضرت غنظلہ شہید احد کا لقب ہے جس کو ملائکہ نے غسل دیا تعاجل منہ بخ منہ ۱۲۹ و بخ منہ ۱۳۰

غصّہ کے وقت اپنے نفس پر جو قابو نہ پاسکے وہ شیعہ نہیں۔ ج ۱۳۵، غصّہ کو ضبط کرنا متقی کی نشانی ہے ج ۵، ج ۲۱

○ غصہ کو دور کرنے کا طریقہ ج ص ۱۵۱

غلام احمد قادیانی کے عقیدہ موت مسیح کی تردید ج ۲۲ تا ۲۴

غلوکی تردید - ج ۱۵۹ ص ۲۶۶ ج ۱۵۱ ص ۱۲۱ ج ۱۲۲ ص ۱۶۵ ج ۲۳ ص ۱۲۸ ج ۲۵۵ ص ۱۳۱ ج ۱۳۲ ص ۱۵۵

قصص ۲۵ و ج ۱ ص ۳۸

غلام مکاتب و مشروط ج ۱۳۵۔ غلام کا مال مولہ کا مال شمار ہوتا ہے۔ مخ ۱۵۵۔ غلامانِ جنت ج ۱۳۹ و ۱۹۶۔

غلط طریقہ سے کائی حوام ہے ج ۲ ص ۲۲۔ غلاب کعبہ ج ۲ ص ۲۱

غلام حسین ج ۱۲ ص ۱۹۱ ج ۱ ص ۱۵۰ - غلام حسین ایک مشن ہے - ج ۱۵ ص ۱۹۱ ج ۱۲ ص ۱۹۱

○ آدم کا غم مناج ۱۲، ص ۹۵ غم صحابہ یوم احد حج ۶

عنيت ج ١٥٢، ج ٢٥٠، ج ٣٨٠ انشا عنيت ج ٢٥٠

غیبت امام - ج ۱۰

نہایت ج ۲۲ م ۱۶۸ ج ۱۴۲ م ۱۳۳ ج ۱۰۴

غیرت: حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام نے دشمن مقتول کی زرہ نہ اتار لی اور فرمایا میری غیرت سے بعید ہے۔ ج ۱ ص ۱۵۱

غیر اللہ کو پکارنے کی مذمت۔ حج ص ۱۲۹، پنج ص ۶۵، و ص ۱۲۱، حج ص ۱۲۱، و ص ۲۶۸

# الفاء

فتح - یَسْتَفْتِیْ حُوتَ کی تشریح اور یہودیوں کا نظریہ ج ۱۲ ص ۱۲

- فتح مکہ کی بشارت ج ۱۵ ص ۱۵۱ - فتح مکہ کے موقع پر عبداللہ بن امیہ یعنی ام سلمہ کے بھائی کا اسلام قبول ہو گیا فتح ص ۱۵
- فتح اور مدولت ایام ج ۵ ص ۵ - مومن کی فتح ج ۱۱ ص ۱۱۹ ج ۹ ص ۹۶ ج ۲۶ ص ۲۶ ج ۳۳ ص ۳۳
- فتح اور کامیابی کا بھی ایک نشہ ہوا کرتا ہے - ج ۱ ص ۱ - فرقان کا معنی فتح بھی کیا گیا ہے - ج ۱ ص ۱۱
- فتح مکہ کے وقت معاہدہ - ج ۱ ص ۱۱ - فتح مکہ کے بعد حج ہمیشہ کے لئے ماہ ذی الحجہ میں مقرر کی گئی - ج ۱ ص ۱۲
- فتح مکہ کے روز حضورؐ نے چار آدمیوں کا خون مبارک کیا تھا خواہ وہ استاد کعبہ سے پیٹے ہوئے ہیں - راہ حکمران بن ابی جہل
- عبداللہ ابن اخطل (۳) قیس بن صبابہ (۴) عبداللہ بن سعد بن ابی السرح ج ۱ ص ۱۲
- حضورؐ کو فتح مکہ کی خوشخبری خواب میں دی گئی تھی ج ۱ ص ۱۱ - فتح مکہ کے روز بلال نے کعبہ کی چھت پر اذان کہی ج ۱ ص ۱۲
- سورہ فتح کے فضائل ج ۱ ص ۱۱ - فتح مبین ص ۱۱ - فتح مکہ ص ۱۱ - فتح حنین ص ۱۱
- فتح مکہ کے پہلے اور بعد والوں میں مراتب کا فرق ج ۱ ص ۱۱
- فتح مکہ کے روز حضورؐ نے کوہ صفا پر بیٹھ کر لوگوں سے بیعت لی اور ہندو اور معادیہ نے بھی بیعت کی ج ۱ ص ۱۲
- فتح کے لئے سورہ دھرج ۱۲ ص ۱۲ اور النازعات ص ۱۲ سورہ فاتحہ - ج ۱ ص ۱۲
- ابی جہل کی دعا کہ حق کو فتح نصیب ہو - ج ۱ ص ۱۲
- فتویٰ دینے والا فتویہ ج ۱ ص ۱۲ امام جعفر صادقؑ کی فتویٰ دینے کے بارے میں ابوحنیفہ سے گفتگو - ج ۱ ص ۱۲
- علم کے بغیر فتویٰ دینے والے شخص پر آسمان وزمین کے فرشتے لعنت بھیجتے ہیں - ج ۱ ص ۱۲
- ابوحنیفہ کا فتویٰ اور فقہی استدلال - ج ۱ ص ۱۲

فترت کا زمانہ حضرت عیسیٰ اور خاتم الانبیاء کے درمیان کا زمانہ ہے اور اس زمانہ میں چار بنی مبعوث ہوئے - یونس، یحییٰ

شمعون اور خالد بن سنان عنی علیہم السلام ج ۱ ص ۱۲

فدک - مقدمہ تفسیر ص ۱۲ تا ص ۱۲ ج ۱ ص ۱۲ تا ص ۱۲ ج ۱ ص ۱۲

○ مقام فدک میں یہودیوں کی آبادی کے اسباب ج ۱ ص ۱۲ روزے کا نذیر ج ۱ ص ۱۲ قتل کا نذیر ج ۱ ص ۱۲

○ حج میں شکار کا نذیر ج ۱ ص ۱۲ جنگ بدر میں قیدیوں کا نذیر ج ۱ ص ۱۲ حنین میں نذیر ج ۱ ص ۱۲



○ فدیہ اسمعیل ذبح عظیم ۱۲ ص ۶۵ قیامت کے دن محرم سے کوئی فدیہ قبول نہ کیا جائے گا۔ ج ۱ ص ۱۲

○ عمر نے برکتِ وفاتِ جزیع فزیع کیا اور ساری دنیا کو فدیہ دینے کی خواہش ظاہر کی۔ ج ۵ ص ۹

○ فرعون کا ذکر۔ ج ۵ ص ۱۰ و ص ۱۱ و ص ۱۲ و ج ۱۲ ص ۱۲۱۔ دربار فرعون میں موسیٰ کا داخلہ ج ۵ ص ۱۲ ج ۱۲ ص ۱۹۲

○ فرعون نے بلعم بن باعور سے موسیٰ کے خلاف بددعا کرنے کی خواہش کی تھی ج ۱ ص ۱۳

○ فرعون کا جادو گروں کو جمع کرنا ج ۱ ص ۱۴۔ مفصل واقعہ تا ص ۱۸ و ج ۱ ص ۱۹ و ص ۲۲

○ حضرت یوسفؑ کے زمانہ کا فرعون قابوس بن مصعب تھا ج ۱ ص ۱۴ ایک روایت میں ہے کہ اس کا نام ولید بن

مصعب تھا اور یہی فرعون حضرت موسیٰؑ کے زمانہ میں تھا اور حضرت یوسفؑ اور موسیٰؑ کے درمیان چار سو سال کا

فاصلہ تھا۔ ج ۵ ص ۶۵

○ حضرت موسیٰؑ کا ہاتھ فرعون کی ڈاڑھی میں ج ۱ ص ۱۴ ج ۱ ص ۲۲۔ فرعون کا تعاقب کرنا۔ ج ۱ ص ۱۹

○ ابراہیمؑ کے زمانہ کا فرعون حوامزادہ تھا جس نے نبی کے قتل کا حکم دیا اور موسیٰؑ کے زمانہ کا فرعون اور اس کے مشیر حلالؑ

تھے جنہوں نے نبی کے قتل کا حکم نہ دیا۔ ج ۱ ص ۲۳ و ص ۲۳ ج ۱ ص ۱۴

○ فرعونؑ منظم کی ابتداء ج ۱ ص ۱۴ موسیٰؑ فرعون کی گود میں ج ۱ ص ۱۴ تا ص ۲۲

○ رافضی کا لقب فرعونوں نے جادو گروں کو دیا تھا جو باطل کو چھوڑ کر مسلمان ہو گئے ج ۱ ص ۱۴ اور فرعون کا لقب ذوالادنا تھا ج ۱ ص ۱۴

○ فرعون کی مومنہ بیوی ج ۱ ص ۱۴۔ فرعونوں پر متعدد عذاب ج ۱ ص ۱۴ مومن آل فرعون ج ۱ ص ۱۴

○ ڈاڑھ کے درد کا عمل جس ڈاڑھ میں درد ہو اسی جانب رخسار کے اوپر انگلی سے لکھا جائے (فرعون غرق شد) وہ تھوڑے

سے پھر دوبارہ لکھے اور تھوڑے قیسری دفعہ درد ختم ہو جائے گا۔ الگ الگ حرف بھی لکھے جاسکتے ہیں۔

ف د ع و ن غ ر ق ش د

○ فردعی احکام میں کفار مکلف ہوا کرتے ہیں۔ ج ۵ ص ۵۵

○ فرقان کا معنی۔ ج ۱ ص ۲۳ ج ۱ ص ۱۹ ج ۱ ص ۲۲

○ فردوس کا گھر شہداء کو ملے گا۔ ج ۱ ص ۲۳ فردوس دراصل رومی زبان کا لفظ ہے اور جنت الفردوس جنت کے بہترین درجہ

کا نام ہے اور جنت کی چار نہریں (دودھ، پانی، شراب اور شہد کی) اسی سے نکلتی ہیں اور یہ جنت کا بلند

ترین مقام ہے ج ۱ ص ۱۴۔ جنت الفردوس کو باقی جنتوں سے وہ نسبت ہے جو محمدؐ و آل محمدؑ کی باقی مخلوق سے ہے

ج ۱ ص ۱۵

○ فرشتہ پر بحث ج ۱ ص ۱۵۔ دو فرشتوں کی طرف جادو کی طرف نسبت ج ۱ ص ۱۵۔ جبریل و میکائیل ج ۱ ص ۱۴

○ فرشتے خاک شفا کو بطور تحفہ اوپر سے جاتے ہیں۔ ج ۱ ص ۱۴ جنگ بدر میں فرشتے ج ۱ ص ۲۴ ج ۱ ص ۲۴ تا ص ۲۴

- انبیاء فرشتوں سے افضل ہوتے ہیں۔ ج ۱ ص ۱۰۰۔ فرشتوں کی تعداد ج ۱ ص ۱۰۰۔ فرشتوں کی تسبیح گزاری ج ۱ ص ۱۰۰
- بعد فرشتہ بادل کو چلاتا ہے۔ ج ۱ ص ۱۰۱۔ شب معراج فرشتے ج ۱ ص ۱۰۱ و ص ۱۰۲
- اصحاب کہف میں سے ہر ایک کے لئے دو دو فرشتے مقرر ہیں جو ان کے پہلو بہتے ہیں ج ۱ ص ۱۰۲
- فرشتوں کا آدم کیلئے جھلکا ج ۱ ص ۱۰۲۔ حضرت ابراہیم کے پاس فرشتوں کی آمد ج ۱ ص ۱۰۲ تا ص ۱۰۳
- فرشتے کا حضرت ادریس کے ساتھ مکالمہ ج ۱ ص ۱۰۳۔ فرشتوں کے خلیے ج ۱ ص ۱۰۳
- شب معراج حضرت یوسفؑ سے ملک الموت فرشتے نے حضرت علیؑ کی احوال پرسی کی تو حضورؐ نے فرمایا تو علیؑ کو کیسے پہچانتا ہے؟ اس نے جواب دیا کہ خدا نے تمام مخلوق کی قبض روح میرے ذمہ کی ہے لیکن آپ اور علیؑ میری گرفت سے مستثنیٰ ہیں کیونکہ آپ کی روحیں وہ خود اپنی مشیت سے قبض کرے گا۔ ج ۱ ص ۱۰۳۔ دربان جہنم ج ۱ ص ۱۰۳
- فرشتوں کی ذکر اک محمدؐ سے دلچسپی ج ۱ ص ۱۰۳۔ فرشتوں کا نزول ج ۱ ص ۱۰۳ تا ص ۱۰۴
- فرقہ بندی حضورؐ نے فرمایا بنی اسرائیل کے بہتر فرستے ہوئے اور میری امت کے تہتر فرستے ہوئے ان میں سے صرف ایک ناجی ہوگا اور باقی سب دوزخی ہوں گے ج ۱ ص ۱۰۴۔ ج ۱ ص ۱۰۴ و ج ۱ ص ۱۰۴ و ص ۱۰۴ تا ص ۱۰۵
- جن کے سرے سفید نورانی ہوں گے ان کا علم حضرت علیؑ کے ہاتھ میں ہوگا۔ ج ۱ ص ۱۰۵
- نثار قبر۔ بو شخص سورہ نسا کی تلاوت کرتا رہے نثار قبر سے محفوظ ہوگا ج ۱ ص ۱۰۵
- نماز تہجد نثار قبر سے بچنے کا ذریعہ ہے ج ۱ ص ۱۰۵
- فیصلہ :- حضرت ابراہیمؑ کے اموال کے متعلق فردی حکومت کے نا قاضیوں کے فیصلہ ج ۱ ص ۱۰۵ تا ص ۱۰۶
- حضرت داؤد علیہ السلام کا فیصلہ اور حضرت سلیمانؑ کا فیصلہ ج ۱ ص ۱۰۶
- حضرت سلیمانؑ کی چوٹی سے جواب طلبی۔ ج ۱ ص ۱۰۶ و ص ۱۰۶ و ص ۱۰۶
- ارکان دولت کے سامنے ملکہ بقیس کی تقریر اور آخری فیصلہ ج ۱ ص ۱۰۶ تا ص ۱۰۷
- ایک خارجی کا حضرت علیؑ کے فیصلہ پر اعتراض کرنا اور پیرسیاہ کتے کی شکل میں منہ ہونا۔ ج ۱ ص ۱۰۷
- جنگ صفین کے موقع پر حکمیں یعنی عمرو عاص اور ابو موسیٰ اشعری کا فیصلہ ج ۱ ص ۱۰۷
- ابو بکر کے دربار میں فدک کا مقدمہ اور خلیفہ کا فیصلہ۔ ج ۱ ص ۱۰۷
- حضرت داؤد کا فیصلہ۔ ج ۱ ص ۱۰۷ و ص ۱۰۷ و ص ۱۰۷۔ قاضی کو فرما بن ابی لیلیٰ کے فیصلے۔ ج ۱ ص ۱۰۷
- غلط فیصلہ کرنے والے بروز قیامت اندھے مشور ہوں گے۔ ج ۱ ص ۱۰۷
- فضیلت غلامہ خاتون جنت کی ترکان دانی۔ ج ۱ ص ۱۰۷
- فضول خرچی۔ اللہ کو پسند نہیں ہے۔ ج ۱ ص ۱۰۷ و ص ۱۰۷

فاطمہؑ جناب فاطمہ کا طلب حق اور احتجاج اور ابوجہر کا انکار حق فاطمہؑ مقدمہ تفسیر ص ۱۴۵ تا ص ۱۴۷

○ جناب فاطمہؑ اور حضرت علیؑ علیہ السلام کا انصار سے طلب نصرت کرنا۔ مقدمہ تفسیر ص ۱۴۸

○ عمر کا دروازہ جلانے کی دھمکی دینا۔ مقدمہ تفسیر ص ۱۴۹۔ ابوجہر و عمر کی معذرت خواہی۔ ص ۱۵۰

○ احراق باب فاطمہ ص ۱۵۱۔ ایذا فاطمہؑ ایذا رسولؐ سے ص ۱۵۲ تا ص ۱۵۳

○ اللہ نے چار عورتوں کو تمام عالم کی عورتوں پر منتخب فرمایا۔ مریمؑ۔ آسیہؑ۔ خدیجہؑ۔ فاطمہؑ ص ۱۵۴ تا ص ۱۵۵

○ جس طرح جناب مریمؑ کے لئے اللہ کی طرف سے کھانا آتا تھا جناب فاطمہؑ کے لئے بھی آتا تھا۔ ص ۱۵۶

○ شکم مادر میں جناب فاطمہؑ زہراؑ اپنی ماں سے ہمکام ہوا کرتی تھیں۔ ص ۱۵۷

○ جناب فاطمہؑ جنت کی عورتوں کی سردار ہیں۔ ص ۱۵۸ تا ص ۱۵۹

○ جنگ احد میں پیغمبرؐ کے قتل ہونے کی خبر پھیلی تو جناب فاطمہؑ وہاں روتی ہوئی پہنچیں۔ ص ۱۶۰ تا ص ۱۶۱

○ فاطمہؑ ثلث ہجرت کے وقت حضرت علیؑ کے ہمراہ مدینہ پہنچیں فاطمہؑ زہراؑ بنت ابد اور فاطمہؑ بنت زہیر ص ۱۶۲

○ جناب فاطمہؑ نے فرمایا خَلُّوا عَن ابْنِ عَتَّى اِنِّیْ لَے مَسْلُوۃٌ عَلٰی کَوْحُوۡرِہٖ۔ ورنہ میں سر کے بال پریشان کروں گی

اور رسولؐ اللہ کی قمیص اپنے سر پر رکھ کر بد دعا کروں گی۔ چنانچہ مسجد نبویؐ کی دیواریں بلند ہوئیں اور عذاب کے آثار

مردار ہوئے پس مسلمانوں نے عرض کی۔ بی بی! آپ بد دعا نہ کریں چنانچہ بی بی نے ہاتھ نیچے کر لئے۔ ص ۱۶۳ تا ص ۱۶۴

○ رونے والے پانچ ہیں (۱) اُم فراق خواتین (۲) یعقوب فراق یوسف میں (۳) یوسف زندان مصر میں (۴) بتول معظمہؑ

نے آنا گریہ کیا کہ مسلمانانِ مدینہ تنگ آئے اور درخواست کی کہ دن کو روئے یا رات کو روئے (۵) حضرت امام زین العابدینؑ

علیہ السلام کو بلا کے بعد ۲۵ برس روئے ص ۱۶۵ تا ص ۱۶۶

○ حضرت پیغمبرؐ نے شب معراج درخت طوبیٰ سے پھل کھایا اور نور فاطمہؑ اسی رات شکم خدیجہؑ کی طرف منتقل ہوا حضورؐ

فرمایا کہ تے تھے کہ فاطمہؑ کے پیار سے مجھے طوبیٰ کی خوشبو آتی ہے۔ ص ۱۶۷

○ فاطمہؑ کی شادی اللہ نے علیؑ کو دی ہے ص ۱۶۸ تا ص ۱۶۹ احرام فاطمہؑ ص ۱۷۰ تبیج فاطمہؑ ص ۱۷۱

○ مذک حق فاطمہؑ عطیہ پروردگار ہے۔ وَ اِنَّ ذٰلَکَ لَفِیْ حَقِّہٖ۔ ص ۱۷۲ تا ص ۱۷۳

○ حضرت پیغمبرؐ در دولت زہراؑ پر آیت تطہیر تلاوت فرماتے تھے ص ۱۷۴

○ جب یہ آیت اتری کہ اے مسلمانو! رسولؐ اللہ کو اس طرح نہ بلایا کرو جس طرح ایک دوسرے کو بلایا کرتے ہو بلکہ یا رسولؐ

کہہ کر بلایا کرو تو جناب فاطمہؑ نے بھی عرض کی۔ یا رسولؐ اللہ تو حضورؐ نے فرمایا۔ بیٹی یہ خطاب تمہارے لئے نہیں ہے

کیونکہ تو محبوب سے ہے اور میں تجھ سے ہوں بلکہ تم آبا جان کہہ کر بلایا کرو کیونکہ یہ کہنا مجھے پسند ہے اور اس سے اللہ

بھی خوش ہوتا ہے ص ۱۷۵

- اگر علی نہ ہوتے تو فاطمہ کا کفونہ ہوتا ج ۱۸۳ مرج البحرین علی وفاطمہ ج ۱۸۲
- رسول اللہ کی بیٹی ایک فاطمہ ہے ج ۲۱۶ ایشار فاطمہ ج ۲۵۲
- شب معراج جناب رسول اللہ کو جناب فاطمہ کی مصیبت اور محسن کی شہادت کی اطلاع دی گئی تھی۔ ج ۲۳
- میدان محشر میں جناب فاطمہ کی آمد غُضُوْا اَبْصَارَكُمْ ج ۱۳۸
- فاطمہ بنت اسد تعظیم پیغمبر کے لئے کھڑی ہوتی تھیں ج ۲۲۰ مکہ سے مدینہ تک سفر ہجرت میں حضرت علی علیہ السلام کے ہمراہ تھیں ج ۹۱۔ جناب فاطمہ بنت اسد کا تربیت پیغمبر میں حصہ ج ۲۶
- کفن فاطمہ بنت اسد ج ۲۴ ج ۱۵۲ ج ۱۵۱ ج ۱۵۰ فاطمہ بنت اسد کے بطن مبارک سے حضرت علی علیہ السلام کی ولادت کعبہ میں ج ۵۲ تا ۵۴
- فالج سے وہ انسان محفوظ رہے گا جو بوقت خواب آیت الکرسی کو پڑھ کر سوئے ج ۱۳۶
- فے و انفال ج ۱۵۶ و ج ۱۵۵
- فوائد عصائے موسیٰ ج ۱۵۵ و ج ۱۵۶ فوائد ج ۲۶
- فوائد گرافی ۲۳ تا ۱۳۶۔ فکر کی دعوت ج ۹۵ و ج ۱۳۱
- فقہ۔ مقدمہ ۱۶ و ج ۲۳

# قاف

- ق۔ سورہ ق کے فضائل ج ۱۵۱، کوہ قاف ج ۱۱۱
- قادیانیوں کی رد مسئلہ حیات مسیح ج ۲۴۲ تا ۲۴۶
- قبض روح حضرت نور ج ۴۴۔ قابض الارواح کی آمد ج ۱۴۵ و ج ۲۰۲ و ج ۱۴۸
- قائم آل محمد۔ مقدمہ تفسیر ص ۹۹۔ دعائے ظہور مقدمہ ص ۱۰۱۔ یَوْمَ مَبْنُوْنَ بِالْغَيْبِ میں غیب کی تائید قائم آل محمد سے کی گئی ہے ج ۵۵۔ قائم آل محمد زکوٰۃ ادا نہ کرنے والوں کو سزائے موت دیں گے۔ ج ۱۵۱ ج ۲۱۹
- قاتلان حسین سے بدلہ لیں گے ج ۱۳۵ و ج ۱۶۹ ج ۱۷۰ ج ۱۷۱ ظہور قائم آل محمد ج ۱۹۲ و ج ۱۵۹
- حضرت قائم خاتم الائمہ ہیں۔ ج ۳۵ ج ۱۶
- زمانہ غیبت میں امام کا انتظار کرنے والے خوف و حزن سے محفوظ ہوں گے ج ۲۶۹

- شیطان کو قائم آل محمد کی آمد تک مہلت دی گئی ہے۔ حج ۱۷ ص ۱۸ حضرت برائے ظہور قائم ۳ حج ۸۳
- عصائے موسیٰ حضرت قائم آل محمد کے پاس محفوظ ہے۔ ج ۱ ص ۱۱ د ص ۱
- اصحاب کہف یوشع بن نون مومن آل فرعون سلمان ابو دجانہ انصاری اور مالک اشتر قائم کے ہمراہ ہوں گے۔ حج ۱ ص ۱۰ ج ۱ ص ۱۰
- ہزیرہ خضر کا واقعہ حج ۱۹۶ - یعنی حضرت قائم آل محمد کی اقتداء میں ناز پڑیں گے۔ حج ۲۳ ج ۱ ص ۱۸۹ ج ۱ ص ۱۸۶
- قائم آل محمد کے زندہ موجود ہونے پر حدیث قطبیں متواتر ناقابل تردید دلیل ہے۔ حج ۱۱ ص ۱۱
- قمیص یوسف بھی حضرت قائم آل محمد کے پاس محفوظ ہے۔ حج ۱ ص ۱۰
- زمانہ حجت خدا سے خالی نہیں ہوتا۔ حج ۱ ص ۱۱ ایام اللہ سے مراد زمانہ قائم ہے۔ حج ۱ ص ۱۴
- آتی امرا اللہ سے مراد حضرت قائم آل محمد علیہ السلام کا زمانہ ہے۔ حج ۱ ص ۱۱ ج ۱ ص ۲۱۹
- قائم کی آمد پر مومن لوگ دوبارہ زندہ ہو کر آپ کے ہمراہ ہوں گے۔ حج ۱ ص ۱۰ ج ۱ ص ۱۵۹
- مردی ہے کہ جو شخص سورہ بنی اسرائیل کی تلاوت متواتر کرتا رہے وہ قائم کے ہمراہ اٹھے گا۔ حج ۱ ص ۱۵۳
- شب معراج حضور کو قائم آل محمد کی بشارت سنائی گئی۔ حج ۱ ص ۱۲۲
- حضرت خضر حضرت قائم آل محمد کے ہمراہ ایران کے مونس ہیں۔ حج ۱ ص ۱۲۲
- آمد مہدی کی پیشین گوئی۔ حج ۱ ص ۱۵۲ د ص ۱۱۲ ج ۱ ص ۱۱۲ د ص ۱۱۲ ج ۱ ص ۱۱۲
- ولادت حضرت قائم آل محمد۔ حج ۱ ص ۱۵۲ د ص ۱۱۲ ج ۱ ص ۱۱۲ د ص ۱۱۲ ج ۱ ص ۱۱۲
- حضرت قائم آل محمد کے زمانہ میں داؤدی فیصلے ہوں گے۔ حج ۱ ص ۱۵۲
- شب معراج حضرت پیغمبر نے شبیہ قائم آل محمد کو دیکھا۔ حج ۱ ص ۱۲۲
- قارون۔ حج ۱ ص ۱۵۲۔ قارون کا ذریعہ آمدنی۔ حج ۱ ص ۱۵۲۔ قارون کا ایک بدکار عورت کو حضرت موسیٰ کے خلاف تیار کرنا۔ حج ۱ ص ۱۵۲
- قارون کا معذب ہونا اور حضرت یونس سے اس کی گفتگو۔ حج ۱ ص ۱۵۲
- قارون سلطنت فرعون میں وزیر خزانہ کے عہدہ پر مامور تھا۔ حج ۱ ص ۱۵۲
- قابیل قابیل ابیل حج ۱ ص ۱۵۲ ج ۱ ص ۱۵۲۔ قابیل کی اولاد حج ۱ ص ۱۵۲ ج ۱ ص ۱۵۲
- جنوں میں پہلا گمراہ کن ابلیس اور انسانوں میں پہلا گمراہ کن قابیل ہے۔ حج ۱ ص ۱۵۲
- قانون۔ قرآن مجید ایک ایسا قانون ہے جو انسان کی زندگی کو باوقار بنانے کے لئے اپنی مثال آپ ہے اس لئے کہ یہ اللہ کا بنایا ہوا ہے۔ مقدمہ تفسیر ص ۱۲



**قبطی** - فرعون مصر قبطی قبیلہ سے تعلق رکھتا تھا بنو اسرائیل تمام قبطیوں کے مظالم کے شکار تھے۔ ج ۱ ص ۱۵۱ ج ۱ ص ۱۵۱  
 ○ قبطیوں پر عذاب ج ۱ ص ۱۵۱۔ قبطیوں کے زیورات بنی اسرائیل کے پاس تھے اور قبطیوں کے غرق ہونے کے بعد سامری نے ان زیورات کو بچھلا کر گوسالہ بنایا تھا ج ۱ ص ۱۹۱۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا قبطی کو قتل کرنا۔ ج ۱ ص ۱۸۲ ج ۱ ص ۲۳۱

**قبر** - سورہ یسین کی تلاوت سے قبرستان والوں کے عذاب میں تخفیف ہوتی ہے۔ مقدمہ تفسیر ص ۴۵  
 ○ عبادت میں شب بیداری قبر کو روشن کرتی ہے۔ ج ۱ ص ۲۳۱۔ قبر کن کا واقعہ ج ۱ ص ۵۲  
 ○ قبر میں ولائے علی کا سوال ج ۱ ص ۱۵۱ قبر وبرزخ کا حال ج ۱ ص ۱۵۱ ج ۱ ص ۲۰۵ و ص ۲۵۵  
 ○ بروز جمعہ طلوع آفتاب سے پہلے قبرستان جانا مستحب ہے اہل قبر کا عذاب ہلکا ہو جاتا ہے اور مومن رخصت خوش ہوتی ہیں اور اس کی واپسی پر وہ غمزدہ ہوتی ہیں ج ۱ ص ۱۳۱  
 ○ قوم سبا کے چھ قبائل تھے۔ ج ۱ ص ۲۳۱۔ چھ قبیلوں کی علاقائی تقسیم ج ۱ ص ۲۲۲  
**قبیلہ** - تحویل قبیلہ پر یہودیوں کے اعتراض کا جواب ج ۱ ص ۱۵۱ تحویل قبیلہ ج ۱ ص ۱۸۵ و ص ۱۹۵  
 ○ صابیوں کا قبیلہ سمت جنوب ہے۔ ج ۱ ص ۱۲۱۔ برادران یوسف کا سجدہ تعظیمی تھا یعنی جس طرح کعبہ کو قبلہ قرار دیکر اللہ کو سجدہ کیا جاتا ہے اسی طرح یوسف کو تعظیمی طور پر قبیلہ قرار دیکر اولاد یعقوب نے اللہ کا شکر کرتے ہوئے اللہ کا ہی سجدہ کیا تھا۔ ج ۱ ص ۸۵۔ تحقیق قبیلہ ج ۱ ص ۵۳

**قتل** - بنی اسرائیل کا فرعون کے ہاتھوں قتل عام۔ ج ۱ ص ۱۰۵  
 ○ گوسالہ پرستی کی سزا میں بنی اسرائیل کا ایک دوسرے کو قتل کرنا۔ ج ۱ ص ۱۰۹  
 ○ بنی اسرائیل کا انبیاء کے قتل کے درپے ہونا۔ ج ۱ ص ۱۱۱ و ص ۱۱۲ ج ۱ ص ۲۰۵ ج ۱ ص ۲۱۱  
 ○ بنی اسرائیل کے ایک مالدار شخص کا قتل اور گائے کے ذبح کرنے کا حکم ج ۱ ص ۱۲۳  
 ○ ہر شخص کسی کے قتل پر راضی ہو تو وہ بھی قاتلوں میں شمار ہوگا۔ ج ۱ ص ۹۱۔ امام حسین علیہ السلام کے قتل پر راضی ہونے والے امام کے قاتل شمار ہوں گے۔ ج ۱ ص ۹۱  
 ○ ہابیل کا قتل ج ۱ ص ۹۱۔ قتل کا گناہ۔ ج ۱ ص ۹۱ تا ص ۹۵ ج ۱ ص ۱۱۱ و ص ۱۱۲  
 ○ عربوں میں لڑکیوں کے قتل کرنے کی بد عادت ج ۱ ص ۲۵۱  
 ○ قتل اولاد گناہ کبیرہ ہے۔ ج ۱ ص ۲۶۶۔ قتل نفس گناہ کبیرہ ہے ج ۱ ص ۱۲۴ ج ۱ ص ۲۰۵ ج ۱ ص ۱۵۵  
 ○ ناقہ صالح کا قتل ج ۱ ص ۵۵۔ حضرت موسیٰ کا بچے کو قتل کرنا۔ ج ۱ ص ۱۱۳  
 ○ موسیٰ کا فرعونی قتل سے بچ جانا اللہ کا احسان تھا۔ ج ۱ ص ۱۸۳

○ قتل ناحق سے بچ کر رہنا مومن کی شان ہے ج ۱۸۶ ص ۱۸۶ قبطی کا قتل ج ۲۳ تا ۲۴

○ حضرت موسیٰ نے عرض کی تھی اے پروردگار میں نے فرعونوں کا آدمی قتل کیا ہوا ہے۔ اب بسلسلہ تبلیغ اس کے پاس کیسے جاسکتا ہوں۔ ج ۱۹ ص ۱۹۱ کیا کہنا حضرت علیؑ کا کہ قریشیوں کے نامی افراد کو قتل کرنے کے باوجود سورہ برأت کی تبلیغ کے لئے نہ گھبرائے۔ ج ۲ ص ۲

○ قتل کے ڈر سے تقیہ جائز ہے۔ ج ۶۹ ص ۶۹ حضرت موسیٰ پر ہارون کے قتل کا الزام۔ ج ۴ ص ۴  
قدر و قضا۔ ج ۵۴ تا ۵۵ ص ۵۴ و ج ۱۱ ص ۱۱

قدریہ۔ ج ۵۵ ص ۵۵ ج ۹۱

○ قذف کی سزا (کسی عورت پر زنا کی تہمت لگانا) ج ۱۱ ص ۱۱  
○ قرآن میں تفکر و تدبر ج ۹۱ ص ۹۱ ج ۹۲ ص ۹۲ ج ۱۲۵ ص ۱۲۵ ج ۱۸ ص ۱۸ ج ۹۵ ص ۹۵ فضائل قرآن۔ مقدمہ تفسیر ص ۲۵۔ عاملین قرآن کے اوصاف ص ۲۵۔

○ قاری کے آداب ص ۳ ج ۲۴۲ و قرآن و عمل تفسیر ص ۲ ج ۱۵۲ تلاوت قرآن ص ۳۶  
○ تلاوت قرآن کا سننا ج ۱۵۲ قرآن خوانی و نقل خوانی ص ۴۲ ترتیل قرآن ص ۴۴ قرآن کی قرأتیں ص ۵۵  
○ قرآن کا اعجاز۔ ج ۱۳ ص ۱۳ ج ۵۵ ص ۵۵ ج ۹ ص ۹ ج ۱۵۱ ص ۱۵۱ قرآن و اہمیت ص ۲۹ ص ۱۴ ص ۲۲ ج ۳ ص ۲۳۵  
○ قرآن کی تفسیر و تاویل ص ۴ ج ۱۸۶ قرآن و معریت ص ۵۵ ج ۱۳ ص ۱۳ ج ۱۲ ص ۱۲ ج ۱۹۴ ص ۱۹۴ قرآن و فہم نبوت ص ۹۵  
○ قرآن و دہود مہدی ص ۹۹ قرآن کا ظاہر و باطن ص ۱۴ ج ۲ ص ۲۴۲

○ قرآن سے شیعہ کا تمک ص ۱۱۲ تاویل قرآن و عبادات ص ۱۱۰ جامع قرآن ج ۱۳ ص ۱۳ ج ۲۵

○ جمع قرآن میں اختلاف ص ۱۳، نزول قرآن ص ۱۳ ج ۲۳ ص ۲۳ ج ۱۵۱ ص ۱۵۱، احوال قرآن ص ۱۴

○ صحابہ میں علم قرآن ص ۱۵۔ قرآن و مسئلہ تقلید ص ۲۰ قرآن شفا ہے۔ ج ۲ ص ۱۱ ج ۱۵ ص ۱۵ ج ۱۶ ص ۱۶

○ قرآن تا قیامت زندہ ہے۔ ج ۱۶ ص ۱۶ ج ۱۷ ص ۱۷ ج ۱۸ ص ۱۸ قرآن و سبع مشانی ج ۱ ص ۱۹

○ قرآن میں حروف مقطعات ج ۴ ص ۴ قرآن میں ربط ج ۱۵ ص ۱۵ ج ۱۱ ص ۱۱ قرآن آخری کتاب ج ۱ ص ۱۵

○ قرآن میں حکمت و مشابہات ج ۱۹ ص ۱۹ قرآنی سجدے ج ۱۵ ص ۱۵ تحریف قرآن کی نفی ج ۱۶ ص ۱۶ ج ۱۵ ص ۱۵

○ قرآن ج ۲۳ ص ۲۳ ج ۲۵ ص ۲۵ ج ۲۲ ص ۲۲ ج ۲۶ ص ۲۶ ج ۱۵ ص ۱۵ ج ۱۴ ص ۱۴ ج ۲۲ ص ۲۲ ج ۱۹ ص ۱۹ ج ۲۳ ص ۲۳ ج ۱۵ ص ۱۵ ج ۱۵ ص ۱۵

○ قربانی۔ یہودیوں کے قتل کا معملہ حل کرنے کے لئے گائے کی قربانی کا حکم ج ۱۲ ص ۱۲

○ منیٰ میں قربانی کا حکم ج ۱ ص ۱، یہودیوں میں کسی قربانی کی مقبولیت کی علامت یہ تھی کہ آسمان سے آگ اترتی

تھی اور اس کو جلادیتی تھی۔ ج ۹۲ ص ۹۲ حج قرآن و اسے کی قربانی۔ ج ۱۵ ص ۱۵

- ہاں وقایع کی قربانی کا واقعہ ج ۱ ص ۱۹۔ قربانی کے دن کا تعین ج ۱ ص ۱۹
- قربانی کا محل و مقام ج ۱ ص ۳۲۔ قربانی کا حکم ص ۳۳۔ حضرت ابراہیم کو فرزند کی قربانی کرنے کا حکم ج ۱ ص ۵۵
- قرض ج ۱ ص ۱۴ ج ۲ ص ۴۔ قرضہ ادا نہ کر کے مرنے والے کا عذاب ج ۲ ص ۲۶۳۔ سورہ کہف کو لکھ کر گھر میں رکھنے والا قرضہ سے محفوظ رہے گا ج ۱ ص ۴۹۔ امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ گناہ جو انسان کے دُعا کو ختم کرتے ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ قرضہ لے کر ادا کرنے کی نیت نہ کرنا۔ ج ۱ ص ۱۲
- قرض کے شرائط اور روایات میں ہے کہ صدقہ کا ثواب دس گنا اور قرض کا ثواب ۸ گنا ہوتا ہے۔ ج ۱ ص ۲۱۶
- قرضہ کی ادائیگی کا عمل ج ۱ ص ۵۵ و ص ۱۱ ج ۲ ص ۲۱۵
- قحط۔ حضرت ہود علیہ السلام کی امت کو اللہ نے حضرت ہود کی نافرمانی کی سزا میں قحط کی سزا کا عذاب دیا یہ لوگ قوم عاد کہلاتے تھے آخر کار ان پر بارش کا عذاب آیا جس میں ان پر آسمان سے پتھر برسائے گئے اور وہ لوگ تباہ ہو گئے۔ ج ۱ ص ۲۶
- قوم مُضر پر حضور نبی اکرم کی بددعا سے قحط کا عذاب آیا پھر آپ کے معاف کرنے سے وہ عذاب مٹ گیا۔ جس طرح حضرت موسیٰ کی بددعا سے فرعون پر قحط کا عذاب نازل ہوا تھا۔ ج ۱ ص ۸۳۔ مردی ہے کہ مکہ والوں پر سات برس تک قحط کا عذاب رہا حتیٰ کہ چمڑے اور خون آلود اُدن بھی کھا گئے اور مردی ہے کہ ایک امت نے نعمت پروردگار کا کفران کیا اور آٹے اور روٹی کو استیفاء کے طور پر استعمال کرنے لگ گئے پس اللہ نے ان کو قحط کی سزا دی پس وہ گندگی میں لغتھے ہوئے ٹکڑے کھانے پر مجبور ہو گئے۔ ج ۱ ص ۱۴ و ص ۲۴ ج ۲ ص ۱۵۲
- ایک دفعہ حضرت سلیمان پیغمبر کے زمانہ میں قحط پڑا تو آپ اپنی رعایا کو ہمراہ لے کر دعا کے لئے نیکے دیکھا کہ ایک چمنی مناجات کر رہی تھی پس آپ نے اپنی قوم سے فرمایا اب واپس چلے جاؤ کیونکہ یہ عاجز مخلوق محو دُعا ہے اور خدا اس کمزور مخلوق کی دُعا کو مستجاب فرما کر بارانِ رحمت نازل فرمائے گا۔ ج ۱ ص ۲۳۵
- حضرت صالح علیہ السلام کی قوم پر بھی قحط کا عذاب نازل کیا گیا ج ۱ ص ۲۵۳
- جنگ خندق کے زمانہ میں سخت قحط تھا۔ ج ۱ ص ۱۹
- قرابت رسول۔ ابن عباس سے مروی ہے کہ قیامت کے روز ہر نسب و قرابت منقطع ہوگی سوائے قرابت پیغمبر کے۔ ج ۱ ص ۱۹
- حضور نے فرمایا بروز عشر میری قرابت نائدہ رہے گی۔ ج ۱ ص ۱۹ ج ۲ ص ۵۹
- دہی القوی سے مراد آل محمد ہیں۔ ج ۱ ص ۲۳

قرعہ - حضرت مریم کی تربیت کے لئے قرعہ اندازی کی گئی اور حضرت زکریا کے نام کا قرعہ نکلا پس آپ نے تربیت کے فرائض انجام دیئے اور حضرت زکریا کی زوجہ حضرت مریم کی خالہ تھیں۔ ج ۲۲ ص ۵

○ حضرت یوسف نے ایک بھائی کو قرعہ اندازی کے ذریعہ اپنے پاس رکھا تھا ج ۵ ص ۵

○ حضرت یونس کے نام کا قرعہ کے ذریعہ نکالا گیا تھا پس آپ دریا میں کود کر مچھلی کے شکم میں چلے گئے ج ۱۳ ص ۵

○ یہی وجہ ہے کہ مشتبہ امور میں قرعہ اندازی کے ذریعہ سے ایک کی تعیین شرعی حیثیت سے درست ہے چنانچہ وارد ہے۔ الْقُرْعَةُ بِكُلِّ امْرِئٍ مِّشْكَلٍ۔

قرن - انہی برس کے عرصہ کو قرن کہا جاتا ہے۔ ج ۵ ص ۱۲۰ یا ۱۰۰ یا ۸۰ یا ۶۰ برس کے اقوال بھی ہیں۔ ج ۱۹ ص ۱۲

○ قرن سے مجازاً اہل قرن مراد لئے جاتے ہیں۔ ج ۱ ص ۱۲ قریش کو شیطان کا مہکنا ج ۲ ص ۱۶ ج ۱ ص ۱۲ ج ۱ ص ۲۶

قسم کھانے سے منع ج ۵ ص ۵ - عورت سے بہتری نہ کرنے کی قسم کو ایلا کہتے ہیں۔ ج ۳ ص ۵

○ قسم کا کفارہ ج ۱۲ ص ۱۲ - قسم کے احکام ج ۱ ص ۱۲

قسیم الجنة والنار - آل محمد قسیم جنت و نار ہوں گے ج ۳ ص ۳ - علی قسیم الجنة والنار ہر گاہ ج ۲ ص ۱۲ ج ۱ ص ۱۲ ج ۱ ص ۲۶

قصر - ج ۲ ص ۲۲ نماز قصر کا بیان ج ۲ ص ۲۱ تا ص ۲۳

قصاص - ج ۱ ص ۲۱ تا ص ۲۱ ج ۱ ص ۹۵ ص ۱۲۱ ج ۱ ص ۲۵ قیامت میں قصاص ج ۱ ص ۱۲

قضا - باپ کی قضا نماز و روزہ بڑے بیٹے پر واجب ہوتی ہیں۔ ج ۲ ص ۲۱

○ قضا روزوں کے احکام ج ۲ ص ۲۱ - حضرت سلیمان کو قضا کا علم دیا گیا۔ ج ۱ ص ۱۲ - غلط فیصلہ کرنے والے قاضی

میجرٹ برادر مشرانہ سے مشورہ ہوں گے ج ۱ ص ۱۲ - قاضیوں کی نا انصافی باران رحمت کو روکتی ہے ج ۱ ص ۱۲ ص ۱۲

قطع رحمی و صلہ رحمی - ج ۱ ص ۱۲ ص ۱۲ ج ۱ ص ۱۲ - صلہ رحمی مومن کا کام ہے۔ ج ۱ ص ۱۲

○ آل محمد سے صلہ رحمی ضروری ہے۔ ج ۱ ص ۱۲ ص ۱۲ ص ۱۲ ص ۱۲ ص ۱۲ - امام علی زین العابدین نے فرمایا وہ گناہ بوندامت کا باعث بنتے ہیں ان میں سے ایک صلہ رحمی کو ترک کرنا ہے اور فرمایا وہ گناہ جو موت کے قریب کرتے ہیں ان میں ایک قطع رحمی ہے ج ۱ ص ۱۲ - امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا صلہ رحمی عمر کو بڑھاتی ہے اور قطع رحمی گھٹاتی ہے ج ۱ ص ۱۲ - قطع رحمی کرنے والے سے دوستی نہ کرو کیونکہ قرآن مجید میں اس پر تین مقامات پر لعنت بھیجی گئی ہے۔ ج ۱ ص ۱۲ - قطع رحمی گناہان کبیرہ میں سے ہے ج ۱ ص ۱۲

○ قطع رحمی کرنے والا جنت کی کونہ سے لکھے گا ج ۱ ص ۱۲ - سورہ النعم ج ۱ ص ۱۲ ص ۱۲

قمر - سورۃ القمر کے خواص ج ۱۲ ص ۱۲۴ - شق القمر ج ۱۲ ص ۱۲۵ - چاند کا دورہ ایک ماہ میں پورا ہوتا ہے ج ۱۲ ص ۱۲۵  
 ○ سورۃ الشمس میں شمس سے باطنی طور پر حضرت پیغمبر اور قمر سے باطنی طور پر حضرت علی مراد ہیں - ج ۱۲ ص ۱۲۶  
 قنوت - نماز وتر میں قنوت - ج ۱۲ ص ۱۲۷

قیامت - ج ۱۲ ص ۱۲۸ و ص ۱۲۹ ج ۱۲ ص ۱۲۹، قیامت کا منظر ج ۱۲ ص ۱۲۹ - قیامت کے روز سوال ہوگا کہ توفلاں مسئلہ کو جانا تھا یا نہیں اگر کہے کہ جانا تھا تو فرمائے گا پھر تو نے عمل میں کوتاہی کیوں کی؟ اور اگر کہے گا نہیں تو سرزنش ہوگی کہ پھر تو نے سیکھا کیوں نہیں؟ ج ۱۲ ص ۱۲۹ - علم قیامت ج ۱۲ ص ۱۲۹

- مواقع قیامت ج ۱۲ ص ۱۳۰ و ص ۱۳۱ ج ۱۲ ص ۱۳۱ - قیامت کے دن گواہی - ج ۱۲ ص ۱۳۲
- قیامت کے دن چار سوالات ج ۱۲ ص ۱۳۲ ج ۱۲ ص ۱۳۲ - وقوع قیامت ج ۱۲ ص ۱۳۲ ج ۱۲ ص ۱۳۲
- قیامت پر کفار کے اعتراضات ج ۱۲ ص ۱۳۳ - بروز قیامت دلائل علی کا سوال ج ۱۲ ص ۱۳۳ اثبات قیامت ج ۱۲ ص ۱۳۳
- قیامت صغریٰ ج ۱۲ ص ۱۳۳ تا ص ۱۳۴ بروز قیامت حامل لوا حضرت علی ہوں گے ج ۱۲ ص ۱۳۴
- قیامت کے دن سوال و جواب ج ۱۲ ص ۱۳۴ تا ص ۱۳۵، پیشی قیامت ج ۱۲ ص ۱۳۵ و ص ۱۳۶
- علامات قیامت ج ۱۲ ص ۱۳۵ حجتہ الوداع کے موقع پر قرب قیامت کی علامات اور حضور کا ایک طویل اور جامع خطبہ اور حضرت سلیمان کا گریہ ج ۱۲ ص ۱۳۶ تا ص ۱۳۷

- آمد قیامت ج ۱۲ ص ۱۳۷ تا ص ۱۳۸ ج ۱۲ ص ۱۳۸ و ص ۱۳۹ ج ۱۲ ص ۱۳۹ و ص ۱۴۰ ج ۱۲ ص ۱۴۰ و ص ۱۴۱ ج ۱۲ ص ۱۴۱
- قیامت کے دن زندہ درگور کی جانے والی لڑکیوں کے متعلق سوال ہوگا - ج ۱۲ ص ۱۴۱ تا ص ۱۴۲

- قیاس - امام جعفر صادق علیہ السلام کا ابوحنیفہ کو قیاس سے روکنا - مقدمہ تفسیر ص ۱ تا ص ۱۰
- امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا سب سے پہلے قیاس کرنے والا ابلیس ہے ج ۱۲ ص ۱۰
- قیاس ابلیس ج ۱۲ ص ۱۰، قیاس کی مذمت ج ۱۲ ص ۱۰ و ص ۱۱

○ قید - دنیا مومن کے لئے قید اور کافر کے لئے جنت ہے - ج ۱۲ ص ۱۱ ج ۱۲ ص ۱۱

- دربار ہشام میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کا داخلہ اور پھر قید کا حکم لیکن قید خانہ میں بھی لوگ آپ کے ہمنا ہو گئے تو اس نے آزاد کر دیا ج ۱۲ ص ۱۱ - جب باد و گردوں کو ایمان لانے کی سزا فرعون کی طرف سے دی گئی تو ہامان نے موسیٰ کو دین قبول کرنے والوں یعنی بنی اسرائیل کو قید کرنے کا مشورہ دیا پس بنی اسرائیل کی گرفتاریاں شروع ہو گئیں پس اللہ نے یکے بعد دیگرے فرعونوں پر عذاب نازل کئے پس حضرت موسیٰ کے کہنے پر وہ بنی اسرائیل کے آزاد کرنے کا وعدہ کرتا تھا لیکن جب عذاب ٹل جاتا تھا تو قارون کے مشورہ کے مطابق وعدہ پورا نہ کرتا تھا - پہلے قحط کا عذاب پھر پیداوار کی کمی کا عذاب پھر سیلاب کا عذاب



- پھر مکرٹی، پھر جوتی، پھر سینڈکوں کا عذاب اور بعد میں خون کا عذاب اور سات عذابوں کے بعد آخر قرابی کا عذاب آیا جو ٹل نہ سکا اور نبی اسرائیل فرعون کی قید سے مستقل طور پر آزاد ہو گئے ج ۱۷ تا ۲۸
- یوسف کنویں کی قید میں ج ۱۷، یوسف زندان مصر میں ج ۲۷ قید سے رہائی کی دعا ج ۳۸
- حضرت یوسفؑ کا زندان مصر میں گریہ ج ۲۷ قید خانہ کے متعلق حضرت یوسفؑ کا نظریہ ج ۴۶
- زندان سے رہائی کے لئے دعا ج ۱۷
- کلمہ حق کی پاداش میں نبی قید ہوتے رہے ج ۱۷
- حضرت یونس علیہ السلام مچھلی کے شکم میں ۳ یا ۷ یا ۲۰ یا ۴۰ دن قید رہے ج ۱۷
- اگر کوئی قیدی سورہ الطور کی تلاوت کرتا رہے تو جلد رہائی ہوگی۔ ج ۱۷
- سورہ المعارج کا پڑھنا بھی قید سے آزادی کا موجب ہوتا ہے۔ ج ۱۷
- سورہ جن کی تلاوت قید سے آزادی کی موجب ہے۔ ج ۱۷
- قیصر۔ روم کے بادشاہوں کو قیصر کہا جاتا ہے۔ ج ۱۷
- قیصر دکرہ یعنی شاہ روم اور شاہ ایران کی باہمی جنگ ج ۱۷
- قیصر کی فتح کی خوشخبری۔ ج ۱۷

# کاف

## کامیابی کیلئے عمل۔

- ۱۔ دعائے قاموس کو ۹۹ دفعہ پڑھنے سے مقصد میں کامیابی ہوتی ہے۔
- ۲۔ جس مقصد کے لئے جانا چاہے یہ تعویذ لکھ کر بازو پر باندھ لے۔ یدع حبہ لہ ہبہ
- ۳۔ سَلَامٌ قَوْلًا مِنْ رَبِّ رَحِيمٍ۔ پندرہ دن مسلسل روزانہ ۸۱۸ مرتبہ ابتداء از چہار شنبہ۔ باشرائط طہارت و حدت مکان و زمان و غذائے حلال۔
- ۴۔ پھر دن کا عمل۔ لا اِلهَ اِلاَ اللہ۔ وحدت مکان و زمان و غذائے حلال اتوار کو گیارہ ہزار۔ پھر ایک ہزار کا ہر روز اضافہ حتیٰ کہ بروز جمعہ سولہ ہزار پڑھے۔
- ۵۔ روزانہ یا سحی یا قیوم ۴۴ مرتبہ پڑھنے سے کامیابی ہوگی۔

۶۔ چار رکعت نماز حاجت پڑھے۔

پہلی رکعت میں حمد کے بعد وَ اُفْوِضْ اَمْرِي اِلَى اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بِصِيْرٍ بِالْعِبَادِ  
دوسری رکعت میں حمد کے بعد لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ فَاَسْتَجِبْ اِلَیَّ  
وَ تَجِبْ اِلَیَّ مِنَ الْغَمِّ وَ کَذٰلِكَ تُنْجِ الْمُؤْمِنِیْنَ ۔

تیسری رکعت میں بعد از حمد حَسْبِیَ اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِیْلُ ۔

چوتھی رکعت میں بعد از حمد وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ۔

۷۔ حروف مقطعات قرآنیہ لکھ کر اپنے پاس بطور تعویذ رکھے ۔

۸۔ چالیس دن سورہ مزمل پڑھے ہر روز ۱۱ مرتبہ باشرائط ۔

۹۔ سورہ ہود کو ہرن کے چمڑے پر لکھ کر پاس رکھنا کامیابی کا موجب ہے ۔ ۱۸ منہ

۱۰۔ کامیابی کے لئے دُعا: ج ۹ ص ۹۹ و ص ۱۶۹ دج ۱ ص ۲۶ دج ۲ ص ۲۴ و ص ۲۴

کالب بن یونسؑ حضرت مہدیؑ و حضرت علیؑ کا نام ہے کہ کالب بن یونسؑ نے گھوڑے کو ایڑ لگائی اور بارہ میل کا  
پانی کا سفر طے کیا جس طرح زمین پر سفر کیا جاتا ہے ج ۱ ص ۱۱۱ یہ شخص یہود کی اولاد میں سے تھا اور حضرت  
موسیٰ علیہ السلام کے بارہ نقباء میں سے تھا ج ۱ ص ۱۱۱ مروی ہے کہ یوشع بن نون اور کالب دونوں حضرت موسیٰ  
کے چچا زاد تھے ج ۱ ص ۸۹ اور حضرت موسیٰ کے بعد فاطمہؑ طور پر اریحام میں داخل ہوئے ۔ ج ۱ ص ۹  
کبوتر ۔ شب ہجرت غار کے دروازہ پر کبوتر کے چمڑے سے گھونسا بنالیا تھا تاکہ کفار کی توہم غار کے اندر نہ جانے  
سے ہٹ جائے ۔ ج ۱ ص ۵

کتاب مکنون ج ۳ ص ۲۰ کتاب ج ۵ ص ۵ ج ۱ ص ۱۱۱ علمائے یہود کی کتاب تورات میں تحریف کی مذمت ج ۱ ص ۱۱۹

○ کتاب کے کچھ حصے پر عمل اور کچھ حصے کی مخالفت پر مذمت ج ۱ ص ۱۳۷ و ص ۱۴۷ ۔ اہل کتاب یہود و  
نصارائی کا دعویٰ کہ جنت میں ہم جاؤ گے اور ایک دوسرے کی نفی ج ۱ ص ۱۵۵ و ص ۱۵۶

○ کتاب پر ایمان لانے والے ج ۱ ص ۱۱۳ ج ۲ ص ۳۵ و ص ۱۱۴

○ کتاب اوائل کتاب ج ۳ ص ۱۶ نور و کتاب مبین ج ۵ ص ۸۲ و ص ۱۱۲ پیغمبرؐ نے وصیت نامہ لکھنے کیلئے

کاغذ و دوات طلب فرمائی تو عمرؓ نے کہا حَسْبُنَا کِتَابُ اللّٰهِ اَخْرَجَ الْبَغْمِیْرُ نَفْرًا یَا قَوْمُوا عَنِّی ۔ ج ۱ ص ۱۱۱

ص ۱۳۱ کتاب کا علم علیؑ کے پاس ہے ۔ ج ۱ ص ۱۴۲ کتاب کے معنی کی تعیین ج ۱ ص ۱۴۲ کتاب مرقوم ج ۱ ص ۱۸۹ و ص ۱۹۱

○ اعمال کی کتابت کرنے والے فرشتے ج ۱ ص ۱۱۱ دج ۱ ص ۱۱۱ ج ۱ ص ۱۱۱ دج ۱ ص ۱۱۱

○ اہل جنت کو کتاب دائیں ہاتھ میں اور اہل دوزخ کو بائیں ہاتھ میں ملے گی ۔ ج ۱ ص ۱۹۴

گتا۔ سیکھے ہوئے کتے کا شکار جائز اور حلال ہے۔ ج ۵ ص ۲۲۷۔ ملک العلماء کا استدلال ج ۴ ص ۴۰  
 ○ کتا رکھنا اور کتا پالنا ج ۴ ص ۴۵۔ کتے کی نجاست اور حرمت ج ۴ ص ۴۹۔ کتے کی قیمت سحت ہے ج ۴ ص ۴۹  
 اصحاب کہف کا کتا جنت میں جائے گا۔ ج ۶ ص ۱۳۲ (اس روایت کی تاویل) آیات الہیہ کی تکذیب  
 کرنے والوں کو کتے سے تشبیہ دی گئی ہے۔ ج ۱۳ ص ۱۳۳۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہمارے شیعہ  
 وہ ہیں جو کتے کی طرح بھونکیں نہیں، کوٹے کی طرح لالچی نہ ہوں اور ہمارے دشمن کے سامنے دست سوال  
 دراز نہ کریں خواہ بھوک سے مر رہی جائیں ج ۱۶ ص ۱۶۱۔ کتا بخش العین ہے۔ ج ۳ ص ۳۵۔ اصحاب کہف کا ہمراہی کتا  
 ج ۵ ص ۵۸۔ باؤلے کتے سے بچنے کا تقوید ج ۲۲ ص ۲۲۲۔ حضرت علی علیہ السلام کے اشارے سے ایک خارجی  
 لوگوں کی بھری مجلس میں کتا بن گیا پھر حضرت علی کی معافی سے انسان بن گیا۔ ج ۲۴ ص ۲۴

کثرت سوال سے منع۔ حضرت عمر نے حضرت پیغمبر کی پھوپھی صفیہ سے گستاخانہ لہجے میں کہا تھا کہ تم لوگوں  
 کو قربت رسولؐ فائدہ نہ دے گی۔ اس نے حضورؐ کو بتایا تو آپؐ نے بھرے مجمع میں ارشاد فرمایا کہ میں مقام  
 محمود پر ہوں گا تو شفاعت کروں گا اور آج جو شخص اپنے باپ کے متعلق مجھ سے پوچھے گا میں اس کو بتاؤں  
 گا پس ایک شخص نے پوچھا تو آپؐ نے فرمایا کہ تیرا باپ وہ نہیں ہے جس کی طرف تو منسوب ہے۔  
 پھر دوسرے نے پوچھا تو فرمایا تو صحیح باپ کی طرف منسوب ہے پھر آپؐ نے فرمایا وہ شخص کیوں نہیں  
 سوال کرتا جو کہتا ہے کہ میری قربت کوئی فائدہ نہ دے گی پس حضرت عمرؓ کمرے ہوئے اور عرض کی کہ میں  
 خدا و رسولؐ کے غضب سے پناہ مانگتا ہوں مجھے معاف فرمائیے۔ پس آپؐ نے فرمایا کہ زیادہ سوال کرنے  
 سے گریز کیا کرو۔ دیکھو حضرت موسیٰؑ کی امت نے بار بار سوال کر کے گائے کے ذبح کے معاملہ میں ایک  
 مصیبت میں پھنس گئی۔ ج ۱۶ ص ۱۶

○ کثر مال اولاد بھی ایک نشہ ہے ج ۴ ص ۴۸ اہل ثروت و دولت ہمیشہ حق کی مخالفت کرتے ہیں۔ ج ۲۸ ص ۲۸  
 ج ۱۵ ص ۲۵۸ و ۲۲۳ و ۲۲۳

کدو۔ حضرت یونسؑ مچھلی کے شکم سے باہر آئے تو کدو کی بیل کے سایہ میں رہے ج ۱۳ ص ۱۳  
 کربلا۔ ابو تمام صیداوی نے نماز کا ذکر کیا تو امام حسینؑ نے دعا دی کہ خدا تجھے نمازیوں میں مشغول فرمادے۔ ج ۱۲ ص ۱۲  
 ○ کربلا و کعبہ کا تقابل ج ۱ ص ۱۸۱۔ سلطان کربلا کا صبر ج ۱ ص ۱۹۹  
 ○ زمین کربلا ج ۱ ص ۱۸۱ تا ص ۱۸۱ کربلا والوں کا تقویٰ ج ۱ ص ۱۸۱ و ج ۱ ص ۱۸۲۔ کربلا والوں کے مشن کی تبلیغ کرنے والوں  
 کو نصیحت ج ۱ ص ۱۸۵ تا ص ۱۸۶۔ کاف سے اشارہ کربلا ج ۱ ص ۱۳۶  
 ○ مروی ہے کہ عیسیٰؑ کی ولادت زمین کربلا پر ہوئی ج ۱ ص ۱۴۴۔ ذکر کربلا ج ۱ ص ۲۱۱

کرامت مومن ر ج ۳ ص ۲۵۱ و ص ۲۵۲

کسری - آیت الکرسی کے فضائل ر ج ۳ ص ۱۳۵ - کسری پر درگاہ ر ج ۳ ص ۱۳۵

کسری - ایران کے حکمرانوں کا لقب تھا ر ج ۳ ص ۱۵۱ - ولادت پیغمبر کے وقت ایران کسری کی بنیادیں بن گئیں اور ایران کے چودہ کنگرے گھر گئے ر ج ۳ ص ۱۵۲ - کسری وقصر روم کی جنگ - ر ج ۳ ص ۱۵۲

خندق کی کھدائی کے وقت حضرت پیغمبر کی کھنگ کی ضرب سے کسری کے محلات نظر آئے ر ج ۳ ص ۱۵۵

کشتی ○ حضرت نوح کی کشتی ر ج ۳ ص ۲۱۱ تا ص ۲۱۸ ر ج ۳ ص ۲۱۸ حضرت خضر اور حضرت موسیٰ کا کشتی پر سوار ہونا اور حضرت خضر کا کشتی میں سوار کرنا - ر ج ۳ ص ۱۱۱ سوار کرنا کی وجہ ر ج ۳ ص ۱۱۱ - حضرت نوح نے ۲۰۰ برس کشتی بنانے میں صرف کئے - ر ج ۳ ص ۱۱۲ پانی کا کشتیوں کو اپنی پشت پر اٹھا کر لوگوں کو ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک لے جانا بھی اللہ کی عظمت و توحید کی ناقابل تردید برہان ہے - ر ج ۳ ص ۱۱۲ و ر ج ۳ ص ۱۱۲

کفر - ضدی مزاج کفار کا طرز عمل - ر ج ۳ ص ۵۲ و ص ۵۳ و ر ج ۳ ص ۱۱۲ و ص ۱۱۳ و ص ۱۱۴ و ر ج ۳ ص ۱۵۲ و ر ج ۳ ص ۱۵۳ و ر ج ۳ ص ۱۵۴ و ر ج ۳ ص ۱۵۵ و ر ج ۳ ص ۱۵۶ و ر ج ۳ ص ۱۵۷ و ر ج ۳ ص ۱۵۸ و ر ج ۳ ص ۱۵۹ و ر ج ۳ ص ۱۶۰ و ر ج ۳ ص ۱۶۱ و ر ج ۳ ص ۱۶۲ و ر ج ۳ ص ۱۶۳ و ر ج ۳ ص ۱۶۴ و ر ج ۳ ص ۱۶۵ و ر ج ۳ ص ۱۶۶ و ر ج ۳ ص ۱۶۷ و ر ج ۳ ص ۱۶۸ و ر ج ۳ ص ۱۶۹ و ر ج ۳ ص ۱۷۰ و ر ج ۳ ص ۱۷۱ و ر ج ۳ ص ۱۷۲ و ر ج ۳ ص ۱۷۳ و ر ج ۳ ص ۱۷۴ و ر ج ۳ ص ۱۷۵ و ر ج ۳ ص ۱۷۶ و ر ج ۳ ص ۱۷۷ و ر ج ۳ ص ۱۷۸ و ر ج ۳ ص ۱۷۹ و ر ج ۳ ص ۱۸۰ و ر ج ۳ ص ۱۸۱ و ر ج ۳ ص ۱۸۲ و ر ج ۳ ص ۱۸۳ و ر ج ۳ ص ۱۸۴ و ر ج ۳ ص ۱۸۵ و ر ج ۳ ص ۱۸۶ و ر ج ۳ ص ۱۸۷ و ر ج ۳ ص ۱۸۸ و ر ج ۳ ص ۱۸۹ و ر ج ۳ ص ۱۹۰ و ر ج ۳ ص ۱۹۱ و ر ج ۳ ص ۱۹۲ و ر ج ۳ ص ۱۹۳ و ر ج ۳ ص ۱۹۴ و ر ج ۳ ص ۱۹۵ و ر ج ۳ ص ۱۹۶ و ر ج ۳ ص ۱۹۷ و ر ج ۳ ص ۱۹۸ و ر ج ۳ ص ۱۹۹ و ر ج ۳ ص ۲۰۰

○ کافروں کو دوست بنانا ممنوع ہے ر ج ۳ ص ۲۱۱ - کفار احکام فرود میں بھی سکونت ہوتے ہیں ر ج ۳ ص ۲۱۱

○ کافروں بلکہ مطلق بے دینیوں کی مجلس میں بیٹھنا حرام ہے جبکہ وہ اسلام کے خلاف باتیں کر رہے ہوں ر ج ۳ ص ۲۱۱ و ر ج ۳ ص ۲۱۲ و ر ج ۳ ص ۲۱۳ و ر ج ۳ ص ۲۱۴ و ر ج ۳ ص ۲۱۵ و ر ج ۳ ص ۲۱۶ و ر ج ۳ ص ۲۱۷ و ر ج ۳ ص ۲۱۸ و ر ج ۳ ص ۲۱۹ و ر ج ۳ ص ۲۲۰ و ر ج ۳ ص ۲۲۱ و ر ج ۳ ص ۲۲۲ و ر ج ۳ ص ۲۲۳ و ر ج ۳ ص ۲۲۴ و ر ج ۳ ص ۲۲۵ و ر ج ۳ ص ۲۲۶ و ر ج ۳ ص ۲۲۷ و ر ج ۳ ص ۲۲۸ و ر ج ۳ ص ۲۲۹ و ر ج ۳ ص ۲۳۰ و ر ج ۳ ص ۲۳۱ و ر ج ۳ ص ۲۳۲ و ر ج ۳ ص ۲۳۳ و ر ج ۳ ص ۲۳۴ و ر ج ۳ ص ۲۳۵ و ر ج ۳ ص ۲۳۶ و ر ج ۳ ص ۲۳۷ و ر ج ۳ ص ۲۳۸ و ر ج ۳ ص ۲۳۹ و ر ج ۳ ص ۲۴۰ و ر ج ۳ ص ۲۴۱ و ر ج ۳ ص ۲۴۲ و ر ج ۳ ص ۲۴۳ و ر ج ۳ ص ۲۴۴ و ر ج ۳ ص ۲۴۵ و ر ج ۳ ص ۲۴۶ و ر ج ۳ ص ۲۴۷ و ر ج ۳ ص ۲۴۸ و ر ج ۳ ص ۲۴۹ و ر ج ۳ ص ۲۵۰ و ر ج ۳ ص ۲۵۱ و ر ج ۳ ص ۲۵۲ و ر ج ۳ ص ۲۵۳ و ر ج ۳ ص ۲۵۴ و ر ج ۳ ص ۲۵۵ و ر ج ۳ ص ۲۵۶ و ر ج ۳ ص ۲۵۷ و ر ج ۳ ص ۲۵۸ و ر ج ۳ ص ۲۵۹ و ر ج ۳ ص ۲۶۰ و ر ج ۳ ص ۲۶۱ و ر ج ۳ ص ۲۶۲ و ر ج ۳ ص ۲۶۳ و ر ج ۳ ص ۲۶۴ و ر ج ۳ ص ۲۶۵ و ر ج ۳ ص ۲۶۶ و ر ج ۳ ص ۲۶۷ و ر ج ۳ ص ۲۶۸ و ر ج ۳ ص ۲۶۹ و ر ج ۳ ص ۲۷۰ و ر ج ۳ ص ۲۷۱ و ر ج ۳ ص ۲۷۲ و ر ج ۳ ص ۲۷۳ و ر ج ۳ ص ۲۷۴ و ر ج ۳ ص ۲۷۵ و ر ج ۳ ص ۲۷۶ و ر ج ۳ ص ۲۷۷ و ر ج ۳ ص ۲۷۸ و ر ج ۳ ص ۲۷۹ و ر ج ۳ ص ۲۸۰ و ر ج ۳ ص ۲۸۱ و ر ج ۳ ص ۲۸۲ و ر ج ۳ ص ۲۸۳ و ر ج ۳ ص ۲۸۴ و ر ج ۳ ص ۲۸۵ و ر ج ۳ ص ۲۸۶ و ر ج ۳ ص ۲۸۷ و ر ج ۳ ص ۲۸۸ و ر ج ۳ ص ۲۸۹ و ر ج ۳ ص ۲۹۰ و ر ج ۳ ص ۲۹۱ و ر ج ۳ ص ۲۹۲ و ر ج ۳ ص ۲۹۳ و ر ج ۳ ص ۲۹۴ و ر ج ۳ ص ۲۹۵ و ر ج ۳ ص ۲۹۶ و ر ج ۳ ص ۲۹۷ و ر ج ۳ ص ۲۹۸ و ر ج ۳ ص ۲۹۹ و ر ج ۳ ص ۳۰۰

کعبہ - جب مسلمانوں نے بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی تو یہودیوں نے اعتراضات شروع کر دیئے تھے کہ یہ لوگ ہمارے قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے ہیں لہذا ہمارا مذہب حق ہے پس آیت نازل ہوئی کہ مشرق و مغرب سب اللہ کے لئے ہیں جس طرف بھی منہ کر کے نماز ادا کی جائے صحیح ہے اور اس آیت سے نوافل کو غیر قبلہ کی طرف منہ کر کے پڑھ لینے کا جواز ثابت کیا گیا ہے - ر ج ۳ ص ۱۵۵

○ تعمیر کعبہ ر ج ۳ ص ۱۵۵ - زمین کعبہ پر اسمعیل و ابرہہ کا فروکش ہونا - ر ج ۳ ص ۱۵۵ و ر ج ۳ ص ۱۵۶

○ کعبہ کو بیت عتیق بھی کہا گیا ہے ر ج ۳ ص ۱۵۵ - یہودیوں کے اعتراضات کا جواب ر ج ۳ ص ۱۵۵ و ر ج ۳ ص ۱۵۶

طالب علم کی امداد اور علماء کی امداد کو تعمیر کعبہ سے تشبیہ کی وجہ ر ج ۳ ص ۱۵۵

○ کعبہ کا تفصیلی ذکر ر ج ۳ ص ۱۵۵ - کعبہ کا احترام و فضائل ر ج ۳ ص ۱۵۵ - کفار مکہ نے ابو طالب سے ایک ٹکٹ کے لئے عہد نامہ لکھ کر کعبہ کی دیوار کے ساتھ لٹکا دیا تھا - ر ج ۳ ص ۱۵۵

○ کعبہ سے حضرت علی کی بت شکنی ر ج ۳ ص ۶۲ تا ص ۶۳ - ولادت علی در کعبہ ر ج ۳ ص ۱۵۵ و ر ج ۳ ص ۱۵۶

○ کعبہ کی تطہیر کی حکم ر ج ۳ ص ۱۵۵ - کفار کا فنگ خندق کی روانگی کے وقت کعبہ کے سامنے عہد ر ج ۳ ص ۱۵۵

- تبع کا کعبہ پر غلاف چڑھانا ج ۱۱۳۔ کعبہ میں بست رکھنے کی ابتداء ج ۱۱۱
- کفارہ۔ قسم کا کفارہ ج ۱۶۱۔ دورانِ احرام شکار کا کفارہ ج ۱۶۰ تا ۱۶۱۔ ج ۱۶۲
- بعض اوقات مومنوں کے گناہوں کا کفارہ پہلے ہو جایا کرتا ہے۔ ج ۱۶۲۔ ۲۱۲ کفارہ کا کفارہ ج ۱۶۳ تا ۱۶۵
- کفن۔ پہلوں نامی شخص جو کن چوری کرتا تھا پھر اس کی توبہ کا قصہ ج ۵۲۔ مردوں کو اچھے کفن پہنائے جائیں کیونکہ مردِ محترم وہ اپنے کفن پر فخر کریں گے۔ ج ۱۶۱۔ ج ۱۶۲ جناب فاطمہ بنت اسد کا کفن رسول اللہ کی قمیص سے ہوا ج ۱۶۲
- کلمہ۔ وہ کلمات جن کی بدولت حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ مقبول ہوئی۔ ج ۱۶۱۔ وہ کلمات جن سے حضرت ابراہیم کا امتحان لیا گیا۔ ج ۱۶۱۔ وہ کلمات جو حضرت یونس نے شب معراج جنت کے دروازوں پر مرقوم دیکھے۔ ج ۱۶۱
- وہ کلمات جو جہنم کے دروازوں پر مرقوم تھے۔ ج ۱۶۱
- کلمہ طیبہ توحید و نبوت و ولایت پر مشتمل ساق عرش پر مرقوم تھا۔ ج ۱۶۱، ج ۱۶۲
- حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر کلمہ کا اطلاق اور اس کی وضاحت۔ ج ۱۶۱
- کلمہ اللہ بلند اور کلمہ کفر پست (غار ثور کا واقعہ) ج ۵۲۔ ج ۱۶۲
- کلمات اللہ ج ۱۶۱۔ کلمہ یعقوب ج ۱۶۱۔ حضرت یونس نے شب معراج انبیاء سے سوال کیا تو انہوں نے توحید و نبوت و ولایت کی شہادت کا کلمہ پیش کیا۔ ج ۱۶۱
- کلمات اللہ کی حد نہیں ہے اور حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام سے مروی ہے کہ ہم اللہ کے وہ کلمات ہیں جن کے فضائل کی کوئی حد نہیں ہے۔ ج ۱۶۱
- جس فطرت پر اللہ نے بندوں کو پیدا فرمایا ہے وہ کلمہ طیب لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی امیر المومنین ولی اللہ ج ۱۶۱
- اور الکلم الطیب سے بھی مراد یہی کلمات ہیں۔ ج ۱۶۱۔ قیامت کے دن جہنم سے بچنے کا جو برأت نامہ ملے گا۔ اس پر بھی یہی تحریر ہوگا۔ ج ۱۶۱۔ کلمہ باقیہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ذریت میں ہے ج ۱۶۱
- کلمہ کی وضاحت ج ۱۶۱۔ ج ۱۶۲
- کلام۔ بے محل کلام کرنا اللہ کی رحمت سے دوری کا باعث ہے۔ ج ۱۶۱
- قرآن مجید کے حروف مقطعات ایک چیلنج کی حیثیت رکھتے ہیں۔ یعنی اے منکرین! یہ کتاب انہی حروف سے مرکب ہے جن سے تم اپنا کلام مرتب کرتے ہو اگر یہ اللہ کا کلام نہ ہوتا تو تم لوگ اس کے مقابلہ سے عاجز نہ ہوتے پس تمہارا اس کے مقابلہ سے عاجز آجانا اس امر کی دلیل ہے کہ یہ بندے کا نہیں بلکہ اللہ کا کلام ہے۔ ج ۱۶۱



- اللہ کا کلام سننے کے لئے حضرت موسیٰؑ انتخاب کر کے ستر آدمیوں کو لے گئے تاکہ وہ اپنے کانوں سے اللہ کا کلام سنیں چنانچہ جب کلام سنا تو کہنے لگے کلام کرنے والا تو نظر نہیں آتا ہم کیسے جانیں کہہ بولنے والا اللہ ہے ج ۱۱ ص ۱۱۱۔ اللہ کے کلام کا معنی ج ۱ ص ۲۱۹ و ص ۲۲۰
- اللہ کے کُن کہنے کا مطلب ج ۱ ص ۱۵۹۔ کلام کی حقیقت ج ۱ ص ۲۳۰
- اللہ کے کلام کی حقیقت کے متعلق متکلمین کی تحقیق ج ۱ ص ۱۳۲ و ص ۲۱۵
- حضرت عیسیٰؑ کا بچپن میں کلام کرنا ج ۱ ص ۱۸۵ ج ۱ ص ۱۴۵
- حضرت موسیٰؑ سے کلام خدا۔ ج ۱ ص ۱۴۳ و ص ۱۴۶ ج ۱ ص ۲۴۰
- کنگھی کرنا۔ ڈاڑھی میں کنگھی کرنا سنت پیغمبر ہے۔ ج ۱ ص ۲۴۰
- کنواں۔ جس میں دیسٹ کو گرایا گیا۔ ج ۱ ص ۱۵۱ ص ۱۵۲۔ حضرت موت کا کنواں ج ۱ ص ۲۴۰
- کنوئیں کے قید خانہ میں ایک نبی کو ڈالا گیا۔ ج ۱ ص ۱۴۵
- حضرت موسیٰؑ کا کنوئیں پر پہنچ کر حضرت شعیبؑ کی لڑکیوں کے ماں کو سیراب کرنا ج ۱ ص ۲۸۵ و ص ۱۴۰
- گوا۔ قابیل نے ہابیل کو دفن کرنا کوٹے سے سیکھا ج ۱ ص ۱۴۰ ج ۱ ص ۱۴۵
- حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہمارے شیعہ کتوں کی طرح بھونکتے نہیں اور کوٹے کی طرح لالچی نہیں ہوتے اور غیر سے سوال نہیں کرتے خواہ وہ بھوک سے مر جائیں۔ ج ۱ ص ۱۶۰
- کوثر۔ قرآن و اہلبیت ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ حوض کوثر پر پہنچیں گے ج ۱ ص ۸۵ ج ۱ ص ۱۴۰
- حوض کوثر کا مالک علی ہوگا۔ ج ۱ ص ۱۴۰۔ علیؑ کے دوست کوثر پئیں گے۔ ج ۱ ص ۱۴۰
- حضورؐ نے فرمایا جو میری سنت سے منہ پھیرے گا بروز قیامت فرشتے کوثر سے اس کا منہ پھیر دیں گے اور اس کو دنیا میں توبہ نصیب نہ ہوگی۔ ج ۱ ص ۱۴۰
- حضرت پیغمبرؐ حوض کوثر پر ہوں گے تو چند صحابہ کو دہاں سے بٹایا جائے گا کیونکہ وہ پیغمبرؐ کے بعد مرتد ہو گئے تھے۔ نقل از بخاری۔ ج ۱ ص ۱۴۰ ج ۱ ص ۱۴۰۔ کوثر نبیؐ کا ہے ج ۱ ص ۱۴۰۔ کوثر ج ۱ ص ۱۴۰
- کوفہ۔ کوفہ کی مسجد ج ۱ ص ۱۴۰۔ کوفہ کی مسجد میں نماز کی فضیلت۔ ج ۱ ص ۱۴۰ ج ۱ ص ۱۴۰
- حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ وہ کھجور کا درخت جس سے حضرت مریمؑ کو نوا نصیب ہوئے تھے وہ کوفہ میں تھا۔ ج ۱ ص ۱۴۰
- کوہ صفا و مروہ۔ پانی کی تلاش میں جناب ہاجرہؑ کا صفا و مروہ کے درمیان دوڑنا ج ۱ ص ۱۴۰
- صفا و مروہ کی وجہ تسمیہ ج ۱ ص ۲۰۲۔ یعنی بین الصفا و مروہ ج ۱ ص ۲۰۲

- کہانت** - فرعون کو کاهنوں نے خبر دی تھی کہ ایک بچہ بنی اسرائیل میں پیدا ہوگا جس کے ہاتھوں تیری حکومت کا خاتمہ ہوگا پس اس نے بنی اسرائیل پر مظالم شروع کر دیئے۔ ج ۱ ص ۱۵۱ ج ۱ ص ۱۵۱
- عمل کہانت حرام ہے ج ۱ ص ۱۵۱۔ کاهن کی اجرت سحت ہے۔ ج ۱ ص ۱۵۱
- حضرت ابوطالب کو ایک کاهن کا خبر دینا۔ ج ۱ ص ۱۵۱۔ علم کہانت۔ ج ۱ ص ۱۵۱
- شیاطین کاهن لوگوں پر جھوٹی باتوں کا القاء کرتے ہیں۔ ج ۱ ص ۱۵۱
- امام علی زین العابدین علیہ السلام نے کہانت کو ان گناہوں میں شمار فرمایا ہے جو ہر کافر ایک کرتے ہیں ج ۱ ص ۱۵۱
- کھجوروں کی تابیر کا طریقہ ج ۱ ص ۱۵۱۔ مومن باہر دگروں کو فرعون نے کھجوروں پر سولی دی۔ ج ۱ ص ۱۵۱
- کلمہ طیبہ کو شجرہ طیبہ سے مثالی دی گئی ہے اور شجرہ طیبہ کھجور کا درخت ہے۔ ج ۱ ص ۱۵۱
- اصحاب کہف میں سے تینوں نے اپنے کھجوروں کا باغ فروخت کیا تھا جس سے ۳۰ دہم اس کو وصول ہوئے اور وہی رقم لے کر بازاری روٹیاں خریدنے گیا تھا۔ ج ۱ ص ۱۵۱
- اذکی طعمًا سے مراد بقول معصوم کھجور کا پھل ہے۔ ج ۱ ص ۱۵۱
- حضرت مریم دافع حمل کے لئے ایک خشک درخت کے پاس پہنچی اور وہ کھجور کا درخت تھا۔ ج ۱ ص ۱۵۱
- اسی درخت (کھجور) کو آپ نے حرکت دی تو اس نے پھل گرائے، کھجور کا تر و تازہ ہو کر نمر آکر ہوا جناب مریم کے معجزات میں سے ہے ج ۱ ص ۱۵۱۔ حضرت موسیٰ کی آزمائش کے لئے فرعون نے دوطشت منگوائے تھے ایک کھجوروں کا اور دوسرا آگ کے انگاروں کا۔ پس آپ نے ایک انگارہ اٹھا کر منہ میں ڈالا تو زبان تپتی ہو گئی اللہ نے اس ہاتھ کو بیضا کر دیا اور زبان کو کلام کا شرف عطا فرمایا۔ ج ۱ ص ۱۵۱
- حضرت صالح کی قوم کے پاس کھجوروں کے خوش نما باغات تھے۔ ج ۱ ص ۱۵۱
- کہف - اصحاب کہف حضرت قائم آل محمد کے ہمراہ ہوں گے ج ۱ ص ۱۵۱۔ آیت اَمْ حَسِبْتَ تَاْعٰجِبًا کُورِ پرانی قبر کی مٹی پر سات دفعہ پڑھ کر کسی سوئے ہوئے کے سینے پر چھڑک دیا جائے تو وہ بیدار نہ ہوگا۔ واللہ اعلم بانور میں سے اصحاب کہف کا کتنا جنت میں جائے گا۔ ج ۱ ص ۱۵۱۔ سورہ کہف کے فضائل ج ۱ ص ۱۵۱
- اصحاب کہف کا قبضہ ج ۱ ص ۱۵۱
- حدیث بساط جہیں صحابہ پیغمبر کا چادر پر بیٹھ کر ہوا میں پرواز کر کے اصحاب کہف پر سلام کرنے کا تذکرہ ہے چادر کے چار گوشوں پر ابو بکر و عمر و ابوذر و سلمان اور درمیان میں علی تشریف فرما تھے۔ ج ۱ ص ۱۵۱
- اصحاب کہف کے اسماء گرامی ج ۱ ص ۱۵۱
- اصحاب کہف کے ناموں کے خواص - (۱) مکسینا۔ ایک کپڑے پر لکھ کر آگ میں ڈالے آگ بجھ جائے گی

(۲) تملیخا۔ دریا میں ڈالنے سے اس کا بوش لڑٹ جائے گا۔ (۳) مرطونس۔ چلنے والا اپنی ران سے باندھ لے نہ نکلے گا۔ (۴) فلیونس۔ سامان میں لکھ کر رکھنے سے مال چوری نہ ہوگا۔ (۵) سالوش۔ بیمار پر باندھا جائے تندرست ہوگا۔ (۶) ذنوناس۔ کامیابی کے لئے پاس رکھتے۔ (۷) کفشطینس۔ نام لکھ کر پلانے سے محبت ہوگی اور دردمشتم ختم ہوگا۔ واللہ اعلم

کہ هیعص۔ ج ۳ ص ۳۱۔ عمل برائے کامیابی در میدان، در مقدمہ در امتحان۔ دروازہ کے باہر کھڑے ہو کر پڑھے کھینچے اور ہر حرف پر دائیں ہاتھ کی انگلیاں بند کرے۔ چھوٹی انگلی سے شروع کرے پھر لے جاتی پڑھ کر بائیں ہاتھ کی انگلیاں بند کرے بڑی سے شروع کر کے چھوٹی پر ختم کرے اس کے بعد سورۃ الفیل کی تلاوت کرے ترمیم ہر کو دس دفعہ دہرائے اور ہر دفعہ ایک ایک انگلی کو کھوتا جائے۔ بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی سے شروع کرے اور دائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی آخر میں کھولے یعنی جس ترتیب سے بند کی تھی کھولنے میں آخری سے شروع کر کے پہلی کی طرف آئے اور اس کے بعد سورۃ الفیل کو مکمل کر کے اپنے سینے پر اور سامنے کرے یا میدان کی طرف مچھوٹیں مارے انشاء اللہ کامیابی ہوگی۔

ک

- گائے۔ بنی اسرائیل کو گائے کے ذبح کرنے کا حکم۔ ج ۱ ص ۱۲۲
- گائے کی پر جا۔ ج ۱ ص ۱۲۱۔ گوسالہ پرستی ج ۱ ص ۱۱۹، ج ۵ ص ۱۳۲، ج ۸ ص ۱۳۳، ج ۱۳ ص ۱۳۴
  - گوسالہ پرستی میں مسلمانوں کی بنی اسرائیل سے مشابہت ج ۱ ص ۱۱۹، ج ۵ ص ۱۳۲
  - بروز محشر امت پیغمبر کے گوسالہ کا ایک الگ جھنڈا ہوگا۔ ج ۱ ص ۱۱۹
  - ایک روایت میں ہے کہ فرعون گائے پرست تھا اور لوگوں کو بھی گائے پرستی کی دعوت دیتا تھا اور یہی وجہ ہے کہ سامری نے لوگوں کو گوسالہ پرستی میں مبتلا کر ڈالا۔ ج ۱ ص ۱۱۹، سامری اور گوسالہ ج ۱ ص ۱۱۹، ج ۵ ص ۱۳۲
  - گوسالہ پرستوں کو سزا دی گئی۔ ج ۱ ص ۱۱۹
  - سعید بن جبیر کے قول کے مطابق سامری اہل کرمان سے تھا اور موسیٰ کے لشکر میں پیش پیش تھا جب رئیس جس گھوڑے پر سوار تھا اس گھوڑے کے تدموں کی جگہ پر مٹی میں حرکت پیدا ہوتی تھی۔ پس سامری نے وہ مٹی

اٹھالی اور بنی اسرائیل کو گمراہ کرنے کے لئے قبطیوں سے حاصل شدہ سونے کو بچھلا کر وہ مٹی اس میں ڈالی گئی تو اس میں حرکت پیدا ہوئی پس شیطان نے ان کو اس کے پربا کرنے کی دعوت دی چنانچہ چھ لاکھ میں سے صرف بارہ ہزار ثابت قدم رہے اور اکثریت گوسالہ پرستی میں مبتلا ہو گئی۔ ج ۱ ص ۱۹۵ اور مروی ہے کہ وہ لوگ گوسالہ کو درمیان میں گنڈا کر کے اس کے ارد گرد ناچتے کودتے اور ڈھول بجاتے تھے۔ ج ۱ ص ۱۹۶

گانا۔ ایک شخص نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کی کہ میں بعض اوقات طہارت خانہ میں جاتا ہوں تو چڑوس میں عورتیں گارہی ہوتی ہیں اور سننے کے لئے بیٹھا رہتا ہوں۔ آپ نے فرمایا ایسا مت کیا کرو قیامت کے روز ہر عضو سے اس کے متعلقہ اعمال کی باز پرس ہوگی۔ پس اس شخص نے توبہ کی اور غسل توبہ کر کے نماز پڑھی اور گانا حرام ہے خواہ قرآن کی آیتیں پڑھ کر گایا جائے یا حمد و ثنائے پروردگار یا تعریف و توصیف محمد و آل اطہار کو گا کر پیش کیا جائے سب ناجائز اور حرام ہے۔ ج ۱ ص ۳۱۰

قول زور سے مراد غنا (گانا) لیا گیا ہے۔ ج ۱ ص ۱۸۵۔ اسی طرح لہو الحدیث سے مراد بھی غنا (گانا) ہے۔ ج ۱ ص ۱۳۵۔ منقول ہے کہ جس کے کان دنیا میں غنا سننے کے عادی ہوں وہ بروز عشر اہل جنت کے قاریوں کی آواز سننے پر توفیق نہ پائے گا (یعنی جنت میں داخل نہ ہو گا) ج ۱ ص ۱۳۵

گدہ۔ ایک ضرب الثل ہے کہ فلاں ابتر من النسر یعنی فلاں شخص گدہ سے بھی زیادہ اپنے والدین کا اطاعت گزار اور فرمانبردار ہے۔

○ فرعون نے ایک تابوت بنوا کر چاروں کونوں پر گدوں کو بٹھایا اور اوپر گوشت لٹکادیا تاکہ وہ گوشت حاصل کرنے کے لئے اوپر اڑیں اور تابوت کو ان کے پاؤں سے باندھ دیا۔ فرعون اور ہامان دونوں اس میں بیٹھ گئے پس گدوں نے زور لگایا اور اڑیں چنانچہ تابوت کو بہت اوپر لے گئیں اور فرعون نے دیکھا کہ آسمان ویسے ہی بلند ہے جیسے پہلے تھا پس واپس زمین پر اتر آئے۔ ج ۱ ص ۲۸۰

گدھا۔ حضور بنفس نفیس کسر نفسی کے طور عموماً گدھے کی سواری کرتے تھے اور اس کو گھاس چارا خود ڈالتے تھے ج ۱ ص ۲۸۰

○ بنعم بن باعور کی سواری گدھے کا ذکر ج ۱ ص ۱۳۲۔ گدھا اور جنت ج ۱ ص ۱۳۲ د ج ۱ ص ۸۵

○ حضرت موسیٰ جب تبلیغ پر مامور ہو کر پہلے پہل فرعون کے دربار میں گئے تو پاؤں میں گدھے کے چمڑے کے جوتا تھا پس پیغام بھجوایا کہ میں پروردگار کی جانب سے رسول بن کر آیا ہوں۔ ج ۱ ص ۲۸۰۔ گدھے کی آواز کو اللہ نے انکس الاصوات (منہایت کرخت آواز) کہا ہے۔ ج ۱ ص ۱۳۳

گداگر۔ گداگروں نے قرآن مجید کو آگ لگا کر ہی قرار دے دیا ہے۔ ج ۱ ص ۶۰۔ گداگری اتنی بُری صفت ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہمارے شیعہ وہ ہیں جو کتوں کی طرح بھونکیں منہیں کتے کی طرح لاپنجی نہ ہوں

اور ہمارے دشمن سے سوال نہ کریں خواہ بھوک سے مر جائیں۔ چ ص ۱۶

○ مانگنا ہے تو اللہ سے مانگو۔ چ ص ۱۶

گریم۔ مصائب میں گریہ کرنا فطری امر ہے۔ چ ص ۱۶

○ خوفِ خدا میں رونے والی آنکھ قیامت کے دن نہ روئے گی اور مروی ہے کہ آنسو کا ایک قطرہ آتشِ جہنم کے سمندروں کو ختم کر دیتا ہے۔ چ ص ۱۶۔ خدا جن لوگوں کو بروز قیامت اپنی رحمت کا سایہ دے گا ان میں سے ایک وہ ہے جو عظمت پرورگار کو یاد کر کے گریہ کرے۔ چ ص ۱۶

○ سب سے زیادہ گریہ کرنے والے پانچ ہیں۔ آدم دھوا اتنے روئے کہ ان کے آنسو کا پانی پرندوں نے پیا حضرت یعقوب فراقِ یوسف میں رو کر آنکھوں کی بنیائی سے محروم ہو گئے۔ حضرت یوسف زندانِ مصر میں اس قدر روئے کہ تمام قیدی تنگ آ گئے اور پانچویں جنابِ بتوں معظمہ امت کے مظلوم سے اس قدر روئیں کہ اہلِ مدینہ اُن کے گریہ سے تنگ آ گئے اور حضرت علیؑ سے درخواست کی کہ بتوں سے کہیں یادِ دن کو روئے یا رات کو روئے اور جنت البقیع میں حضرت علیؑ نے بیت الحزن بنا دیا جس میں وہ رویا کرتی تھیں۔ ان کے علاوہ حضرت سجاد علیہ السلام ۲۵ برس بعد واقف کر دیا روتے رہے۔ چ ص ۱۶۔ گریہ کرنا بے مبرہی نہیں ہے۔ کیونکہ حضرت یعقوبؑ کو انتہائی گریہ کے باوجود اللہ نے کنیم کہا ہے بے مبرہی نہیں کہا پس شیعیان علیؑ کا اہلِ محمدؐ کے غم میں گریہ کرنا بھی بے مبرہی نہیں چ ص ۱۶ اور حضرت یعقوبؑ نے کثرتِ گریہ کے باوجود اپنے آپ کو صبر جمیل کی صفت سے متصف فرمایا نیز اللہ نے بھی آپ کے گریہ کو قرآن میں سراہا چ ص ۱۶

○ قومِ شیعہ کے غمِ حسینؑ میں رونے پر اعتراض کرنے والوں کے لئے حضرت یعقوبؑ کا گریہ ایک دعوتِ فکر کی حیثیت رکھتا ہے اور غمِ حسینؑ دنیا میں ایک زندہ معجزہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ چ ص ۱۶

○ کھنص کی تفسیر میں ہے کہ حضرت زکریاؑ کو پختنِ پاک کے نام بتائے گئے پس حضرت زکریاؑ محمدؐ علیؑ، فاطمہؑ و حسنؑ کا نام لیتے تو دل خوش ہوا لیکن حسینؑ کا نام لیتے ہی رونے لگ جاتے تھے الخ چ ص ۱۶

○ حضرت یحییٰؑ کا خوفِ خدا میں گریہ چ ص ۱۶

○ حضرت شعیبؑ کا محبتِ خدا میں گریہ چ ص ۱۶

○ گناہانِ کبیرہ۔ حضورؐ نے فرمایا نازی شیطان سے دور رہنا ہے لیکن جب وہ نماز کو ترک کرے تو شیطان کو

جرات ہو جاتی ہے پس وہ اس کو گناہانِ کبیرہ میں بھی مبتلا کر دیتا ہے۔ چ ص ۱۶

○ انبیاء گناہانِ کبیرہ و صغیرہ سے پاک ہوا کرتے ہیں۔ چ ص ۱۶۔ اور ہر شخص ماہِ رمضان کے روزے رکھتے اور

روزہ کے تمام آداب کا خیال رکھتے تو وہ ماہِ رمضان کے نیکتے ہی خود گناہوں کے دلدل سے نکل جاتا ہے



- ج ۲۲۳۔ گناہوں سے توبہ کرنے سے دعا مقبول ہوتی ہے ج ۲۲۵
- گناہ سے توبہ کرنا ج ۲۵۱۔ پہلی تائب کا واقعہ ج ۲۵۲
- گناہ کبیرہ کرنے سے بھی نہیں عن النکر نہ کرنا سخت تر گناہ ہے۔ ج ۱۳۶
- اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہونا گناہ کبیرہ کی بھی بخشش کا موجب ہو جاتا ہے۔ ج ۱۴۷
- گناہ کبیرہ کے دو پہلو ہیں خدا کی نفی کردہ چیزوں کو مثبت کرنا چنانچہ بت پرستی و شرک اس میں داخل ہیں اور خدا کی ثابت کردہ چیز کی نفی کرنا مثلاً انکار نبوت و ولایت وغیرہ ج ۱۴۸
- بعض اوقات گناہان کبیرہ کی سزا دنیا میں ہو جاتی ہے۔ ج ۱۹۸ ج ۲۴۱ ج ۲۴۲
- گناہان کبیرہ کی مختصر فہرست ج ۱۴۱۔ گناہان کبیرہ کی تفصیل اور گناہوں کے اثرات ج ۱۴۲
- ہر گناہ سے بچنا ضروری ہے۔ ج ۱۴۳
- گہوارے میں کلام کرنے والا حضرت عیسیٰ ج ۲۳۹ ج ۱۴۶
- گوز زنی۔ قوم لوط کی بدعادات میں سے یہ بھی تھا کہ اعلانیہ بغیر شرم حیا کے بھری مجلس میں گوز زنی کیا کرتے تھے۔ ج ۲۳۹ ج ۱۴۷
- گھوڑ دوڑ۔ لہو و لعب کی حرمت سے متعلق ہے۔ ج ۱۴۸
- حضرت یونسؑ نے فرمایا براق جنت کے گھوڑوں میں سے ایک گھوڑا ہے جس کو اللہ نے میرے لئے مسخر فرمایا ج ۲۵۵۔ فرعون کا گھوڑا پانی سے گھبرا یا تو جبرئیل نے گھوڑی آگے بڑھا دی پس فرعون اس کے پیچھے داخل ہوا اور شکر سمیت غرق ہوا۔ ج ۱۹۹۔ حضرت سلیمان نے بلقیس کے سوال کے جواب میں اس کے نمائندے کو گھوڑے کے پسینے کے پانی کی شیشی بھر دی تھی۔ ج ۱۴۳۔ حضرت ابراہیمؑ کے پاس جب فرشتے آئے تو گھوڑوں پر سوار تھے۔ ج ۱۴۱۔ حضرت سلیمانؑ کے آگے گھوڑوں کا پیش ہونا اور صافن اس گھوڑے کو کہا جاتا ہے ہوتین پاؤں زمین پر ٹیک کر چوتھے پاؤں کا صرف کنار زمین پر لگائے اور یہ عمدہ گھوڑے کی علامت ہے ج ۱۴۱

ل

لاپلح۔ مائنٹنٹس کی تفسیر میں ہے کہ مسرغ آیات میں سے ایک آیت ہے جس کا ترجمہ یہ ہے کہ اولاد آدم کو اگر مال

○ کی دو وادیاں مل جائیں تو وہ تیسری کی خواہش بھی کرے گا اور اولاد آدم کا پیٹ صرف قبر کی مٹی ہی پر کھینچی ہو  
لوٹ کھسوٹ کے لالچ نے ہی صحابہ کو میدان اُحد میں جیتی ہوئی جنگ ہارنے پر مجبور کر دیا تھا ورنہ اگر پچاس  
آدمی اپنی ڈیوٹی پر ڈٹے رہتے اور لوٹ کے لالچ میں نہ آتے اور درہ کو نہ چھوڑتے تو خالد بن ولید کا لشکر بھیجے  
سے حملہ آور نہ ہو سکتا اور مسلمانوں کو پہاڑوں کی چوٹیوں کی طرف بھاگ جانے کی تکلیف اور شکست کی شرمندگی  
نہ اٹھانی پڑتی۔ ج ۱۲ ص ۵۵

○ اور حدیث میں لالچ کو اصول کفر میں سے شمار کیا گیا ہے۔ ج ۱۲ ص ۵۵ لالچ ایک نشہ ہے کہ کسی ناصح کی نصیحت اس  
پر اثر ہی نہیں کرتی۔ ج ۱۲ ص ۵۵ اور امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہمارا شیعہ وہ ہے جو کتے کی طرح بھونکے  
منہ میں اور کتے کی طرح لالچی نہ ہو لالچ ج ۱۲ ص ۵۵

لباس۔ امام جعفر صادق علیہ السلام کے قیمتی لباس پر سفیان ثوری کا اعتراض اور امام کی طرف سے اس کا منہ توڑ  
جواب اسی طرح عباد بن صامت کا طعن اور اس کا مسکت جواب۔ ج ۱۲ ص ۵۵

○ حضرت یوسف علیہ السلام کا تخت مصر پر شاہی لباس۔ ج ۱۲ ص ۵۵۔ اور سفید لباس کو لباس تقویٰ کہا گیا ہے  
ج ۱۲ ص ۵۵۔ جمعہ وعیدین میں سفید لباس پہننا مستحب ہے۔ ج ۱۲ ص ۵۵

لعان کا بیان ج ۱۲ ص ۵۵ تا ص ۵۸

○ لعنت کا ذکر حضرت پیغمبر نے فرمایا جس مال سے زکوٰۃ ادا نہ ہو اس پر لعنت ہے۔ ج ۱۲ ص ۵۸۔ حضرت پیغمبر  
سے ایک حدیث میں منقول ہے یہودیوں کے وہ اسلاف جنہوں نے ذکر کیا و سبھی کو قتل کیا ان پر لعنت اور  
ان کے فعل پر راضی ہونے والی ان کی اولادوں پر بھی لعنت ہے اسی طرح امام حسینؑ اور ان کے محبوں  
اور مددگاروں کے قاتلوں پر بھی اللہ کی لعنت ہے اور جو شخص تقیہ کے بغیر ان پر لعنت نہ کرے اس پر  
بھی لعنت ہے۔ ج ۱۲ ص ۵۸

○ جس طرح موسیٰ کے قائم مقام انبیاء کے قاتل مستحق لعنت تھے اسی طرح حضرت محمد مصطفیٰ کے اوصیاء کے  
قاتل بھی مستحق لعنت ہیں۔ ج ۱۲ ص ۵۹۔ حق کو چھپانے والوں پر لعنت ج ۱۲ ص ۶۰۔ حق کا انکار کرنے والوں پر لعنت  
ج ۱۲ ص ۶۰۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے تدریہ بخوار ج اور مرتبہ پر لعنت کی اور فرمایا جو لوگ ہمارے  
قاتلوں کو مومن کہتے ہیں تا قیامت ان کے لباس ہمارے خون سے رنگین رہیں گے یعنی ان کے فعل پر راضی  
ہونے والا انہی میں سے شمار ہوگا۔ ج ۱۲ ص ۶۱

○ لعنت کا معنی ہے رحمت خدا سے دوری۔ اللہ فرماتا ہے یہودیوں کی عہد شکنی کی وجہ سے ہم نے ان پر لعنت  
بھیجی ہے ج ۱۲ ص ۶۱۔ پس جس قوم نے حضرت موسیٰ کے عہد کو توڑا تو وہ مستحق لعنت ہوئے تو جن لوگوں نے سلطان

الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ کے عہد کو توڑا وہ کس طرح اللہ کی لعنت سے بچ سکتے ہیں۔

- میثاق انبیاء کو توڑنے والے مستحق عذاب و لعنت ہوتے ہیں۔ ج ۵ ص ۵۷
- جن لوگوں نے کہا کہ اللہ کے ہاتھ بندھے ہوئے ہیں ان پر لعنت ہے۔ ج ۵ ص ۱۳۷
- حضرت رسالت اکبر نے فرمایا جو شخص بغیر علم کے فتویٰ دے اس پر آسمان اور زمین کے فرشتے لعنت بھیجتے ہیں۔ ج ۲ ص ۲۷۰ شجرہ ملعونہ کی تشریح ج ۲ ص ۲۷۰ تا ص ۲۷۱

- ناحی پیر و مرید بروز عشر ایک دوسرے پر لعنت کریں گے۔ ج ۲ ص ۲۷۰ و ج ۵ ص ۵۷
- جو شخص اپنے باپ کے علاوہ کسی اور سے اپنا نسب جوڑے اس پر اللہ کی لعنت ہے۔ ج ۵ ص ۱۵۸
- تفسیر آیت مباہلہ میں جھوٹوں پر اللہ کی لعنت اور مباہلہ کا معنی بھی ہے ایک دوسرے پر لعنت کی دعا ج ۲ ص ۲۷۰
- ایک مرتبہ امام حسن علیہ السلام نے مردان سے فرمایا کہ میں تجھے یا تیرے باپ کو سب مہینیں کرتا لیکن خدا نے تجھ پر تیرے باپ پر اور تیرے خاندان پر تیری اولاد پر اور تیرے باپ کی قیامت تک ہونے والی نسل پر اپنے نبی کی زبانی لعنت بھیجی ہے شجرہ ملعونہ کی تفسیر ج ۲ ص ۲۷۰

**کولہ**۔ حضرت قمر مسائل مشکہ میں حضرت علیؑ کی طرف رجوع کرتے تھے۔ یہ جملہ ان کی زبانی مشہور ہے۔ کَوْلَا عَلِيٍّ لَهْلَكْتُ عُمَرَ۔ اگر علی نہ ہوتے تو عمر ہلاک ہو جاتا۔ مقدمہ تفسیر ص ۱۳۳ د ص ۱۸۲۔ بحوالہ مناقب خوارزمی الریاض النضرہ و مطالب السؤل۔ ج ۳ ص ۱۹۹ و ج ۱۳ ص ۲۵۰

○ کَوْلَا لِكَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ ج ۲ ص ۲۵۰

- لقمان۔ مروی ہے کہ حضرت لقمان تنہائی کو زیادہ پسند فرماتے تھے ایک دفعہ ان سے اس کی وجہ دریافت کی گئی تو انہوں نے فرمایا کہ تنہائی فکر کے لئے مفید ہے اور فکر جنت کا راستہ ہے (نکر در توحید) ج ۲ ص ۹۶
- ایک دفعہ حضرت لقمان حضرت داؤد کو ملنے آئے تو وہ زرہ بنا رہے تھے۔ پس لقمان خاموش بیٹھے دیکھتے رہے جب زرہ بن چکی تو داؤد نے پہن کر فرمایا کہ جنگ کا یہ بہترین لباس ہے پس حضرت لقمان نے فرمایا خاموشی بہت اچھی چیز ہے لیکن اس پر عمل کرنے والے کم ہوں گے۔ ج ۲ ص ۲۴۲
- سورہ لقمان کے خواص و اثرات ج ۱ ص ۱۲۸۔ حضرت لقمان کا تاریخی ذکر اور ان کے اقوال ص ۱۲۹ تا ص ۱۳۳
- حضرت لقمان کی نصیحتیں ج ۱ ص ۱۳۷۔ حضرت لقمان حضرت ایوب کے بھانجے یا خالہ زاد تھے۔ ج ۱ ص ۱۳۱
- لواء الحمد۔ حضرت پیغمبرؐ کو مقام محمود پر لواء الحمد عطا ہو گا جس کے سایہ میں تمام انبیاء ہوں گے۔ ج ۲ ص ۶۲
- حضورؐ نے فرمایا آدمؑ سے لے کر عیسیٰؑ تک تمام نبی میرے لواء کے نیچے ہوں گے اور حضرت علیؑ سے فرمایا کہ کہ تو اس لواء کا حامل ہو گا۔ ج ۱ ص ۱۴۸ و ج ۱ ص ۱۶۶ و ص ۲۱۶

روح محفوظ۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سلسلہ اولاد آدمؑ کے ذیل میں ایک حدیث طویل میں منقول ہے کہ خدائے کریم نے تخلیق آدمؑ سے دو ہزار سال پہلے روح محفوظ میں قیامت تک ہونے والے واقعات کو ثبت کر دیا چنانچہ قلم قدرت سے بھائی اور بہن کے نکاح کی حوت بھی درج ہے۔ ج ۴ ص ۱۲۰

○ دو دفتر میں ایک کتاب محو اثبات اور دوسری ام الکتاب پہلی کہ روح محو اثبات کہا جاتا ہے اور دوسری کہ روح محفوظ کہا جاتا ہے۔ ج ۱ ص ۱۴۔ اور علامہ فیض کاشانی نے ذکر کیا ہے کہ روح قضا سے مراد روح محفوظ ہے اور روح قدر سے مراد روح محو اثبات ہے۔ ج ۱ ص ۱۵

○ قیامت سے پہلے سب کا فنا ہونا روح محفوظ میں مسطور ہے۔ ج ۱ ص ۱۵ و ص ۱۶

○ ایک مقام پر ام الکتاب سے مراد روح محفوظ لیا گیا ہے۔ ج ۱ ص ۲۲۳

○ شب قدر میں نزول قرآن کا مطلب ہے کہ روح محفوظ سے آسمانِ اول کی طرف اتارا گیا۔ ج ۱ ص ۲۵

○ روح محفوظ کا ذکر ج ۱ ص ۱۱۱ و ص ۱۱۲ اور ج ۱ ص ۱۲۰ پر موجود ہے۔

لوط۔ ج ۱ ص ۵۲ میں حضرت لوطؑ کا واقعہ موجود ہے ج ۱ ص ۲۱۵ و ج ۱ ص ۲۱۶ و ج ۱ ص ۲۱۷ و ج ۱ ص ۲۱۸

○ قوم لوط کی ایک بستی تھی جس کا نام سدوم تھا مشرکین مکہ شام کی طرف بغرض تجارت آنے والے وہاں سے گذرتے تھے اور وہ بستی گرفتار عذاب ہوئی۔ ج ۱ ص ۱۵۴ و ج ۱ ص ۱۵۵۔ قوم لوط میں لوطہ کی بدعادت موجود تھی۔ ج ۱ ص ۲۱۱۔ حضرت لوط کا مفصل قصہ ج ۱ ص ۱۵۴ تا ص ۱۵۵ و ج ۱ ص ۱۵۶

○ حضرت لوطؑ اور حضرت ابراہیمؑ کی مائیں دو سگی بہنیں تھیں اور ان کے باپ کا نام لاج تھا جو عہدہ نبوت پر فائز تھا اور حضرت سارہ بھی حضرت ابراہیمؑ کی خالہ زاد تھی جو بہت بڑی جاگیر دار تھی۔ ج ۱ ص ۵۴۔ حضرت لوطؑ کی بہن تھی ص ۵۵

○ حضرت لوطؑ کی قوم کی بدعادات بخل، لواطت اور پانمانہ پھرنے کے بعد استنجا نہ کرنا اور غسل جنابت نہ کرنا وغیرہ ج ۱ ص ۱۳۔ لوطؑ اور نوحؑ کی بیویوں سے بُری عورتوں کی مثال ج ۱ ص ۱۴

○ قوم لوطؑ کی ایک ایک بستی میں چار چار ہزار جنگی جوان موجود تھے۔ ج ۱ ص ۱۸۳

○ لوطؑ کی بیٹی رباب اسحقؑ کی زوجہ اور یعقوبؑ کی ماں تھی۔ ج ۱ ص ۱۵۴ و ص ۱۵۵

لواطہ۔ شاہ خدائے کے دربار میں شافعی و حنفی علماء کے مابین مناظرہ میں شافعی عالم کا ثابت کرنا کہ ابو حنیفہؒ کے نزدیک لواطہ پر کوئی حد مقرر نہیں ہے۔ ج ۱ ص ۲۰۱۔ مغربی ملکوں میں لواطت کی حیثیت ج ۱ ص ۱۱۳۔ لواطت کی ابتدا قوم لوط سے ہوئی۔ ج ۱ ص ۵۵ و ج ۱ ص ۱۸۵

○ لواطہ کی سزا قتل ہے۔ ج ۱ ص ۲۰۱

م

ماریہ قبطیہ ام المؤمنین جس زمانہ میں حضرت جعفر طیار حبشہ میں تھے تو ان کا لڑکا وہیں پیدا ہوا تھا اور حبشہ کے بادشاہ نے ماریہ قبطیہ کو حضرت پیغمبر کے لئے بھیجا تھا جو آپ کے فرزند ابراہیم کی والدہ تھیں۔ ج ۵ ص ۱۹

○ تفاسیر اہل بیت میں آیت انک میں جناب ماریہ قبطیہ کی پاکیزگی کا ذکر ہے کیونکہ بعض لوگوں نے اس کی پاکدامنی پر شک کیا تھا کہ اس کے اپنے غلام کے ساتھ ناجائز تعلقات ہیں۔ پس حضرت علی کو حضرت پیغمبر نے تحقیق پر مامور فرمایا تو آپ کی تحقیق کے مطابق ماریہ پاکدامن ثابت ہوئیں کیونکہ وہ غلام خفی تھا ج ۱۲ ص ۱۱

○ حضور نبی اکرم کی زہد بات میں سے ماریہ قبطیہ مال غنیمت میں سے تھیں اور مملوکہ تھیں ج ۲۵ ص ۲۰ اور ان جَاءَ كُفْرًا فَاسْقُ والی آیت بھی ایک روایت کے ماتحت حضرت ماریہ کی پاکدامنی کے لئے نازل ہوئی۔ ج ۱۳ ص ۹۶ - ماریہ سے عائشہ و حفصہ کا ححد۔ ج ۱۳ ص ۹۶

مارج - اس کے معنی کی تفصیل ج ۱۸ ص ۱۸ پر ملاحظہ ہو۔

○ مَرْجَمُ الْبَحْرَيْنِ کی تفسیر ج ۱۳ ص ۱۸ و ج ۱۸ ص ۱۸

مبارات کے احکام - ج ۳ ص ۶۱ و ص ۶۲

مباہلہ ج ۲۵ ص ۲۵ تا ص ۲۵ - ایک روایت میں ہے کہ حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام کا حالت رکوع میں انگوٹھی دینے کا واقعہ ۲۴ ذوالحجہ کے دن تھا جس دن مباہلہ ہوا۔ ج ۱۳ ص ۱۳

ممتنع - عورت کے ساتھ ممتنع کرنے کا ثبوت۔ ج ۱۲ ص ۱۲ - مثل۔ ج ۲۲ ص ۲۲ و ص ۲۲ و ج ۲۲ ص ۱۹

مجووسی - جو ماں بہن سے نکاح کو جائز سمجھتے ہیں۔ ج ۵ ص ۵۵ - نیز مجوسوں کا دستور تھا کہ ذبح شدہ کو نہیں کھاتے تھے بلکہ اس کا گلہ دبا کر مار دیتے اور پھر اس کا گوشت کھاتے تھے۔ ج ۵ ص ۱۹

○ قوم یہود کو سرکشی کی سزا ایک دفعہ بخت نصر کے ذریعے پھر فطرس نامی رومی بادشاہ کے ذریعے اور پھر تیسری دفعہ مجوسوں کے ذریعے دی گئی۔ ج ۱۳ ص ۱۳ - ایک قول یہ بھی ہے کہ دقیا نوس بادشاہ جس کے ڈر سے



اصحاب کہف بھاگ آئے تھے وہ مجوسی تھا۔ ج ۸ ص ۸۳۔ اس کا شہر طرسوس کے گرد نواح میں تھا جس کا نام افسوس لکھا ہے اور اس میں مجوسیوں کی کثرت تھی۔

○ مجوسی بھی اہل کتاب کہلاتے ہیں لیکن ان کے متعلق تحقیق نہیں ہو سکی۔ ج ۸ ص ۱۵۱

مجلس۔ صحابہ کا دستور تھا کہ حضور نبی اکرمؐ کے پاس بیٹھنا پسند کرتے تھے چنانچہ جب کسی اور کو آتا دیکھتے تو زیادہ پھیل کر بیٹھ جاتے تاکہ آنے والے کی جگہ نہ بچے خداوند کریمؐ نے ایسا کرنے والوں کو تنبیہ فرمائی ہے کہ نئے آنے والوں کو جگہ دے دیا کرو تاکہ وہ فیض سے محروم نہ رہیں۔ ج ۸ ص ۲۳۔ عموماً مجالس عزائم میں یہ نقص پایا جاتا ہے کہ نیا آنے والا پہلے بیٹھے ہوئے لوگوں میں مشکل سے جگہ پیدا کرتا ہے کیونکہ وہ زیادہ سے زیادہ پھیل جاتے ہیں پس ایسے لوگوں کو قرآن کے فرمان سے درس لینا چاہیے۔

محکمہ سازی۔ ج ۱ ص ۱۳۱۔ مجرم۔ ج ۳ ص ۱۰۳ د ج ۵ ص ۵۵۵

مچھلی۔ قوم یہود پر مچھلی کے شکار کی حرمت اور ان کی حیلہ سازی۔ ج ۱ ص ۱۱۹ د ج ۵ ص ۵۵۵۔ چونکہ ہر روز ہفتہ ان پر شکار منع تھا پس وہ مچھلیوں کو پھنسانے کے لئے تالاب بناتے تھے۔ جب مچھلیاں ان میں داخل ہوتیں تو ان کی دلپی کا راستہ بند کر لیتے اور ہفتہ کے گزرنے کے بعد ان کو پکڑ لیتے تھے۔ جب یہودیوں نے حضرت یونسؑ پر تجویٰ قبلہ کے وقت اعتراض کیا کہ اگر بیت المقدس کی طرف منہ کرنا غلط تھا تو اب تک تم نے اس کو قبلہ کیوں بنائے رکھا اگر صحیح تھا تو اب اس سے انحراف کیونکر جائز ہے؟ پس آپؐ نے ان کو یہ جواب دیا کہ تم لوگوں پر ہفتہ کے دن شکار ممنوع تھا اگر یہ شکار حرام ہے تو باقی دنوں میں جائز کیوں ہے؟ اور اگر جائز ہے تو ہفتہ کے دن حرام کیوں ہے؟ پس وہ لا جواب ہو گئے۔

○ مچھلی وہی حلال ہے جس کے اوپر چھلکا ہو۔ ج ۵ ص ۵۵۵

○ حضرت عیسیٰؑ کی دعا سے جو ماندہ آسمان سے اترتا تھا اس میں نوپتی ہوئی مچھلیاں تھیں۔ ج ۵ ص ۱۸۵

○ بنی اسرائیل میں سے بعض لوگ نافرمانیوں کی بدولت بے چھلکا مچھلی کی شکل میں مسخ ہوئے۔ ج ۵ ص ۱۸۵

○ حضرت یونسؑ کا مچھلی کے شکم میں چلا جانا ج ۵ ص ۱۸۵۔ زیادہ سے زیادہ چالیس دن مچھلی کے شکم میں رہا ج ۵ ص ۱۸۵

○ حضرت موسیٰؑ بھونی ہوئی مچھلی کو ساتھ لے کر حضرت خضرؑ کی تلاش میں نکلے تھے پس آب حیات کے کنارے بیٹھ کر جب دھوکا تو چند پانی کے قطرات پڑنے سے وہ مچھلی زندہ ہو کر پانی میں کود گئی۔ ج ۵ ص ۱۸۵

○ حضرت خضرؑ نے بھی ایک مچھلی کے ذریعہ سے چشمہ آب حیات تلاش کیا تھا کیونکہ وہ زندہ ہو کر اس

میں کود گئی اور خضرؑ نے اس کو ڈھونڈتے ہوئے اسی چشمہ کا پانی پی لیا اور سکندر ذوالقرنین کو واقعہ کی اطلاع دی لیکن سکندر کو وہ چشمہ نہ مل سکا۔ ج ۵ ص ۱۲۲

- ایک دن حضرت سلیمان علیہ السلام نے ایک مچھلی کو دعوت پر بلایا چنانچہ ایک پہاڑ پر غلہ کا انتظام کیا لیکن مچھلی نے اس سارے غلہ کو ایک نوالہ میں ہٹپ کر لیا۔ ج ۱۴ ص ۱۴
- حضرت سلیمان نے جو ملک بقیس کے لئے محل تیار کرایا تھا اس کے سامنے ایک تالاب بنوایا جس پر ایسینہ کاری کی گئی اور اس میں مختلف اقسام کی مچھلیاں چھوڑی گئیں ج ۲۵ ص ۲۵
- ن والقلم کی تفسیر میں ایک قول یہ بھی ہے کہ نون ایک مچھلی کا نام ہے جس کی پشت پر یہ زمین بھی ہوئی ہے ج ۱ ص ۱ بعض مفسرین نے کہا ہے کہ نون ہر مچھلی کو کہا جاتا ہے اور حضرت یونس علیہ السلام کا لقب ذوالنون اسی لئے ہے کہ وہ مچھلی کے پیٹ میں رہے۔ ج ۱ ص ۱
- محبت۔ در آدمیوں سے رائی برابر محبت رکھنے والا ہرگز داخل جنت نہ ہوگا۔ ج ۱ ص ۱
- حضرت یوسفؑ نے فرمایا میرے ساتھ جس جس نے محبت کی اس نے مجھے مصیبت میں ڈالا پھر بھی یا خالہ نے محبت کی تو میری طرف چوری کی نسبت دی گئی۔ باپ نے محبت کی تو کنوئیں میں ڈالا گیا اور زلیخا نے محبت کی تو قید کی کوٹھڑی نصیب ہوئی۔ ج ۲ ص ۲
- اللہ سے محبت کرنی ہے تو محمد و آل محمد کی اطاعت کرو۔ ج ۱ ص ۱
- قرآن کی محبت اور آل محمد کی محبت لازم و ملزوم ہیں۔ مقدمہ تفسیر ص ۱
- اطاعت خدا۔ محمد و آل محمد کی اطاعت ہے۔ ج ۱ ص ۱
- محبت کا دعویٰ بغیر عمل فضول ہے۔ ج ۲ ص ۲
- محبت علی کا کرشمہ، ابو مظفر داعظ کا قصہ۔ ج ۵ ص ۵
- محب اور شیعہ میں فرق۔ ج ۲ ص ۲ تا ص ۵۔ مومن کی مومن سے محبت۔ ج ۵ ص ۵
- محکم و متشابہ۔ قرآن کے محکمات و متشابہات کا علم حضرت علیؑ کے پاس تھا۔ مقدمہ ص ۱
- اقول:- اللہ نے قرآن مجید میں محکمات کے ساتھ متشابہات رکھ کر قیامت تک امت مسلمہ کو راسخون فی العلم کا محتاج کر دیا ہے تاکہ کبھی بھی کوئی حسیباً کتاب اللہ کا دعویٰ نہ کر سکے اور اسی مضمون کی روایت معصوم سے بھی منقول ہے۔
- محکمات و متشابہات کا مفصل بیان۔ ج ۱ ص ۱ تا ص ۱۹ ملاحظہ ہو۔
- قرآن کی آیات محکم ہیں ج ۱ ص ۱ و ج ۲ ص ۲ قرآن کتاب متشابہ ہے۔ ج ۱ ص ۱
- محراب۔ لفظی تشریح ج ۲ ص ۲۲۔ جائے نماز کو محراب کہنے کی وجہ یہ ہے کہ محراب عرب سے ہے اور اس کا معنی ہے جنگ چونکہ جائے نماز شیطان سے جنگ کرنے کا مقام ہے اس لئے اس کو محراب کہا جاتا ہے ج ۱ ص ۱

مسجد اقصیٰ کے محرابوں کو بوری قسم کے پتھروں سے سجایا گیا تھا۔ ج ۱۳ ص ۲۳

حضرت محمد مصطفیٰؐ۔ حروف تہجی میں و کی نسبت اللہ سے جو سب سے اول ہے اور ب کی نسبت حضرت محمد مصطفیٰؐ سے اور با کے نیچے نقطہ کو نسبت علیؑ سے ہے۔ ج ۲ ص ۲۶

○ حضورؐ نے باقی انبیاء کی طرح علیؑ کو اپنا دھی نامزد فرمایا ج ۱ ص ۱۱۔ فرمایا۔ اَنَا وَ عَلِيٌّ اَبَوَا هَذِهِ الْاُمَّةِ ج ۱ ص ۱۲

○ یہودی لوگ پہلے زمانہ حضرت پیغمبرؐ کی آمد کے منتظر تھے۔ ج ۲ ص ۱۱

○ یہود و نصاریٰ کو پتہ تھا کہ آخری نبی دو قبلوں کی طرف نماز پڑھے گا۔ ج ۲ ص ۱۱

○ حضرت پیغمبرؐ کی گیارہ خصوصیات ج ۲ ص ۲۱۔ جنگ احد میں معجزہ ج ۵ ص ۵

○ حضورؐ کا دانت مبارک شہید ہوا۔ ج ۴ ص ۲۶۔ قیامت کے دن آپ کا مقام ج ۳ ص ۹۳ ج ۵ ص ۱۸۵

○ آپ کے تعدد ازواج پر اعتراض اور اس کا دندان شکن جواب ج ۴ ص ۱۱۵

○ حضورؐ کا ارشاد کہ کسی نبی کو اتنی اذیتیں نہیں دی گئیں جس قدر مجھے دی گئیں اور حضرت علیؑ تنہا وہ ذات شریف ہے جو ہر مشکل مرحلہ پر جان و کھوں میں ڈال کر حضورؐ کے سامنے سینہ سپر رہے۔ ج ۵ ص ۱۸۵

○ وَاٰخِرُنا مُحَمَّدٌ الْحَاجُّ ج ۵ ص ۱۸۵

○ حضرت پیغمبرؐ کے لئے دو دفعہ سورج پلٹا۔ ج ۵ ص ۱۸۵

○ یہود خیبر نے زانی مرد و عورت کی سزا دریافت کی تو آپؐ نے حکم خدا رجم کا حکم دیا اور ابن صوریہ سے منقل گشتگو ج ۵ ص ۱۸۵ پر ملاحظہ ہو۔

○ حضورؐ نے فرمایا کوئی شخص بھی جنت میں اپنے اعمال کی بدولت داخل نہ ہو سکے گا لوگوں نے عرض کی۔

یا رسول اللہؐ! آپ بھی؟ فرمایا ہاں جب تک وہ اپنی رحمت سے ڈھانپ نہ لے اور جو بھی رنج و غم پہنچتا ہے اس کو سوائے اللہ کے کوئی دفع نہیں کر سکتا۔ ج ۵ ص ۱۹۲

○ حضورؐ پاک کی نبوت عالمی دکھائی تھی اس لئے آپ کا قرآن ارتقاء انسانی کے جملہ اصول و قواعد پر عادی ہے ج ۱ ص ۱۱۱ آپ نے فرمایا اَنَا مَسِيْدٌ دُلْدِ اَدَمَ وَلَا فُخْرَ ج ۱ ص ۱۱۱ و ج ۱ ص ۱۹۸

○ حضرت یوسفؑ نے زلیخا سے فرمایا کہ تو میرے حسن پر گردیدہ ہے اگر تم خاتم المرسلین حضرت محمد مصطفیٰؐ کا دیدار کرتیں تو کیسے برداشت کرتیں؟ کہنے لگی واقعی وہ آپؐ سے حسین تر ہیں یوسفؑ نے پوچھا تو نے غائبانہ کیسے تصدیق کر لی تو کہنے لگی ان کا نام نامی سنتے ہی میرے دل نے تسلیم کر لیا پس بخت جاگے قسمت نے پٹیا کھایا جوانی واپس آئی اور وحی پروردگار کی بدولت حضرت یوسفؑ نے اس کو اپنے نکاح میں لے کر حرم سرا میں داخل کر لیا۔ ج ۴ ص ۹۲، ۹۳

- حضورؐ کی بددعا سے آپ کے دشمنوں پر عذاب خداوندی۔ ج ۱ ص ۱۱
- حضورؐ کی ولادت کے وقت ظہور معجزات۔ ج ۱ ص ۱۲
- اللہ کی جانب سے حضورؐ کی نزاہت و برادری کی توضیح۔ ج ۱ ص ۱۳
- حضورؐ کے معراج جہانی کے امکان پر سائنسی استدلال۔ ج ۱ ص ۱۴
- تورات میں حضورؐ کی تعریفیں موجود تھیں۔ ج ۱ ص ۱۵
- حضرت پیغمبرؐ نے زندگی میں غربت اور سلطانی کے دونوں در در دیکھے ج ۱ ص ۱۶ و ص ۱۷ و ج ۲ ص ۲۳۳
- حضورؐ نے کسی سے پڑھنا لکھنا نہ سیکھا تھا ورنہ مشرکین کہہ دیتے کہ یہ پڑھا لکھا آدمی ہے اور سابقہ کہانیوں کو بنا بنا کر ہمارے سامنے دھرتا ہے۔ ج ۱ ص ۱۸
- تورات میں حضورؐ کے اوصاف ایک یہودی پادری کی زبانی۔ ج ۱ ص ۱۹
- حضورؐ تمام لوگوں کے لئے بشیر و نذیر ہو کر مبعوث ہوئے۔ ج ۱ ص ۲۰
- آپؐ نے فرمایا اَنَا ابْنُ الْمَدِیْنَةِ میں دو ذہیوں کا بیٹا ہوں۔ ج ۱ ص ۲۱
- حضرت الیاس پیغمبرؑ سے حضورؐ کی ملاقات اور دعوت ج ۱ ص ۲۲
- حضرت پیغمبرؐ کو اللہ نے دولت کی پیش کش کی تو آپؐ نے فرمایا میں ایک دن سیر ہو کر کھاؤں اور ایک دن بھوک سے گزاروں مجھے زیادہ پسند ہے۔ ج ۱ ص ۲۳
- مَا كُنْتُ تَذَرْنِي مَا اَلَيْكَ ابْنُ الْكَسْبِ کی تشریح۔ ج ۱ ص ۲۴
- حضورؐ کی دعا نے اللہ مجھے مسکین زندگی دے اور مسکین ہو کر مردوں اور بروز محشر مسکین کے زمرہ میں میرا حشر ہو۔ ج ۱ ص ۲۵
- اگر اللہ کا کوئی بیٹا ہوتا تو میں پہلا عبادت گزار ہوں۔ ج ۱ ص ۲۶
- آپؐ کی سادہ زندگی کا یہ عالم تھا کہ کھجور کے پتوں سے بھرا ہوا تکیہ سر کے نیچے رکھتے تھے ج ۱ ص ۲۷
- سورہ محمد کے پڑھنے کے فضائل۔ ج ۱ ص ۲۸
- ایک دفعہ ابن مسعودؓ نے عرض کی مجھے حق دکھائیے آپؐ نے فرمایا اس کمرہ میں داخل ہوا اس نے دیکھا کہ حضرت علیؓ حضرت محمدؐ کے واسطے اپنے شیعوں کی بخشش کی دُعا مانگ رہے تھے وہ جب واپس حضرت پیغمبرؐ کو اطلاع دینے کیلئے نکلا تو حضورؐ اپنی دُعا میں حضرت علیؓ کے واسطے امت کی بخشش کی دُعا مانگ رہے تھے آپؐ نے فرمایا ابن مسعود اب ایمان کے بعد کفر نہ کرنا انہیں فرمایا بروز محشر میں ادنیٰ ہر کفار و عنید کو بہتم میں پھینکیں گے کفار سے مراد نبوت کا دشمن اور عنید سے مراد علیؓ کی ولایت کا دشمن۔ ج ۱ ص ۲۹
- حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے پیش گوئی کی تھی کہ میرے بعد جو نبی آئے گا اس کا نام احمد ہوگا۔ ج ۱ ص ۳۰

○ انجیل میں حضرت مسیح کی یہ پیش گوئی بھی ہے کہ میرے بعد فار قلیط آئے گا یہ یونانی لفظ ہے جس کا معنی محمد بنتا ہے۔ ج ۶ ص ۱۵

امام محمد باقر علیہ السلام کا دربار ہشام بن عبدالملک میں داخلہ اور دلائل امامت سننے کے بعد آپ کی قید کا حکم۔ آپ کے حسن اخلاق سے صرف قیدی نہیں بلکہ تمام اہل شام آپ کے گردیدہ ہو گئے پس ہشام نے رہا کر کے واپس مدینہ کی طرف روانہ کر دیا۔

○ تین روز کے متواتر سفر کے بعد آپ مدینہ پہنچے تو لوگوں نے دروازے بند کر لئے پس آپ نے وہ آیت پڑھی جو حضرت شعیب نے اپنی تبلیغ میں پڑھی تھی اور آپ نے فرمایا میں بقیۃ اللہ ہوں پس لوگوں نے دروازہ کھولا اور آپ اندر داخل ہوئے ج ۶ ص ۵۵

○ طاؤس یمانی سے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی گفتگو۔ طاؤس نے پوچھا وہ کون سا پرندہ ہے جو صرف ایک دفعہ اڑتا۔ آپ نے فرمایا وہ طور سینا ہے جو اڑ کر بنی اسرائیل پر سایہ فگن ہوا تھا جس میں قسم و قسم کے غذاؤں کا منظر تھا۔ ج ۶ ص ۱۱

○ دَاسْتِی مَن اَز سَلَسَلَا کی تفسیر میں نافع غلام عمر نے ہشام کے کہنے پر دوران حج حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے سوال کیا کہ حضرت پیغمبر اور عیسیٰ کے درمیان کس قدر فاصلہ ہے۔ آپ نے فرمایا تمہارے عقیدہ کے مطابق ۵۰۰ برس اور میرے عقیدہ کے مطابق ۶۰۰ برس پس فوراً اس نے اعتراض کیا کہ سابق انبیاء سے سوال کرنے کا مقصد؟ تو آپ نے آیت معراج پڑھ دی اور فرمایا کہ تمام انبیاء جمع تھے اور جبریل نے اذان کہی اور حضور نے ان سے سوال کیا اور انہوں نے جواب دیا اور حضور کی رسالت کی گواہی دی بعد شہادت توحید کے۔

اقول :- دوسری روایت میں توحید اور نبوت۔ ولایت کی گواہی سب نے دی جیسا کہ ملا سلیمان حنفی قندوزی نے بھی اس کا ذکر کیا ہے۔ ج ۱۲ ص ۱۲۹ و ص ۱۳۰

○ امام محمد تقی علیہ السلام سے معتصم کا پور کی سزا کے متعلق دریافت کرنا اور حضرت امام محمد تقی علیہ السلام کا قرآن سے صرف لائحہ کی انگلیوں کے کاٹنے کا حکم ثابت کرنا۔ مقدمہ تفسیر ص ۶۶

○ امام محمد تقی علیہ السلام کم سنی میں امام تھے۔ ج ۶ ص ۱۳ د ج ۵ ص ۹۹

○ امام محمد تقی علیہ السلام کا یحییٰ بن اکثم سے مناظرہ ج ۵ ص ۱۶ تا ص ۱۷

○ امام پر سوال کیا گیا کہ آپ بچپن میں کیسے امام بن گئے تو آپ نے سلیمان بن داؤد علیہ السلام کا حوالہ دیا کہ وہ بھی بچپن میں نبی ہوئے تھے۔ ج ۱۲ ص ۱۲۳



مدد - آئمہ طاہرین علیہم السلام سے مدد مانگتے سے شرک لازم نہیں آتا۔ ج ۱ ص ۱۱

○ یا علی مدد - ج ۱ ص ۱۲

○ مدارس دینیہ کی مدد ضروری ہے - ج ۱ ص ۱۳

○ اللہ کا وعدہ ہے کہ وہ رسولوں اور مومنوں کی مدد فرماتا ہے ج ۱ ص ۱۴

○ مومن اکی فرعون کی اللہ نے کیسے مدد فرمائی؟ ج ۱ ص ۱۵

○ اکی محمد بروز معشر شیعوں کی مدد کریں گے - ج ۱ ص ۱۶

مدینیہ - حرم رسول ہے اس کا پہلا نام یثرب تھا۔

مدارس - مدرسہ باب النخفہ جاڑا کی تعمیر کی ابتداء اور حائل شدہ مشکلات، مقدمہ ص ۱۷

○ دینی مدرسوں میں قرآنی علوم کی تدریس ضروری ہے - مقدمہ ص ۱۷ و ۱۸

○ دینی درس گاہوں میں خرچ کرنا صدقہ جاریہ ہے - ج ۱ ص ۱۷ و ۱۸ و ج ۲ ص ۱۲

○ دور حاضر میں ذکوۃ کا بہترین مصرف مدارس دینیہ ہیں - ج ۱ ص ۱۸

○ مدارس دینیہ کا وجود غنیمت ہے - ج ۱ ص ۱۹

مرگی - سورہ قی لکھ کر اپنے پاس رکھے مرگی سے محفوظ ہوگا - باذن اللہ ج ۱ ص ۱۱

مرتد - مرتد کی دقتیں ہیں - مرتد ملی - مرتد فطری -

○ مرتد ملی وہ ہے جو کافر والدین کے گھر پیدا ہوا اور با اختیار ہو کر دائرہ اسلام میں داخل ہو کر دوبارہ کافر ہو جائے

○ مرتد فطری وہ ہے جو مسلمان والدین کے ہاں پیدا ہوا اور پھر کافر ہو جائے۔

○ اکثر علماء کے نزدیک مرتد فطری کی توبہ قبول نہیں بلکہ مرتد ہوتے ہی وہ واجب القتل ہوگا اس کی بیوی اس

سے فارغ اور اس کی جائیداد تقسیم ہو جائے گی لیکن بعض علماء کے نزدیک اس کی توبہ قبول ہے اور مرتد ملی

کو توبہ کی دعوت دی جائے گی اور توبہ نہ کرنے کے بعد وہ واجب القتل ہوگا - ج ۱ ص ۱۸

○ جنگ احد کے بعد جب حضورؐ کی موت کی خبر مشہور ہوئی تو بعض صحابہ مرتد ہو کر کفر کی طرف پلٹنے پر آمادہ

ہو گئے تھے اور حضرت پیغمبرؐ کی وفات کے بعد تو بہت سے مرتد ہو گئے - ج ۱ ص ۱۹

○ اور حضورؐ کے بعد بہت سے صحابہ کے مرتد ہونے کی روایات بخاری شریف میں بھی موجود ہیں مقدمہ تفسیر ص ۱۸ و ۱۹

مریمؑ - حضرت مریمؑ کی پیدائش و تربیت کا تفصیلی ذکر - ج ۱ ص ۱۹ تا ص ۲۱

○ جناب مریمؑ کا برگزیدہ ہونا - ج ۱ ص ۱۹ تا ص ۲۱

○ عیساؑ یوں تھا ایک گروہ تین خداؤں کے قائل ہیں جن کو اتنا قیم ثلثہ کہتے ہیں - باپ، بیٹا اور روح القدس یا مریمؑ اس

- فرقہ کو ملکائیمہ کہا جاتا ہے۔ ج ۱ ص ۱۴ حضرت جعفر طیار نے نجاشی بادشاہ کے سامنے سورہ مریم کی تلاوت کر کے اس کو مطمئن کیا تھا ج ۱ ص ۱۵
- مسجد بڑا نا حضرت مریم کی بھی عبادت گاہ ہے۔ ج ۱ ص ۱۶
- سورہ مریم کے فضائل۔ ج ۱ ص ۱۳
- حضرت مریم کا حضرت عیسیٰ کو جنم دینا۔ ج ۱ ص ۱۲ تا ص ۱۴
- حضرت مریم و حضرت عیسیٰ بذات خود ایک معجزہ تھے۔ ج ۱ ص ۱۴
- حضرت مریم کی طرف حضرت زکریا کی زنا کی نسبت دیکر ابیس لوگوں کو مبرا کا تا تھا۔ ج ۱ ص ۱۵
- حضرت علی علیہ السلام کی ولادت کے موقع پر جناب فاطمہ بنت اسد نے اپنی مریم بنت عمران پر برتری کا اعلان فرمایا تھا کہ عیسیٰ کی ولادت کے بعد ان کو خشک کھجور کے پلانے کا حکم ہوا تھا اور ترمذی تازہ کھجور سے ان کی ضیافت کی گئی تھی لیکن میں تین دن متواتر اللہ کے دسترخوان پر مہمان ہو کر ہشتی کھانے اور میوہ ہائے جنت کھاتی رہی ہوں۔ ج ۱ ص ۱۵

- تفسیر مجمع البیان میں ہے کہ مصریوں میں سے حضرت موسیٰ کی دعوت پر صرف تین آدمی مسلمان ہوئے تھے ۱) آسیہ زن فرعون ۲) مومن اکل فرعون ۳) مریم نامی ایک عورت
- حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ایک بہن کا نام مریم بنت عمران تھا جو کالب بن یحنا کی زوجہ تھیں۔ نقل از دواعی التنزیل ص ۲۱ ج ۵ ص ۵

- مرحومہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے مرحومہ فرقہ پر دو دفعہ لعنت فرمائی اور ارشاد فرمایا یہ وہ فرقہ ہے جو ہمارے قاتلین کو مومن سمجھتا ہے پس تاقیامت ان کے لباس ہمارے خون سے رنگے رہیں گے ج ۱ ص ۱۲
- مردان۔ شجرہ ملعونہ کی تفسیر میں ہے کہ یہ شجرہ ملعونہ بنی امیہ میں اور حضورؐ نے دیکھا تھا کہ میرے منبر پر بندرناچ ہے ہیں اور یہ لوگ اسی خواب کی تعبیر ہیں۔ ج ۱ ص ۳۹

- مروی ہے کہ مردان کو اپنی بیوی نے جو نرید کی بیوہ تھی قتل کیا۔ خزائن زاتی ص ۲۵

- مردار۔ تفسیر کی جلد ۵ ص ۱۹ تا ص ۲۵ میں تفصیل موجود ہے ص ۴۸ ج ۳ ص ۳

- مسمر نیم۔ اس علم کو علامہ نے حرام قرار دیا ہے۔ ج ۱ ص ۱۵

- اس کی تفسیر سی رضا است ج ۱ ص ۱۵ پر موجود ہے۔

- سیح۔ کی نقلی تفسیر اور معنی و ضاحت۔ ج ۱ ص ۲۳

- سیح ابن مریم کی خصوصیت یہ ہے کہ اس کی ماں صدیقہ تھیں۔ ج ۱ ص ۱۴

- مسفری۔ قرآن کو انتہائی تیزی سے پڑھنا کہ سمجھ نہ آئے یہ قرآن کے ساتھ مسفری ہے۔ مقدمہ ص ۵

○ منافقوں نے کہا کہ ہم مومنوں کے ساتھ میل جول صرف ان سے تمخر کے لئے رکھتے ہیں تو اللہ نے ان کے جوار میں فرمایا کہ بروز محشر ان کو اس مسخری کا جواب مسخری سے دیا جائے گا۔ ج ۱ ص ۶۶، ج ۲ ص ۱۹۲

○ جب حضرت موسیٰ نے قاتلوں کو تلاش کرنے کے لئے بنی اسرائیل کو گائے ذبح کرنے کا حکم دیا تو انہوں نے کہا آپ ہم سے مسخری کر رہے ہیں تو آپ نے فرمایا مسخری کرنا جاہلوں کا کام ہے جس سے میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں۔ ج ۱ ص ۱۲۳

○ حکم خداوندی ہے کہ جو لوگ تمہارے دین کو مسخری و مذاق سمجھتے ہیں ان سے دستی نہ رکھو۔ ج ۲ ص ۱۳۲

○ ایسی مجلس سے اٹھ جانے کا حکم ہے جہاں دین سے مسخری ہو رہی ہو۔ ج ۲ ص ۱۳۸

○ زلیخا نے حضرت یوسفؑ سے کہا آپ مجھ سے مسخری کر رہے ہیں تو آپ نے فرمایا مسخری نہیں بلکہ اگر تو چاہے تو میرے حرمِ ہرام میں داخل ہو جا۔ ج ۲ ص ۱۳۸

○ حق والوں سے مسخری کرنا جاہلوں کا ہمیشہ کا دستور ہے۔ ج ۲ ص ۱۶۲، ج ۳ ص ۱۶۴، ج ۴ ص ۱۶۴

○ رسول اللہؐ پر مسخری کرنے والوں کو اللہ نے بدترین سزائیں دیں۔ ج ۳ ص ۱۹۳

○ کفار کا مومنوں سے مسخری کرنا۔ ج ۳ ص ۱۹۴۔ ایسے لوگ ایک دن اپنی مسخری کا مزا چکھیں گے۔ ج ۳ ص ۱۹۴

○ حضرت پیغمبرؐ نے فرمایا چار آدمیوں پر اللہ کی لعنت ہے (۱) اولاد کے ڈر سے شادی نہ کرنے والا (۲) مرد ہو کر عورتوں سے مشابہت کرنے والا (۳) وہ عورت جو مردوں کے مشابہ بننے کی کوشش کرے (۴) لوگوں سے مسخری کرنے والا۔ ج ۳ ص ۱۹۴

○ وہ گناہ تین ہیں جن کا انتقام خود خدا لیتا ہے۔ مومن پر بغاوت، تکبر اور مسخری۔ ج ۳ ص ۱۹۴

○ حضرت لقمانؑ نے زندگی بھر کسی سے مزاح (تمخر) نہ کیا۔ ج ۳ ص ۱۹۹

○ مسخری کرنے سے اللہ نے منع فرمایا ہے۔ ج ۳ ص ۱۹۹

○ مسواک۔ حضرت پیغمبرؐ صبح سویرے مسواک کرتے تھے۔ ج ۴ ص ۹۶

○ مسواک کتنا سنتِ مرکہ ہے اور اس کے فوائد بہت زیادہ ہیں۔ نماز و قرآن خوانی سے پہلے اس کی بہت تاکید ہے۔

○ **یلعہ کذاب**۔ اس نے حضورؐ کے زمانہ میں دعوائے نبوت کیا تھا آخر کار ابوبکرؓ کے زمانہ میں اسی حبشی کے ہاتھوں قتل ہوا جس نے حضرت حمزہؓ کو قتل کیا تھا اسی لئے کہا کرتا تھا کہ میں نے زمانہ کفر میں بہترین انسان کو قتل کیا اور زمانہ اسلام میں بدترین کو قتل کیا ہے۔ ج ۴ ص ۱۲۱، ج ۵ ص ۱۲۱

○ مسجد۔ مسجدِ نوا القبلتین بنی عبداللہؓ کی مسجد ہے جس میں انہوں نے دو رکعت بیت المقدس کی طرف منہ کر کے

پڑھی پس معلوم ہوا کہ قبلہ تبدیل ہو چکا ہے تو پہلی دو رکعت کعبہ کی طرف منہ کر کے پڑھ لی پہلے مرد آگے تھے  
پھر عورتیں آگے ہو گئیں۔ ج ۱ ص ۱۱

○ تعمیر مسجد ایک مقدمہ جاری ہے۔ ج ۱ ص ۱۱۶۔ مسجد قبا مسجد ضرار۔ ج ۱ ص ۱۲۸

○ تعمیر مساجد و احکام مساجد۔ ج ۱ ص ۱۲۳۔ آداب مسجد ج ۱ ص ۱۵۸، مسجد کوفہ ج ۱ ص ۱۱۳

○ مسجد حرام اور مسجد اقصیٰ۔ ج ۱ ص ۱۵۸۔ غار اصحاب کہف کے باہر مسجد تعمیر کرائی گئی۔ ج ۱ ص ۱۱۲

○ مسجد سہلہ ادریس بنی کا گھر تھا جہاں کپڑے سیا کرتے تھے۔ ج ۱ ص ۱۵۸

○ مساجد کی تشریح ج ۱ ص ۱۲۳

○ مسجد شجرہ اہل مدینہ کے لئے میقات ہے جہاں سے احرام باندھا جاتا ہے ج ۱ ص ۱۲۳

○ مسخ۔ شہوت غضب اور خواہش نفس کی پیروی کی وجہ سے امت موسیٰ میں مسخ واقع ہوا۔ ج ۱ ص ۱۲۴

○ نافرمانی کر کے بنی اسرائیل بندر کی شکل میں مسخ ہوئے۔ ج ۱ ص ۱۱۱ و ج ۱ ص ۱۱۱

○ خداوند کریم نے کئی قوموں کو کئی شکلوں میں مسخ کر دیا۔ مثلاً سور، بندر، ریچھ وغیرہ پس ان جانوروں کا گوشت

○ حرام قرار دیا گیا۔ ج ۱ ص ۱۱۱

○ مسخ شدہ جانور، ریچھ، بندر، چمگاڈر اور مور وغیرہ سب حرام ہیں۔ ج ۱ ص ۱۱۱

○ بنی اسرائیل بندر، ریچھ اور سور کی شکل میں مسخ ہوئے اسی طرح ریچھ اور سور کی شکلوں میں بعض دشمنان علی کا

○ مسخ ہونا بھی روایات میں ہے ج ۱ ص ۱۱۱۔ دشمن امام حسن مرد سے عورت بن گیا۔ مقدمہ تفسیر ص ۲۳

○ دشمن علی کتنے کی شکل میں مسخ ہو گیا۔ ج ۱ ص ۱۱۱

○ حضرت عیسیٰ سے دسترخوان کے نزول کا سوال کر کے پھر کافر ہونے والے مسخ ہو گئے۔ ج ۱ ص ۱۱۱

○ ملی مچھلی کی شکل میں سو سمار کی شکل میں اور سور کی شکل میں مسخ ہوئے۔ ج ۱ ص ۱۱۱

○ مردی ہے کہ اساف و نائٹہ زنا کر کے پتھروں کی شکل میں مسخ ہو گئے۔ ج ۱ ص ۱۱۱

○ حضرت لوطؑ کی نافرمان بیوی سیاہ پتھر کی شکل میں مسخ ہو گئی۔ ج ۱ ص ۱۱۱

○ حضرت داؤدؑ کی بد دعا سے سور و بندر کی شکل میں مسخ ہونے والے شامی تھے۔ ج ۱ ص ۱۱۱

○ مسائل مشککہ میں عمر کا قول۔ لولا علی لہلك عمر۔ ج ۱ ص ۱۱۱ و مقدمہ ص ۱۳۳

○ مسائل مشککہ ج ۱ ص ۱۱۱۔ بچہ کی موت کے بعد اس کے ہاتھ کے متعلق معتزلہ اور شاعر کا اختلاف ج ۱ ص ۱۱۱

○ مشرق و مغرب۔ بسم اللہ المشرق والمغرب۔ ج ۱ ص ۱۱۱ و ص ۱۱۱

○ ہر طرف اللہ ہے۔ ج ۱ ص ۱۱۱۔ لولا القرنین بادل کی سواری کرتے تھے اور مشرق و مغرب پر ان کا سکہ تھا

○ حضرت یوسفؑ کے مصائب : بیچ مٹک دیا



- مصیبت میں صبر کرنا بہت بڑی عبادت ہے۔ حج ۱۸ شیعوں کا صبر حج ۱۹
- حضرت خضرؑ نے موسیٰ دیشع کے سامنے مصائب آئی محمد پڑھے تو دونوں سخت روئے۔ حج ۱۹
- حضرت ایوبؑ کے مصائب۔ حج ۲۴ تا ۳۰ حج ۱۵ تا ۱۶
- مصائب آلِ محمد۔ حج ۴۹ حج ۵۷ و ۵۸ حج ۳۲ حج ۱۱ حج ۱۲ حج ۱۳ مقدمہ تفسیر ص ۱۳
- بنی اسرائیل کا مصائب سے تنگ اگر حضرت موسیٰ کی آمد کینے دعائیں مانگنا چنانچہ ایک چاندنی رات میں بنی اسرائیل کا اجتماع تھا اور ان کا عالم حضرت موسیٰ کے اوصاف بیان کر رہا تھا کہ وہ لادی بن یعقوب کی اولاد سے ہو گا وغیرہ اچانک حضرت موسیٰ وہاں پہنچ گئے۔ حج ۲۳
- صدقہ مصائب کو دفع کر دیتا ہے۔ حج ۱۱
- مصافحہ مع غدير کے روز مومنین ایک دوسرے سے مصافحہ کریں تو بہت ثواب ہے۔ حج ۳
- امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جب دو مومن ایک دوسرے سے مصافحہ کرتے ہیں تو ان کے گناہ اس طرح جھڑکتے ہیں جس طرح درخت سے خشک پتے جھڑکتے ہیں۔ حج ۱۳
- جب مومن ایک دوسرے سے مصافحہ کریں تو ان پر اللہ کی رحمت برپا ہوتی ہے۔ حج ۱۴
- معراج۔ مقدمہ تفسیر ص ۴ حج ۱ حج ۲ حج ۳ حج ۴ حج ۵ حج ۶ حج ۷ حج ۸ شب معراج دودھ، شراب، پانی اور شہد کی چار نہریں دیکھیں جو بسم اللہ پڑھنے والے کو عطا ہوں گی۔ حج ۱۹
- شب معراج جنت کے دروازوں پر کیا کیا دیکھا۔ حج ۲۲، ۲۳ اثبات معراج حج ۱۹ حج ۲۴
- لہجہ عالی میں شب معراج کلام ہوا۔ حج ۱۵ حج ۱۶ حج ۱۷
- شب معراج کی باتیں۔ حج ۱۵ حج ۱۶ حج ۱۷
- شب معراج حضورؐ نے جانب عرض اپنے بارہ وصیوں کو مصرف عبادت دیکھا۔ حج ۱۵ و ۱۶
- شب معراج آدمؑ و موسیٰؑ سے ملاقات حج ۱۵ حج ۱۶ حجرین کا قول كَذَحْوَتِ أَنَسِلَةَ وَخَرَقَتْ جَنَاحِي إِنْ كُنَّ مِنْهَا سَمَاءٌ أَوْ نَارٌ جبرئیل نے عرض کی آپ وہاں پہنچے جہاں آنجناب کوئی نبی مرسل یا ملک مقرب نہیں پہنچ سکا۔ حج ۱۸
- واپس آکر صحابہ کو بتایا اور اس کی نشانی یہ ہے کہ فلاں مقام پر ابوسفیان کا سرخ رنگ کا اونٹ گم ہو گیا اور وہ اس کی تلاش میں تھے۔ حج ۱۵
- تفصیل واقعہ معراج۔ حج ۲۵ تا ۳۰ حج ۱ تا ۱۵
- شب معراج حضورؐ نے ایک خوشبو سنوگی تو جبرئیل نے عرض کی یہ اس گھر سے آرہی ہے جس کے مالکوں

کو محبت خدا کے جرم میں قتل کر دیا گیا تھا۔ ج ۱ ص ۱۲، موسیٰ کا معراج کوہ طور تھا۔ ج ۸ ص ۸۸۔ اور نماز ہر مومن کا معراج ہے۔ ص ۸۸ ج ۲ ص ۲۴

- حضورؐ کی ملک الموت سے ملاقات۔ ج ۱ ص ۱۲ و ص ۱۴
- حضورؐ شب معراج بھرلی کو دیکھا کہ اس کے چہرہ لاکھ پر تھے۔ ج ۲ ص ۲۵
- شب معراج اللہ نے فرمایا فرشتوں کا موضوع بحث دو چیزیں ہیں کفارات اور درجات۔ پس کفارات تین ہیں۔ موسم سرما میں وضو، جماعت کی طرف چل کر جانا اور ایک نماز کے بعد دوسری کا انتظار پس یہ گناہ کا کفارہ ہیں اور درجات بھی تین ہیں۔ ہر ایک پر سلام کہنا، بھوکوں کو روٹی کھلانا اور نماز شب ج ۲ ص ۲۵
- شب معراج حضورؐ سے تین چیزوں پر صبر کرنے کا عہد لیا گیا تھا، خود بھوکا رہ کر دوسروں کی حاجت روائی پر صبر، لوگوں کے بھٹلانے پر صبر، آل پر مصائب ہوں گے پھر صبر کرنا۔ ج ۳ ص ۱۳۶
- وَاَشَعْنَى مَنْ اَذْسَفَتْ كِي تَفْسِيرُ ج ۳ ص ۲۳۸ تا ص ۲۴۱
- شب معراج اللہ کی جانب سے سوال ہوا کہ زمین پر تمہارا خلیفہ کون ہے؟ تو عرض کی علی بن ابی طالب پس ارشاد باری ہوا کہ زمین پر پہنچ کر میری جانب سے علیؑ کو سلام کہنا۔ ج ۳ ص ۱۴۶ درج ۱۹۵
- معجزہ۔ امام حسنؑ کا معجزہ مقدمہ تفسیر ص ۲۳۸۔ معجزہ کی وضاحت۔ مقدمہ ص ۵۷
- قرآن میں اعجازی پہلو گیارہ ہیں۔ مقدمہ تفسیر ص ۲۱۱۔ معجزہ کی ضرورت۔ مقدمہ ص ۶۲
- پتھر سے پانی کا نکلنا موسیٰؑ کا معجزہ تھا۔ ج ۲ ص ۱۱
- علیؑ کے اعجاز سے مرعض لاعلاج کا تندرست ہونا۔ ج ۲ ص ۱۴۱
- حضرت ابراہیمؑ کے پاؤں کے نیچے پتھر موم ہو جانا تھا جیسا کہ مقام ابراہیمؑ ج ۲ ص ۱۶
- اسباب و علل کے بغیر شئی کا معرض وجود میں آنے کا نام معجزہ ہے۔ ج ۳ ص ۱۹
- حضرت عیسیٰؑ کے معجزات ج ۳ ص ۲۴۱ ج ۵ ص ۱۸۱۔ نزول مادہ۔ ج ۵ ص ۱۸۳ و ص ۱۸۴
- آیات بنیات ج ۴ ص ۵۸، حدیبیہ کے مقام پر معجزہ ج ۴ ص ۵۸
- معجزات پیغمبرؐ ج ۴ ص ۵۸ و ج ۵ ص ۲۵۲ و ج ۶ ص ۵۸ و ج ۷ ص ۱۱ و ص ۱۱۳ و ج ۸ ص ۱۴۱
- حضرت علیؑ کے معجزہ سے جنگ احد کے زخمیوں کا تندرست ہونا۔ ج ۲ ص ۶۲
- حضرت موسیٰؑ کے معجزات ج ۵ ص ۲۵۲ ج ۶ ص ۲۵۲ و ص ۲۵۳ و ج ۷ ص ۱۹۵ و ج ۸ ص ۲۴۱ تا ص ۲۵۸
- نام علیؑ کی تاثیر ج ۸ ص ۱۳۸، معجزہ علیؑ ص ۱۳۹، ج ۲ ص ۱۰۵، حدیث بساط ج ۴ ص ۸۳ ج ۸ ص ۲۴۸
- امام جعفر صادقؑ کا معجزہ۔ ج ۸ ص ۲۴۸

- معجزہ درحقیقت فعل خدا ہوتا ہے۔ ج ۱ ص ۱۶۴ و ص ۲۵۳ و ج ۱ ص ۱۴ و ج ۲ ص ۲۲۶
- انبیاء کا چیلنج بھی ایک معجزہ تھا۔ ج ۲ ص ۲۲۱۔ داؤد کا معجزہ۔ ج ۳ ص ۸۳
- حضرت یوسفؑ کی قیص کا یعقوب کے لئے باعث بنیائی بنا بھی معجزہ تھا ج ۵ ص ۲۸
- حضرت رسول کریمؐ کا علیؑ کی فریاد پر قبر سے ہاتھ باہر نکالنا۔ ج ۹ ص ۹۹
- حضرت خضرؑ نے اعجاز نبوت لوگوں کو اپنے گھروں تک پہنچایا۔ ج ۱۲ ص ۱۱
- حضرت موسیٰؑ و یوشعؑ کے ہاتھوں میں پکی ہوئی مچھلی آب حیات کے قطرات سے زندہ ہو گئی۔ ج ۱ ص ۱۱
- حضرت مریمؑ سے صادر ہونے والے معجزات ج ۱ ص ۱۲۴
- حضرت مریمؑ و عیسیٰؑ دونوں بذات خود معجزہ تھے۔ ج ۹ ص ۱۴ و ص ۱۹ و ج ۶ ص ۶۹
- حضرت زکریاؑ کو بیٹے کی بشارت بڑھاپے میں معجزہ ہے۔ ج ۹ ص ۱۴ و ص ۲۴۸
- ولادت علیؑ کے معجزات ج ۵ ص ۵۲ تا ص ۵۵
- حضرت سلیمانؑ کے معجزات۔ ج ۱۳ ص ۲۳۔ تخت بقیس کا ماضی کرنا ص ۲۴۶ تا ص ۲۴۸ و ص ۲۵۲
- کفار کا پیغمبر سے معجزات طلب کرنا۔ ج ۱ ص ۹۲ و ج ۱ ص ۹۵ و ج ۱ ص ۹۸ و ج ۱ ص ۱۰۱ و ج ۱ ص ۱۰۲
- خندق کے موقع پر چند معجزات کا ظہور۔ ج ۱ ص ۱۶۵ تا ص ۱۶۷
- معجزہ پیغمبرؐ ابو جہل کے ہاتھ کا خشک ہو جانا اور ولید کا اندھا ہونا ج ۱ ص ۹۴
- امام حسن عسکریؑ کے اعجاز سے ایک شیعہ و محب علیؑ کا حاکم وقت کی سزا سے محفوظ رہنا۔ ج ۱ ص ۴۴ و ص ۴۹
- حضرت ابراہیمؑ کے اعجاز سے قبلی حکمران کا ہاتھ خشک ہونا۔ ج ۱ ص ۵۴ و ص ۵۵
- حضرت ایوبؑ کا معجزہ کہ کتے حملہ نہ کر سکے۔ ج ۱ ص ۱۱
- حضرت ذوالکفلؑ کا معجزہ ج ۱ ص ۱۰۳ علیؑ کے فضائل کا ہم تک پہنچنا معجزہ ہے۔ ج ۱ ص ۸۸
- حضورؐ کے معجزہ سے دعوت ذوالعشیرہ میں تقویٰ کا کھانا بہت سے لوگوں پر کافی ہوا۔ ج ۱ ص ۱۱
- حضرت علیؑ کی دعا سے سام بن نوح کا زندہ ہو کر علیؑ کی ولایت کی گواہی دینا۔ ج ۱ ص ۲۰۳
- معرفت کا درس۔ ج ۱ ص ۱۸۵۔ مراتب معرفت ج ۱ ص ۱۶۵
- معاویہؓ۔ نماز سے بسم اللہ کا مذہب کرنا معاویہ کی سنت ہے۔ ج ۲ ص ۲۲
- معاویہ پہلا شخص ہے جس نے مکہ میں گھر کا دروازہ بنایا۔ ج ۱ ص ۲۱
- معاویہؓ کا لاشی کا معنی دریافت کرنے کے لئے حضرت علیؑ کی طرف گھوڑا بھیجا جس کی قیمت لاشی قرار دی
- پس آپؐ نے جنگل میں سراب کی طرف اشارہ کر کے فرمایا یہ لاشی ہے لہٰذا نہ کہ سورہ نور کی آیت ۱۱

میں سراب کو لاشی کہا گیا ہے۔ ج ۱۴

○ معاویہ کو خالی المؤمنین کہنا غلط ہے۔ ج ۱۵

○ شاہِ روم کا معاویہ و علی کے درمیان فیصلہ کرنے کے لئے نمائندے طلب کرنا۔ پس معاویہ کی طرف سے یزید

اور حضرت علی کی جانب سے حسن مجتبیٰ پہنچے اور شاہِ روم نے مختلف سوالات کئے انبیاء کی تصویریں

دکھائیں اور مسائل پوچھے جن سے یزید آیا اور حسن مجتبیٰ نے سب مسائل حل فرمائے اور جوابات سے شاہِ روم

کو مطمئن کیا پس شاہِ روم نے حضرت علی کے حق میں فیصلہ دیا۔ ج ۱۶ تا ۲۰

○ قومِ عاملہ کے سردار کا نام بھی معاویہ تھا جس کے باپ کا نام بکر تھا۔ ج ۲۱۔ یہ لوگ مکہ میں آباد تھے۔

○ معاف کرنا۔ قاتل کو معاف کرنا، اللہ کی جانب سے تخفیف ہے۔ ج ۲۲

○ امام علی زین العابدین علیہ السلام کا اپنے گستاخ کو معاف کرنا۔ ج ۲۵

○ اسی طرح اپنی کنیز کو جس کے ہاتھ سے لونا گرا اور آپ کے سر پر چوٹ آئی معاف کرنا۔ ج ۲۷

○ اسی طرح امام حسن علیہ السلام کا اپنے غلام کو معاف کرنا۔ ج ۲۸

○ حضرت رسالتؐ نے فرمایا خداوند کریم معاف کر نیوالے کی عزت بڑھاتا ہے۔ ج ۲۹

○ معاف کر دینا گناہوں کی بخشش کا موجب ہے۔ ج ۳۰ تا ۳۱

○ جن لوگوں نے دنیا میں لوگوں کو اپنے حقوق معاف کر دیئے وہ بلا حساب جنتی ہیں۔ ج ۳۲

○ معاف کرنا ایمان کامل کی نشانی ہے۔ ج ۳۳

○ مفہوم کی حقیقت اور اس کے اقسام ج ۳۴

○ مقطعاتِ قرآنیہ۔ ج ۳۵ تا ۳۷

○ مقامِ محمود۔ ج ۳۸

○ مفرد وطن۔ مفرد من تنگ دست کو بہت دنیا چاہیے۔ ج ۳۹ تا ۴۰

○ مکہ۔ مکہ میں داخلہ کے لئے غسل مستحب ہے۔ ج ۴۱

○ مکہ کی وجہ تسمیہ ج ۴۲۔ زمین مکہ کے خصوصیات ج ۴۳

○ معراج کے متعلق اہل مکہ کا ردِ اصل۔ ج ۴۴

○ حضرت ابراہیمؑ نے اسمعیلؑ و ابرہہ کو مکہ میں چھوڑا اور واپس چلے گئے۔ ج ۴۵

○ خدیجہ و ابوطالب کی وفات کے بعد مکہ سے چلے جانے کا حکم ہوا کہ اس سب سے چلے جاؤ جس کے لئے

و اسے عالمِ لوگ ہیں۔ ج ۴۶۔ حرمت مکہ ج ۴۷

○ مکہ کی قسم کھاٹی اللہ نے لَا أُقْسِمُ بِهَذَا الْبَلَدِ - ج ۱ ص ۲۲۱  
 مکھی - شہد تیار کرنے والی مکھی - ج ۲ ص ۲۲۶ تا ۲۲۸ - مکھی کا زندہ ہونا - ج ۳ ص ۲۴۱  
 مکھی کا عذاب فرعون پر ج ۳ ص ۲۴۱ - ج ۳ ص ۲۴۱ - ج ۳ ص ۲۴۱ - ج ۳ ص ۲۴۱ - ج ۳ ص ۲۴۱

○ غار ثور پر مکھی کا جالا - ج ۳ ص ۲۴۱  
 ○ ملت - ملت ابراہیمی - ج ۱ ص ۱۸۱ - قوم شعیب کہتی تھی ہماری ملت میں پلٹ آؤ - ج ۳ ص ۲۴۱  
 ○ ملت ابراہیمی کی اتباع کا حکم - ج ۳ ص ۲۴۱ - ج ۳ ص ۲۴۱

○ مال داری - حضرت سارہ مالدار عورت اور صاحب جائیداد تھی جب ابراہیم پر بت شکنی کا مقدمہ چلایا گیا اور آخر  
 سزائے موت ہوئی پھر آگ گلزار بنی تو مرد نے حضرت ابراہیم کی تمام املاک منقولہ و غیر منقولہ بحق سزا کار  
 ضبط کرنے کا حکم جاری کر دیا - ج ۳ ص ۲۴۱

○ حضرت ایوب علیہ السلام بہت بڑے مالدار تھے - ایوب بن موس بن یعقوب بن عیص بن اسحق، ان  
 کی شادی جناب رحمہ سے ہوئی - رحمہ بنت افرائیم بن یوسف بن یعقوب بن اسحق - ج ۳ ص ۲۴۱

○ رحمہ خاتون کا باپ افرائیم تھا جس کی ماں زلیخا تھی ج ۳ ص ۲۴۱ - یا - دوسری روایت کے مطابق افرائیم اور  
 رحمہ بہن بھائی دونوں زلیخا کی اولاد تھے - ج ۳ ص ۲۴۱

○ مالک الملک - ج ۳ ص ۲۴۱ - آیت مبارکہ قُلِ اللَّهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تاحساب  
 عمل برائے دولت و کیمیا و جعفر - دریک مجلس ۱۵۹۵۶ -

سات دن علیحدگی میں - پابندی شرائط وحدت مکان و زمان و طہارت کاملہ بخور عود - پہلے یسین ہدیہ امیر المومنین  
 پھر ایک ہزار کہ عیص و جمعہ عشق اغثنی آخر میں کھلے دل سے صدقہ - دوران درد ال مل ک کا غزیر  
 لکھ کر نظم کے سر پر رکھے - یا چالیس دن بعد از نماز صبح یسین ہدیہ امیر و با شرائط درد ۳۹۸۹ برائے عہدہ حکومت  
 و وسعت رزق و کشائش کار - ابتداء عمل خمیس یا شب جمعہ سے ہو، بخور مناسب ضروری ہے - یا چالیس  
 روز با شرائط آیت کی تلاوت اور ال مل ک کی میم کی آنکھ پر نظر جما کر ۲۹ بار درد آیت برائے فرادانی دولت  
 روزانہ عمل سے پہلے ایک فاتحہ ہدیہ امیر -

○ لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ج ۳ ص ۱۳۵ و ص ۱۳۶

○ ملک اور ملک میں فرق ج ۳ ص ۲۱۲ - مالک کی تشریح ج ۳ ص ۱۵۱ و ص ۱۵۲

○ ممتحنہ - سورہ ممتحنہ کے فضائل - ج ۳ ص ۲۹۳

○ منبر - منبر بالان پر یوم غدیر ۱۱ بجے دن حضور کی عظیم الشان تقریر - ج ۳ ص ۳۲۵ و ص ۳۲۶



منات - ایک بت کا نام ہے۔ ج ۱۵ ص ۱۵۶

منی - ج ۲ ص ۲۲۔ قربانی کا مقام منی ہے احرام حج میں۔ ج ۵ ص ۱۶۵

منافق - منافق کی وجہ تسمیہ ج ۵ ص ۵۲۔ منافقین کا ذکر ج ۲ ص ۶۱ تا ۶۱

○ بنگ احمد میں منافقوں کا کردار ج ۲ ص ۵۹۔ منافقوں کی عادت۔ ج ۲ ص ۹۱ ج ۵ ص ۲۱۲ ج ۱ ص ۸۱ و ص ۸۲  
ج ۱ ص ۲۵۵ و ج ۱ ص ۲۵۵

○ رسول اللہ کے قتل کی سازش کرنے والے منافق آدمی بارہ تھے۔ ج ۵ ص ۱۴۵

○ اذان سن کر مسجد سے نکل جانے والا منافق ہے۔ ج ۵ ص ۲۵

○ منافقوں کی نشانیاں۔ ج ۱ ص ۹۳ ص ۱۱۲۔ منافقوں کے ساتھ جہاد کا حکم۔ ج ۱ ص ۹۶ و ص ۱۲۵ ج ۱ ص ۵۱

○ منافقوں کے لئے رسول اللہ بھی دعا کریں تو فائدہ نہ ہوگا۔ ج ۱ ص ۱۱۲۔ دو منافقوں کی سزا۔ ج ۱ ص ۱۸۴

○ منافق کا جنازہ ج ۱ ص ۱۱۲۔ منافقوں نے مسجد مزار بنالی۔ ج ۱ ص ۱۱۲

○ قارون موسیٰ کی قوم میں منافق تھا ج ۱ ص ۵۱۔ حضرت لوط کی بیوی منافقہ تھی۔ ج ۱ ص ۴۹

○ تکلف کرنے والے کا ظاہر رواداری اور باطن منافقت ہوتا ہے۔ ج ۱ ص ۱۱۹

○ مَدِہِٹُو کا معنی منافقوں ج ۱ ص ۲۰۶۔ سورہ منافقوں ج ۱ ص ۲۸

○ مناظرہ - نمرود با ابراہیم ج ۱ ص ۱۲۲۔ امام محمد تقیؑ با یحییٰ اکثم ج ۵ ص ۱۶۹

○ ہشام بن حکم کا ابن ابی العباس سے مناظرہ ج ۱ ص ۱۱۱۔ جعفر طیار کی نجاشی کے دربار میں گفتگو ج ۱ ص ۱۵۶

○ حسنین کے اولاد رسول ثابت کرنے پر مناظرہ ج ۵ ص ۱۳۶۔ جزیہ پر مناظرہ ج ۱ ص ۳۹۔ مناظرہ کا طریقہ ج ۱ ص ۹۱

○ ابن زبیری کا حضورؐ سے مناظرہ ج ۱ ص ۱۵۲۔ ہمارا ایک جاہل سے مناظرہ ج ۱ ص ۴۴۔ ملک فیض محمد کھیلوئی کا سنی مولوی

سے مناظرہ۔ ج ۱ ص ۲۱۴ ج ۱ ص ۴۴۔ قریشیوں کا حضورؐ سے مناظرہ۔ ج ۱ ص ۲۳۱

○ مبن و سلوئی۔ ج ۱ ص ۱۱۲۔ منکر و نکیر ج ۱ ص ۱۵۵ ج ۱ ص ۲۱۶

○ مونچھیں۔ مونچھیں کتنا ملت ابراہیمی ہے۔ ج ۱ ص ۱۴۱ ج ۱ ص ۲۴۱ ج ۱ ص ۱۴۱

○ موسم۔ سردی گرمی اور بہار و خزاں کی تبدیلی اللہ کا انسانوں پر بلکہ روئے زمین پر بسنے والی جملہ مخلوق پر احسان عظیم

ج ۱ ص ۱۶۲ ج ۱ ص ۱۶۲ ج ۱ ص ۱۱۱ و ص ۱۶۱

○ موسیٰ۔ موسیٰ کی قوم میں مسیح ج ۱ ص ۴۴۔ اللہ کا علم ازلی بندے کے اختیار کے منافی نہیں۔ چنانچہ موسیٰ کو فرعون کی طرف

تبلیغ کے لئے بھیجا گیا حالانکہ اللہ کو علم تھا کہ وہ ایمان نہ لائے گا۔ ج ۱ ص ۶۲

○ موسیٰ کو جملہ انبیاء محمد و آل محمد کا واسطہ دیکر دعا مانگتے تھے۔ ج ۱ ص ۹۱ ج ۱ ص ۹۵

- حضرت موسیٰ و ہارون علیہما السلام کا انتقال صحرائے سینا میں ہوا۔ ج ۱ ص ۱۱۳
- موسیٰ کی امت سے امت محمدیہ کی مشابہت ج ۱ ص ۱۶۶، ج ۵ ص ۶۹، ج ۶ ص ۸۱، ج ۷ ص ۸۹ و ۹۰
- حضرت موسیٰ کو شرف کلام زمین کر بلا پر نصیب ہوا۔ ج ۲ ص ۱۴
- حضرت موسیٰ کا ذکر ج ۱ ص ۱۵۔ عصائے موسیٰ ص ۶۶، ج ۵ ص ۱۴۵، ج ۶ ص ۲۲۲، ج ۹ ص ۱۵۵، ج ۱۴ ص ۱۴۲، ج ۱۹ ص ۲۰۰ تا ۲۰۱
- حضرت موسیٰ کا دین قبول کرنے والوں کی گرفتاریاں۔ ج ۵ ص ۱۷
- موسیٰ کا وعدہ طور ج ۵ ص ۸۴۔ الواح موسیٰ۔ ج ۶ ص ۹۴، ج ۹ ص ۱۹۴
- موسیٰ کا انتخاب ستر آدمیوں کو چنا اور طور پر سے گئے ج ۵ ص ۱۰۲
- حضرت موسیٰ نے امت محمدیہ سے ہونے کی دعا مانگی تھی۔ ج ۵ ص ۱۰۴
- موسیٰ کی امت کے اکثر فرشتے ہوں گے ایک جنتی باقی جہنمی۔ ج ۶ ص ۱۰۴
- موسیٰ کی امت کے سروں پر کوہ طور کو بلند کیا گیا۔ ج ۶ ص ۱۱۱، ج ۱۱ ص ۱۱۲
- حضرت موسیٰ کی ایک عابدہ ملاقات جو لوہار تھا جس نے بادل کو حکم دیکر موسیٰ کو گھر پہنچایا۔ ج ۵ ص ۱۹۵
- خزانہ نراتی ص ۲ پر ہے کہ جو شخص حضرت موسیٰ کی نقالی کرتا تھا وہ عذاب خداوندی (غرقابی) سے بچ گیا پس ارشاد ہوا کہ وہ تیری نقل کرتے ہوئے تیری شبیہ بنتا تھا تو میں نے تیری شبیہ کا احترام کرتے ہوئے اس کو غرق ہونے سے بچالیا ہے۔
- حضرت موسیٰ و خضر کی ملاقات پرندہ کو دریا کے کنارے دیکھا امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا اگر وہاں میں ہوتا تو دونوں کو عاجز کر دیتا۔ ج ۵ ص ۱۲۳۔ اور صادق علیہ السلام نے فرمایا اگر میں ہوتا تو ثابت کرتا کہ میں ان دونوں سے اعلم ہوں۔ ج ۵ ص ۱۲۳۔ حضرت موسیٰ کے پاس اسم اعظم کے چار حوت تھے۔ ج ۵ ص ۱۲۸
- موسیٰ و خضر کا نقشہ۔ ج ۵ ص ۱۱۸ تا ۱۱۹
- حضرت موسیٰ کی ولادت۔ ج ۵ ص ۱۸۵ و دیگر واقعات تا ص ۱۱۱، ج ۵ ص ۱۱۱ تا ۱۱۲، ج ۵ ص ۱۱۲ تا ۱۱۳
- حضرت موسیٰ نے لذت کلام پر درگاہ میں ہرشی سے کنارہ کشی کر لی ج ۵ ص ۸۵ و ۸۶
- حضرت موسیٰ کا قد و با شکل گندمی اور بال گنڈم ہائے تھے۔ ج ۵ ص ۱۵۱
- حضرت موسیٰ کو لوم نے بہت تکلیفیں پہنچائیں۔ ج ۵ ص ۱۱۱
- حضرت موسیٰ کے ذکر و معاشب سے حضرت یونس کو تسلی دی گئی۔ ج ۵ ص ۱۱۱، ج ۵ ص ۱۱۲
- حضرت یونس کویم ایک دفعہ گھر سے دو عمر ایک میوہ دی سے کچھ چیزیں لوٹ کر رہا تھا۔ آپ نے غصہ سے فرمایا۔ اے

- فلاں! اگر آج موتی خود بھی موجود ہوتے اور تو مجھے چھوڑ کر اس کے پاس جاتا تو کافر ہو جاتا۔ ج ۱ ص ۲۳
- موت**۔ موت کے بعد رسومات۔ مقدمہ تفسیر ص ۴۔ سورہ فاتحہ کے فضائل میں ہے کہ یہ باعث شفا ہے بلکہ اگر اس کے پڑھنے سے مردہ زندہ ہو جائے تو تعجب نہ کیا جائے۔ ج ۱ ص ۱
- موت آنے کے بعد گائے کے حصّہ کو مارنے سے اس کو زندہ کرنا۔ ج ۱ ص ۱۲
- یہودیوں کو تنبیہ اگر سچے ہو تو موت کی تمنا کرو۔ ج ۱ ص ۲۵
- حضرت علیؑ نے فرمایا۔ موت میرے اُپر آئے یا میں موت پر جاؤں کوئی پردہ نہیں ہے۔ ج ۱ ص ۱۴
- شہادت کی موت زندگی ہے۔ ج ۱ ص ۱۹۔ موت و شہادت میں فرق۔ ج ۱ ص ۲۲
- اے بنی آدمؑ موت تیزی سے تیری طرف متوجہ ہے۔ ج ۱ ص ۲۱
- موت کے بعد زندگی حضرت عزیرؑ کا واقعہ ج ۱ ص ۱۴۔ کفر کے بعد ایمان بھی موت کے بعد زندگی ہے ج ۱ ص ۱۵، ج ۱ ص ۲۶۔ حضرت ابراہیمؑ کا چار پرندوں کو زندہ ہوتے دیکھنا۔ ج ۱ ص ۱۵
- حضرت عیسیٰؑ کا مردہ کو زندہ کرنا۔ ج ۱ ص ۲۲ و ج ۱ ص ۱۸۔ رسول اللہؐ کا مردوں کو زندہ کرنا۔ ج ۱ ص ۱۳
- اپنی موت مرنے والا جانور نجس اور حرام ہوتا ہے۔ ج ۱ ص ۲۲
- کافر پر موت کی تمنی۔ ج ۱ ص ۲۴ و ج ۱ ص ۱۵، ج ۱ ص ۲۴، دوبارہ زندگی۔ ج ۱ ص ۱۲ و ج ۱ ص ۲۶ و ج ۱ ص ۱۰
- ج ۱ ص ۲۵ و ج ۱ ص ۲۵
- کافر کی موت قیامت ہے ج ۱ ص ۲ و ج ۱ ص ۱۔ مسک موت و حیات۔ ج ۱ ص ۲۵ و ج ۱ ص ۲۴
- حضرت نوحؑ کی موت۔ ج ۱ ص ۲۴ و ج ۱ ص ۲۵۔ ذکر موت ج ۱ ص ۲۴ و ج ۱ ص ۲۵
- ہارونؑ کی موت۔ ج ۱ ص ۱۳۔ ہارونؑ کو موسیٰؑ نے پکارا تو اس نے قبر سے جواب دیکر موسیٰؑ کی برأت کا اعلان کیا۔ ج ۱ ص ۱۳
- بیج سے نبات اور لطفہ سے حیوان پیدا کرنا یہ بھی مردہ کو زندہ کرنا ہے۔ ج ۱ ص ۲۴ و ج ۱ ص ۲۵
- مرنے والے کے سرانے علیؑ آتے ہیں اور اس کو خوشخبری سناتے ہیں۔ ج ۱ ص ۱۴ و ج ۱ ص ۱۸
- مومن مرتا ہے تو شجرہ طیبہ سے ایک پتہ گر جاتا ہے۔ ج ۱ ص ۱۵
- مومن زندہ ہو کر قائم آل محمدؑ کی بیعت کریں گے۔ ج ۱ ص ۲۰ و ج ۱ ص ۲۴
- ملک الموتؑ سے پیغمبرؑ کی شب معراج ملاقات ج ۱ ص ۲۶ و ج ۱ ص ۱۴
- موت کے بعد مچلی کا آب حیات کے کنارے زندہ ہونا۔ ج ۱ ص ۱۰
- جس کو موت کا یقین ہے وہ ہنساکیں ہے ج ۱ ص ۱۸۔ موت کا منظر ج ۱ ص ۱۸

- بروز محشر موت کو ذبح کر دیا جائے گا۔ ج ۹ ص ۱۵۱ و ص ۱۵۴
- حضرت ایوب کی اولاد کو دوبارہ زندہ کیا گیا۔ ج ۹ ص ۲۴۴
- ملک الموت کی آمد ج ۱۵ ص ۱۴۵۔ موت کی تلخیاں۔ ج ۱ ص ۱۴۵ و ج ۵ ص ۲۲۶
- حضرت سلیمان کی موت ج ۱ ص ۲۳۶ تا ص ۲۳۹
- من مات علیٰ حجت ال محمد مات شہیداً۔ مقدمہ تفسیر ص ۲۲۲ و ص ۲۲۳
- موت عمومی نفع صور و قیامت صغریٰ۔ ج ۱ ص ۱۳۲ تا ص ۱۳۴ و ج ۱ ص ۱۶۹
- موت کے بعد زندگی پھر موت۔ ج ۱ ص ۱۴۲ و ص ۱۴۵ و ص ۱۸۵ و ج ۱ ص ۱۴۳
- وفات اور قونی ج ۲ ص ۲۴۳۔ حضرت عیسیٰ کے متعلق قادیانی کے مزعومہ کا رد ص ۲۴۲ و ص ۲۴۳
- موت اور وفات میں فرق۔ ج ۳ ص ۲۴۲ و ص ۲۴۵ و ج ۵ ص ۲۲۶
- مولاء من کنت مولاه فعلی مولاه۔ ج ۵ ص ۲۹ و ص ۱۴۱ ج ۹ ص ۱۵۱ و ص ۱۵۴ و ص ۲۵۹ و ج ۱ ص ۲۰۸ و ج ۳ ص ۱۵۵
- موقوفہ۔ ج ۱ ص ۱۶۱۔ قوم لوط مراد ہے یا اہل بصرہ مراد ہیں چنانچہ جنگ جمل کے بعد حضرت علی علیہ السلام نے ان کو اہل موقوفہ کہا ہے۔ ج ۱ ص ۱۶۲
- مواقیت قیامت۔ ج ۵ ص ۱۹۹ و ج ۳ ص ۳۹ و ج ۱ ص ۳۶ و ج ۱ ص ۱۸۵ و ج ۱ ص ۱۰۱
- مومن۔ مومن کے حقوق کی نگہداشت۔ ج ۲ ص ۴۳
- مومن موت سے نہیں ڈرتے بلکہ تمنا کرتے ہیں۔ ج ۲ ص ۱۴۵
- مومن حضرت قائم آل محمد کے ساتھ ہوں گے۔ ج ۲ ص ۱۹۵
- مومن کی مومن سے محبت کا ثواب۔ ج ۵ ص ۱۱۹۔ مومن شہید ہوتا ہے۔ ج ۱ ص ۲۲۰
- مومن کی آزمائش ہوتی ہے جہاں بھی ہو۔ ج ۵ ص ۲۴۵
- مومن کے علامات۔ ج ۱ ص ۱۶، ج ۱ ص ۱۱ و ص ۱۲ و ص ۱۳ و ج ۱ ص ۱۱۹
- مومن کا انجام۔ ج ۱ ص ۱۹ و ج ۱ ص ۱۵۹ و ج ۱ ص ۲۱۵ و ص ۲۲۳
- مومن وہ ہے جس کے دل میں خوف خدا اور امید بخشش برابر ہوں۔ ج ۱ ص ۱۴۵ و ج ۱ ص ۱۴۵
- سورہ مومن کے فضائل ج ۱ ص ۱۵۵۔ صفات مومنین ص ۵۲ ج ۱ ص ۱۹۴۔ سورہ مومن کے فضائل۔ ج ۱ ص ۱۴۵
- رسول کی بیویاں مومنوں کی مائیں ہیں۔ ج ۱ ص ۱۵۹
- مومن آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ ج ۱ ص ۱۶۱
- مومن آل فرعون۔ ج ۵ ص ۱۵۵۔ مومن آل فرعون قائم آل محمد کے ہمراہ ہوگا۔ ج ۱ ص ۱۵۵ و ج ۱ ص ۱۵۵

- مصریوں میں سے تین آدمی مومن ہوئے اسیہ مومن آل فرعون تیسری ایک مریم نامی عورت۔ ج ۱۹ ص ۱۹
- غالباً یہ عورت فرعون کی زوجہ کی مشاطہ تھی۔ ج ۱۹ ص ۱۹
- مومن آل فرعون کا نام حزقیل تھا۔ ج ۱۹ ص ۱۹
- مومن آل یسین کا نام حبیب بنجار تھا جو حضرت عیسیٰ کے نمائندوں کا مددگار تھا۔ ج ۱۹ ص ۱۹
- مومن آل فرعون اور مومن آل یسین شعیب آل محمد تھے۔ ج ۱۹ ص ۱۹
- مومن آل فرعون۔ فرعون کا چچا زاد تھا جو موسیٰ پر ایمان لایا تھا۔ ج ۱۹ ص ۱۹۔ یہ شخص حکومت فرعون میں وزیر خزانہ تھا اور اسی نے حضرت موسیٰ کو اطلاع دی تھی کہ یہ لوگ تجھے قتل کرنے کے درپے ہیں لہذا یہاں سے بھاگ جاؤ۔ ج ۱۹ ص ۱۹
- حضور نے فرمایا صدیق تین ہیں حبیب بنجار مومن آل یسین حزقیل مومن آل فرعون اور تیسرے علی بن ابیطالب۔ ج ۱۹ ص ۱۹ و ج ۲۲ ص ۲۲
- جب فرعون کو حزقیل یعنی مومن آل فرعون کے ایمان کا پتہ چلا تو اس نے اس کی گرفتاری کے لئے وہ سپاہی بھیجے جب وہ وہاں پہنچے تو آپ نماز پڑھ رہے تھے اور جنگی درندے اس کی حفاظت کر رہے تھے پس وہ ناکام واپس پٹے اور حضرت حزقیل اتمام حجت کے بعد حضرت موسیٰ کی قوم میں اعلانیہ شامل ہو گیا۔ ج ۱۹ ص ۱۹
- سابقین چار ہیں۔ ہابیل مومن آل فرعون۔ مومن آل یسین اور علی۔ ج ۱۹ ص ۱۹ و ج ۲۲ ص ۲۲
- مومن کا غیر مومن سے رشتہ ناجائز ہے۔ ج ۱۹ ص ۱۹
- مومن کی غیر مومن سے دوستی ناجائز ہے۔ ج ۱۹ ص ۱۹
- مہر نکاح۔ ج ۱۹ ص ۱۹۔ مہر نبوت پر علی کا قدم۔ ج ۱۹ ص ۱۹ و ج ۲۲ ص ۲۲
- مہمان نوازی۔ (کھانا کھانا) جنت کے دوسرے دروازہ پر موقوف ہے کہ جو قیامت کی بھوک سے بچنا چاہے۔ وہ بھوکے کو کھانا کھلائے۔ ج ۱۹ ص ۱۹
- عید غدیر کے دن مومنوں کو کھانا کھانا بہت ثواب ہے۔ ج ۱۹ ص ۱۹
- مستحب روزہ بھی کھولا جاسکتا ہے اگر مومن کھانے پر مدعو کرے۔ ج ۱۹ ص ۱۹ و ج ۲۲ ص ۲۲
- مومن کی علامت ہے مکینوں کو کھانا کھانا۔ ج ۱۹ ص ۱۹ و ج ۲۲ ص ۲۲
- عقلمندوں کی علامتوں میں سے ہے مہمان نوازی (کھانا کھانا) ج ۱۹ ص ۱۹ و ج ۲۲ ص ۲۲
- حضرت یعقوب کے دروازہ سے سائل غالی واپس گیا تو وہی ہوئی کہ امتحان کے لئے تیار ہو جاؤ اور اسی رات



یوسف نے بھی خواب دیکھا اس کے بعد ہر روز روٹی کھانے والوں کو صبح و شام دعوت دیا کرتے تھے کہ جس نے کھانا کھانا ہو یعقوب کے دسترخوان پر کھائے۔ ج ۱۲ ص ۵۴

○ جو مومنوں کو کھانا کھلائے اللہ اس کو تین جنتوں سے کھانا کھلائے گا۔ ج ۱۳ ص ۱۳

○ اہل الطغیہ نے حضرت موسیٰؑ و خضر کو کھانا نہ کھلایا۔ ج ۱۵ ص ۱۱

○ مل کہ کھانا بہتر ہے تنہا کھانے سے۔ ج ۱۵ ص ۱۵

○ حضرت شعیبؑ کا حضرت موسیٰؑ کو کھانے کی دعوت دینا۔ ج ۱۵ ص ۱۵

○ حضرت ابراہیمؑ کی مہمان نوازی۔ ج ۱۵ ص ۱۵

○ آل محمدؐ کا مسکین، یتیم و اسیر کو کھانا کھلانا اور سورہ دھر۔ ج ۱۵ ص ۱۵

○ مؤذن۔ مؤذن اذان دے گا کہ ظالموں پر خدا کی لعنت اور وہ مؤذن علی ہوگا۔ ج ۱۵ ص ۱۵

○ مواخات۔ حضورؐ نے مہاجرین و انصار کے درمیان صغیرہ مواخات جاری کیا تو عسلی کو اپنا بھائی قرار دیا اور فرمایا

أَنْتَ بِنْتِي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى۔ ج ۱۵ ص ۱۵

○ باہمی مواخات یعنی بھائی چارہ میں اگر محبت و پیار کے اعتبار سے تمام ایک دوسرے کے بھائی بھائی ہیں۔

لیکن یہ مواخات وراثت کو ثابت نہیں کرتی کیونکہ وراثت وہ بھائی ہوتا ہے جو رحم کے اعتبار سے

بھائی ہو۔ ج ۱۵ ص ۱۵

○ پیغمبرؐ نے صحابہ میں بھائی چارہ قائم کیا اور صغیرہ مواخات جاری فرمایا۔ مثلاً ابوبکر و عمر اور عثمان و عبدالرحمن ایک

دوسرے کے بھائی بن گئے تو حضرت علیؑ کو اپنا بھائی قرار دیا۔ ج ۱۵ ص ۱۵

○ مینڈک۔ فرعونؑ پر مینڈک کا عذاب۔ ج ۱۵ ص ۱۵ مشرکین کہہ پر مینڈکوں کا عذاب۔ ج ۱۵ ص ۱۵

○ مردی ہے کہ جب ابراہیمؑ آگ میں تھے تو چھپکی اس کو ہوا دے رہی تھی اور مینڈک اس پر پانی ڈال کر

اس کو ٹھنڈا کرنے میں مصروف تھا۔ ج ۱۵ ص ۱۵

○ میزان۔ بروز قیامت اعمال انسانی کے لئے میزان کا ہونا۔ ج ۱۵ ص ۱۵

○ تفسیر اہل بیت میں ہے کہ میزان سے مراد اپنے زمانہ کے نبی یا امام کی اطاعت ہے۔ ج ۱۵ ص ۱۵

○ ولایت علیؑ میزان ہے کہ حکم ہوگا۔ قِفْوَهُمْ اِنَّهُمْ مَسْئُوْنُوْنَ اِنْ كُنْتُمْ تَرْضَوْنَ ان سے پوچھنا ہے اور ولایت

علیؑ کا سوال ہوگا۔ ج ۱۵ ص ۱۵

○ جو شخص قیامت کے دن اپنے میزان کو بھارا دیکھنا چاہے اسے اختتام کلام پر مَسْخُوْنَ رَحْمَتِ الْخ

پڑھنا چاہیے۔ ج ۱۵ ص ۱۵۔ میزان کی وضاحت۔ ج ۱۵ ص ۱۵

- امت محمدیہ کے لئے بروز عشر میزان علی ہوگا۔ ج ۱۲ ص ۲۰۲ د ج ۱ ص ۱۶۹ و ص ۲۲۶
- جس کا میزان بھارا جنتی اور جس کا میزان ہلکا وہ جہنمی ہوگا۔ ج ۱۴ ص ۲۵۶
- میوہ حیات کا بیان۔ ج ۱ ص ۱۸
- میثاق۔ وہ میثاق جو بنی اسرائیل سے لیا گیا۔ ج ۱ ص ۱۳ د ج ۵ ص ۱۴ و ص ۱۵ د ج ۶ ص ۶
- میثاق انبیاء۔ ج ۳ ص ۲۶۹ و ص ۲۷۰ د ج ۱ ص ۱۶۱
- عہد روز میثاق کی حقیقت کہ تمام ارواح سے کس طرح عہد لیا گیا۔ ج ۱ ص ۱۱۳
- حضرت پیغمبرؐ نے فرمایا کہ روز ازل سے خدا نے اپنی ربوبیت اور میری رسالت اور علیؑ کی ولایت کا اقرار لیا تھا۔ ج ۱ ص ۲۰۸ و ص ۲۰۹
- میمونہ۔ بنت حارث سے حضورؐ کا نکاح یہ عباس بن عبدالمطلب کی سالی تھی۔ ج ۱ ص ۹
- میقات۔ جس مقام سے احرام باندھ کر حاجی جاتے ہیں۔ اس کو میقات کہا جاتا ہے اور میقات کی چھ ہیں
- جس کی تفصیل تفسیر میں موجود ہے۔ ج ۱ ص ۱۵
- وقت اور میقات میں فرق اور میقات موسیٰؑ۔ ج ۱ ص ۸۴ و ص ۸۵ و ص ۹



- ضرورت نبی۔ ج ۳ ص ۱۲۷ و ص ۱۲۸ و مقدمہ تفسیر ص ۱۸۶ د ج ۱ ص ۱۴۴
- ختم نبوت۔ مقدمہ تفسیر ص ۹
- عصمت انبیاء۔ مقدمہ تفسیر ص ۱۹۲ ج ۱ ص ۲۴ د ج ۲ ص ۹۸
- مقام نبوت۔ ج ۱ ص ۲۴ و ص ۲۵ د ج ۱ ص ۱۶۵ د ج ۶ ص ۶۲
- حضرت یوسفؑ کی نسل سے نبوت کو ختم کر دیا گیا۔ ج ۱ ص ۸۴
- نبی کی اولویت۔ ج ۱ ص ۱۵ د ج ۱ ص ۲۴
- تعداد انبیاء ایک لاکھ چوبیس ہزار۔ ج ۳ ص ۱۳۲ د ج ۱ ص ۲۴۵ د ج ۱ ص ۱۶۵
- انبیاء ثلاثہ سے افضل ہیں۔ ج ۱ ص ۲۱۔ بناء عظیم ج ۱ ص ۱۶ د ج ۱ ص ۱۶۱
- مراتب انبیاء میں فرق بتقدیم تفسیر ص ۲۳ د ج ۱ ص ۳۲ د ج ۱ ص ۸۸ د ج ۱ ص ۸۹ د ج ۱ ص ۲۰۲

○ نبی اور رسول میں فرق - ج ۳ ص ۲۳۸ و ج ۹ ص ۱۵۵ و ج ۱ ص ۱۲۷

○ ناخن - ناخن اور زیر ناف بال صاف کرنا سنت الہیہ ہے - ج ۲ ص ۱۷۱ و ج ۵ ص ۲۷۱

○ نماز جمعہ کو جاتے ہوئے بال اتروانا اور ناخن کترنا مستحب ہے - ج ۱ ص ۲۷

○ ناکٹین - مارتین و قاسطین - ج ۲ ص ۲۷۱ - ناپ تول میں کمی سے منع - ج ۱ ص ۱۸۸

○ نادر علی - ج ۴ ص ۱۷۱ - ناقہ صالح - ج ۶ ص ۱۷۱ تا ص ۵۲

○ نجاشی - نجاشی بادشاہ حبشہ اپنے ملک میں فوت ہوا اس کا اصل نام عطیہ تھا اور حضرت پیغمبر نے مدینہ میں اس

کی نماز جنازہ پڑھی - ج ۱ ص ۱۷۱ - نجاشی کے پاس مسلمانوں کا ہجرت کمرے جانا اور اس وفد کا سربراہ جعفر طیار

تھا چنانچہ مفصل گفتگو کے بعد بادشاہ کی سپردیاں مسلمانوں نے حاصل کر لیں اور کفار کو ناکامی کا سامنا کرنا پڑا -

ج ۵ ص ۱۷۱ تا ص ۱۵۸ و ص ۱۶۱

○ نجاست مشرکین - ج ۳ ص ۳۷۱ - نجاست ج ۳ ص ۳۸۸

○ نجس اور طہام میں فرق ج ۵ ص ۲۳

○ نجاست کے رفع اور دفع میں فرق ج ۱ ص ۲۷

○ نجف اشرف - نجف اشرف میں حضرت علی کے روضہ میں آدم دلور مدفون ہیں - ج ۵ ص ۴۷

○ نجف اسی جگہ کا نام ہے جہاں حضرت موسیٰ کو شرف کلام نصیب ہوا - ج ۱ ص ۶۳

○ نجم - حضرت ابراہیم علیہ السلام کا استدلال چلویستارہ خدا ہی جب ڈوبا تو فرمایا یہ خدا کی شان نہیں پھر چاند

پرستوں سے خطاب کیا اور آخر میں سورج پرستوں پر اتمام حجت کر کے فرمایا میں شرک سے بری ہوں ج ۵ ص ۲۳

○ اس اللہ نے چاند، سورج، چاند ستارے تمہارے لئے مسخر کئے - ج ۲ ص ۲۷

○ نجم تمہارے لئے باعث ہدایت ہیں اس سے مراد آل محمد ہیں - ج ۱ ص ۲۷

○ حضرت خضر کے والد علم نجوم کے ماہر تھے - ج ۱ ص ۱۷۱

○ نجومیوں کی باتوں پر ایمان لانا فضا کی تاریکی کا باعث ہے - ج ۱ ص ۱۷۱

○ حضرت ابراہیم کے زمانہ میں علم نجوم کا پھر چا تھا - ج ۱ ص ۵۳

○ فرعون کو نجومیوں نے خبر دی تھی کہ بنی اسرائیل میں پیدا ہونے والا بچہ تیری سلطنت کے زوال کا باعث

بنے گا - ج ۱ ص ۱۷۱

○ سورہ نجم کے فضائل - ج ۱ ص ۱۷۱، نجم کی قسم ص ۱۷۵

○ نجم و شجر اللہ کا سجدہ کرتے ہیں - ج ۱ ص ۱۷۱

○ موانع نجوم کی قسم قرآن کریم کو مطہر دن ہی مَس کر سکتے ہیں۔ ج ۱۳ ص ۲۰۲

نجومی۔ سرگوشی، بری قسم کی سرگوشی سے منع ہے۔ ج ۱۳ ص ۲۳۶

○ آیت نجومی جس پر حضرت علیؑ نے ہی عمل کیا۔ سورہ مجادلہ۔ ج ۱۳ ص ۲۳۸

ناجی فرقہ۔ امت محمدیہ کے تہتر فرقوں میں سے ناجی ایک فرقہ ہے ج ۱ ص ۱۶، ج ۲ ص ۲۶، ج ۳ ص ۱۴، ج ۴ ص ۱۸، ج ۵ ص ۱۸

ج ۱۳ ص ۲۴۲۔ ناجی وہی ہوں گے جو اُن محمد کا دامن تمام لیں گے تفصیل ملاحظہ ج ۵ ص ۱۸، ج ۶ ص ۱۸، ج ۷ ص ۱۸

○ نجران کے نصاریٰ سے بحث پھر مباہلہ۔ ج ۱۳ ص ۲۴۴

نحر کرنا۔ اونٹ کے لئے ہے۔ ج ۲ ص ۲۲، ج ۳ ص ۲۴

نذر۔ ج ۲ ص ۲۱۹، ج ۳ ص ۱۴

نسخ۔ قرآن کے تمام ناسخ و منسوخ کا علم علیؑ کے پاس ہے۔ مقدمہ ص ۱، ج ۱ ص ۱۲۸

○ ناسخ و منسوخ کا تفصیلی جائزہ مقدمہ تفسیر ۱۳۳

○ مَا نَسَخَ مِنْ آيَةٍ كِي تَفْسِيرٍ جلد ۲ ص ۱۵۳، ج ۳ ص ۲۱۲، ج ۴ ص ۲۳۶، ج ۵ ص ۲۴۵، ج ۶ ص ۲۴۵

○ انجیل منسوخ ہو چکی ہے۔ ج ۵ ص ۱۱۵۔ انفال منسوخ نہیں ہیں۔ ج ۱ ص ۱۵۶

○ پہلے جب صیغہ نفوت جاری ہوا تو ایک کے مرنے کے بعد دوسرا اس کا وارث ہوتا تھا لیکن آیت اولوالعالم

نے اس وارث کے حکم کو منسوخ کر دیا۔ ج ۱ ص ۱۶۱

○ کیا دقت عمل سے پہلے حکم کا نسخ جائز ہے یا نہیں۔ ج ۱ ص ۶۷

نسائنا۔ آیت مباہلہ کی تفسیر ج ۳ ص ۲۵۵ تا ۲۵۵

نسلی تفاخر۔ اَجْعَلْنٰمْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ ج ۲ ص ۲۰۲، ج ۳ ص ۱۵۵

نسیان۔ نسیان کی نفی۔ ج ۱ ص ۱۵۳، ج ۲ ص ۲۲۸۔ امت محمدیہ سے نسیان معاف ج ۲ ص ۱۸۴

○ جب انشاء اللہ کہنا بھول جائے تو جب بھی یاد آئے کہہ لینا چاہیے۔ ج ۱ ص ۹۳، ج ۲ ص ۱۸۴ اور یوشع کو بھول بھول گئی۔

ج ۱ ص ۱۰۸۔ سورہ حشر کو دھوکہ پینے سے نسیان کم ہوتا ہے۔ ج ۱ ص ۲۴۶

نصاری۔ لفظی فصاحت ج ۱ ص ۱۲۲۔ نصاریٰ کے تین گروہ۔ ج ۵ ص ۱۸، ج ۶ ص ۱۸

○ نصاریٰ و صائبین و یہود کے ایمان لانے کی وضاحت ج ۲ ص ۱۱۸، ج ۳ ص ۱۴۴

○ نصرائی بادشاہ حبشہ عطیہ المعروف نجاشی کی طرف مسلمانوں کی ہجرت ج ۵ ص ۱۵۴

○ شاہ روم نصرائی کی معادیہ و حضرت علیؑ کے درمیان مصالحتی کوشش۔ ج ۱ ص ۲۰۲

نظفہ و منی۔ نظفہ و منی سے پیدا ہونے والا بچہ کبھی ماں کے اور کبھی باپ کے مشابہ ہوتا اس کی وجہ کیا ہے یہودی

○ نہی کی نجات۔ ج ۲۳ ص ۶۵ و ج ۲۵ ص ۱۲ و ج ۱۵ ص ۱۴

○ نطفہ سے انسان - ج ۳۶ ص ۴، ص ۱۴۸، ص ۱۹۸، ج ۴ ص ۲۲۵، ج ۵ ص ۵۵، ج ۱۳ ص ۱۳۶، ج ۱۴ ص ۲۰۴

○ شکم مادر میں لطفہ پیر بردج کے اثرات کا ترتیب - ج ۱ ص ۱۲۱

نظر بد - ۶۸ ص ۱۶۵ دج ۱۲ ص ۱۳ دج ۱۴ ص ۹

نعمات خداوندی - حج ص ۱۹۹ و ص ۲۰۲ و ص ۲۲۳ و ص ۲۴۵ و ص ۲۶۷ و ص ۲۸۲ و ص ۳۰۴ و ص ۳۲۶ و ص ۳۴۸ و ص ۳۷۰ و ص ۳۹۲ و ص ۴۱۴ و ص ۴۳۶ و ص ۴۵۸ و ص ۴۸۰ و ص ۵۰۲ و ص ۵۲۴ و ص ۵۴۶ و ص ۵۶۸ و ص ۵۹۰ و ص ۶۱۲ و ص ۶۳۴ و ص ۶۵۶ و ص ۶۷۸ و ص ۷۰۰ و ص ۷۲۲ و ص ۷۴۴ و ص ۷۶۶ و ص ۷۸۸ و ص ۸۱۰ و ص ۸۳۲ و ص ۸۵۴ و ص ۸۷۶ و ص ۸۹۸ و ص ۹۲۰ و ص ۹۴۲ و ص ۹۶۴ و ص ۹۸۶ و ص ۱۰۰۸ و ص ۱۰۳۰ و ص ۱۰۵۲ و ص ۱۰۷۴ و ص ۱۰۹۶ و ص ۱۱۱۸ و ص ۱۱۴۰ و ص ۱۱۶۲ و ص ۱۱۸۴ و ص ۱۲۰۶ و ص ۱۲۲۸ و ص ۱۲۵۰ و ص ۱۲۷۲ و ص ۱۲۹۴ و ص ۱۳۱۶ و ص ۱۳۳۸ و ص ۱۳۶۰ و ص ۱۳۸۲ و ص ۱۴۰۴ و ص ۱۴۲۶ و ص ۱۴۴۸ و ص ۱۴۷۰ و ص ۱۴۹۲ و ص ۱۵۱۴ و ص ۱۵۳۶ و ص ۱۵۵۸ و ص ۱۵۸۰ و ص ۱۶۰۲ و ص ۱۶۲۴ و ص ۱۶۴۶ و ص ۱۶۶۸ و ص ۱۶۹۰ و ص ۱۷۱۲ و ص ۱۷۳۴ و ص ۱۷۵۶ و ص ۱۷۷۸ و ص ۱۸۰۰ و ص ۱۸۲۲ و ص ۱۸۴۴ و ص ۱۸۶۶ و ص ۱۸۸۸ و ص ۱۹۱۰ و ص ۱۹۳۲ و ص ۱۹۵۴ و ص ۱۹۷۶ و ص ۱۹۹۸ و ص ۲۰۲۰ و ص ۲۰۴۲ و ص ۲۰۶۴ و ص ۲۰۸۶ و ص ۲۱۰۸ و ص ۲۱۳۰ و ص ۲۱۵۲ و ص ۲۱۷۴ و ص ۲۱۹۶ و ص ۲۲۱۸ و ص ۲۲۴۰ و ص ۲۲۶۲ و ص ۲۲۸۴ و ص ۲۳۰۶ و ص ۲۳۲۸ و ص ۲۳۵۰ و ص ۲۳۷۲ و ص ۲۳۹۴ و ص ۲۴۱۶ و ص ۲۴۳۸ و ص ۲۴۶۰ و ص ۲۴۸۲ و ص ۲۵۰۴ و ص ۲۵۲۶ و ص ۲۵۴۸ و ص ۲۵۷۰ و ص ۲۵۹۲ و ص ۲۶۱۴ و ص ۲۶۳۶ و ص ۲۶۵۸ و ص ۲۶۸۰ و ص ۲۷۰۲ و ص ۲۷۲۴ و ص ۲۷۴۶ و ص ۲۷۶۸ و ص ۲۷۹۰ و ص ۲۸۱۲ و ص ۲۸۳۴ و ص ۲۸۵۶ و ص ۲۸۷۸ و ص ۲۹۰۰ و ص ۲۹۲۲ و ص ۲۹۴۴ و ص ۲۹۶۶ و ص ۲۹۸۸ و ص ۳۰۱۰ و ص ۳۰۳۲ و ص ۳۰۵۴ و ص ۳۰۷۶ و ص ۳۰۹۸ و ص ۳۱۲۰ و ص ۳۱۴۲ و ص ۳۱۶۴ و ص ۳۱۸۶ و ص ۳۲۰۸ و ص ۳۲۳۰ و ص ۳۲۵۲ و ص ۳۲۷۴ و ص ۳۲۹۶ و ص ۳۳۱۸ و ص ۳۳۴۰ و ص ۳۳۶۲ و ص ۳۳۸۴ و ص ۳۴۰۶ و ص ۳۴۲۸ و ص ۳۴۵۰ و ص ۳۴۷۲ و ص ۳۴۹۴ و ص ۳۵۱۶ و ص ۳۵۳۸ و ص ۳۵۶۰ و ص ۳۵۸۲ و ص ۳۶۰۴ و ص ۳۶۲۶ و ص ۳۶۴۸ و ص ۳۶۷۰ و ص ۳۶۹۲ و ص ۳۷۱۴ و ص ۳۷۳۶ و ص ۳۷۵۸ و ص ۳۷۸۰ و ص ۳۸۰۲ و ص ۳۸۲۴ و ص ۳۸۴۶ و ص ۳۸۶۸ و ص ۳۸۹۰ و ص ۳۹۱۲ و ص ۳۹۳۴ و ص ۳۹۵۶ و ص ۳۹۷۸ و ص ۴۰۰۰ و ص ۴۰۲۲ و ص ۴۰۴۴ و ص ۴۰۶۶ و ص ۴۰۸۸ و ص ۴۱۱۰ و ص ۴۱۳۲ و ص ۴۱۵۴ و ص ۴۱۷۶ و ص ۴۱۹۸ و ص ۴۲۲۰ و ص ۴۲۴۲ و ص ۴۲۶۴ و ص ۴۲۸۶ و ص ۴۳۰۸ و ص ۴۳۳۰ و ص ۴۳۵۲ و ص ۴۳۷۴ و ص ۴۳۹۶ و ص ۴۴۱۸ و ص ۴۴۴۰ و ص ۴۴۶۲ و ص ۴۴۸۴ و ص ۴۵۰۶ و ص ۴۵۲۸ و ص ۴۵۵۰ و ص ۴۵۷۲ و ص ۴۵۹۴ و ص ۴۶۱۶ و ص ۴۶۳۸ و ص ۴۶۶۰ و ص ۴۶۸۲ و ص ۴۷۰۴ و ص ۴۷۲۶ و ص ۴۷۴۸ و ص ۴۷۷۰ و ص ۴۷۹۲ و ص ۴۸۱۴ و ص ۴۸۳۶ و ص ۴۸۵۸ و ص ۴۸۸۰ و ص ۴۹۰۲ و ص ۴۹۲۴ و ص ۴۹۴۶ و ص ۴۹۶۸ و ص ۴۹۹۰ و ص ۵۰۱۲ و ص ۵۰۳۴ و ص ۵۰۵۶ و ص ۵۰۷۸ و ص ۵۱۰۰ و ص ۵۱۲۲ و ص ۵۱۴۴ و ص ۵۱۶۶ و ص ۵۱۸۸ و ص ۵۲۱۰ و ص ۵۲۳۲ و ص ۵۲۵۴ و ص ۵۲۷۶ و ص ۵۲۹۸ و ص ۵۳۲۰ و ص ۵۳۴۲ و ص ۵۳۶۴ و ص ۵۳۸۶ و ص ۵۴۰۸ و ص ۵۴۳۰ و ص ۵۴۵۲ و ص ۵۴۷۴ و ص ۵۴۹۶ و ص ۵۵۱۸ و ص ۵۵۴۰ و ص ۵۵۶۲ و ص ۵۵۸۴ و ص ۵۶۰۶ و ص ۵۶۲۸ و ص ۵۶۵۰ و ص ۵۶۷۲ و ص ۵۶۹۴ و ص ۵۷۱۶ و ص ۵۷۳۸ و ص ۵۷۶۰ و ص ۵۷۸۲ و ص ۵۸۰۴ و ص ۵۸۲۶ و ص ۵۸۴۸ و ص ۵۸۷۰ و ص ۵۸۹۲ و ص ۵۹۱۴ و ص ۵۹۳۶ و ص ۵۹۵۸ و ص ۵۹۸۰ و ص ۶۰۰۲ و ص ۶۰۲۴ و ص ۶۰۴۶ و ص ۶۰۶۸ و ص ۶۰۹۰ و ص ۶۱۱۲ و ص ۶۱۳۴ و ص ۶۱۵۶ و ص ۶۱۷۸ و ص ۶۲۰۰ و ص ۶۲۲۲ و ص ۶۲۴۴ و ص ۶۲۶۶ و ص ۶۲۸۸ و ص ۶۳۱۰ و ص ۶۳۳۲ و ص ۶۳۵۴ و ص ۶۳۷۶ و ص ۶۳۹۸ و ص ۶۴۲۰ و ص ۶۴۴۲ و ص ۶۴۶۴ و ص ۶۴۸۶ و ص ۶۵۰۸ و ص ۶۵۳۰ و ص ۶۵۵۲ و ص ۶۵۷۴ و ص ۶۵۹۶ و ص ۶۶۱۸ و ص ۶۶۴۰ و ص ۶۶۶۲ و ص ۶۶۸۴ و ص ۶۷۰۶ و ص ۶۷۲۸ و ص ۶۷۵۰ و ص ۶۷۷۲ و ص ۶۷۹۴ و ص ۶۸۱۶ و ص ۶۸۳۸ و ص ۶۸۶۰ و ص ۶۸۸۲ و ص ۶۹۰۴ و ص ۶۹۲۶ و ص ۶۹۴۸ و ص ۶۹۷۰ و ص ۶۹۹۲ و ص ۷۰۱۴ و ص ۷۰۳۶ و ص ۷۰۵۸ و ص ۷۰۸۰ و ص ۷۱۰۲ و ص ۷۱۲۴ و ص ۷۱۴۶ و ص ۷۱۶۸ و ص ۷۱۹۰ و ص ۷۲۱۲ و ص ۷۲۳۴ و ص ۷۲۵۶ و ص ۷۲۷۸ و ص ۷۳۰۰ و ص ۷۳۲۲ و ص ۷۳۴۴ و ص ۷۳۶۶ و ص ۷۳۸۸ و ص ۷۴۱۰ و ص ۷۴۳۲ و ص ۷۴۵۴ و ص ۷۴۷۶ و ص ۷۴۹۸ و ص ۷۵۲۰ و ص ۷۵۴۲ و ص ۷۵۶۴ و ص ۷۵۸۶ و ص ۷۶۰۸ و ص ۷۶۳۰ و ص ۷۶۵۲ و ص ۷۶۷۴ و ص ۷۶۹۶ و ص ۷۷۱۸ و ص ۷۷۴۰ و ص ۷۷۶۲ و ص ۷۷۸۴ و ص ۷۸۰۶ و ص ۷۸۲۸ و ص ۷۸۵۰ و ص ۷۸۷۲ و ص ۷۸۹۴ و ص ۷۹۱۶ و ص ۷۹۳۸ و ص ۷۹۶۰ و ص ۷۹۸۲ و ص ۸۰۰۴ و ص ۸۰۲۶ و ص ۸۰۴۸ و ص ۸۰۷۰ و ص ۸۰۹۲ و ص ۸۱۱۴ و ص ۸۱۳۶ و ص ۸۱۵۸ و ص ۸۱۸۰ و ص ۸۲۰۲ و ص ۸۲۲۴ و ص ۸۲۴۶ و ص ۸۲۶۸ و ص ۸۲۹۰ و ص ۸۳۱۲ و ص ۸۳۳۴ و ص ۸۳۵۶ و ص ۸۳۷۸ و ص ۸۴۰۰ و ص ۸۴۲۲ و ص ۸۴۴۴ و ص ۸۴۶۶ و ص ۸

رج ۱۱ ص ۱۳۸ و رج ۱۲ ص ۱۳۹

نفس لوازمہ - ج ۱۲ ص ۱۳۸

نسخ صور ج ۲۳۱ و ج ۱۸۳ و ج ۱۴۸ و ج ۲۶۵ و ج ۲۵۱ و ج ۲۵۰

○ نفعِ صورت تک حضرت خضرؑ کو موت نہیں آئے گی۔ - ج ۱ ص ۱۲۴

○ نفع اول اور نفع ثانی میں چالیس برس کا فاصلہ ہوگا۔ چھٹا۔ پچاس برس کا فاصلہ ہوگا۔ سب سے

○ فزع اکبر سے مراد نفخ صدر ہے۔ ج ۱ ص ۲۵

○ قیامت صغریٰ اسی کو کہتے ہیں۔ ۱۲۴ تا ۱۳۹

نقدی کا فلسفہ - ج ۳ ۱۴۵ء و ج ۳ ۱۴۶ء

نکاح - حج ۱۵۰ تا ۱۵۱ و ۱۵۲ و ۱۵۳

○ مشرک عورتوں سے نکاح کی ممانعت - ج ۵ ص ۵۲

○ امام محمد تقی علیہ السلام کے کاموں کی لڑکی ام الفضل سے نکاح کے سلسلہ میں بنی عباس کی سازشیں اور پھر یحییٰ بن

اکٹم سے مہرے دربار میں مناظرہ - ج ۵ ص ۱۶۹

○ ایک عورت کا ایک مرد پر ۲۴ گھنٹے کے اندر چار دفعہ حرام ہونا اور چار دفعہ حلال ہونا۔ حج ۵ ص ۱۶

○ ایک سے زیادہ نکاح کرنے کا جواز حج ۲ منہ ۱۱ تا ۱۲

○ عورت مرد پر تین طریقوں سے حلال ہے (۱) نکاح بامیراث (۲) نکاح بلامیراث (متمم) (۳) ملکیت

یعنی مشکوٰۃ ممتنعہ اور کنیز مردیہ حلال ہیں تفصیلی مسائل کتب فقہیہ میں موجود ہے۔ ج ۵۱۔ جس شوہر دار

عورت سے کوئی مرد زنا کرے وہ عورت ہمیشہ کے لئے اس مرد پر حرام ہو جاتی ہے۔ - بخاری ص ۱۱۷

زمین بہت جلد سے حضرت پیغمبر کا نکاح ہو گیا تھا۔



نیکینہ۔ وہ انگوٹھی جو حضرت علیؑ نے رکوع میں دی تھی اس کا نیکینہ یا قوت سرخ کا تھا۔ رج ۱۳ ص ۱۳

نماز۔ نماز مومن کے لئے معراج ہے۔ ج ۲ ص ۲۲ ج ۱ ص ۱۱ ج ۲ ص ۲۲

○ نماز متقی لوگوں کی علامت ہے۔ رج ۱ ص ۱۱ ج ۲ ص ۲۲ ج ۱ ص ۱۱ ج ۲ ص ۲۲ ج ۱ ص ۱۱ ج ۲ ص ۲۲

○ تارک نماز کو اللہ نے مشرک کہا ہے۔ ج ۲ ص ۲۲ ج ۱ ص ۱۱ ج ۲ ص ۲۲ ج ۱ ص ۱۱ ج ۲ ص ۲۲

○ نماز کا حکم۔ ج ۱ ص ۱۱ ج ۲ ص ۲۲ ج ۱ ص ۱۱ ج ۲ ص ۲۲ ج ۱ ص ۱۱ ج ۲ ص ۲۲

ج ۱ ص ۱۱

نماز وسطی۔ رج ۳ ص ۳۳ ج ۲ ص ۲۲

○ وہ غازی جس نے نماز کی ایک رکعت بھی نہیں پڑھی لیکن سیدھا جنت میں گیا۔ ج ۲ ص ۲۲

○ باطمینان دو رکعت نماز بدلی کی رات بھر کی نماز سے افضل ہے۔ ج ۲ ص ۲۲

○ رابطہ کی تفسیر میں حضرت پیغمبرؐ نے فرمایا کہ افضل الاعمال تین ہیں (۱) وضو مکمل کرنا (۲) نماز باجماعت کی طرف

جانا (۳) نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا۔ ج ۲ ص ۲۲

نماز غفیلہ۔ مغرب و عشاء کے درمیان دو رکعت پہلی میں بعد از حمد و کذا التَّوْنِ اِذَا ذَهَبَ الْاِیَّہِ اور دوسری

رکعت میں بعد از حمد و عَشْدَہٗ مَقَاتِیْہِ الْغَیْبِ الْاِیَّہِ اس نماز کے بعد جو دعا مانگی جائے اللہ قبول فرمائے

گا (العادق) ج ۲ ص ۲۲

○ نماز کے لئے جاتے وقت عمدہ لباس پہن کر اور تیاری کر کے جانا چاہیے۔ ج ۲ ص ۲۲

○ نماز قبول تو باقی اعمال بھی قبول ورنہ باقی اعمال مردود ہوں گے۔ ج ۱ ص ۱۱

○ مسجد سہلہ میں نماز کا ثواب ج ۲ ص ۲۲ مسجد کوفہ میں نماز کا درجہ ج ۲ ص ۲۲ ج ۱ ص ۱۱

○ حدیث بساط اور صبح کی نماز ج ۲ ص ۲۲ مونی کو حکم نماز۔ ج ۲ ص ۲۲

○ حضرت علیؑ علیہ السلام کی عبادت نہ غلامانہ نہ تاجرانہ بلکہ عابدانہ تھی۔ ج ۲ ص ۲۲

○ نماز برائی اور بے حیائی سے روکتی ہے۔ ج ۲ ص ۲۲ نماز وتر ج ۲ ص ۲۲

○ حضرت ابراہیمؑ کی ملکوت سما کی سیر اور شیعہ کے علائم میں نماز کا دن رکعت ج ۲ ص ۲۲ ج ۱ ص ۱۱

○ فرشتوں کا موضوع بحث دو چیزیں ہیں (۱) کفارات (۲) درجات۔ کفارات تین ہیں۔ موسم سرما کا وضو،

جماعت کی طرف جانا اور اگلی نماز کا انتظار کرنا اور درجات بھی تین ہیں۔ سلام کہنا۔ روٹی دینا اور رات

کو عبادت خدا میں بسر کرنا۔ ج ۲ ص ۲۲ ج ۱ ص ۱۱

نماز جمعہ۔ ج ۲ ص ۲۲ تا ص ۲۲۔ طریقہ نماز شیعہ۔ ج ۲ ص ۲۲ تا ص ۲۲

- جہنمی کہیں گے ہم نماز نہ پڑھنے کی وجہ سے دوزخ میں ڈالے گئے۔ ج ۱ ص ۱۳۶
- نافلہ نماز کا ثواب ج ۱ ص ۱۴۴۔ نماز خوف کا بیان ج ۱ ص ۱۴۵۔ ج ۱ ص ۱۴۶
- نماز باجماعت - ج ۱ ص ۱۴۷ و ج ۱ ص ۱۴۸۔ نماز باجماعت میں قرأت ج ۱ ص ۱۴۹۔ نماز باجماعت نہ پڑھنے والوں سے بائیکاٹ کا حکم - ج ۱ ص ۱۵۰۔ جس مسجد میں نماز پڑھی جائے بہرہ روز محشر شکوہ کرے گی۔ ج ۱ ص ۱۵۱
- حضرت یوسفؑ کے بھائیوں نے یوسفؑ کو کنوئیں میں ڈال کر نماز باجماعت ادا کر کے اللہ سے دعا مانگی کہ اے پروردگار! ہمارا راز فاش نہ کرنا۔ ج ۱ ص ۱۵۱ نماز باجماعت مردوں کے لئے اگلی صف میں کھڑا ہونا زیادتی
- ثواب کا موجب ہے اور عورتوں کے لئے پچھلی صف میں کھڑا ہونا بہتر ہے ج ۱ ص ۱۵۱۔ حضرت پیغمبرؐ نے شب معراج البیت المعمور پر نماز انبیاء کو پڑھائی تو یہ آیت اتری فَسْئَلُ الَّذِينَ يُقْرُونَ الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكَ - سورہ یونس آیت ۹۴۔ پس حضورؐ نے سوال کیا تو سب نے جواب دیا کہ ہم اللہ کی الوہیت تیری نبوت اور علیؑ کی امیر المؤمنین ہونے کی شہادت دیتے ہیں۔ ج ۱ ص ۱۵۲۔ نماز باجماعت کا ثواب ج ۱ ص ۱۵۳
- نمرد کا ذکر - حضرت ابراہیمؑ کا نمرد کے بھروسے دربار میں موضوع توحید پر مناظرہ ج ۱ ص ۱۵۴ تا ۱۵۵
- آذر نمرد کا مختار عام اور وزیر مملکت تھا اور علم نجوم میں کافی مہارت رکھتا تھا۔ ج ۱ ص ۱۵۵
- نمرد بن کنعان - ج ۱ ص ۱۵۶۔ آتش نمردی سے ابراہیمؑ کا نجات پانا یوم غدیر تھا۔ ج ۱ ص ۱۵۷
- نمرد و بخت وہ کافر ہیں جو پوری دنیا کے فرمانروا تھے۔ ج ۱ ص ۱۵۸
- نمرد کے حکم قتل کے ڈر سے حضرت ابراہیمؑ کی تربیت مخفی ہوتی رہی۔ ج ۱ ص ۱۵۹ و ج ۱ ص ۱۶۰ و ۱۶۱
- ابراہیمؑ پر بت شکنی کا کیس اور نمرد کی طرف سے آگ میں پھینک دینے کا حکم ج ۱ ص ۱۶۲
- نمرد کی لڑکی رقصہ کا ایمان اور سزائے موت - ج ۱ ص ۱۶۳
- نمرد کے مشیران سلطنت سب حرامزادے تھے جنہوں نے ابراہیمؑ کو سزائے موت کا حکم دیا تھا۔ ج ۱ ص ۱۶۴
- آتش نمردی میں انگاروں کے مصل پر بیٹھ کر کلمہ حق کو بلند کرنا ابراہیمؑ کا کام تھا۔ ج ۱ ص ۱۶۵
- نمرد کا عوام الناس کو گمراہ کرنے کے لئے غبارہ میں بیٹھ کر اسے پرندوں کے ذریعے اڑانا۔ ج ۱ ص ۱۶۶
- نمردی آگ میں حضرت جبریلؑ نے ابراہیمؑ کو مدد کی پیش کش کی تو ابراہیمؑ نے کہا مجھے اللہ کافی ہے۔ ج ۱ ص ۱۶۷
- نیکی کرنا - خداوند کریم بعض نیک لوگوں کی بدولت گنہگاروں کو بھی عذاب سے امان دے دیتا ہے۔ ج ۱ ص ۱۶۸
- گناہ ایک کا ایک اور نیکی کا بدلہ ایک کا دس گنا لکھا جاتا ہے۔ ج ۱ ص ۱۶۹
- نیکی کی دعوت دینے والے کے نامہ اعمال میں وہ تمام نیکیاں درج ہونگی جو اس کے کہنے پر لوگوں نے کی ہوں گی اور برائی کی دعوت دینے والے کے نامہ اعمال میں وہ تمام برائیاں درج ہوں گی جو اس کے کہنے

پر لوگوں نے نیکی کی ہرنگی۔ ج ۲۵

○ نیکی کی نیت بھی نیکی ہے اور مومن کو اس کا ثواب بھی ملے گا۔ ج ۲۶

○ اگر انسان نیکی کا ارادہ کرے تو ایک نیکی لکھی جائے گی اور اگر نیکی کرے تو دس گنا لکھی جائے گی اور اگر برائی کا ارادہ کرے تو کچھ نہ لکھا جائے گا لیکن اگر گناہ کرے تو سات گھنٹے تک کچھ نہیں لکھا جاتا کہ شاید توبہ کرے اور سات گھنٹوں کے بعد بھی ایک گناہ لکھا جاتا ہے۔ ج ۱۵ و ۱۶

○ نو چیزیں ایسی ہیں کہ ان کے شے گناہ کرنے کے باوجود انسان مرفوع القلم ہوتا ہے را، وہ گناہ جو بھول کر کرے (۲) غلطی سے برائی ہو جائے بلا ارادہ (۳) لاعلمی (۴) بے بسی (۵) ظالم کے ظلم کے ڈر سے جو گناہ ہو۔ (۶) حالت اضطراب میں جو گناہ کرے (۷) قال بد (۸) توحید کے بارے میں غلط انداز نہ کر جس پر وہ خود راضی نہ ہو۔ (۹) حسد جبکہ اس پر عمل پیرا نہ ہو۔ ج ۲۷ و ۲۸

○ نیک اولاد۔ بنی اسرائیل میں ایک نیک بیٹے کی کہانی جس کی گائے خریدی گئی اور مردہ لاش کو زندہ کیا گیا اور اس نے اپنے قاتلوں کی نشاندہی کی۔ ج ۱۲۳۔ نیک اولاد۔ ج ۹

○ نیک اولاد کے فرائض۔ ج ۱۳۔ حضرت نوح کا نیک بیٹا ج ۱۴

○ نیک باپ کی اولاد کی اللہ حفاظت فرماتا ہے۔ ج ۱۵

○ نیک اولاد باپ کے لئے الباقیات الصالحات ہے۔ ج ۹ ص ۱۱۔ نیک اولاد صدقہ جاریہ ہے

ج ۱۳ ص ۱۵۔ بنی نسل کی تربیت۔ ج ۲۶

○ حضرت نوح۔ حضرت نوح نے اپنے بیٹے سام کو اپنا ولی عہد مقرر فرمایا۔ ج ۲ ص ۱

○ حضرت نوح کا ذکر ج ۲۳۶ ص ۲ تا ۲۴۴ ص ۴ ج ۱۶۳ ص ۲۰ ج ۲۳۹ ص ۲۱ ج ۲۴۵ ص ۲۲ ج ۱ ص ۱۳ ص ۱۶

○ حضرت نوح کا گھر مسجد کوفہ کے مقام پر تھا۔ ج ۲۵

○ حضرت نوح کا اپنے بیٹے کی سفارش ترک ادلی تھا۔ ج ۶ ص ۱

○ حضرت نوح کے پاس اسم اعظم کے پندرہ حروف تھے۔ ج ۲۴ ص ۱

○ شاہ روم نے جو تصویریں حسن علیہ السلام کے پیش کی تھیں ان میں حضرت نوح کی تصویر تھی جس کو امام نے پہچانا اور فرمایا کہ ان کی عمر ۲۴۰۰ برس تھی اور یزید نہ بتا سکا تھا۔ ج ۱ ص ۲۰

○ حضرت نوح اولوالعزم نبی تھے۔ ج ۹ ص ۲

○ حضرت نوح اور حضرت لوط کی بیویوں کی مثالیں کہ وہ اپنے شوہروں کی وفادار نہ تھیں۔ ج ۱ ص ۲

- حضرت نوح کی تبلیغ رسالت کی گواہی کے لئے حضرت پیغمبر حضرت جعفر طیار اور حضرت حمزہ کو بھیجیں گے پس وہ ان کی گواہی دیں گے۔ رادی نے پوچھا کہ اس وقت علی کہاں ہوں گے؟ تو معصوم نے فرمایا علی کی شان اس سے اجل ہے یعنی وہ حضرت محمد مصطفیٰ کے گواہ ہوں گے۔ ج ۱۲ ص ۸
- سورہ نوح کے فضائل۔ ج ۱۲ ص ۸

نور۔ اَنَا وَعَلٰی مِنْ نُوْدٍ اَحَدٍ۔ ج ۱۱ ص ۲۶ ج ۵ ص ۲۳ و ج ۹ ص ۲۱۹

- التَّوْرَ الَّذِي اُنْزِلَ مَعَهُ سے مراد حضرت علی و باقی ائمہ ہیں۔ ج ۱ ص ۱۵
- نور نبی و نور علی کی وضاحت۔ ج ۱ ص ۱۵۲۔ اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُورِی ج ۱ ص ۱۶ و ج ۹ ص ۹۸
- نور کی حقیقت ج ۱ ص ۹۲۔ قرآن میں نور کا استعمال ج ۱ ص ۹۶۔ نور ہدی اور رحمت۔ ج ۱ ص ۹۴
- اللّٰهُ نُورُ السَّمٰوٰتِ کی تائید و تشریح ج ۱ ص ۱۳۴۔ آئمہ نور ہیں ج ۱ ص ۳۹ و ص ۶۸ ان کے نور سے کائنات پیدا ہوئی ج ۱ ص ۱۱۸
- نہی عن المنکر۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر یہ فریضہ اس شخص کا ہے جس کی بات موثر ہو اور اس کے اہل ہو اور خود اپنے قول پر عمل کرنے والا ہو اور معصوم نے فرمایا اس شخص پر خدا کی لعنت ہے جو لوگوں کو نیکی کا حکم دے اور خود نہ کرے اور لوگوں کو برائیوں سے روکے اور خود نہ روکے اور رسول اللہ سے مروی ہے جب تک معروف کا امر کرنے والے اور منکر سے روکنے والے رہیں گے تو خیر و برکت ہوتی ہے گی ج ۱ ص ۲۶ و ص ۲۷ ج ۱ ص ۱۴۶

- برائی کرنے والے اور برائی سے روک سکنے کے باوجود نہ روکنے والے بنی اسرائیل عذاب میں گرفتار ہو گئے اور وہ بچ گئے جو برائی سے روک نہ سکتے تھے پس انہوں نے ان سے قطع تعلقی کر لی۔ ج ۱ ص ۱۵۲ و ص ۱۳۶ ج ۱ ص ۱۱۸

- جعفر طیار نے دربار نجاشی میں بیان کیا کہ ہمارا نبی نیکی کا امر کرتا ہے اور برائی سے روکتا ہے اور اپنی موثر تقریر سے نجاشی کا دل موہ لیا۔ ج ۱ ص ۱۵۴

- نہی عن المنکر کا فریضہ ادا کر سکنے کے باوجود نہ کرنے والا گویا اعلانِ اللہ سے دشمنی کرتا ہے۔ اور جو شخص ظالم لوگوں کی زندگی کو پسند کرے وہ گویا گناہ کو پسند کرتا ہے۔ ج ۱ ص ۲۱۹

- امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ایمان کی نشانی ہے۔ ج ۱ ص ۹۵ و ص ۱۳۱ و ص ۱۴۳ ج ۱ ص ۱۳۴

- تبلیغ کا موثر طریق کار یہ ہے کہ امر و نہی کو بہ عمل بجالائے۔ ج ۱ ص ۳۵

- حضرت لوطؑ نے نہی عن المنکر کا فریضہ کس طرح انجام دیا۔ ج ۱ ص ۳۵

- امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے فریضہ کو ترک کرنا کسی نہ کسی مصیبت کا پیش خیمہ ہوتا ہے۔ ج ۱ ص ۱۱۸

- حضرت ابراہیمؑ کا طریق نبی عن المنکر۔ ج ۱۲ ص ۵۲
- جہاں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر سے خاطر خواہ نتیجہ برآمد ہونے کا امکان نہ ہو۔ وہاں امر و نہی کا ترک کرنا قابل ملامت نہیں ہے۔ ج ۱۳ ص ۱۳۳
- نوع مفرد۔ ج ۱۹ ص ۱۹۸

# الو او

- والدین۔ جو باپ اپنی اولاد کی اچھی تربیت کریں بروز محشر ان کے درجات بلند ہوں گے چنانچہ اپنے بچوں کو قرآن مجید کی تعلیم دلوانے والے والدین کو قیامت کے دن تاج کرامت عطا ہوگا اور فرشتے کہیں گے کہ یہ شرف تمہیں اپنے بچوں کو قرآن کی تعلیم دینے کے عوض میں ملا ہے۔ مقدمہ تفسیر ص ۲۷
- مردی ہے کہ والدین کی طرف مہر و محبت سے دیکھنا عبادت ہے۔ مقدمہ تفسیر ص ۳۹
- والد کے اطاعت گزار اسراشلی بچہ کو دنیا میں بدلہ۔ ج ۱۲ ص ۱۲۷۔ والدین کی اطاعت۔ ج ۱۳ ص ۱۳۷
- والدین اگر اولاد کی اچھی تربیت کریں تو ان کے لئے صدقہ جاریہ نہیں گے۔ ج ۲۱ ص ۲۱۶
- والدین کی نافرمانی سنگین گناہ ہے۔ ج ۲۶ ص ۲۶۶ و ج ۱۲ ص ۱۲۷ و ج ۱۱ ص ۱۱۵ و ج ۲ ص ۱۶۸
- والدین کے ساتھ نیکی و انس و محبت کی علامت ہے۔ ج ۱۹ ص ۱۹۸
- امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا وہ ہمارا شیعہ نہیں جو والدین کے ساتھ نیکی نہیں کرتا۔ ج ۱ ص ۱۷۱
- امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جو شخص والدین کی طرف غصہ کی نگاہ کرے اس کی نماز قبول نہیں۔ ج ۱ ص ۱۷۱
- والدہ ماجدہ حضرت امیر المومنین کا ذکر خیر۔ ج ۱ ص ۱۷۱
- دنیاوی امور میں والدین کی اطاعت واجب ہے۔ ج ۱ ص ۱۷۱ و ج ۱ ص ۱۷۱
- والدین کے نافرمان بیٹے کا بُرا انجام۔ ج ۱ ص ۱۷۱
- جب حضرت یوسفؑ کی ملاقات کے لئے حضرت یعقوبؑ مصر پہنچے تو سواری سے پیدل ہو گئے لیکن حضرت یوسفؑ پیدل نہ ہوئے پس حضرت یوسفؑ کی نسل سے نبوت ختم ہو گئی۔ ج ۱ ص ۱۷۱
- والدین سے نیکی کرنا آخرت کی منزل کو آسان بناتا ہے۔ ج ۱ ص ۱۷۱
- والدین کے حقوق۔ ج ۱ ص ۱۷۱ و ج ۱ ص ۱۷۱ و ج ۱ ص ۱۷۱





- شیاطین اپنے دوستوں کی طرف دھی کرتے ہیں۔ ج ۵ ص ۲۵
- رویائے صادقہ کو الہام یا دھی کہا جاتا ہے۔ ج ۵ ص ۱۔ بعض انبیاء پر دھی اسی قسم کی تھی۔ ج ۵ ص ۳
- روایات میں ہے کہ رویائے صادقہ نبوت کا ایک حصہ ہے۔ ج ۵ ص ۳ و ص ۳۸
- حضرت یوسفؑ پر بچپن میں دھی ہوئی جس طرح کہ حضرت یحییٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ پر ہوئی۔ ج ۵ ص ۱۸
- حضرت یعقوبؑ کو حضرت یوسفؑ کی زندگی کا بذریعہ دھی علم تھا۔ ج ۵ ص ۱۸
- لفظ دھی کی تفسیر اور دھی کی اقسام ج ۵ ص ۲۲۔ ج ۱ ص ۲۱۸۔ ج ۳ ص ۱۴۸۔ انبیاء پر دھی۔ ج ۳ ص ۱۹۴
- اسکندر ذوالقرنین پر دھی ہوتی تھی۔ ج ۵ ص ۱۲
- حضرت پیغمبرؐ پر دھی کی تاخیر کی دہر ج ۵ ص ۱۹۔ حضرت موسیٰؑ پر پہلی دھی۔ ج ۵ ص ۱۴۷ و ج ۵ ص ۳۷
- حضرت داؤدؑ نے اپنے دھی کا تعین دھی کے ذریعہ کیا۔ ج ۵ ص ۲۷
- حضورؐ پر دھی عربی زبان میں ہوئی اور اگر کوئی آدمی کسی دوسری زبان سے آپ سے ہمکلام ہوتا تھا تو وہ بھی آپ کے کانوں تک عربی زبان میں ترجمہ ہو کر پہنچتی تھی اور خدا خود ترجمان ہوتا تھا۔ ج ۵ ص ۲۱۳
- حضرت سلیمانؑ کو دھی ہوئی کہ جہاں بھی کوئی مخلوق بات کرے گی ہوا اس کی آواز کو تیرے کانوں تک پہنچا دے گی۔ ج ۵ ص ۲۳۲

- حضرت موسیٰؑ کی والدہ پر دھی کی حقیقت۔ ج ۵ ص ۱۵
- شب معراج حضورؐ پر دھی ہوئی اس میں علیؑ کے خلیفہ بلافضل ہونے کا اعلان تھا۔ ج ۵ ص ۱۵۱ آغاز دھی ج ۵ ص ۱۲۱
- ورد نام علیؑ۔ خیر کا یہودی حضرت علیؑ کے ہمسفر تھا تو راستہ میں پانی عبور کرنا تھا۔ پس یہودی نے ورد پڑھا۔ اور پار ہو گیا۔ پس علیؑ نے ہاتھ سے اشارہ کیا تو پانی خشک ہو گیا۔ یہودی نے پوچھا تو نے کیا عمل کیا ہے؟ آپ نے فرمایا پہلے تو ہی بتا کہ تو نے کیا پڑھا تھا۔ اس نے جواب دیا۔ میں آخری نبی کے دھی کے نام کے ورد کی بدولت پار ہوتا ہوں۔ آپ نے فرمایا جس کے نام کی برکت سے تو پار ہوا ہے۔ وہ علیؑ ہیں ہوں پس یہودی قدموں میں گرا اور فوراً مسلمان ہو گیا۔ ج ۵ ص ۱۳۵

یا علیؑ کے ورد کا طریقہ :

- علامہ نہاد ندوی سے منقول ہے وقت معین میں اور مکان معین میں باشرائط پڑھیں۔
- کوئی بھی حاجت درپیش ہو قرۃ الی اللہ دو رکعت نماز پڑھیں اور سلام کے بعد بلا فاصلہ ۱۱۰ دفعہ ورد شریف اور کلام کئے بغیر اسی جگہ پر اسی حالت میں ایک ہزار پانچ سو ستر (۱۵۰۷) دفعہ یا علیؑ کا ورد کریں پھر اپنی حاجت کا ذکر کر کے دس دفعہ پڑھیں۔ اور مسلسل دس راتیں عمل جاری رکھیں جو بھی مشکل ہوگی آسان ہو جائے گی

## حضرت عباس کے نام کا ورد۔

(۱) نماز جمعہ یا ظہر جمعہ کے بعد کلام کئے بغیر ۱۳۳ دفعہ پڑھے۔ سات دن مسلسل

يَا كَاشِفَ الْكَرْبِ عَنْ وَجْهِ الْحُسَيْنِ

اِكْشِفْ كَرْبِي بِحَقِّ اَخِيكَ الْحُسَيْنِ

(۲) بدھ کی رات شروع ایک ہفتہ مسلسل۔ یا عبد اللہ ابا الفضل پھر سو دفعہ یہ اشعار پڑھے۔

اے ماہ بنی ہاشم خورشید لقا عباس

اے نور دل حیدر شمع شہداء عباس

از درد و غم ایام من رو تبو آ و دم

دست من مسکین گیر از بہر خدا عباس

انشاء اللہ ہر مشکل آسان ہوگی۔

○ اَمَّنْ يَجِيبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَا وَ يَكْشِفُ السُّوْكَاءَ وَ رُوِيَ عَنْ عَلٍ مُشْكَلَاتُ كَيْ لَيْسَ اَكْبَرُ كَامِ  
دیتا ہے۔ ج ۱ ص ۲۹

**وراثت**۔ حضرت ابو بکر سے کلام کا معنی پوچھا گیا جو مرنے والے کے وارث ہوتے ہیں۔ مقدمہ تفسیر ص ۱۵۲

○ بعض لوگوں نے آیت وراثت کو آیت وصیت کا نسخ قرار دیا ہے۔ ج ۱ ص ۱۲۴

○ وراثت کے احکام کی تفصیل۔ ج ۲ ص ۱۲ تا ص ۱۴۔ کابلہ کی وراثت۔ ج ۲ ص ۲۶۶

○ حضرت پیغمبر سے مروی ہے کہ ہر شخص کے لئے دو دو گھر ہیں ایک جنت میں دوسرا جہنم میں پس کافر شخص

مومن کے دوزخ والے گھر کا وارث ہوگا اور مومن کافر کے جنت والے گھر کا وارث ہوگا۔ ج ۱ ص ۳

○ جس کا کوئی وارث نہ ہو اس کا امام وارث ہوتا ہے۔ ج ۱ ص ۱۵۸

○ طبقات وراثت میں قریبی کی موجودگی میں بعید وارث نہیں ہو سکتا۔ دَاوُدُ الْاَزْهَامُ۔ ج ۲ ص ۲۵۲ و ج ۱ ص ۱۶۱

○ جناب زہراء کا حق وراثت اور رازی کی منطق۔ ج ۱ ص ۹

○ حضرت زکریاؑ کا اپنے وارث کے لئے دعا مانگنا اگر نبیوں کا وارث کوئی نہیں ہوتا تو حضرت زکریاؑ کی دعا کا

کیا معنی؟ ج ۱ ص ۱۳۔ حضرت سلیمانؑ حضرت داؤدؑ کے وارث تھے۔ ج ۲ ص ۲۲۸

○ وراثت کتاب کون کون لوگ ہیں؟ ج ۱ ص ۲۱۵

○ عمالقہ پر فتح حاصل کرنے کے بعد حضرت داؤد علیہ السلام کو ایک ہزار گھوڑے ملے تھے جو وراثت میں حضرت

سلیمانؑ کو ملے تھے۔ ج ۱ ص ۹

وسوسہ شیطانی کو شیطانی وحی بھی کہا جاتا ہے۔ ج ۲۵

- دسواس خناس شیطانی فوج کا ایک نامور جرنیل ہے جس کو مشکل مقامات سر کرنے کیلئے بھیجا جاتا ہے۔ ج ۵
- شیطان کا آدم پر دسواس کا جال۔ ج ۵۔ طریقہ دسواس ج ۲۵ مقدمہ تفسیر ج ۱۹۹ د ج ۱۴
- دسوسہ کی حقیقت نیز دسواس اور الہام میں فرق۔ ج ۲۵ د ۲۱ د ج ۱۵
- جنگ بدر کے دن شیطان نے سراقہ بن مالک کی شکل میں اگر قریش مکہ کو دھارس دی ج ۱۸۳ د ۲۴
- دسواس شیطانیہ کی مثال پانی کے اوپر آنے والی جھاگ کی سی ہے جو بہت جلد نیست و نابود ہو جاتی ہے
- ج ۱۲۴۔ حضرت آدم پر دسواس کا جال ڈال کر ابیس کو فطرت انسانی کا پتہ چل گیا کہ اس کو راہ راست سے کیونکر ہٹکایا جاسکتا ہے پس خم ٹھونک کر کہا کہ میں اولاد آدم کو گمراہ کروں گا۔ ج ۹ ص ۲۴
- وسیلہ۔ بارہ امام بفرمان پیغمبر خالق و مخلوق کے درمیان وسیلہ ہیں۔ مقدمہ تفسیر ج ۱۸۱ ص ۲۱۴
- محمد و آل محمد کو وسیلہ قرار دیجئے اور ان سے مدد طلب کرنا جائز ہے۔ ج ۳ ص ۱۶ د ج ۱۶ ص ۱۹۱
- قبولِ توبہ آدمؑ کو وسیلہ اسمائے محمد و آل محمد ہوئی۔ ج ۹ ص ۱۸۸
- حضرت کالب بن یوحنان نے بر وسیلہ محمد و آل محمد دریا کا پاٹ عبور کیا۔ ج ۱ ص ۱۰
- بنی اسرائیل سے وسیلہ محمد و آل محمد سے قتل کی سزا برطرف ہوئی۔ ج ۲ ص ۱۰
- جس گائے کا حصہ مارنے سے مقتول زندہ ہوا۔ وہ بنی اسرائیل میں ایک نوجوان کے پاس تھی جو والدین کا فرمانبردار تھا اور محمد و آل محمد پر درود پڑھا کرتا تھا۔ ج ۲ ص ۱۲۴
- وسیلہ کے تلاش کرنے کا حکم۔ ج ۵ ص ۹ د ج ۱ ص ۱۳۵ د ۱۵ د ج ۵ ص ۹۹
- محمد و آل محمد انبیاء کا بھی وسیلہ ہیں۔ ج ۹ ص ۱۸۸ د ۱۹۱
- دعا مانگنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ محمد و آل محمد کے واسطے مانگی جائے۔ ج ۱ ص ۱۱ د ج ۱ ص ۱۹ د ج ۱ ص ۱۱
- حضرت علیؑ کا حضرت محمدؐ کا واسطہ دے کر دعا مانگنا اور حضورؐ کا علیؑ کے وسیلے سے دعا مانگنا۔ ج ۱ ص ۱۱
- وسعتِ رزق۔ نماز، تہجد وسعتِ رزق کا باعث ہے۔ ج ۲ ص ۳۲
- سورہ یوسف کو لکھ کر دھوکہ پی لینا وسعتِ رزق کا موجب ہے۔ ج ۵ ص ۵
- سورہ حجر کو زعفران سے لکھ کر پاس رکھنا وسعتِ رزق کا موجب ہے۔ ج ۱ ص ۱۲۴
- صبح و شام سورہ یسین کی تلاوت رزق کو بڑھاتی ہے۔ ج ۳ ص ۱۲
- سورہ ذاریات کی تلاوت سے رزق میں اضافہ ہوتا ہے۔ ج ۳ ص ۱۲۳
- سورہ واقعہ کی بکثرت تلاوت سے رزق میں زیادتی ہوتی ہے۔ ج ۳ ص ۱۹۲

- وسعتِ رزق اور ترقی درجات کا عمل - ج ۳ ص ۵
- جو شخص سورہ جن کی زیادہ تلاوت کرے رزق وسیع ہوگا اور قرضے ادا ہوں گے۔ باذن اللہ ج ۴ ص ۱۱۴
- وسعتِ رزق کے لئے۔

○ حضرت پیغمبرؐ سے منقول ہے کہ آیت مجیدہ وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ ..... تَقَدِّرْ اُجَالِيسِ دِنِ پڑھے ہر روز ۱۵۹ دفعہ اور چالیسویں دن ۱۶۸ دفعہ۔ ابتداء عمل جمعرات یا جمعہ یا سوموار کرے اور ابتداء میں غسل کر کے پاکیزہ لباس پہنے اور دو رکعت نماز بجالائے انشاء اللہ بند کا رد بار کھل جائے گا اور رزق فراوانی سے پہنچے گا۔ بشرط عمل میں پہلے ایک سو دفعہ درود شریف اور اختتام عمل پر بھی ایک سو دفعہ درود شریف پڑھے۔

(۲) آیت مجیدہ قُلِ اللَّهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ ..... تا بِغَيْرِ حِسَابٍ - ۴۱ دن ہر دن ۴۱ دفعہ پڑھے اول و آخر درود شریف کم از کم ایک سو دفعہ پڑھے۔ شروع جمعہ یا اتوار کو ساعت اول میں غسل کر کے پہلے دو رکعت نماز پڑھے سلام کے بعد کسی سے کلام کہئے بغیر قبلہ ردو باد ضرور ذکر پڑھے۔ آیت الملک لکھی ہوئی سامنے رکھے اور ورد کے دوران اپنی نظر المُلْک کی میم پر جمائے رکھے۔

(۳) یہ عمل مقدس اردبیلی کی طرف منسوب ہے کہ پندرہ ہزار نو سو چھپن دفعہ آیت ملک کا ورد کرے مال و دولت یا عہدہ سلطنت نیز علم کیمیا و جفر نصیب ہوگا۔ پورے سات دن غفلت اختیار کرے اور روزہ رکھے کسی سے بات نہ کرے اور جس کمرہ میں عمل کرے اس کو خوشبو سے معطر رکھے صبح کی نماز کے بعد پہلے سورہ یسین پڑھ کر حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام کی رُوح کو ہدیہ کرے اور پہلے روز یسین کی تلاوت کے بعد ایک ہزار دفعہ پڑھے کھیرِ حص و حَمِصْ اَغْثَنِی اس کے بعد آیت مجیدہ کا ورد شروع کرے اور ایک نشست میں ۱۵۹۵۶ بار پڑھے۔ اختتام عمل کھلے دل سے صدقہ کرے اور بخل نہ کرے۔ عمل کی ابتداء یوم خمیس سے کرے۔

اگر اتنی تعداد میں نہ پڑھ سکے تو باشرائط طہارت و خلوت و روزہ و ترک حیوانات و رزق حلال چالیس دن بعد از نماز صبح سورہ یسین ہدیہ امیر المؤمنین اور پھر ورد آیت مذکورہ ۳۹۸۹ دفعہ ایک نشست میں پڑھے۔ اور ہر روز ورد سے فارغ ہو کر حسبِ حیثیت صدقہ کعبور کے ۲۹ دانے کرے۔ انشاء اللہ حاجت پوری ہوگی اور المُلْک لکھ کر پوری مدت میں ورد کرتے ہوئے نظر میم پر جمائے رکھے ابتداء یوم خمیس یا شب جمعہ سے ہو اور ہر روز ورد مکمل کرنے کے بعد سورہ الشمس اور سورہ الضحیٰ اور سورہ الم نشرح سات سات دفعہ پڑھے اور دورانِ عمل کسی سے بات نہ کرے۔

وسعتِ رزق کے لئے بعض اعمال پہلے میں متفرق طور پر گذر چکے ہیں۔

○ ۴۱ دن مسلسل چار رکعت نماز پڑھتا رہے پہلی رکعت میں الحمد کے بعد اَمِنْ الرَّسُولِ تا آخر تین دفعہ دہری



رکعت میں بھی الحمد کے بعد تین دفعہ آیت مذکورہ تیسری رکعت میں الحمد کے بعد ۱۵ دفعہ سورہ اِذَا زُلْزِلَتْ اور چوتھی رکعت میں الحمد کے بعد سورہ توحید — یہ دو رکعت کر کے پڑھے اور آخر میں ۱۱۰۰ دفعہ آیت الکرسی تا اعلیٰ العظیم پڑھے۔

**وصیت کا حکم۔** ج ۲ ص ۲۱۳ و ج ۳ ص ۱۴۔ ہر امام نے وقت اخیر میں نماز کی وصیت فرمائی۔ ج ۲ ص ۱۴

○ وصیت پیغمبر کو نظر انداز کرنا مسلمانوں میں انتشار کا باعث ہوا ہے۔ ج ۵ ص ۱۴

○ وصایائے حضرت ابوطالب (کہ حضرت محمد کو نہ چھوڑنا) ج ۵ ص ۱۴

○ وصیت پیغمبر متقی کہ یا علی اپنے حق کے لئے جنگ نہ کرنا جس طرح کہ حضرت موسیٰ کی ہارون کو وصیت تھی کہ اصلاح کرنا اور فساد یوں کی اتباع نہ کرنا۔ ج ۵ ص ۱۴

○ اگر نہ ہر امام کا حق نہ ہوتا تو حضور پر ضروری تھا کہ وصیت کر جاتے کہ میرا بحیثیت نبی ہونے کے کوئی وارث نہیں ہے لہذا میری اولاد کو اس بارے میں مطالبہ کرنے اور جھگڑنے کا کوئی حق نہیں حالانکہ حضور نے اپنی بیٹی کو کوئی اس قسم کی وصیت نہیں فرمائی تھی۔ ج ۵ ص ۱۴

○ حضرت یوسف نے اپنے بھائیوں کو چار وصیتیں کیں (۱) گھر میں میری تنہائی نہ بھولنا (۲) امن میں میری وحشت

کو نہ بھولنا (۳) میری بھوک و پیاس کو یاد رکھنا۔ (۴) میری جوانی کو یاد رکھنا۔ ج ۵ ص ۱۴

○ جنہوں نے وصیت پیغمبر پر عمل کیا وہ شفاعت پیغمبر سے ناجی ہوں گے۔ ج ۵ ص ۱۴

○ وصیت نامہ۔ ج ۹ ص ۱۶۶۔ حضرت علیؑ کے وصیت نامے کی عبادت۔ ج ۱ ص ۲۵۱

○ وصیت امیر المومنین۔ میرا جنازہ پشت کو فہ کی طرف لے جانا جہاں رک جائے وہاں مجھے دفن کر دینا۔

ج ۶ ص ۶۳۔ وصیت نہ کرنا ان گناہوں میں سے ہے جو مذمت کا باعث بنتے ہیں۔ ج ۱ ص ۱۲

○ حضرت لقمان کی وصیتیں۔ ج ۱ ص ۱۳۳۔ وصیت ابراہیمؑ و یعقوبؑ۔ ج ۲ ص ۱۸۱

○ حضرت پیغمبر نے وصیت لکھنے کے لئے آخری وقت میں قلم و دوات طلب فرمائی۔ ج ۲ ص ۸۲ و ج ۱ ص ۱۱۱

○ مومن کی شان ہے حق اور صبر کی وصیت کرنا۔ ج ۱ ص ۲۶

○ ادھیائے پیغمبر۔ مقدمہ تفسیر ص ۹ و ج ۱ ص ۱۶ و ج ۲ ص ۲۴ و ج ۳ ص ۲۶۔ ج ۲ ص ۱۴

○ تمام انبیاء نے یکے بعد دیگرے اپنا اپنا وصی نامہ فرمایا۔ ج ۲ ص ۱۴

○ حضرت ابوطالب حضرت ابراہیمؑ کے آخری وصی تھے۔ ج ۵ ص ۲۱۱

○ پیغمبر نے شب معراج اپنے ادھیاء طاہرین کو دیکھا۔ ج ۱ ص ۱۴

○ حدیث بساط میں اصحاب کہف نے علیؑ کو یا وصی کے لفظ سے سلام کیا۔ ج ۱ ص ۸۴

- حضرت داؤد نے حضرت سلیمانؑ کو اپنا دمی معین فرمایا۔ ج ۱ ص ۲۴۱
- دعوتِ عشرہ میں حضرت پیغمبرؐ نے حضرت علیؑ کو اپنا دمی نامزد فرمایا۔ ج ۱ ص ۲۱۶
- دمی سلیمانؑ اصف بن برخیا کے پاس ایک اسمِ اعظم تھا اور علیؑ فرماتے ہیں میرے پاس بہتر اسمِ اعظم ہیں اور کل تہتر میں سے صرف ایک اللہ کے لئے مخصوص ہے۔ ج ۱ ص ۲۴۵
- حضرت نوحؑ نے جکم پر درگاہِ سام کو اپنا دمی نامزد فرمایا۔ ج ۱ ص ۲۴۵
- ہرنی کو اس کا دمی غسل دیا کرتا ہے اور میرا دمی علیؑ ہے۔ ج ۱ ص ۱۸۸
- حضرت نوحؑ کی امت کے بعض افراد اہلِ مین میں سے حاضر بارگاہ ہوئے اور عرض کی کہ ہمارے نبی کا دمی سام تھا آپ کا دمی کون ہے؟ تو فرمایا میرا دمی علیؑ ہے پس ان کی درخواست پر حضرت علیؑ نے حضرت سام بن نوحؑ کو زندہ کیا تو انہوں نے زندہ ہو کر علیؑ کو سلام کیا اور حضرت علیؑ کے دمی نبی ہونے کا اعتراف کیا چنانچہ سام نے صحیفہ نوحؑ میں سے ایک سورہ کی تلاوت فرمائی اور پھر حضرت علیؑ کا سلام کر کے دوبارہ موت کی نیند میں سو گیا۔ ج ۱ ص ۲۱۲ و ۲۱۳
- وصیلہ کی وضاحت اور کفار کا طرزِ عمل۔ ج ۱ ص ۱۵۵
- وضوء۔ تلاوتِ قرآن مجید کے وقت با وضوء ہونا بہتر ہے۔ مقدمہ تفسیر ص ۴۳
- وضوء کا بیان۔ ج ۱ ص ۵۳ تا ۶۶
- غسل جنابت کے بعد نماز کے لئے وضوء کی ضرورت نہیں ہے باقی ہر غسل کے ساتھ اول یا آخر میں نماز کے لئے وضوء کرنا ضروری ہے۔ ج ۱ ص ۵۷
- وضعِ حمل۔ حاملہ عورت کو اگر طلاق دی جائے تو اس کی عدت وضعِ حمل ہوگی۔ ج ۱ ص ۶۸
- اگر شوہر مر جائے تو حاملہ عورت کی عدت (ابعد الاہلین) ہوگی یعنی اگر وضعِ حمل چار ماہ دس دن سے پہلے ہو جائے تو اس کی عدت چار ماہ دس دن ہوگی لیکن اگر چار ماہ دس دن گزرنے کے بعد وضعِ حمل ہو تو عدت وضعِ حمل ہوگی۔ ج ۱ ص ۸۲ و ج ۱ ص ۵۳
- سورہ الذاریات کو لکھ کر باندھنے سے وضعِ حمل آسان ہوتا ہے۔ ج ۱ ص ۱۲۳
- سورہ الشقاق کو لکھ کر باندھنا بھی وضعِ حمل کو آسان کرتا ہے۔ ج ۱ ص ۱۹۳
- وعظ۔ ابو منصور مظفر داعظ بغداد نے فضائلِ علیؑ بیان کئے تو بادلِ فضا میں پھیل گئے اور معلوم ہونے لگا کہ اب شام ہو گئی ہے پس داعظ نے اٹھ کر سورج کو خطاب کر کے چند اشعار کہے جن کا مقصد یہ تھا کہ اے سورج جب تک میں اکل نبی اور بالخصوص علیؑ کے فضائل کر بیان نہ کر لوں غروب نہ کرنا چنانچہ ابھی تک اس کے اشعار ختم نہ

ہوئے تھے کہ بادل پھٹے اور سورج نمودار ہو گیا۔ ج ۵ ص ۵۸

- ربانیوں کی تفسیر میں ہے کہ ربانی کا معنی ہے واعظ۔ ج ۵ ص ۱۲۔ حضرت زکریا کے وعظ کا یحییٰ پر اثر۔ ج ۵ ص ۱۲۹
- بنی اسرائیل پر عذاب آیا تو اسی ہزار میں سے صرف دس ہزار بچ گئے جو واعظ تھے۔ ج ۵ ص ۱۱
- اللہ نے موسیٰ کو وعظ کرنے کا طریقہ بتایا کہ فرعون مزاج لوگوں کے لئے نرم بھر میں گفتگو کرنا مفید ہوتا ہے کیونکہ تلخ کلامی یا جوش کی باتیں ایسے مقام پر نقصان دہ ثابت ہوتی ہیں۔ ج ۵ ص ۱۵
- وعظ و نصیحت میں غور و تدبیر کرنا اللہ کے نیک بندوں کی نشانی ہے۔ ج ۵ ص ۱۸
- دانا واعظ کا فرض ہے کہ نااہل کو سمجھانے کے لئے مؤثر انداز اختیار کرے۔ ج ۵ ص ۵۵

**وقوف عرفات۔ ج ۳ ص ۱۱۔ وقوف مشعر ج ۵ ص ۱۱**

**ولادت۔ ولادت علی در کعبہ۔ ج ۳ ص ۱۱ و ج ۵ ص ۵۲**

○ ولادت موسیٰ۔ ج ۵ ص ۱۱۔ ولادت قائم ج ۵ ص ۱۲۔ ولادت ابراہیم۔ ج ۵ ص ۲۳۲ و ج ۵ ص ۱۵۳

**ولایت۔ حضرت امام علی زین العابدین نے فرمایا اگر کسی شخص کی حضرت زور کے برابر عمر ہو اور رکن اور مقام کے درمیان ساری زندگی عبادت کرتا رہے لیکن اگر ہماری ولایت کا قائل نہیں تو اس کو یہ عبادت کوئی فائدہ نہ دے سکے گی۔ ج ۵ ص ۱۱**

○ حضرت علی کی ولایت کے بارے میں اللہ کی طرف سے تسکین۔ ج ۵ ص ۱۲

○ آیت ولایت اِنَّمَا وَلِيَّكُمْ اللّٰهُ الخ ج ۵ ص ۱۲۹ و ۱۳۲

○ سابق کتاب میں نبوت محمد اور ولایت علی کا ذکر تھا۔ ج ۵ ص ۱۳۹

○ ولایت علی کے متعلق خطبہ غدیر کے بعد سان بن ثابت کے اشعار۔ ج ۵ ص ۱۴۲

○ یوم الست تمام ارباب پر ولایت علی کو پیش کیا گیا تھا۔ ج ۵ ص ۱۴۵ و ۱۴۶

○ ولایت علی کا انبیاء سے اقرار۔ ج ۵ ص ۱۴۱ و ۱۴۲ و ج ۵ ص ۱۴۳ و ۱۴۴

○ مرنے کے وقت ولایت علی کا فائدہ۔ ج ۵ ص ۱۴۵

○ حضرت امام رضا علیہ السلام کی ولایت عہد (دلیعہد) ج ۵ ص ۱۴۵

○ شب معراج حضرت پیغمبر کے موال کے جواب میں البیت المعمور پر تمام انبیاء نے جواب دیا تھا کہ ہم آپ کی اور

علی کی ولایت کی شرط پر بیعت ہوئے ہیں۔ ج ۵ ص ۱۴۶ و ج ۵ ص ۱۴۷

○ حضور کو زندگی بھر میں ایک سو بیس مرتبہ معراج ہوئی اور ہر دفعہ ولایت علی کا حکم ہوا۔ ج ۵ ص ۱۴۷

○ حضرت زکریا کا فرزند یحییٰ درجہ ولایت پر تھا ہب لیٰ مِّنْ لَّدُنْكَ وَبَشَآءٌ۔ ج ۵ ص ۱۴۸ و ۱۴۹



خوب ہے اور ایک روایت میں ہے کہ حضورؐ نے خود بنفس نفیس یہ آیت اس کے سامنے پڑھی تو اس نے دوبارہ پڑھنے کی خواہش کی چنانچہ آپؐ نے دوبارہ پڑھی تو کہنے لگا بے شک کلام شیری بیان دلکش شاخیں پھلدار اور اس کی بڑیں گہری ہیں اور یہ بشر کا کلام نہیں ہے۔ ج ۲ ص ۲۳۹ دج ۱۳۲

○ ایک دفعہ ابو جہل نے حضورؐ کو پتھر مارنے کی کوشش کی تو وہ پتھر اس کے ہاتھ سے چھٹ گیا اور ناکام واپس آیا پس بنی مخزوم کا دوسرا آدمی آگے بڑھا جبکہ حضورؐ نماز میں مشغول تھے تو اللہ نے اس کی بیانی سلب کر لی پس وہ بھی ناکام ہوا۔ ج ۲ ص ۱۰۹

○ ایک دفعہ تمام حنا دید قریش ولید بن مغیرہ کی قیادت میں حضورؐ کے پاس وفد کی صورت میں پہنچے کہ آپؐ ہمارے خداؤں کا شکوہ نہ کیا کریں تو آپؐ نے بولا فرمادیا۔ قُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ پس وہ منہ بناتے اور بڑبڑاتے واپس چلے گئے۔ ج ۲ ص ۱۰۹

○ ایک دفعہ ولید بن مغیرہ کی قیادت میں ابو البختری بن ہشام اور ابو جہل بن ہشام، عاص بن وائل اور عبد اللہ بن ابی امیہ خدمت پیغمبرؐ میں آئے جبکہ حضورؐ صحن کعبہ میں اپنے صحابہ کو دینی مسائل کی تعلیم دے رہے تھے عبد اللہ بن ابی امیہ نے کہا اے محمدؐ! اگر خدا نے رسولؐ بھیجا تھا تو کم اور طائف کے نامور سرداروں کو اس عہدہ جلیلہ کے لئے نامزد فرماتا۔ کہہ کے سردار ولید بن مغیرہ اور طائف کا سردار عروہ بن مسعود ثقفی دونوں بار سوخ آدمی ہیں آپؐ نے جواب میں فرمایا کہ اللہ کے نزدیک دولت و مال کی قیمت ایک چھپر کے پر کے برابر بھی نہیں ہے تم کون ہو؟ اللہ کی رحمت کو تقسیم کرنے والے وہ جسے چاہے عطا فرمائے۔ ج ۲ ص ۲۳۱ دج ۱۳۲

○ مَنَاصِقُ لِلْخَيْثِ كَامِصِدَاقٍ وَلَيْدِ بْنِ مَغِيرَةَ ہے۔ ج ۲ ص ۱۱۹

○ ولید بن مغیرہ قرآنی آیات سے متاثر ہو کر ایک دفعہ مسلمان ہو گیا تھا سیکن کفار کی طعنہ زنی سے گھبراکر دوبارہ اس نے کفر کو اختیار کر لیا تھا۔ ج ۲ ص ۱۱۹

○ سورہ القلم کی آیات وَلَا تَطْعَمْ كُلَّ حَلَاَلٍ مَّهْنِ الْوَلَدِ بْنِ مَغِيرَةَ کے حق میں اتریں یعنی بھوٹی قسمیں کھانے والا، چٹخوڑ، کذاب، نیکی سے روکنے والا، سرکش، فاسق، اکھڑ مزاج اور زنی (یعنی حرام زادہ) اور اس کا تادیلی مصداق ثانی کو کہا گیا ہے۔ ج ۲ ص ۱۱۹

○ وحید کا مصداق ولید بن مغیرہ ہے۔ ج ۲ ص ۱۳۲

○ اَشْمًا اَوْ كَهْوَرًا میں آثم سے مراد عقبہ بن ربیعہ اور کفور سے مراد ولید بن مغیرہ ہے۔ ج ۲ ص ۱۵۳

○ ولید بن عقبہ بن ابی معیط نے حضرت علیؑ کے سامنے اپنی بڑائی و برتری بیان کی تو علیؑ نے جواب میں کہا۔ اے فاسق خاموش ہو جاؤ پس قرآن کی آیت اتری کہ مؤمن اور فاسق دونوں برابر نہیں۔ ج ۲ ص ۱۵۳



- امام حسن علیہ السلام نے ولید بن عقبہ سے فرمایا کہ تم اپنی ماں سے دریافت کرو کہ اس نے تجھے اپنے باپ سے ہٹا کر عقبہ کا بیٹا کیسے بنا دیا ہے۔ ج ۱۵ ص ۱۵۱
- ولید بن عقبہ کا فاسق ہونا۔ قرآن کی گواہی ہے کہ وہ فاسق ہے لیکن عثمان نے اپنے دور اقتدار میں اس کو اپنے اعتماد میں لے لیا جس پر مودودی نے خلافت و ملکیت میں اظہار افسوس کیا ہے۔ ج ۱۱ ص ۱۱۱
- ویل جہنم میں ایک دلدی ہے جس کا نام دیں ہے۔ ج ۱۱ ص ۱۱۱

## ہاء

- ہابیل قابیل کے اہقوں قتل ہوا۔ ج ۱ ص ۱ ص ۱ ص ۱
- ہابیل کے بعد اللہ نے آدم کو شیش دیا جو مہرہ اللہ سے مرسوم تھا۔ ج ۱ ص ۱ ص ۱
- ہارون۔ کہہ طور پر ہاتے ہوتے موسیٰ نے ہارون کو اپنا خلیفہ نامزد فرمایا۔ ج ۱ ص ۱ ص ۱
- ہارون اور موسیٰ کا امتثال تیرہ میں ہوا۔ ج ۱ ص ۱ ص ۱
- حضرت علی کی ہارون سے تشبیہ۔ ج ۱ ص ۱ ص ۱
- حضرت علی کی ہارون سے تشبیہ۔ ج ۱ ص ۱ ص ۱
- ہارون کے بیٹوں کا نام شہر و شہیر تھا۔ ج ۱ ص ۱ ص ۱
- حضرت ہارون نے واپسی پر موسیٰ سے کہا تھا کہ آپ حضرت سے کیا سیکھ گئے ہیں تو انہوں نے جواب دیا کہ دریا کے کنارے پر ہم نے پندرہ دیکھا تھا جس نے دریا سے چوڑی پانی لیا اور پانچ طرف پھینکا تو انسانی شکل میں ایک فرشتے نے آکر کہا کہ وہ شش جہت کے خالق کی قسم کھا کر بتا رہا تھا کہ آٹھ انوار پھیلائے گا ایک وہی ہوگا اور تم دونوں کا علم اس کے مقابلہ میں اسی طرح ہوگا جس طرح قطرہ سمندر کے مقابلہ میں ٹپکے
- حضرت علی کو جب مجبور کر کے بیعت کے لئے بے چارے تو آپ نے وہی آیت پڑھی جس میں ہارون نے

○ مومئی کے سامنے اپنی بے بسی کا اظہار فرمایا تھا۔ ج ۹ ص ۹۵

○ ہارون کی اولاد میں سے ہونے کی وجہ سے مریم کو اخت ہارون کہا گیا۔ ج ۹ ص ۱۴۶

○ جس وقت حضرت مومئی حضرت شعیب کے اس وقت گزار کر مراجعت فرمائے مصر ہوئے تو اس وقت

ہارون مصر میں تھے۔ پس ان کو وحی ہوئی کہ ایک منزل چل کر حضرت مومئی کا استقبال کریں پس یہاں سے

دونوں مل کر بحیثیت مبلغ مصر میں داخل ہوئے۔ ج ۹ ص ۱۸۳

○ ہاروت و ماروت کا واقعہ۔ ج ۲ ص ۱۵۵

○ ہاجرہ کے انتقال کے بعد مکہ میں حضرت ابراہیم کی تشریف آوری۔ ج ۲ ص ۱۴۵

○ ہاجرہ اور ان کی ہجرت کی مفصل داستان۔ ج ۲ ص ۱۴۵ تا ص ۱۸۵ و ج ۳ ص ۱۵۵

○ ہاجرہ کیسے جناب سارہ کی کنیزی میں آئی؟ ج ۳ ص ۵۵

○ ہجرت۔ یہودی لوگ شروع شروع میں حضرت پیغمبر کی ہجرت گاہ سمجھ کر اپنا اصلی وطن چھوڑ کر مدینہ میں آکر آباد

ہوئے تھے عرب کے بادشاہ تبع نے ان پر پڑائی کی لیکن وہ فتح نہ کر سکا آخر وہ عرب کے دو قبیلے اوس اور

خزرج کو حضور کی آمد کی انتظار کئے لئے چھوڑ گیا۔ ج ۳ ص ۱۳۱

○ حضور کو ہجرت کا حکم اس وقت ہوا جب حضرت ابوطالب کا انتقال ہو گیا۔ ج ۳ ص ۹۵ و ص ۹۶ و ج ۳ ص ۵۵

○ ہجرت حبشہ کی مفصل روداد۔ ج ۳ ص ۱۵۲ تا ص ۱۵۸

○ ہجرت پیغمبر۔ ج ۳ ص ۱۹۰۔ ہجرت کا مفصل بیان۔ ج ۳ ص ۱۵۵ و ج ۳ ص ۱۵۶

○ ہجرت کا حکم ج ۳ ص ۱۲۱۔ جس شہر میں عالم دین موجود نہ ہو وہاں سے ہجرت کرنا واجب ہے۔ ج ۳ ص ۲۲۵

○ ہجرت کی رات علی بستر پیغمبر پر سوئے۔ ج ۳ ص ۱۱۱ و ج ۳ ص ۱۱۲

○ ہجرت کرنے والے ان سے افضل ہیں جنہوں نے ہجرت نہیں کی۔ ج ۳ ص ۲۵۶ و ج ۳ ص ۲۵۷

○ ہجرت کا حسن اور حضرت علی کی فضیلت۔ ج ۳ ص ۱۱۱

○ جادو گروں کی کامیابی کے بعد مومئی کی قوم سمیت دہاں سے ہجرت کا حکم ہوا۔ ج ۳ ص ۱۹۰

○ ہجرت نہ کر سکنے والوں پر اہل مکہ کا تشدد۔ ج ۳ ص ۲۶۶ و ص ۲۶۷

○ حضرت ابراہیم اور لوط کی ہجرت کوفہ سے شام کی طرف۔ ج ۳ ص ۲۶۷

○ ہجرت کرنے کے بعد دوبارہ کفر کی طرف پلٹ جانا گناہ کبیرہ ہے۔ ج ۳ ص ۱۱۱

○ شعب ابی طالب کی طرف ہجرت۔ ج ۳ ص ۲۰۳

○ شب ہجرت آپ گھر سے نکلے تو کافر آپ کو نہ دیکھ سکے۔ ج ۳ ص ۹۰۔ ابوہجر راستہ میں ملے اور کہا کہ مجھے

ساتھ لے چلیں درنہ میں کفار کو بتادوں گا۔ ج ۵ ص ۵

ہدیہ جو مکہ بقیس نے سلیمان کی طرف بھیجا۔ ج ۲ ص ۲۴۲۔ حضرت حمزہ کا جگر ہند کے پیش کیا گیا۔ ج ۴ ص ۲۹

ہند ہند۔ حضرت سلیمان کو پانی کی تلاش کے لئے ہند کی ضرورت تھی۔ ج ۶ ص ۱۳۶

○ ہند کی غیبت اور سلیمان کی ناراضگی کی مفصل داستان۔ ج ۲ ص ۲۳۴ تا ص ۲۴۴

○ عملیات کی کتابوں میں ہند کے خواص بہت پائے جاتے ہیں مثلاً

(۱) جس مقام کو ہند کے ناک کا دھواں دیا جائے کپڑے کوڑے دہاں سے بھاگ جائیں گے۔

(۲) اگر کوئی شخص ہند کی دائیں آنکھ کو خشک کر کے پس کر اس کا سرمہ آنکھوں میں تین دفعہ لگائے تو وہ

بھی اس کو دیکھے گا اس سے محبت کرے گا۔

(۳) ہند کی زبان خشک کر کے تین دفعہ کھلانے سے بچہ قرآن خوان ہوگا۔

(۴) ہند کا پنچہ بھیڑیے کے چوڑے کے ٹکڑے کے ساتھ گھوڑے کی گردن میں باندھنے سے گھوڑا تیز دوڑے گا۔

(۵) حاملہ عورت اگر ہند کا پنچہ اپنے پاس رکھے تو لڑکا پیدا ہوگا۔ واللہ اعلم جامع الفوائد ص ۳۰۳

## ہدایت کا طریقہ :

○ ہدایت اصول میں اور فروع میں ان دونوں کو احسن کا شامل ہے۔ ج ۱ ص ۱۴

○ ہدایت و رشد کے تین طریقے ہیں۔ ج ۱ ص ۱۵۲ و ج ۱ ص ۹۶

○ ہادی کیسا ہونا چاہیے (وسیلہ کی تلاش کا حکم) ج ۵ ص ۹

○ ہشام بن عبد الملک اور امام محمد باقر علیہ السلام۔ ج ۵ ص ۵۸ و ج ۱ ص ۲۳۹

ہفتہ (سنیچر کا دن)۔ مچھلی کا شکار کرنا یہودیوں پر ہفتہ کے دن حرام تھا لیکن وہ پانی کے پھوٹے تالابوں میں ان کو

پھنسا لیتے تھے اور اتوار کے دن پکڑ کر کھا لیتے تھے۔ ج ۱ ص ۱۱۱ و ص ۱۸۹، ج ۱ ص ۱۸۸ و ص ۱۸۷

○ یوم ہفتہ یہودیوں کے لئے متبرک دن اور یوم عبادت تھا۔ ج ۵ ص ۸۵ و ج ۱ ص ۱۸۱ و ج ۱ ص ۱۸۲

○ ہفتہ کے دن میں سرکشی کی بدولت بنی اسرائیل پر لعنت اور عذاب آیا۔ ج ۵ ص ۱۵۲

○ فرعونوں پر جو عذاب آتے رہے وہ ایک ہفتہ کے لئے تھے یعنی سنیچر سے سنیچر تک۔ ج ۱ ص ۸

ہلاکو خان کا پوتا سلطان محمد المعروف خدا بندہ علامہ علی قدس کے ناقابل تردید دلائل سن کر شیعہ ہو گیا ج ۱ ص ۲ تا ص ۲۰

ہلاکت سے بچنے کا حکم۔ ج ۱ ص ۱۱

○ ہلاکت اور شہادت میں فرق۔ ج ۱ ص ۶۳

ہل آتی کا نزول۔ ج ۱ ص ۱۴۔

- ہمزاد۔ تسخیر ہمزاد و جنات کو علماء شیعہ نے جادو کی قسم قرار دیا ہے۔ مقدمہ تفسیر ص ۳۶
- تسخیر ہمزاد و ملائکہ و جنات مسمریزیم وغیرہ کو علماء نے از قسم جادو گناہ کبیرہ قرار دیا ہے۔ ج ۱ ص ۱۵۲
- ہمایہ سے حسن سلوک مومن کی علامت ہے۔ ج ۱ ص ۱۶۶ و ص ۱۶۸ و ص ۱۷۰ و ص ۱۷۱
- حدیث میں ہے جو شخص اپنے ہمایہ کو اذیت دے خدا اس کو اس کا وارث بنا دیتا ہے۔ ج ۱ ص ۱۷۹
- ہمایہ اہمان اور والدین اگرچہ کافر بھی ہوں تاہم ان کی عزت کرنی چاہیے۔ ج ۱ ص ۲۲
- مومن وہ ہے جس کا ہمایہ اس کے شر سے محفوظ رہے۔ ج ۱ ص ۱۹۴
- ہمایوں کو اذیت دینے والے بروز محشر لوہے محشر ہوں گے۔ ج ۱ ص ۱۶۴
- ہندو اور معاویہ نے حضرت حمزہ کا جگر چبایا۔ ج ۱ ص ۳۹
- ہندو جنگ اُحد میں گانا گا گا کر کافروں کے دل بٹھاتی تھی۔ ج ۱ ص ۵
- فتح مکہ کے موقع پر ہند کی بیعت اور اسلام ج ۱ ص ۲۴۱
- ہوا۔ نباتات کے نرودادہ کے ملاپ کے لئے پروں پر درگاہ سے ہوائیں بھیج دیں۔ ج ۱ ص ۱۰
- حدیث بساط میں ہے ہوائے مسخر ہو کر بساط پر بیٹھنے والوں کو غارتک پہنچایا۔ ج ۱ ص ۸۴
- بارش سے پہلے ہوائوں کا بھیجنا اللہ کی رحمت و اسعہ کی دلیل ہے۔ ج ۱ ص ۱۲۲
- ہوا کی گردش نظام آسمان کی مکمل ہے۔ ج ۱ ص ۱۱۸
- ہوا کی آٹھ قسمیں ہیں۔ ان میں چار باعث رحمت ہیں اور چار باعث عذاب ہیں۔ باعث رحمت یہ ہیں
- ناشرات، مبشرات، مرسلات، ذاریات اور باعث عذاب چار یہ ہیں۔ رصاص، صرصر
- عقیم اور سموم۔ ج ۱ ص ۱۶۶
- قوم عاد پر ہوائے صرصر عذاب کے طور پر بھیجی گئی۔ ج ۱ ص ۱۴۱
- ہوؤ کا ذکر۔ ج ۱ ص ۴۵ و ج ۱ ص ۲۲ و ج ۱ ص ۲۵ و ج ۱ ص ۲۹
- ہول قیامت۔ ج ۱ ص ۱۶۲ و ج ۱ ص ۱۶۱ و ج ۱ ص ۱۶۰ و ج ۱ ص ۱۵۹ و ج ۱ ص ۱۵۸ و ج ۱ ص ۱۵۷

- حضرت یعقوبؑ نے ملک الموت سے حضرت یوسفؑ کی زندگی کے بارے میں پوچھا تھا۔ ج ۷ ص ۷۲
- حضرت یعقوبؑ کا فراق یوسفؑ میں گریہ۔ ج ۷ ص ۷۳
- بعض علماء نے حضرت یعقوبؑ و یوسفؑ کو اولاد العزم پیغمبرؐ میں شمار کیا ہے۔ ج ۱ ص ۳۷
- یحییٰ کے چار مراتب۔ یقین، علم الیقین، عین الیقین اور حق الیقین۔ ج ۲ ص ۱۵۲
- یوسفؑ - ایک قوم جنات میں بنی تھا جس کا نام یوسفؑ تھا۔ ج ۵ ص ۲۵۴
- قصہ حضرت یوسفؑ۔ ج ۷ ص ۷۴
- سورہ یوسفؑ کو لکھ کر پاس رکھنا ترقی و مراتب اور دست رزق کے لئے موزوں ہے۔
- نقش مربع پاس رکھے ۱۲۵۹۸۷ سے ابتداء سے خانہ منہم میں ایک زیادہ کرے۔
- یونسؑ - حضرت عیسیٰؑ کے بعد مبعوث ہونے والے نبیوں میں ان کا نام بھی ہے۔ ج ۵ ص ۸۴
- حضرت یونسؑ نے شکم ناہی میں محمدؐ و آل محمدؑ کے وسیلہ سے دعا مانگی۔ ج ۵ ص ۹۵
- حضرت یونسؑ کا ذکر۔ ج ۷ ص ۱۸۲ تا ص ۱۸۴ ج ۹ ص ۲۶۱ ج ۱ ص ۱۷۱ ج ۱ ص ۱۷۱
- حضرت یونسؑ کو ذوالنون کہنے کی وجہ۔ ج ۱ ص ۸۳
- یوشع بن نون۔ ج ۱ ص ۱۱۱۔ حضرت موسیٰؑ کے نامزد جانشین تھے۔ ج ۲ ص ۱۶۱ ج ۷ ص ۸۹ ص ۱۳۳
- یوشع بن نون حضرت یوسفؑ کی اولاد سے تھے۔ ج ۵ ص ۷۴
- یوشع بن نون کے لئے رد شمس ج ۷ ص ۸۶
- موسیٰؑ اور ہارونؑ کی وفات کے بعد یوشع بن نون اور کالب ناتھانہ طور پر اریحا میں داخل ہوئے۔ ج ۷ ص ۷۹
- حضرت موسیٰؑ کی قوم میں ناجی فرقہ وہی ہے جو ان کے دھبی یوشعؑ کا پیرو کار ہو۔ ج ۶ ص ۸۷
- حضرت قائمؑ کا ظہور ہوگا تو یوشع بن نون ان کے ہمراہ ہوں گے۔ ج ۱ ص ۱۷۱ ج ۹ ص ۹۴
- حضرت کی ملاقات کے وقت موسیٰؑ کے ہمراہ حضرت یوشع بن نون تھے۔ ج ۱ ص ۱۷۱
- بعض روایات میں ہے کہ یوشع بن نون کو ذوالکفل کہتے ہیں۔ ج ۱ ص ۲۴۵
- حضرت یوشعؑ حضرت موسیٰؑ کے بعد تیس برس زندہ رہے۔ ج ۱ ص ۱۸۱
- حضرت یوشعؑ کی وفات بھی اسی رات ہوئی۔ جس رات حضرت علیؑ کی شہادت ہوئی۔ ج ۱ ص ۲۵۸





## خواص آیات

سورہ یٰسین کی ۸۳ آیات ہیں اور ہر آیت کے الگ الگ خواص ہیں۔

آسانی شکلات ، وسعت رزق ، حفاظت از  
مکر و دوسرے شیطان ، دوری مصائب  
شرف آفتاب میں مشک و زعفران گلاب  
سے مربع طبعی پُر کریں اور پشت پر اس کے  
اعداد ۸۶ کا مربع ہو۔ پاس رکھیں۔

بخشش گناہ عمل گزر چکا ہے

ہر روز ۱۰۰ دفعہ برائے زیادتی نیت۔  
پڑھ کر دیوانے مرگی واسے اور آسیب زدہ پر دم کرے  
قرب خداوندی کے لئے روزانہ بعد از نماز صبح

۱۰۰ دفعہ۔

تسخیر شیطاں کے لئے روزانہ بعد از نماز صبح

۱۰۰ دفعہ۔

دشمن کا خوف دور کرنے کے لئے پڑھے اور

لکھ کر پاس رکھے۔

جنگل میں تنہائی کا ڈر دور کرنے کے لئے

۱۰۰ دفعہ پڑھے۔

تسخیر کے لئے اس کا نقش انگوش پر

کر کے انگلی میں پہنے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یَسَّ ۱

وَالْقُرْآنِ الْحَکِیْمِ ۲

إِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ۳

عَلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۴

تَنْزِیْلِ الْعَزِیْزِ الرَّحِیْمِ ۵

لِتُنذِرَ قَوْمًا مَّا أُنْذِرَ

أَبَاؤُهُمْ فَهُمْ غَافِلُونَ ۶

لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلَی

أَكْثَرِهِمْ فَهُمْ لَا یُؤْمِنُونَ ۷

إِنَّا جَعَلْنَا فِی

أَغْلَاظِ فَیْهِیَ إِلَى الْأَذْقَابِ

فَهُمْ مُّقْتَدِحُونَ ۸

وَجَعَلْنَا مِنْ بَيْنِ أَيْدِيهِمْ  
سَدًّا وَمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا  
فَأَغْشَيْنَاهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُونَ ⑩  
وَسَوَاءٌ عَلَيْهِمْ ءَأَنْذَرْتَهُمْ  
أَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ⑪

إِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرُ  
وَخَشِيَ الرَّحْمَنَ الْغَيْبَ  
فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَأَنْ  
أَجْرٍ كَرِيمٍ ⑫

إِنَّا نَحْنُ نُحْيِي الْمَوْتَى وَنَكْتُبُ  
مَا قَدْ كُتِبَ لَهُمْ مِنْ شَيْءٍ  
أَخْصَيْنَاهُ فِي إِمَامٍ مُبِينٍ ⑬

وَأَضْرِبْ لَهُمْ مَثَلًا أَصْحَابَ  
الْقُرْيَةِ إِذْ جَاءَهَا الْمُرْسَلُونَ ⑭  
إِذْ أَرْسَلْنَا إِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ  
فَكَذَّبُوهُمَا فَعَزَّزْنَا  
بِثَالِثٍ فَقَالُوا إِنَّا إِلَاكُمْ  
مُرْسَلُونَ ⑮

قَالُوا مَا أَنتُمْ إِلَّا بَشَرٌ  
مِثْلُنَا وَمَا أَنزَلَ الرَّحْمَنُ  
مِنْ شَيْءٍ إِنْ أَنْتُمْ إِلَّا  
تَكْذِبُونَ ⑯

قَالُوا رَبَّنَا يَعْلَمُ إِنَّآ إِلَاكُمْ

دشمن کے خطرے کو دور کرنے کے لئے  
فلن سفید پر پڑھے اور آگ میں ڈال  
لئے:

بستہ کو کشادہ کرنے کے لئے نیلے رنگ  
کے تاجے پر پڑھ کہ کسی پرانی قبر میں اس  
کو دفن کر دے۔

کسی کی نیند کو باندھنے کے لئے  
پرانی قبر کی مٹی پر پڑھ کہ اس کا گارا  
بنا کر دیوار پر لپیٹ دے۔

امراء و سلاطین کے نزدیک مقبول ہونے  
کے لئے مشک و زعفران سے لکھ  
کہ پاس رکھے۔

پہلی مہین۔

بخت کھلنے کے لئے کاغذ پر لکھ کہ  
عرق گلاب سے دھو کر پیئے۔  
مشک و زعفران سے لکھ کہ راقم دیوانے  
کے بازو پر باندھے۔

آنکھ کے درد کے لئے مشک و زعفران  
سے لکھ کہ پاس رکھے۔

مرض خناق کو دور کرنے کے لئے مشک

لَمْ يُرْسَلُونَ ⑮

وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ

الْمُبِينُ ⑯

دوسری مہین

زعفران سے لکھ کر پاس رکھئے۔

دواؤں میں کئے درمیان دشمنی کو دور  
کرنے کے لئے اس کو لکھ کر  
مغلوب اپنے پاس رکھئے۔

سرکش سواری کو مطیع کرنے کے لئے زرد  
کاغذ پر لکھ کر اس کے گلے میں  
ڈالے۔

قَالُوا إِنَّا تَطَيَّرْنَا بِكُمْ لَئِن  
لَّمْ تَنْتَهُوا لَنَرْجِمَنَّكُمْ  
وَلَنُمَسِّسَنَّكُمْ مِّنْ أَعْدَابِ  
الْعَلَمِ ⑰

قَالُوا طَائِرُ مَعَكُمْ طَائِرٌ  
ذِكْرُكُمْ بَلْ أَنْتُمْ قَوْمٌ  
مُّسْرِفُونَ ⑱

وَجَاءَ مِنْ أَقْصَى الْمَدِينَةِ  
رَجُلٌ يَسْعَى قَالَ يَاقَوْمِ  
اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِينَ ⑲

اتَّبِعُوا مَنْ لَا يَسْئَلُكُمْ  
أَخْبَارًا وَهُمْ مُّقْتَدُونَ ⑳

وَمَا لِيَ لَا أَعْبُدَ الَّذِي  
فَطَرَنِي وَالَّذِي  
تَرْجَعُونَ ㉑

وَإِنِّي أَخَذْتُ مِنَ ذُنُوبِهِ الْعَقَبَ  
إِنِّي أَخَذْتُ مِنَ الرَّحْمَنِ بِضْرًا  
لَّا تُغْنِي عَنِّي شَفَاعَتُهُمْ  
شَيْئًا وَلَا يُنْقِدُونَ ㉒

إِنِّي إِذَا لَفِئَتٌ ضَلَّالٍ  
مُّبِينٍ ㉓

تیسری مہین

آسانی وضع حل کے لئے لکھ کر  
عرق گلاب سے دھو کر پیئے۔

طلب اولاد کے لئے مشک و زعفران  
سے لکھ کر عورت اپنے پاس رکھے۔

طلب اولاد کے لئے مشک و زعفران  
سے لکھ کر عورت اپنے پاس رکھے۔

برائے آسانی وضع حل۔

برائے دفع بیماری لکھ کر پانی میں ڈالے  
اور تین دن وہ پانی پیئے۔

لکھ کر پانی میں ڈال کر اس کے پانی سے عورت  
غسل نفاس کرے۔

إِنِّي أَمْنْتُ بِرَبِّكَ  
فَاسْمَعُونِ ۝۱۵

قِيلَ إِذْ خَلَّ الْجَنَّةَ قَالَ  
يَلَيْتَ قَوْمِي يَعْلَمُونَ ۝۱۶  
بِمَا غَفَرْتُ لِي رَبِّي وَجَعَلَنِي  
مِنَ الْمُكْرَمِينَ ۝۱۷

وَمَا أَنزَلْنَا عَلَى قَوْمِهِ  
مِن بَعْدِهِ مِّن جُنْدٍ مِّن  
السَّمَاءِ وَمَا كُنَّا مُنْزِلِينَ ۝۱۸  
إِنْ كَانَتْ إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً  
فَإِذَا هُمْ خَامِدُونَ ۝۱۹  
يَحْسُرَةُ عَلَى الْعِبَادِ مَا  
يَأْتِيهِمْ مِّن رَّسُولٍ إِلَّا كَانُوا  
بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ۝۲۰

أَلَمْ يَرَوْا كَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُم  
مِّن الْقُرُونِ أَنَّهُمْ إِلَيْهِمْ  
لَا يَرْجِعُونَ ۝۲۱

وَإِنْ كُلُّ لُطَّا جَمِيعٌ لَّدَيْنَا  
مُخَضَّرُونَ ۝۲۲

وَأَنبِئْهُمْ أَنَّ الْمَوْءِجَ  
أَخْيَيْنَاهَا وَأَخْرَجْنَا مِمَّهَا  
حَبًّا فَمِنْهُ يَأْكُلُونَ ۝۲۳

وَجَعَلْنَا فِيهَا جَنَّاتٍ مِّن  
تَّخِيلٍ وَأَعْنَابٍ وَفَجْرْنَا  
فِيهَا مِنَ الْعُيُونِ ۝۲۴

تاگے پردم کر کے تپ والا آدمی  
گلے میں ڈالے۔

تعویذ لکھ کر پاؤں سے باندھے تو پیدل  
چلنے والا نہ تھکے گا۔

سر دردی کے لئے مشک و زعفران  
سے لکھ کر باندھے۔

ٹھیکے پر لکھ کر قبض والے آدمی کا نام  
لکھا جائے اور اسے پانی میں ڈالا جائے

جس نیچے کو نسیب نہ آئے یہ لکھ کر  
اس کے گہوارے سے باندھ دیا جائے  
شرائع کو دفع کرنے کے لئے مشک  
زعفران سے لکھ کر پاس رکھے۔

مقبورہ دشمن کے لئے لکھ کر پاس  
رکھے۔

جنات کے دفع کرنے کے لئے  
پاس رکھے۔

برص و جذام کے دفع کے لئے  
مشک و زعفران سے لکھ کر پاس  
رکھے۔

دشمن کی زبان بندی کے لئے بھاسے  
پتھر کے نیچے رکھیں۔

نشا قبر کے دفع کے لئے کھنی پر  
لکھا جائے۔

تکسیر بند کرنے کے لئے انگلی سے  
مریض کی پیشانی پر یکس۔

تسخیر کے لئے مقام خلوت میں  
۳۰ دفعہ پڑھیں۔

دشمن کو ذلیل کرنے کے لئے اس  
کے سامنے کھڑے ہو کر پڑھے۔

گھوڑے کا جھون دفع کرنے کے لئے  
لکھ کر اس کی گردن میں باندھیں۔  
ہر ماہیت کے لئے شب جمعہ سات  
مرتبہ پڑھنی چاہیے۔

پل صراط سے گزرنے کی آسانی کے  
لئے ہمیشہ اس کا ورد کیا کریں۔

پیچھے کے خواب میں زیارت کرنے کیلئے  
۳۰ راتیں ہر رات ۳۰ بار پڑھیں۔

لَبِئْسَ كُذَّابًا مِّنْ شَرِّهِمْ لَا وَمَا  
عَمِلْتُمْ اَسَدِيهِمْ ؕ اَفَلَا  
يَشْكُرُوْنَ ۝۳۵

سُبْحَنَ الَّذِي خَلَقَ الْاَزْوَاجَ  
كُلَّهَا مِمَّا تُنْبِتُ الْاَشْرَافَ  
وَمِنْ اَنْفُسِهِمْ وَمِمَّا لَا  
يَعْلَمُوْنَ ۝۳۶

وَاٰیةٌ لَّهُمُ اللَّیْلُ نَسْلَخُ  
مِنْهُ الْمَنَارَ فَاِذَا هُمْ  
مُظْلَمُوْنَ ۝۳۷

وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ  
لَّهَا ذَلِكِ تَقْدِیْرُ الْعَزِیْزِ  
الْعَلِیْمِ ۝۳۸

وَالْقَمَرَ قَدَّرْنَا مَنَارًا حَتّٰی  
عَادَ كَالْعُرْجُونِ الْقَدِیْمِ ۝۳۹  
لَا الشَّمْسُ سِنْبَعٌ لَّهَا اَنْ  
تُذِرَكَ الْقَمَرَ وَلَا اللَّیْلُ  
سَابِقُ الْفَجْرِ وَكُلٌّ فِی  
فَلَکِ یَسْبَحُوْنَ ۝۴۰

وَاٰیةٌ لَّهُمْ اَنَّا حَمَلْنَا  
ذُرِّيَّتَهُمْ فِی الْفَلَکِ  
الْمَشْحُوْنِ ۝۴۱

وَحَمَلْنَا لَمْحَبِّ بْنِ مَرْثَدَہ  
مَا یَذْکَبُوْنَ ۝۴۲

وَ اِنْ لَّشَا نَعْرِثُهُمْ



ہر روز ۱۰۰ دفعہ پڑھنے والا کامل ایمان ہو  
کر دنیا سے مرے گا۔

اس شخص کو ہمیشہ پڑھنے والا اہل جنت  
سے ہوگا۔

جو شخص اس کو ہمیشہ کا ورد بنائے  
اس میں نیکیوں کی مزید صلاحیت پیدا  
ہوگی۔

اس کا ورد کرنے والا تنگدست  
نہ ہوگا۔

اس کا ورد بنانے والے پر سوالیہ  
آسان ہوگا۔

### چوتھی مبین

اس کو ورد کرنے والا اور اپنے پاس رکھنے  
والا ڈوب کر نہ مرے گا۔

لکھ کر پاس رکھتے سنگاری کا اس پر  
اثر نہ ہوگا۔

اس کو پڑھنے والے پر عجیب و غریب  
راز ظاہر ہوں گے۔

سات دفعہ ورد پڑھ کر اس کو پڑے  
مراد پوری ہوگی۔

فَلَا صَرِيحَ لَهُمْ وَلَا هُمْ  
يُنْقَدُونَ ﴿٣٣﴾

إِلَّا رَحْمَةً مِنَّا وَمَتَاعًا  
إِلَىٰ حِينٍ ﴿٣٤﴾

وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّقُوا  
مَا بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَمَا  
خَلْفَكُمْ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ﴿٣٥﴾

وَمَا تَأْتِيهِمْ مِّنْ آيَةٍ  
مِّنْ آيَاتِ رَبِّهِمْ إِلَّا كَانُوا  
عَنْهَا مُعْرِضِينَ ﴿٣٦﴾

وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ انْفِقُوا  
مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ قَالُوا  
الَّذِينَ كَفَرُوا بِالَّذِينَ  
آمَنُوا أَنْ نَطْعَمُ مِمَّنْ لَّوْ شَاءَ  
اللَّهُ أَطَعَمَهُ ۖ إِنَّ أَنْتُمْ

إِلَّا فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ﴿٣٧﴾  
وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَذَا الْوَعْدُ

إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿٣٨﴾  
مَا يَنْظُرُونَ إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً

تَأْخُذُهُمْ وَهُمْ يَخِصِّصُونَ ﴿٣٩﴾  
فَلَا يَسْتَطِيعُونَ تَوْصِيَةً

وَلَا إِلَىٰ أَهْلِهِمْ يَرْجِعُونَ ﴿٤٠﴾  
وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَإِذَا

هُم مِّنَ الْأَجْدَاثِ إِلَىٰ  
رَبِّهِمْ يَنْسِلُونَ ﴿٤١﴾

قَالُوا يَوَيْلَنَا مَنْ بَعَثَنَا مِنْ

مَرْقَدِنَا كَسَّ هَذَا مَا وَعَدَ

الرَّحْمَنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُونَ ﴿٥٢﴾

إِنْ كَانَتْ إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً

فَإِذَا هُمْ جَمِيعٌ لَدَيْنَا

مُخَضَّرُونَ ﴿٥٣﴾

قَالِیَوْمَ لَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا

وَلَا تُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كُنْتُمْ

تَعْمَلُونَ ﴿٥٤﴾

إِنَّ أَصْحَابَ الْجَنَّةِ الْیَوْمِ

فِي شَعْلٍ فَاكِهُونَ ﴿٥٥﴾

هُمْ وَأَزْوَاجُهُمْ فِي ظِلَالٍ

عَلَى الْأَرَائِكِ مُتَكِئُونَ ﴿٥٦﴾

لَهُمْ فِيهَا فَاكِهَةٌ وَلَهُمْ

مَائِدٌ عَوْنٌ ﴿٥٧﴾

سَلَامٌ تَقُولُ قَوْلًا مِّن رَّبِّ

رَحِيمٍ ﴿٥٨﴾

وَأَمَّا زُورُ الْیَوْمِ أَیُّهَا

الدُّخْرُ مَوْنٌ ﴿٥٩﴾

أَلَمْ أَعْهَدْ إِلَیْكُمْ یَا بَنی آدَمَ

أَنْ لَا تَعْبُدُوا الشَّیْطَانَ

إِنَّهُ لَکُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ ۝

وَإِنْ اعْبُدُونِی هَذَا صِرَاطٌ

مُسْتَقِیْمٌ ۝

وَلَقَدْ أَضَلَّ مِنْكُمْ جِبِلًّا

نوشادر پر پڑھ کر اسے آگ میں ڈال

دیں دشمن کی زبان بند ہوگی۔

لکھ کر پاس رکھے سارا زمانہ دشمن ہو تو

بھی اس پر کامیاب نہ ہوں گے۔

مربع میں لکھ کر پاس رکھنے سے

کوئی کاٹنے والا جانور نہ کاٹے گا۔

اپنے پاس لکھ کر رکھے تو دشمن اس

سے خوفزدہ رہیں گے۔

لکھ کر پاس رکھنے والا دست نگر

و محتاج نہ ہوگا۔

پاس لکھ کر رکھے مال و عمر میں

برکت ہوگی۔

ہمیشہ پڑھنے سے عمر لمبی ہوگی اور شہداء

کا ثواب ملے گا۔

ہمیشہ پڑھنا ایک ہزار ختم قرآن

کے برابر ہے۔

اس کا مربع لکھ کر پاس رکھنے والا

عزیز خلائق و مکرم ہوگا۔

پانچویں مہین

لکھ کر پاس رکھنے والے سے ہزار

خوفزدہ رہے گا۔

اس کو درد بنانے والا جنت میں

كَثِيرًا ۝ اَفَلَمْ تَكُونُوا تَعْقِلُونَ ﴿١٢﴾  
 هَذِهِ جَهَنَّمُ الَّتِي كُنْتُمْ  
 تُوعَدُونَ ﴿١٣﴾  
 اَصْلَوْهَا الْيَوْمَ بِمَا كُنْتُمْ  
 تَكْفُرُونَ ﴿١٤﴾  
 الْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلَىٰ اَفْوَاهِهِمْ  
 وَتُكَلِّمُنَا اَيْدِيهِمْ وَتَشْهَدُ  
 اَنْفُسُهُمْ بِمَا كَانُوا  
 يَكْسِبُونَ ﴿١٥﴾  
 وَلَوْ نَشَاءُ لَطَمَسْنَا عَلَىٰ  
 اَعْيُنِهِمْ فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ  
 فَأَنَّىٰ يُبْصِرُونَ ﴿١٦﴾  
 وَلَوْ نَشَاءُ لَمَسَخْنَاهُمْ  
 عَلَىٰ مَكَانَتِهِمْ فَمَا اسْتَطَاعُوا  
 مُضِيًّا وَلَا يَرْجِعُونَ ﴿١٧﴾  
 وَمَنْ تَعَزَّاهُ نُنْكِسْهُ فِي  
 الْخَلْقِ ۖ اَفَلَا يَعْقِلُونَ ﴿١٨﴾  
 وَمَا عَلَّمْنَاهُ الشِّعْرَ وَمَا  
 يَنْبَغِي لَهُ ۖ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ  
 وَرُءُوفٌ مُّبِينٌ ﴿١٩﴾  
 لِيُنْذِرَ مَنِ كَانَ حَيًّا  
 وَيَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى الْكَافِرِينَ ﴿٢٠﴾  
 اَوَلَمْ يَدْرَا اَنَّا خَلَقْنَا لَهُمْ  
 مِمَّا عَمِلَتْ اَيْدِيُنَا  
 اَنْعَامًا فَهُمْ لَهَا مَالِكُونَ ﴿٢١﴾

جائے گا اور کبھی گمراہ نہ ہوگا۔  
 کفن پر لکھنے سے عذاب قبر  
 نہ ہوگا۔

اس کے پڑھنے سے نقصان بیابان  
 سے محفوظ ہوگا۔

لکھ کر اس کا پانی پیئے اسہال  
 بند ہوں گے۔

ذات الجنب (مغزیہ) کے دفع کرنے  
 کے لئے لکھ کر باندھے۔

برائے دفع و سوسہ شیطان روزانہ  
 تین دفعہ پڑھے۔

فقر و فاقہ کو دور کرنے کے لئے  
 صبح سویرے پڑھا کرے۔  
 درد چشم کے لئے ستر دفعہ پڑھ کر آنکھ  
 پر دم کرے۔

چھٹی مہین

ریگ شانہ کے لئے مشک و زعفران  
 سے لکھ کر کھائے۔

برائے دفع باد استقاء لکھ کر دھو کر  
 اس کا پانی پیئے۔

عورت یا ہر مادہ کا درد بڑھانے کیلئے لکھ کر باندھے

وَذَلَّلْنَاهَا لَهَا فَفِيهَا

رَكُوبُهُمْ وَمِنْهَا يَأْكُلُونَ ﴿٤٧﴾

وَلَهُمْ فِيهَا مَنَافِعُ وَ

مَشَارِبٌ أَفَلَا يَشْكُرُونَ ﴿٤٨﴾

وَاتَّخَذُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ

إِلَٰهَةً لَعَلَّهُمْ يَنْصُرُونَ ﴿٤٩﴾

لَا يَسْتَطِيعُونَ نَصْرَهُمْ

وَهُمْ لَهُمْ جُنُودٌ مُخَفَّرُونَ ﴿٥٠﴾

فَلَا يَخْزِيكَ قَوْلُهُمْ إِنَّآ

نَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ وَمَا

يُعْلِنُونَ ﴿٥١﴾

أَوَلَمْ يَرِ الْإِنْسَانُ أَنآ

خَلَقْنَاهُ مِنْ نُطْفَةٍ إِذَا

هُوَ خَصِيمٌ مُبِينٌ ﴿٥٢﴾

وَمَنْ رَبَّنَا مَثَلًا ذُنُوبِي

خَلَقْنَاهُ قَالِ مَنْ يُخْصِي

الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيمٌ ﴿٥٣﴾

ثَلْ يُخْصِيهَا الَّذِي

أَنشَأَهَا أَوَّلَ مَرَّةٍ ۖ

وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيمٌ ﴿٥٤﴾

الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ

مِنَ الشَّجَرِ الْأَخْضَرِ

نَارًا فَإِذَا أَنتُم مِّنْهُ

تُوقِدُونَ ﴿٥٥﴾

أَوَلَيْسَ الَّذِي خَلَقَ

کسی بھی شے پر اللہ دفعہ پڑھ کر جس کو کھلائے

وہ اس کا دوست ہوگا۔

رونے والے بچے کے بازو پر

باندھے۔

ہر بیماری کے لئے برتن پر لکھ

کر دھو کر پیئے۔

کفن پر لکھنے سے عذاب قبر نہ

ہوگا۔

طلب اولاد کے لئے پرست آہو

پر اس کا مربع لکھ کر باندھے۔

مرگی کے لئے نیلے کپڑے پر لکھ کر

باندھے۔

### ساتویں مہین

جسے ہوشی اور نیم سر درد کے لئے ستر بار

پڑھ کر دم کرے یا تعویذ بنائے۔

نظر بد کے لئے لکھ کر پاس رکھیں۔

دفع دشمن کے لئے ڈھیلے پر لکھ کر

جاری پانی میں ڈالے۔

برقت روانگی لکھ کر اپنے اوپر دم

کرے دشمن اس کو نہ دیکھ سکے گا۔

باد کے لئے لکھ کر باندھے شفا ہوگی۔

تمام حاجات کے لئے اس کا  
ورد کریں۔

السَّمُوتِ وَالْأَرْضِ بِقَادِرٍ  
عَلَى أَنْ يَخْلُقَ مِثْلَهُمْ  
بَلَىٰ ۚ وَهُوَ الْخَلَّاقُ الْعَلِيمُ ﴿٨٦﴾  
إِنَّمَا أَمْرُهُ إِذَا أَرَادَ شَيْئًا  
أَنْ يَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ ﴿٨٧﴾  
فَسُبْحَانَ الَّذِي بِيَدِهِ  
مُلْكُوتُ كُلِّ شَيْءٍ وَإِلَيْهِ  
تُرْجَعُونَ ﴿٨٨﴾

www.sirat-e-mustaqeem.net